جدید نظر ثانی شدہ ایڈیشن

قرآن وسنت اور اولیائے کرام کی دعاؤں کا نادر مجموعہ

مستند مجموعۂ وظائف

مشتمل بہ سُورِ قرآنیہ وادعیہ مسنونہ

سورۂ کہف مع فضیلت	سورۂ یٰس مع فضیلت	سورۂ رحمٰن مع فضیلت	سورۂ واقعہ مع فضیلت
مستند درود وسلام	ستر استغفار	اسمائے حسنیٰ مع اسم اعظم	چہل رَبَّنَا
جادو وغیرہ سے حفاظت کے لیے منزل	غم و پریشانی سے راحت پانے کی دعائیں	حفاظت وعافیت کی دعائیں	سفر اور نماز سے متعلق دعائیں
صبح وشام کی دعائیں	بیماری دور کرنے کے لیے دعائیں	شادی سے پہلے اور بعد کی دعائیں	دن کے علاوہ صبح اٹھنے سے رات سونے تک کی بہت سی مسنون دعائیں اور اعمال

تصدیق شدہ

حضرت مفتی نظام الدین شامزئی شہید رحمۃ اللہ علیہ

استاذ حدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی

مکتبہ بیتُ العِلم

اردو بازار کراچی۔ فون: 021-32726509

مکتبہ بیت العلم
اردو بازار، کراچی۔

کتاب کا نام:............ مستند مجموعہ وظائف
تاریخ اشاعت:.......... جمادی الاولی ۱۴۳۸ھ بمطابق فروری ۲۰۱۷ء
کمپوزنگ:.............. محمد مسرور عالم

اسٹاکسٹ
مکتبہ بیت العلم

فدا منزل، نزد مقدس مسجد، اُردو بازار، کراچی۔
فون: 021-32726509 موبائل: 0322-2583199

17 الفضل مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور۔
فون: 042-37112356 موبائل: 0336-7706320

ای میل: info@mbi.com.pk ویب سائٹ: www.mbi.com.pk

ملنے کے دیگر پتے

ضروری گزارشات

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ!

ایک مسلمان بہ حیثیت مسلمان قرآنِ کریم اور احادیثِ مبارکہ کے متن، ترجمہ اور تشریح کی درستگی اور صحت کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے اور اس بارے میں عمداً غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اس کتاب کی اصلاح، تصحیح، تخریج اور تحقیق علمائے کرام اور ان کے معاونین کی ایک جماعت نے مل کر اہتمام سے کی ہے اس کے باوجود............

① تمام قارئین کی خدمت میں گزارش ہے کہ دورانِ مطالعہ اگر کسی قسم کی غلطی یا قابلِ اصلاح بات نظر آجائے تو اسے نظر انداز کرنے کے بجائے اس دینی کام میں معاون بنیے اور درج ذیل پتے پر رابطہ کیجیے:

فون نمبر: +92-321-2250202, +92-322-2818571

پتہ: مدرسہ بیت العلم، متصل الحمد مسجد، ST-9E، بلاک: 8، گلشن اقبال، کراچی

ای میل: tasneefislahi@gmail.com

② کتاب کی قیمت، ترسیل وغیرہ سے متعلق امور کے لیے رابطہ کیجیے:

فون نمبر: +92-322-2125228, +92-312-3647578

اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا و آخرت میں بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ (آمین)

وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

احبابِ ادارۂ بیت العلم

منفرد علمی اور دینی تحفہ

مستند مجموعۂ وظائف

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

① ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ تحفے میں بہترین چیز پیش کرے۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ ایک مسلمان کے لیے دوسرے مسلمان کی طرف سے سب سے بہترین چیز کیا ہے؟

ایک مسلمان کے لیے سب سے بہترین تحفہ کتاب ہے، چناں چہ اپنے دوستوں، عزیزوں کو یہ کتاب تحفے میں پیش کر کے ہم ''تَهَادَوْا تَحَابُّوْا''[1] والی حدیث پر عمل کر سکتے ہیں جس کے معنیٰ ہیں: ''تم ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو، آپس میں محبت بڑھے گی۔''

② اس کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد اگر آپ محسوس کریں کہ آپ کے گھر والوں...... رشتہ داروں...... دوستوں...... اور معاشرے کے دیگر افراد بشمول اسکولوں اور مدارس کے طلبہ کے لیے مفید ہے...... تو آپ:

- اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائیں۔ محلہ، اسکول اور مدرسہ کی لائبریری تک پہنچا کر معاشرہ کی اصلاح میں معاون ومددگار بنیے۔
- عزیز رشتہ داروں کے گھر جا رہے ہیں تو یہ کتاب تحفہ میں پیش کیجیے۔
- دفتر کے ساتھیوں اور پڑوسیوں کو یہ کتاب تحفہ میں پیش کیجیے۔
- بچے کی ولادت پر/ شادی کی کسی بھی تقریب میں یہ کتاب تحفہ میں پیش کیجیے۔

---

[1] موطأ امام مالک، کتاب الجامع، باب ماجاء فی المهاجر: ۷۰۶، ۷۰۷

آپ کا یہ تحفہ پیش کرنا آخرت میں سرمایہ کاری اور سماجی ذمہ داری کو پورا کرنے کا سبب ہوگا اور آپ نیکی پھیلانے اور اچھی کتابوں کی اشاعت کا ثواب بھی حاصل کریں گے۔

③ کتاب کو تحفے میں دے کر آپ علم دوست بن سکتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی بنا سکتے ہیں، اس لیے کہ کتاب جہاں بھی رکھی جاتی ہے وہ لوگوں کو پڑھنے کی طرف دعوت دیتی ہے اور لوگ دینی، معاشرتی، اخلاقی احکام اور ہدایات سے باخبر ہوں گے تو اِنْ شَآءَ اللہُ تَعَالٰی اس پر عمل بھی کریں گے۔

④ اللہ تبارک وتعالیٰ کے دیے ہوئے مال میں سے کم از کم دس کتابیں لے کر رشتہ داروں دوستوں کو خوشی کے موقع پر پیش کر کے دین اور دنیا کے فوائد حاصل کیجیے۔

⑤ اگر آپ کتاب کے شروع میں اپنے کسی عزیز واقارب / ادارے یا کمپنی کا نام لکھ کر دعا کی درخواست کرنا چاہیں تو ناشر سے شروع میں دیے گئے نمبر پر رابطہ کریں۔

⑥ کتاب کی فروخت سے اگر کوئی منافع ہوا تو وہ تعلیم وتربیت کے لیے وقف ہے، اگر آپ حسبِ گنجائش کتابیں خرید کر مساجد، مدارس اور لائبریریوں وغیرہ میں صدقۂ جاریہ کے طور پر وقف کردیں تو آپ کا بھی اس کارِ خیر میں حصہ شامل ہو جائے گا، جب تک کتاب رہے گی لوگوں کو پڑھنے کی دعوت دیتی رہے گی۔ ہم دنیا میں نہیں ہوں گے لیکن یہ کتاب اِنْ شَآءَ اللہُ تَعَالٰی ہمارے لیے صدقۂ جاریہ ہوگی۔

درج ذیل سطور میں پہلے اپنا نام وپتا، پھر جنھیں ہدیہ دے رہے ہیں ان کا نام وپتا لکھیں:

ہدیہ مبارکہ

FROM مِنْ

....

TO اِلٰی

....

اس کتاب میں پڑھنے کے لیے
چند خاص خاص اوراد و وظائف

اور اس کے علاوہ بے شمار مسنون دعائیں اور اعمال

فہرستِ مضامین

مضامین	صفحہ نمبر

مضامین	صفحہ نمبر

مبارک کلمات

از حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی صاحب (شہید) رحمۃ اللہ علیہ

امراض کی دو قسمیں ہیں: ایک تو وہ امراض جن کا تعلق انسان کے بدن سے ہو اور دوسرے وہ امراض جن کا تعلق انسان کے قلب اور دل سے ہو۔ ضرر اور اثر میں دونوں امراض برابر بل کہ دل کے امراض کی مضرتیں اور برے اثرات بدنی امراض سے بڑھ کر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے متعلق ارشاد فرمایا ہے:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ[1]

تَرجَمہ: ”اور ہم وہ قرآن نازل کر رہے ہیں جو مومنوں کے لیے شفا اور رحمت کا سامان ہے۔“

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ قرآن کریم بدنی اور ظاہری امراض کے لیے بھی شفا ہے اور روحانی و قلبی امراض کے لیے تو شفا ہے ہی، اس لیے علمائے امت کا یہ معمول رہا ہے کہ مختلف جسمانی امراض میں قرآن کریم کی آیات یا ان ادعیہ سے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں علاج تجویز کرتے ہیں، بل کہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف امراض کے لیے دعائیں منقول ہیں۔ یہ کتاب ”مستند مجموعۂ وظائف“ جو مدرسہ بیت العلم کے اساتذۂ کرام نے مرتب کی ہے، اس میں

[1] سورۃ بنی اسرائیل: ۸۲

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں وارد دعائیں اور وظائف جمع کیے گئے ہیں۔ اگر مسلمان ان دعاؤں کو اپنا معمول بنالیں تو بہت ساری پریشانیوں سے نجات ملے گی اور ساتھ ساتھ ذکر کرنے کی فضیلت اور ثواب بھی ملے گا۔ نیز یہ کہ بندے پر ہر وقت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی جو بارش برستی ہے بقول حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ان کا شکریہ بھی ادا ہوگا۔ اس لیے ان دعاؤں کو اپنا معمول بنانا چاہیے۔

حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی (شہید) رحمۃ اللہ علیہ
سابق شیخ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوریؒ ٹاؤن۔ کراچی نمبر ۵
۲۱/ ۸/ ۱۴۱۷ھ

نوٹ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حضرت مفتی نظام الدین صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کی تصدیق شدہ مستند مجموعہ وظائف ۱۴۱۷ھ الموافق ۱۹۹۶ء سے معروف و متداول ہے لہٰذا کتاب خریدتے وقت "بیت العلم" کا نام ضرور دیکھیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص و اعمالِ صالحہ کی توفیق عنایت فرمائے۔

(آمین)

پیشِ لفظ

مدرسہ بیت العلم کے اساتذہ اور معاونین اللہ تعالیٰ کے بہت شکر گزار ہیں کہ اُس کریم ذات نے آپ تمام مہربانوں اور بھائیوں کی دعاؤں سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اس کتاب کے تیار کرنے کی سعادت ان کو دی اور یہ کتاب تیار ہوگئی، یہ محض اس قادر اور مقتدر ذات کے کرم سے ہی ممکن ہوا۔

اُمید ہے کہ آپ اس کاوش کو پسندیدگی کی نگاہوں سے دیکھیں گے اور سب تیار کرنے والے احباب کو دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

اس کتاب کے تیار کرنے کا سبب یہ ہوا کہ بندہ ۱۹۹۴ء کے ایک سفر میں نیو کاسل شہر میں ایک کتاب Peace of Mind and Contentment of Heart (پیس آف مائینڈ اینڈ کانٹینمنٹ آف ہارٹ) دیکھی وہ پسند آئی خیال ہوا کہ ہمارے اُردو بولنے والے بھائیوں کے لیے بھی اس طرح کی کتاب تیار ہوجائے، سفر سے واپسی پر مولانا حسین احمد نجیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ (سابق استاذ دارالعلوم کورنگی) ان کے ساتھ مولانا نصیب الرحمن علوی صاحب (حال مقیم انگلینڈ) اور بھائی محمد وسیم صاحب نے شریک ہوکر محنت فرمائی اور پہلا ایڈیشن تیار ہوگیا۔

پھر مفتی محمد ثواب صاحب (فاضل جامعہ فاروقیہ) اور مولانا جاوید صاحب (فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوریؒ ٹاؤن) نے محنت فرمائی اور حوالہ جات کی تخریج پر کام کیا۔

اب مولانا اختر علی صاحب (سابق استاذ جامعہ فاروقیہ) کی زیر نگرانی مولانا صغیر صاحب (فاضل دار العلوم دیو بند) مولانا خلیل الرحمن صاحب اور مولانا خالد صاحب (فاضلان جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن) نے مزید تخریج و مراجعت اور تزیین کا کام نہایت عمدگی کے ساتھ تکمیل کو پہنچایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ......! اب یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے، جو ہمارے کراچی کے جامعہ دار العلوم کورنگی، جامعہ فاروقیہ اور جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے فضلا کی زیر نگرانی تیار ہوئی ہے۔

لہٰذا ان تینوں جامعات کے فضلائے کرام کو خصوصاً اور تمام مومنین و مومنات کو اپنی خصوصی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیے گا، جب بھی آپ اپنے لیے ہاتھ اُٹھائیں تو ہمارے لیے بھی دعا فرما دیجیے گا، اس سے آپ کو بھی فائدہ ہوگا کیوں کہ حدیث شریف میں آتا ہے:

"مَامِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ یَدْعُوْ لِاَخِیْہِ بِظَهْرِ الْغَیْبِ اِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ." [1]

تَرجَمہ: "جو کوئی مسلمان اپنے بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے دعا کرتا ہے تو ایک فرشتہ کہتا ہے: تمھارے حق میں بھی یہ دعا قبول ہو۔"

اصلاح و دعا کا محتاج

محمد حنیف عبد المجید

ربیع الاول ۱۴۲۷ھ

اپریل ۲۰۰۶ء

---

[1] صحیح مسلم، الذکر والدعاء، باب فضل الدعاء للمسلمین بظهر الغیب، الرقم: ۲۷۳۲

مقدمہ طبع جدید

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل وکرم ہے کہ اس نے "مستند مجموعۂ وظائف" کو مقبولیت عطا فرمائی اور اس کتاب سے امتِ مسلمہ کو فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشی، اس پر اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے، اللہ تعالیٰ اس کتاب کے نفع کو مزید عام فرمائے اور لوگوں کو اس کتاب سے خوب استفادے کی توفیق عطا فرمائے۔

"مستند مجموعۂ وظائف" کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو دیکھتے ہوئے اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ اس کتاب میں مزید بہتری لائی جائے، جدید طرزِ طباعت کے مطابق کمپوزنگ، سیٹنگ وغیرہ کی جائے اور مزید گراں قدر اضافات شامل کیے جائیں اور حوالوں پر مزید تحقیق کی جائے، اب یہ جدید ایڈیشن اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے درج ذیل خصوصیات کے ساتھ آپ کے ہاتھوں میں ہے:

- سورۂ رحمٰن اور مزید کچھ اہم دعاؤں ومضامین کا اضافہ کیا گیا۔
- بعض دعاؤں کے ترجمے کا اضافہ کیا گیا۔
- پوری کتاب کو فقہی نظر سے دیکھا گیا۔
- طغرے کو عام رسم الخط میں لکھا گیا۔
- تمام قرآنی آیات کے تراجم کو حضرت مفتی تقی عثمانی مدظلہ کے "آسان ترجمہ قرآن" سے لکھا گیا۔
- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! معیاری اور بہتر کمپوزنگ کی کوشش کی گئی۔

- جدید انداز میں صفحہ سازی کی گئی۔
- حوالوں پر تحقیقی کام کیا گیا۔
- غیر تخریج شدہ عبارات کی تخریج کی گئی اور نامکمل حوالہ جات کو مکمل کیا گیا۔
- مکمل پروف ریڈنگ کی گئی۔
- مشکل اردو الفاظ کی تسہیل کی گئی۔
- علاماتِ ترقیم کا اہتمام کیا گیا۔
- عربی عبارات، عناوین، طغرے، حوالہ جات کے نمبرات اور لفظِ ترجمہ، تشریح وغیرہ کو دو رنگہ کیا گیا۔
- جو خامیاں رہ گئیں تھیں ان کو دور کرنے کی پوری کوشش کی گئی۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے مفتی عبدالوہاب صاحب (فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی) اور مولانا حماد حسین صاحب (فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوریؒ ٹاؤن کراچی) کو جنھوں نے اس سلسلے میں بندہ کے ساتھ بھرپور تعاون کر کے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا، اللہ تعالیٰ ان حضرات کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! مکتبہ بیت العلم کی کوشش رہی ہے کہ معاشرے کو مستند اسلامی معلومات قرآن و حدیث کی روشنی میں عام فہم انداز میں پیش کی جائیں، اسی سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مکتبہ بیت العلم سے کئی کتابیں شائع ہو چکی ہیں:

١ تحفۂ دُلہا ٢ تحفۂ دُلہن ٣ مثالی باپ ٤ مثالی ماں
٥ مثالی استاد ٦ تحفۃ الائمہ ٧ گفتگو سے دل جیتیے
٨ پُرسکون زندگی ٩ مشورے کی برکتیں ١٠ وصیت لکھیے

قرآن وسنت اور اولیائے کرام کی مستند دعاؤں پر مشتمل مکتبہ بیت العلم کی کئی کتابیں بازار میں دستیاب ہیں:

① صبح وشام کی دعائیں مع منزل ② جمعۃ المبارک کی برکتیں
③ حفاظت کی دعائیں ④ آپ کی مرادیں کیسے پوری ہوں؟
⑤ پریشانیوں کا حل نماز کے ذریعے ⑥ تعلیم الدعاء
⑦ قرض کی پریشانی سے نجات پائیے ⑧ برکت کیسے ملے؟

اسی طرح ہماری کتابیں "پریشانی کے بعد راحت" "راحت پانے والے" اور "راحت حاصل کیجیے" بھی دکھی دلوں کے لیے انمول تحفہ ثابت ہوں گی اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

قارئین کرام سے یہ درخواست ہے کہ ان کتابوں کو لوگوں تک پہنچانے میں تعاون فرمائیں، ہم تو دنیا سے چلے جائیں گے لیکن کتاب صدیوں تک رہ کر ہمارے لیے صدقۂ جاریہ ہوگی۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْلَهٗ." [1]

تَرْجَمَہ: "جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے تمام اعمال کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے سوائے ان تین اعمال کے: ① صدقہ جاریہ ② وہ علم جس سے نفع اٹھایا جائے ③ نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے۔"

لہٰذا رشتہ داروں اور دوستوں کو تحفہ میں یہ کتابیں پیش کریں۔

اصلاح ودعا کا محتاج

محمد حنیف عبدالمجید

جمادی الاولیٰ ۱۴۳۸ھ بمطابق فروری ۲۰۱۷ء

[1] صحيح مسلم، الوصية، باب ما يلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته، الرقم: ١٦٣١

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرضِ ناشر

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" "مستند مجموعہ وظائف" پیشِ خدمت ہے۔ اس عمدہ مجموعہ کو اپنے روزانہ کے معمولات میں شامل رکھنے والے تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کی خدمت میں چند گزارشات ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ جس جذبہ کے تحت یہ گزارشات کی جارہی ہیں، اسی جذبے کے تحت ان گزارشات پر عمل بھی کیا جائے گا۔

❶ ہم سب کو چاہیے کہ چند مخصوص سورتوں کو پڑھنے کے ساتھ ساتھ پورے قرآن پاک کی تلاوت کا بھی اہتمام کریں۔ سال میں کم از کم دو مرتبہ تو قرآن پاک مکمل طور پر ختم کیا کریں۔

اسی طرح خود بھی صحیح تلفظ کے ساتھ قرآن پاک پڑھنے اور اپنے بچوں کو بھی پڑھوانے کا بہت زیادہ اہتمام کریں۔ بڑے ہی دکھ کی بات ہے کہ بچپن میں جس نے جیسا سیکھ لیا ہے وہ اسی انداز میں اب تک پڑھ رہا ہے، اس بات کی پروا کیے بغیر کہ غلط پڑھ رہا ہے یا صحیح...... اللہ کے واسطے گزارش ہے کہ

"آپ چاہے عمر کی کسی بھی منزل پر ہوں، کسی ماہرِ قرآن سے اصلاح کرانے کی کوشش کریں، اگر مرتے دم تک مکمل اصلاح نہ بھی ہوئی تب بھی قیامت کے دن سیکھے ہوؤں کے ساتھ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی حشر ہونے کی امید ہے اور گھر کی عورتیں اپنے محارم مردوں سے یا خاندان میں موجود کسی صحیح قرآن پاک پڑھنے والی استانی (خاتون) سے

اصلاح کرائیں۔یعنی ان کو ترتیب وار سنائیں اور اصلاح کریں۔"

❷ پریشانیوں، مصیبتوں اور ناگہانی آفتوں سے بچنے کے لیے، نیز آئی ہوئی مصیبتوں کو ٹالنے کے لیے جہاں آپ ایک طرف ان وظائف کا اہتمام کرتے ہیں/کرتی ہیں...... وہاں سب سے بڑھ کر تمام چھوٹے بڑے گناہوں سے مکمل طور پر بچنے کا پورا اہتمام کریں۔

جن جن کاموں کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم دیا ہے ان پر عمل کرنے اور جن باتوں سے منع کیا ہے ان سے مکمل طور پر بچنے کا پورا اہتمام کریں، مثلاً: مرد حضرات طے کرلیں کہ گھر کے تمام بالغ مرد مسجد میں جا کر پانچ وقت کی فرض نماز باجماعت ادا کریں گے۔

اہم التماس

عورتیں گھروں میں نماز کے اول وقت میں یا کم از کم اذان ہوتے ہی سب کام چھوڑ کر فوراً فرض نماز ادا کریں اور جس طرح مال و اسباب کی حفاظت کی خاطر مختلف وظائف اور دعاؤں کا اہتمام کرتی ہیں اس سے بھی زیادہ اہتمام سے اپنی ملکیت میں موجود تمام زیورات اور نقد رقم کی زکوٰۃ ادا کیا کریں اور جس طرح رشتوں کے لیے دعاؤں اور بیماری سے شفا کے لیے دم کیا ہوا پانی یا تعویذ حاصل کرنے کا اہتمام کیا جاتا ہے اس سے بھی زیادہ اہتمام کے ساتھ بے پردگی اور غیبت جیسے مہلک گناہوں اور غلط رسموں سے بچنے کی کوشش کریں۔ یاد رہے کہ دنیا میں کسی سے اپنے فائدے کی کوئی چیز ہم سفارش کرا کے، جبر سے، دھوکہ دے کر یا اللہ نہ کرے ظلم و زیادتی سے چھین کر، یا اس کو ڈرا دھمکا کر لے سکتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کے خزانوں سے اس کو راضی کیے بغیر

اور اس کی نافرمانی چھوڑے بغیر کچھ حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ اس لیے یاد رکھیے کہ سب سے بڑا تعویذ مالک کی رضا اور خوش نودی ہے جو نافرمانی چھوڑے بغیر نہیں مل سکتی۔ لہٰذا چھوٹے بڑے سب گناہوں کو چھوڑ کر ان سے توبہ کر کے دعا مانگیے۔

۳ چوبیس گھنٹوں کی زندگی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں پر عمل کرنے اور انھیں آگے پھیلانے اور دوسروں کو بھی سکھلانے کا پورا پورا اہتمام کریں، صرف اور صرف چند وظائف کے پڑھنے کو کافی سمجھنا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم والے مبارک طریقوں پر عمل نہ کرنا بہت ہی بڑی محرومی کی بات ہے۔ آج ہمارے سامنے بل کہ خود ہم سے اللہ تعالیٰ کے کتنے احکام ٹوٹ رہے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک اور نورانی طریقے چھوٹ رہے ہیں۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ایک مسلمان عورت ان وظائف کا اہتمام کر کے تو اپنے آپ کو بہت نیک اور دین دار سمجھتی ہے لیکن خود اپنے ہی بیٹے اور بیٹی کی شادی میں ہر وہ کام کرتی ہے جس سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوتے ہیں، لہٰذا چوبیس گھنٹوں کی زندگی میں خود بھی ان سنتوں پر عمل کریں اور تمام عورتوں میں انھیں پھیلانے کی کوشش کریں اور چوبیس گھنٹوں کی زندگی میں جائز و ناجائز اور حلال وحرام کا علم حاصل کرنے کے لیے ماہر اور تجربہ کار مفتیان کرام سے مسائل پوچھنے کا اہتمام کریں۔

آپ کی سہولت کے لیے ہم نے کتاب کے آخر (صفحہ: ۵۸۳) میں علما اور مفتی صاحبان کے فون نمبر اور ان حضرات کو خط لکھنے کے لیے ان کے پتے شامل کر دیے ہیں۔

۴ خود بھی پورے دین پر عمل کرنے کی کوشش کیجیے اور اپنے گھر میں، خاندان میں اور پورے عالم کے انسانوں میں اس دین کو پھیلانے کی کوشش کیجیے۔ اس کے لیے آپ اپنی اولاد کو حافظِ قرآن اور عالم بنائیے۔ اپنی اولاد کو دین کے علم سے محروم رکھنا یا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے محروم رکھنا بہت ہی خسارے کی بات ہے۔ اگر آپ کی اولاد بڑی ہو چکی ہے اور کم قسمتی سے ان کو حافظ، عالم نہیں بنایا تو ان کو وصیت کر جائیں کہ پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں کو ضرور حافظ اور عالم بنائیں۔ سوچیے تو...... اللہ تعالیٰ نے چار بیٹے دیے، ایک بیٹے کو بھی حافظِ قرآن نہیں بنا سکے، کتنی محرومی کی بات ہے۔

"لہٰذا اگر آپ خاندان کے بزرگ ہیں، خاندان میں آپ کی بات مانی جاتی ہے تو ضرور اپنے تمام ماتحتوں کو اور ان کی اولاد کو حافظِ قرآن اور عالمِ دین بنانے کی بھرپور کوشش کیجیے، اس کے لیے اپنی جان، مال اور صلاحیت خوب لگائیں، اگر آپ کی اس محنت وکوشش سے امت کے اندر علما اور حفاظ پیدا ہوں، جن سے عمومی طور پر دین پھیلے تو یہ آپ کے لیے دنیا وآخرت کی سعادت اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے صدقہ جاریہ ہے۔"

❺ اسی طرح وظائف کا اہتمام رکھتے ہوئے اس بات کا بھی خیال رکھیے کہ آپ کی طرف سے کسی شخص پر ظلم نہ ہو کیوں کہ اس کے دل سے نکلی ہوئی آہ آپ کی دعاؤں کی قبولیت میں رکاوٹ بن سکتی ہے، مثلاً: بیوی بچوں کو ستانا، چھوٹے معصوم بچوں کو بات بات پر ڈانٹنا، بیوی، بچوں، ملازموں اور ماتحتوں کو جرم سے زیادہ سزا دینا، بیوی کے ضروری خرچے میں بھی تنگی کرنا، بیوی کا شوہر کی نافرمانی کرنا، اس کے مزاج ومنشا کے خلاف چلنا، ساس ہونے کی صورت میں بہو پر ظلم کرنا، یا بہو ہوتے ہوئے ساس کو ستانا، سیٹھ ہوتے ہوئے ملازمین کو پوری تنخواہ نہ دینا یا باوجود اپنی مالی استطاعت کے انھیں کم تنخواہ دینا کہ قناعت کے ساتھ بھی اس کا گزارہ نہ چل سکے، یا سیٹھانی ہوتے ہوئے گھر کی ماسیوں سے کام بہت زیادہ لینا اور تنخواہ بہت کم دینا......

یاد رکھیے! "غریبوں اور مظلوموں کی یہ آہیں، بڑی بڑی پریشانیاں اور بلائیں

نازل کروادیتی ہیں اور پھر انسان ایسی بیماریوں میں مبتلا ہوتا ہے، جن کا علاج ڈاکٹروں کو بڑی بڑی فیسیں ادا کر کے اور بڑے بڑے ہسپتالوں میں جا کر بھی نہیں ہوسکتا، لہٰذا ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ حقوق العباد کی ادائیگی کا اہتمام رکھیں اور کسی مسلمان کا دل نہ دکھائیں۔"

❻ بعض لوگ اپنے والد یا کسی مرحوم کی وفات پر ایصالِ ثواب کے لیے "مستند مجموعۂ وظائف" چھپواتے ہیں یا مدرسوں اور یتیم خانوں میں حسبِ توفیق مال خرچ کرتے ہیں، حالاں کہ اپنی سگی بہنوں کا یا پھوپھیوں اور چھوٹے بھائیوں کا حق ادا نہیں کرتے، لہٰذا ان سب سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن جن لوگوں کا جو حق متعین کیا ہے ان کو پہلے پہنچایا جائے، پھر ہر بالغ وارث اپنی اپنی خوشی سے اپنے مال میں سے بغیر کسی جبر و اکراہ کے شرعی طریقے سے ایصالِ ثواب کرے، مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لیے ایسا طریقہ اختیار کرنا بہتر رہے گا جس سے میت کو زیادہ سے زیادہ فائدہ ہو۔

ان وظائف کو جب بھی پڑھنے کی توفیق ہو تو ہم سب کے لیے اور تمام مسلمان بھائی بہنوں کے لیے یہ دعا بھی ضرور کریں:

"اے اللہ! ہم سب مسلمانوں کو پورے دین پر چلنے والا اور اس کو پھیلانے والا بنا اور جو اب تک مسلمان نہیں ہوئے ہمیں ایسی محنت کرنے کی توفیق عطا فرما کہ وہ ہمارے ذریعے اسلام میں داخل ہوجائیں۔"

وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

آپ کی دعاؤں کے طالب
احباب مدرسہ بیت العلم

مسلمانوں سے ایک عاجزانہ گزارش

ہر مسلمان مرد اور عورت کو چاہیے کہ وہ دین پر عمل کرنے میں اللہ تعالیٰ کے حکم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو اپنائے۔ کوئی چیز کتنی ہی اچھی اور بھلی معلوم ہو، اس کے کرنے سے پہلے یہ دیکھ لے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم یا اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے یا نہیں؟

ہم نے اس کتاب میں دعاؤں کو لیتے ہوئے اس بات کی کوشش کی ہے کہ وہ دعائیں لی جائیں جو قرآن کریم سے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔ لہٰذا ہم ہر مسلمان کو اس کی نصیحت کرتے ہیں کہ وہ دعاؤں میں اور تمام اعمال میں سند اور حوالہ کا بہت زیادہ اعتبار رکھے کہ ہر کتاب میں لکھی ہوئی ہر دعا یا ہر عمل فوراً نہ اپنا لے، اس کا حوالہ ضرور دیکھے کہ اس دعا کو کہاں سے لیا گیا ہے، اس کی فضیلت کس حدیث سے ثابت ہے۔

ہمارے معاشرے میں بہت سی ایسی کتابیں رواج پا چکی ہیں جن میں ایسی دعائیں اور ایسے اعمال اور مختلف فضیلتوں کا ذکر کیا گیا ہے جو کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہیں، لہٰذا اس کی تحقیق ضرور کرنی چاہیے اور حوالہ ضرور دیکھنا چاہیے۔ خصوصاً ایسی دعائیں جن میں شرک یا شرک کا شبہ پیدا ہونے کا خوف ہے یا یقین ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی نصیب فرمائے اور جو طریقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں اس سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس بات کو اس طرح سمجھاتے تھے کہ اگر بلیک بورڈ پر نمبر ایک ہندسہ لگانے کے بعد ایک صفر لگایا جائے تو دس اور اگر دو صفر لگائے جائیں تو سو اور اگر تین لگائے جائیں تو ہزار۔ لیکن اگر صفر بائیں طرف لگایا جائے تو اعشاریہ ایک اور اگر بائیں طرف دو صفر لگائے جائیں تو دو اعشاریہ ایک۔ یہی مثال سنت و بدعت کی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص مغرب کی تین رکعتوں کے بجائے چار رکعتیں پڑھے کہ میں تین کے بجائے چار پڑھوں گا تو بظاہر نہ اس نے چوری کی، نہ اور کوئی غلط کام کیا لیکن یہ ایک زائد رکعت چوں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے خلاف ہے اس لیے باقی تین رکعتوں کو بھی لے ڈوبے گی۔ اس لیے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا حکم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ شامل نہیں۔

اسی طرح جو بہت سے مسلمان یہ کہہ دیتے ہیں کہ اگر ہم نے ہر قسم کی اور ہر طرح کی دعائیں پڑھ کر مانگ لیں اور مختلف وظیفے ایسے پڑھ لیے جن کا کوئی ثبوت نہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہو نہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور میں اور نہ ہی اس کے بعد والے دور میں تو کون سا گناہ ہو گیا، کون سا حرام کام کر لیا؟ یہ ایسا ہی ہے جیسے مغرب کی چار رکعتیں پڑھنا کہ ایک زائد رکعت تین اصل رکعتوں کو بھی لے ڈوبے گی۔

”لہٰذا ہم تمام مسلمان بھائی بہنوں کی خدمت میں عاجزانہ گزارش کرتے ہیں کہ دین کے ہر کام میں عموماً اور وظائف، اذکار اور دعاؤں میں خصوصاً اس بات کا خیال رکھیں کہ وہی وظیفے پڑھیں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔“

اور وہی دعائیں مانگیں جن دعاؤں کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوستوں نے یعنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مانگا اور گویا ہمیں سکھا دیا کہ ان الفاظ سے تم بھی دعا مانگا کرو اور قربان جائیں کہ ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دین یا دنیا کی کوئی ضرورت یا حاجت ایسی نہیں چھوڑی، جس کو اللہ تعالیٰ سے مانگ نہ لیا ہو۔ پھر کتنی محرومی کی بات ہوگی کہ ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگی ہوئی دعائیں چھوڑ کر من گھڑت دعاؤں اور وظائف کا اہتمام کریں۔

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" اس "مستند مجموعہ وظائف" کی خصوصیت یہ ہے کہ ہر دعا کے آخر میں حدیث کی کتاب کا حوالہ بمع صفحہ نمبر دیا گیا ہے، تاکہ عام مسلمان سنت کے خلاف یا من گھڑت وظیفوں کے بجائے قرآن کریم کی دعائیں اور جو وظائف احادیث میں آئے ہیں ان کو اختیار کرنے والے بنیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنے فضل و کرم سے قبول فرمائے اور تمام مسلمانوں کو اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

قرآن کریم کی تلاوت کے فضائل

روزانہ قرآن عظیم کی تلاوت کیا کریں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن پڑھا کرو، اس لیے کہ یہ قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرنے کے لیے آئے گا۔"[1]

۱ حدیث قدسی میں آیا ہے:

"اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جس شخص کو قرآن کریم (کی تلاوت کرنے، یاد کرنے یا تفسیر و ترجمہ پر غور و فکر کرنے) کی مشغولیت (ومصروفیت) نے میرا ذکر کرنے اور مجھ سے دعائیں مانگنے سے روک دیا۔ (ذکر کرنے اور دعا مانگنے کی فرصت نہ ملی) تو میں اس شخص کو اس سے بڑھ کر دیتا ہوں جو میں دعائیں اور حاجتیں مانگنے والوں کو دیتا ہوں۔ (اس کی تمام حاجتیں اور مرادیں پوری کر دیتا ہوں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کلام کو اور تمام کلاموں پر ایسی ہی فضیلت (اور فوقیت) حاصل ہے جیسی خود اللہ تعالیٰ کو اپنی تمام مخلوق پر۔"[2]

۲ ایک اور حدیث میں آیا ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قابلِ رشک دو ہی شخص ہیں، ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی دولت عطا فرمائی اور وہ شب و روز اس پر عمل کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا

---

[1] صحیح مسلم، فضائل القرآن، باب فضل قراءة القرآن، الرقم:۸۰۴

[2] جامع الترمذی، فضائل القرآن، باب، الرقم:۲۹۲۶

اور وہ شب و روز (اس کے حکم کے مطابق اس مال کو) خرچ کرتا رہتا ہے۔" [1]

❸ ایک اور حدیث میں آیا ہے:

"قیامت کے دن قرآن شریف پڑھنے والے سے کہا جائے گا، (قرآن) پڑھتے جاؤ اور جنت کے درجوں پر چڑھتے جاؤ اور ایسے ہی ٹھہر ٹھہر کر پڑھو جیسے تم دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر (قرآن) پڑھا کرتے تھے۔ تمھارا وہی مقام اور درجہ ہوگا جہاں تم آخری آیت پڑھو گے۔" [2]

❹ ایک اور حدیث میں آیا ہے:

"جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس میں خوب ماہر ہے (خوب رواں پڑھتا ہے) وہ (تو قیامت کے دن نیکیاں) لکھنے والے معزز اور نیکوکار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس (طرح پڑھنے) میں کافی مشقت برداشت کرتا ہے اس کو دوہرا ثواب ملتا ہے (ایک قرآن پڑھنے کا، دوسرا مشقت اٹھانے کا)۔" [3]

جیسے کہ پہلے ذکر ہوا کہ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ روزانہ کچھ نہ کچھ قرآن کریم کی تلاوت کیا کرے۔ اس سے قرآن کریم سے تعلق بھی رہتا ہے اور گھر میں اور کاموں میں برکت بھی حاصل ہوتی ہے۔ یہاں ہم چند سورتوں کے وہ فضائل جو احادیث سے ثابت ہیں، لکھتے ہیں کہ ان کے پڑھنے سے "اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی" بہت برکت ہوگی...... لیکن ایک بار پھر واضح کر دیں کہ صرف ان سورتوں پر اکتفا نہ کریں بل کہ روزانہ بالترتیب قرآن کریم کی تلاوت کو اپنا معمول بنالیں۔ جس کے فضائل گزشتہ احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔

---

[1] صحيح البخاري، فضائل القرآن، باب اغتباط صاحب القرآن، الرقم: ٥٠٢٥

[2] جامع الترمذي، فضائل القرآن، باب، الرقم: ٢٩١٤

[3] صحيح مسلم، فضائل القرآن، باب فضل الماهر بالقرآن والذي يتتعتع فيه، الرقم: ٧٩٨

چند سورتوں کے فضائل

سورۂ کہف کی فضیلت

۱ حدیث شریف میں آیا ہے:

"جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھ لیتا ہے اس کے لیے اس جمعہ سے آنے والے جمعہ کے درمیان (پورے ہفتہ) ایک نور روشن رہے گا۔"[۱]

۲ ایک اور حدیث میں آیا ہے:

"جو شخص جمعہ کی رات سورۂ کہف پڑھ لیتا ہے، اس کے لیے اس کی جگہ اور بیت العتیق (خانہ کعبہ) کے درمیان ایک نور روشنی بخشتا رہتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ جس شخص نے سورۂ کہف جس طرح اتری ہے اسی طرح (صحیح طریق) پر پڑھ لی تو اس کی جگہ اور مکہ کے درمیان وہ ایک ضیا پاش (روشنی بکھیرنے والا) نور بنی رہتی ہے اور جو شخص اس کی آخری دس آیتیں پڑھتا رہے گا اگر دجال (اس کی زندگی میں) نمودار ہو گیا تو وہ اس شخص پر مسلط نہ ہو سکے گا (دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا)۔"[۲]

ایک اور روایت میں یہ آیا ہے کہ جس شخص نے اس سورت کی اوّل دس آیتیں، دوسری روایت میں ہے، کہ آخری دس آیتیں یاد کرلیں (اور ہمیشہ پڑھتا رہا) وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔[۳]

---

۱ السنن الکبریٰ للبیهقی، الجمعة، باب مایؤمر به فی لیلة، الرقم: ۶۲۰۹

۲ السنن الکبریٰ للنسائی، عمل الیوم واللیلة، ذکر اختلاف الفاظ الناقلین.... الرقم: ۱۰۷۸٤، ۱۰۷۹۰

۳ صحیح مسلم، فضائل القرآن، باب فضل سورة الکهف، الرقم: ۸۰۹

۳ ایک حدیث میں آیا ہے:

”جو شخص دجال کو پالے (یعنی اس کے سامنے نکل آئے) اس کو چاہیے کہ وہ سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیتیں اس کے منہ پر پڑھ دے۔“ اس لیے کہ یہ آیتیں پڑھنے والے کو اس کے فتنہ سے پناہ دینے والی ہے۔“ [۱]

اس لیے اپنے بچوں اور بچیوں کو کم از کم سورۂ کہف زبانی یاد کرنے کی ترغیب دیں۔

سورۂ سجدہ کی فضیلت

۱ حدیث شریف میں بیان ہے:

”حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ سجدہ اور سورۂ مُلک پڑھے بغیر نہیں سویا کرتے تھے۔“ [۲]

۲ حدیث شریف میں ہے:

”سورۂ سجدہ قیامت کے دن اس طرح آئے گی کہ اس کے دو بازو ہوں گے اور اپنے پڑھنے والوں پر پردہ کرے گی اور فرشتوں سے کہے گی کہ اس شخص پر کوئی راستہ نہیں یعنی اس کو مت پکڑو اُسے چھوڑ دو۔“ سورۂ سجدہ اور ﴿تَبٰرَكَ الَّذِىْ﴾ دیگر سورتوں پر ساٹھ نیکیاں زائد رکھتی ہیں۔“ [۳]

۳ ایک اور روایت میں ہے ”کہ جو اس سورۂ سجدہ اور ﴿تَبٰرَكَ الَّذِىْ﴾ کو مغرب اور عشاء کے درمیان پڑھے گا تو گویا اس نے لیلۃ القدر کا قیام کیا۔“ [۴]

---

[۱] سنن ابی داؤد، الملاحم، باب خروج الدجال، الرقم: ۴۳۲۱

[۲] جامع الترمذی، فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل سورۃ الملك، الرقم: ۲۸۹۲

[۳] روح المعانی: ۱۱/ ۱۱۳، سورۃ السجدۃ

[۴] روح المعانی: ۱۱/ ۱۱۴، سورۃ السجدۃ: ۱

۴ "حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نماز فجر میں سورۂ سجدہ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔" [۱]

سورۂ یٰس کی فضیلت

سورۂ یٰس صبح وشام پڑھا کریں، خاص کر نزع کی حالت میں یا مرنے کے بعد میت پر پڑھ لیں، اس لیے کہ حدیث شریف میں آیا ہے:

"سورۂ یٰس قرآن کریم کا دل ہے۔[۲]

جو شخص بھی اس کو محض اللہ تعالیٰ اور آخرت کے لیے پڑھا کرے گا اس کی ضرور مغفرت کر دی جائے گی اور اس کو مرنے والوں پر (نزع کے وقت) پڑھا کرو۔" [۳]

سورۂ رحمٰن کی فضیلت

سورۂ رحمٰن پابندی سے پڑھا کریں اس لیے کہ حدیث شریف میں آیا ہے:

"ہر چیز کے لیے حسن (وجمال وزینت وخوبصورتی) ہے اور قرآن کا حسن (وجمال، زینت وخوبصورتی) سورۃ الرحمٰن ہے۔" [۴]

سورۂ واقعہ کی فضیلت

سورۂ واقعہ کے فضائل بھی متعدد روایات میں وارد ہوئے ہیں۔

ایک حدیث شریف میں آیا ہے:

"جو شخص ہر رات کو سورۂ واقعہ پڑھے اس کو کبھی فاقہ نہیں ہوگا" اور ابن

---

[۱] مأخذہ: جامع الترمذی، الجمعۃ، باب ماجاء فی مایقرأ بہ فی صلاۃ الصبح یوم الجمعۃ: الرقم: ۵۲۰

[۲] جامع الترمذی، فضائل القرآن، باب فضل یٰسٓ، الرقم: ۲۸۸۷

[۳] شعب الایمان للبیہقی، فصل فی فضائل السور والآیات، ذکر سورۃ یٰس، الرقم: ۲۳۵۷

[۴] شعب الایمان للبیہقی، فصل فی فضائل السور والآیات: تخصیص سور منہا بالذکر، الرقم: ۲۴۹۴

مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بیٹیوں کو حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہر شب میں اس سورۃ کو پڑھیں۔"[1]

وضاحت: عبادت کو ذریعہ قربِ الٰہی تو بنا سکتے ہیں، ذریعہ جاہ و مال نہیں، اگر ایسا کریں گے تو وہ عبادت خالص نہ رہے گی۔ اس لیے بعض خاص اوراد جن کے دنیوی فوائد بھی منقول ہیں، ان کو اوراد سمجھ کر عبادت کی نیت سے پڑھنا چاہیے، اس کا دنیوی فائدہ اللہ تعالیٰ خود عطا فرمانے والے ہیں۔

ہمیں دنیا کا فائدہ حاصل کرنے کی نیت سے نہیں پڑھنا چاہیے، چوں کہ مقصد اگر دنیا کا فائدہ ہوا تو عبادت نہ ہوئی اور عبادت جب صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے ہوگی تو یہی عبادت ہوگی اور دنیوی فوائد تو موجود ہیں وہ ضرور حاصل ہوں گے۔

سورۂ ملک کی فضیلت

سورۂ ملک ﴿تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ﴾ کثرت سے پڑھا کریں اور اس کو پڑھ کر مرحومین کو ثواب بھی پہنچایا کریں، اس لیے کہ حدیث شریف میں آیا ہے:

"سورۂ ملک کی تیس آیتیں (برابر پڑھنے والے) آدمی کی اتنی شفاعت کرتی ہیں کہ اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔" ایک روایت کے الفاظ ہیں: "اپنے پڑھنے والے کی مغفرت کا اس وقت تک سوال کرتی رہتی ہے کہ اس کو بخش دیا جاتا ہے۔"[2]

---

[1] شعب الإیمان للبیهقی، فصل فی فضائل السور والآیات: تخصیص سور منها بالذکر، الرقم:۲۳۹۷

[2] جامع الترمذی، فضائل القرآن، باب ما جاء فی فضل سورة الملك، الرقم:۲۸۹۱

سورۂ نصر کی فضیلت

١ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سورۃ النصر قرآن مجید کا چوتھائی ہے۔[١]

٢ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عبید اللہ بن عبداللہ سے پوچھا: "جانتے ہو سب سے آخر میں کون سی سورۃ اُتری؟"

جواب دیا: "کہ جی ہاں! وہ سورۃ النصر ہے۔" تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: "تم نے سچ کہا۔"[٢]

سورۂ اخلاص کی فضیلت

١ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "سب جمع ہو جاؤ، تمھیں ایک تہائی قرآن سناؤں گا۔" جب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمع ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴾ پڑھی اور ارشاد فرمایا: "کہ یہ سورۃ ایک تہائی (یعنی تیسرا حصہ) قرآن کے برابر ہے۔"[٣]

٢ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے: "کہ جو شخص سونے کے ارادہ سے بستر پر لیٹے اور پھر دائیں کروٹ پر لیٹ کر سو مرتبہ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴾ پڑھ لیا کرے تو قیامت کے دن پروردگار عالم فرمائیں گے: "اے میرے بندے! تو اپنی دائیں جانب کی جنت میں چلا جا۔"[٤]

---

[١] شعب الایمان للبیہقی، فصل فی فضائل السور والآیات، تخصیص سورۃ النصر بالذکر، الرقم: ۲۴۲۸

[٢] صحیح مسلم، التفسیر، الرقم: ۳۰۲۴

[٣] صحیح مسلم، صلاۃ المسافرین، فضائل القرآن، باب فضل قراءۃ قل ھو اللہ احد، الرقم: ۸۱۲

[٤] جامع الترمذی، فضائل القرآن، باب ماجاء فی سورۃ الاخلاص، الرقم: ۲۸۹۸

سورۂ فلق وسورۂ ناس کی فضیلت

ان دونوں سورتوں کی سحر، نظرِ بد اور تمام آفاتِ جسمانی وروحانی کے دور کرنے میں تاثیرِ عظیم ہے اور حقیقت کو سمجھا جائے تو انسان کو اس کی ضرورت اپنے سانس، کھانے پینے اور لباس سب چیزوں سے زیادہ ہے۔ اس کا واقعہ مسند احمد میں اس طرح ہے:

1. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک یہودی نے جادو کر دیا تھا جس کے اثر سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوگئے، جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آکر اطلاع دی کہ آپ پر ایک یہودی نے جادو کیا ہے اور جادو کا عمل جس چیز میں کیا گیا ہے وہ فلاں کنویں کے اندر ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں آدمی بھیجے جو جادو کی چیز کنویں سے نکال لائے۔ اس میں گرہیں لگی ہوئی تھیں، اللہ تعالیٰ نے یہ دو سورتیں نازل فرمائیں۔ آپ ہر گرہ پر ایک ایک آیت پڑھ کر ایک ایک گرہ کھولتے رہے یہاں تک کہ سب گرہیں کھل گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک ایک بوجھ سا اتر گیا۔[1]

2. ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بچھو نے کاٹ لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی اور نمک منگوایا پانی کاٹنے کی جگہ پر لگاتے جاتے اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴾، ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴾ پڑھتے جاتے تھے۔[2]

ان سورتوں کی ایک اور فضیلت سے متعلق حضرت جُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ "سفر سے متعلق دعائیں" نامی عنوان میں آرہا ہے اسے بھی دیکھ لیا جائے۔

---

[1] مسند احمد، مسند الكوفيين، حديث زيد بن أرقم، الرقم: ١٩٤٨٢

[2] شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان، فصل فی الاستشفاء بالقرآن، الرقم: ٢٥٧٥

سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّعَشْرُ اٰيَاتٍ وَّاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ
وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۜ (١) قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا
شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ
يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۙ (٢) مَّاكِثِيْنَ
فِيْهِ اَبَدًا ۙ (٣) وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ
وَلَدًا ۖ (٤) مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ
كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ
يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا (٥) فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ
عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ
اَسَفًا (٦) اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا
لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا (٧) وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ
مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ؕ (٨) اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ

اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا
عَجَبًا ۝۹ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا
رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ
اَمْرِنَا رَشَدًا ۝۱۰ فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِى
الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ۙ ۝۱۱ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ
۱ ع ۱۲ ۱۳ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ۧ ۝۱۲ نَحْنُ
نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا
بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ۝۱۳ ۖ وَّرَبَطْنَا عَلٰى
قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا۠ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ
اِذًا شَطَطًا ۝۱۴ هٰٓؤُلَاۗءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ
اٰلِهَةً ۭ لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۢ بَيِّنٍ ۭ فَمَنْ
اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝۱۵ ۭ وَاِذِ
اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا

اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ
لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿١٦﴾ وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا
طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا
غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ
مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ
الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا
مُّرْشِدًا ؑ ﴿١٧﴾ وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖ ٢ ع ٥ ١٤
وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَ
كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ لَوِ اطَّلَعْتَ
عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ
رُعْبًا ﴿١٨﴾ وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ؕ
قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا
اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ
فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى

الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا
فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا
يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ﴿١٩﴾ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ
يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِىْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ
تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿٢٠﴾ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ
لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ
لَا رَيْبَ فِيْهَا ج اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ
فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ط رَبُّهُمْ اَعْلَمُ
بِهِمْ ط قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ
عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾ سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ
كَلْبُهُمْ ج وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ
رَجْمًا بِالْغَيْبِ ج وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ
كَلْبُهُمْ ط قُلْ رَّبِّىْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ
اِلَّا قَلِيْلٌ قف فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا

نصف القرآن باعتبار عدد الحروف بان التآء وجد التآء من النصف الاول واللام الثانية من النصف الاخير.

وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿٢٢﴾ وَلَا ع ٣/٥ ١٥
تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾ لا
اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ز وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ
وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ
هٰذَا رَشَدًا ﴿٢٤﴾ وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ
سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا
لَبِثُوْا ج لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط اَبْصِرْ
بِهٖ وَاَسْمِعْ ط مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا
يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ﴿٢٦﴾ وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ
مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ج لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ قف وَلَنْ تَجِدَ
مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿٢٧﴾ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ
يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ
وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ج تُرِيْدُ زِيْنَةَ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ

عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ قف فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّ

مَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ لا اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ

نَارًا لا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ط وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا

يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ط بِئْسَ

الشَّرَابُ ط وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ

عَمَلًا ج ﴿۳۰﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ

تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ

ذَهَبٍ وَّ يَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ

اِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ط نِعْمَ

الثَّوَابُ ط وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾ ع وَاضْرِبْ لَهُمْ

مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ

اَعْنَابٍ وَّ حَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّ جَعَلْنَا بَيْنَهُمَا

الثّالثة

ع ۴ ۹ ۱۶

زَرْعًا ؕ﴿۳۲﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ
مِّنْهُ شَيْـًٔا ۙ وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۙ﴿۳۳﴾ وَّكَانَ لَهٗ
ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكْثَرُ
مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ
ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ
هٰذِهٖۤ اَبَدًا ۙ﴿۳۵﴾ وَّمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ
وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّىْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا
مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ
اَكَفَرْتَ بِالَّذِىْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ
نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ؕ﴿۳۷﴾ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّىْ
وَلَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّىْۤ اَحَدًا ﴿۳۸﴾ وَلَوْلَاۤ اِذْ دَخَلْتَ
جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ
تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ۚ﴿۳۹﴾ فَعَسٰى
رَبِّىْۤ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا

حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ﴿۴۰﴾ اَوْ
يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾
وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ
اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ
يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَلَمْ تَكُنْ
لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ
مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ط
هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾ ع وَاضْرِبْ لَهُمْ ع ۵ ۱۳ ۱۷
مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ
السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ
هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ
عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ

الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ
فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿۴۷﴾ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ
صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۢ ۫
بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾ وَوُضِعَ
الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا
فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا
يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَا ۚ وَ
وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ
اَحَدًا ﴿۴۹﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا ع ۶ ۵ ۱۸
لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ
فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗۤ
اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ
لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾ مَاۤ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪

وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾ وَ
يَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ
فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ
مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ
مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾ ع وَ ۷ ع ۴ ۱۹
لَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ
مَثَلٍ ط وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾
وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ
الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ
سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾
وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَ
مُنْذِرِيْنَ ج وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ
لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ
اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿۵۶﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ

بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِیَ مَا قَدَّمَتْ
يَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ
يَّفْقَهُوْهُ وَفِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ تَدْعُهُمْ
اِلَی الْهُدٰی فَلَنْ يَّهْتَدُوْۤا اِذًا اَبَدًا ﴿۵۷﴾ وَ
رَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا
كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ؕ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ
لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا ﴿۵۸﴾ وَتِلْكَ الْقُرٰۤی
اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ﴿۵۹﴾ ع ٨ ٦ ٢٠
وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِفَتٰىهُ لَاۤ اَبْرَحُ حَتّٰۤی اَبْلُغَ
مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِیَ حُقُبًا ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا بَلَغَا
مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ
فِی الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿۶۱﴾ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا
غَدَآءَنَا ؗ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴿۶۲﴾
قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَاۤ اِلَی الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِيْتُ

الْحُوْتَ ۫ وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ
وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِى الْبَحْرِ ۖ عَجَبًا ﴿٦٣﴾ قَالَ ذٰلِكَ مَا
كُنَّا نَبْغِ ۖ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿٦٤﴾ ۙ
فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ
عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿٦٥﴾ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى
هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿٦٦﴾
قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا ﴿٦٧﴾ وَكَيْفَ
تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿٦٨﴾ قَالَ سَتَجِدُنِىْٓ
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِىْ لَكَ اَمْرًا ﴿٦٩﴾
قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِىْ فَلَا تَسْـَٔلْنِىْ عَنْ شَىْءٍ حَتّٰٓى
اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿٧٠﴾ ع فَانْطَلَقَا ۜ حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا ع ۹ ۱۱ ۲۱
فِى السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ۭ قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ
اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا اِمْرًا ﴿٧١﴾ قَالَ اَلَمْ
اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا ﴿٧٢﴾ قَالَ

لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ وَلَا تُرْهِقْنِیْ
مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا ﴿٧٣﴾ فَانْطَلَقَا وقفہ حَتّٰۤی اِذَا لَقِیَا
غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ لا قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِیَّةً
بِغَیْرِ نَفْسٍ ط لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا نُّكْرًا ﴿٧٤﴾
قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ الجزء ١٦
صَبْرًا ﴿٧٥﴾ قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَیْءٍۭ بَعْدَهَا فَلَا
تُصٰحِبْنِیْ ج قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا ﴿٧٦﴾ فَانْطَلَقَا وقفہ
حَتّٰۤی اِذَاۤ اَتَیَاۤ اَهْلَ قَرْیَةِ اِسْتَطْعَمَاۤ اَهْلَهَا فَاَبَوْا
اَنْ یُّضَیِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِیْهَا جِدَارًا یُّرِیْدُ اَنْ
یَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ط قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَیْهِ
اَجْرًا ﴿٧٧﴾ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِكَ ج سَاُنَبِّئُكَ
بِتَاْوِیْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَیْهِ صَبْرًا ﴿٧٨﴾ اَمَّا السَّفِیْنَةُ
فَكَانَتْ لِمَسٰكِیْنَ یَعْمَلُوْنَ فِی الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ
اَنْ اَعِیْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ یَّاْخُذُ كُلَّ

سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ﴿۷۹﴾ وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ
فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ ﴿۸۰﴾ فَاَرَدْنَآ
اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ
رُحْمًا ﴿۸۱﴾ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ
فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا
صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا
كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ
اَمْرِيْ ؕ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ؑ ﴿۸۲﴾ ع ۱۰ ۱۲ ۱
وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ؕ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ
مِّنْهُ ذِكْرًا ؕ ﴿۸۳﴾ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۙ ﴿۸۴﴾ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۵﴾ حَتّٰٓى
اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ
عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ؕ قُلْنَا يٰذَا
الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ

فِيْهِمْ حُسْنًا ﴿۸۶﴾ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ
ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸۷﴾
وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ
اِۨلْحُسْنٰى ج وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ﴿۸۸﴾ ط
ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۹﴾ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ
وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ
دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿۹۰﴾ لا كَذٰلِكَ ط وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ
خُبْرًا ﴿۹۱﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۹۲﴾ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ
السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا لا لَّا يَكَادُوْنَ
يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿۹۳﴾ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ
وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ
لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿۹۴﴾
قَالَ مَا مَكَّنِّىْ فِيْهِ رَبِّىْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِىْ بِقُوَّةٍ
اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿۹۵﴾ لا اٰتُوْنِىْ زُبَرَ

الْحَدِيْدِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ
انْفُخُوْا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ
عَلَيْهِ قِطْرًا ۹۶ ۭ فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا
اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ۹۷ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ
فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّاۗءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ
رَبِّيْ حَقًّا ۹۸ ۭ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ يَّمُوْجُ فِيْ
بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۹۹ ۙ وَّ
عَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَىِٕذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضَا ۱۰۰ ۙ الَّذِيْنَ
كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَاۗءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا
لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ۱۰۱ ع اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ۱۱ ع ۱۹ ۲
اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَاۗءَ ۭ اِنَّآ
اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ۱۰۲ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ
بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ۱۰۳ ۭ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ

صُنْعًا ﴿١٠٤﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ
فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وَزْنًا ﴿١٠٥﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا
اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿١٠٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ
نُزُلًا ﴿١٠٧﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿١٠٨﴾
قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ
الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ
مَدَدًا ﴿١٠٩﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ
اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ
فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿١١٠﴾ ع

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ﴿١﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ

الْعٰلَمِيْنَ ۝٢ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ
رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ
قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝٣ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ
ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۭ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ
مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ۭ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝٤ يُدَبِّرُ
الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ
فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝٥
ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝٦
الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ
الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۝٧ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ
مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝٨ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ
رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَ
الْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝٩ وَقَالُوْٓا

ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِى الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِىْ خَلْقٍ
جَدِيْدٍ ؕ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ﴿١٠﴾
قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِىْ وُكِّلَ بِكُمْ
ع ١١/١٤ ١ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿١١﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ
نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَ
سَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿١٢﴾
وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ
الْقَوْلُ مِنِّىْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ
اَجْمَعِيْنَ ﴿١٣﴾ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ
اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا
بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ
السجدة ٩ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿١٥﴾ السجدة تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ
يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۫ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

يُنْفِقُوْنَ ﴿١٦﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ
قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٧﴾ اَفَمَنْ كَانَ
مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿١٨﴾ اَمَّا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۫
نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا
فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ
اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ
الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ
الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٢١﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ
بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ
٢ ع ١١ ١٥ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿٢٢﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى
الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِیْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ وَ
جَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٢٣﴾ ج وَجَعَلْنَا

مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ۛ ط وَ
كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٢٤﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ
بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٢٥﴾
اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ
الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيٰتٍ ط اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿٢٦﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ
الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ
زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ط اَفَلَا
يُبْصِرُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٨﴾ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا
يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ
يُنْظَرُوْنَ ﴿٢٩﴾ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ
مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿٣٠﴾ ع

الثلثة

٣ ع ٨ ١٦

سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰسٓ ۚ ﴿١﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣﴾
عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٥﴾
لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٦﴾
لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧﴾
اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ
فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿٨﴾ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ
سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا
يُبْصِرُوْنَ ﴿٩﴾ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ
تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠﴾ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ
الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ
بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿١١﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ
الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۗ وَكُلَّ

وقف غفران

شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْۤ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۲﴾ وَاضْرِبْ ع ۱۲ ۱۸ وقف لازم
لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْیَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا
الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ اِذْ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهِمُ اثْنَیْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا
فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْۤا اِنَّاۤ اِلَیْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾
قَالُوْا مَاۤ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَاۤ اَنْزَلَ
الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾
قَالُوْا رَبُّنَا یَعْلَمُ اِنَّاۤ اِلَیْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾
وَمَا عَلَیْنَاۤ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۷﴾ قَالُوْۤا اِنَّا
تَطَیَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَ
لَیَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوْا طَآىِٕرُكُمْ
مَّعَكُمْ ؕ اَىِٕنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾
وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ رَجُلٌ یَّسْعٰی ز قَالَ
یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۰﴾ ۙ اتَّبِعُوْا مَنْ
لَّا یَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾

الجزء ٢٣

وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ
تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٢﴾ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ
الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا
يُنْقِذُوْنِ ﴿٢٣﴾ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٤﴾ اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ
بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿٢٥﴾ ط قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ط قَالَ
يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ لا بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَ
جَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿٢٧﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ
مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ﴿٢٨﴾
اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ
خٰمِدُوْنَ ﴿٢٩﴾ يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ج مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ
رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٠﴾ اَلَمْ يَرَوْا
كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا
يَرْجِعُوْنَ ﴿٣١﴾ ط وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٣٢﴾ ع
وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ صلے اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا

وقف غفران

ع ٢/٢

مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ
نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿٣٤﴾
لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ اَفَلَا
يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا
مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٦﴾
وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ
مُّظْلِمُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ
تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٣٨﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ
حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿٣٩﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ
لَهَا اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ
وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿٤٠﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا
ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿٤١﴾ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ
مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ
لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿٤٣﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا

اِلٰى حِيْنٍ ﴿٤٤﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ
وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ
اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿٤٦﴾
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ
اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٧﴾ وَ
يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٨﴾
مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ
يَخِصِّمُوْنَ ﴿٤٩﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى
ع ١٨ ٣/٢ اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٥٠﴾ ع وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ
مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿٥١﴾ قَالُوْا
وقف لازم وقف منزل وقف غفران يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ٚ سكتة هٰذَا مَا وَعَدَ
الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٢﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا
صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٥٣﴾

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ
فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ
مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾
سَلٰمٌ ۚ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ
اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ
اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۰﴾ وَّ
اَنِ اعْبُدُوْنِيْ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ وقف غفران
اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ؕ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۲﴾
هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اِصْلَوْهَا
الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۴﴾ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى
اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ
بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ
فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿۶۶﴾ وَلَوْ نَشَآءُ

لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّ
لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ ؕ ع ۱۷ ۴ ۳
اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِىْ لَهٗ ؕ
اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ
حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٠﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا
خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَاۤ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا
مٰلِكُوْنَ ﴿٧١﴾ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا
يَاْكُلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا
يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ
يُنْصَرُوْنَ ﴿٧٤﴾ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ
مُّحْضَرُوْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وقف لازم
وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٦﴾ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ
نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّ
نَسِىَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْىِ الْعِظَامَ وَهِىَ رَمِيْمٌ ﴿٧٨﴾

قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِىْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ
خَلْقٍ عَلِيْمُ ۙ﴿٧٩﴾ اِلَّذِىْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ
نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿٨٠﴾ اَوَلَيْسَ الَّذِىْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ
مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۗ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿٨١﴾ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ وقف غفران
اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٨٢﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِىْ
بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَىْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾ ع ٥ ١٦

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِىَ ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلرَّحْمٰنُ ۙ﴿١﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ﴿٢﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ﴿٣﴾
عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿٤﴾ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۪﴿٥﴾
وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ﴿٦﴾ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ
الْمِيْزَانَ ۙ﴿٧﴾ اَلَّا تَطْغَوْا فِى الْمِيْزَانِ ﴿٨﴾ وَاَقِيْمُوا
الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ﴿٩﴾

وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ﴿١٠﴾ فِيْهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَّالنَّخْلُ
ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿١١﴾ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ
وَالرَّيْحَانُ ﴿١٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٣﴾
خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿١٤﴾
وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿١٥﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٦﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ
الْمَغْرِبَيْنِ ﴿١٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٨﴾ مَرَجَ
الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿١٩﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿٢٠﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢١﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ
وَالْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٣﴾ وَلَهُ
الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِى الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿٢٤﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٥﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾
وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٢٧﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٨﴾ يَسْئَلُهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ

النصف ع ٢٥ - ١١

وَالْاَرْضِ ؕ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ۚ ﴿۲۹﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ۚ ﴿۳۱﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۚ ﴿۳۳﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا
شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۚ ﴿۳۵﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ
فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۚ ﴿۳۷﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ
وَّلَا جَآنٌّ ۚ ﴿۳۹﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ يُعْرَفُ
الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ
وَالْاَقْدَامِ ۚ ﴿۴۱﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾ هٰذِهٖ
جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ يَطُوْفُوْنَ وقف لازم

بَيۡنَهَا وَبَيۡنَ حَمِيۡمٍ اٰنٍ ﴿٤٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٥﴾ ع ٢ ٢٠ ١٢
وَلِمَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿٤٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٧﴾ ذَوَاتَاۤ اَفۡنَانٍ ﴿٤٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٩﴾
فِيۡهِمَا عَيۡنٰنِ تَجۡرِيٰنِ ﴿٥٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥١﴾
فِيۡهِمَا مِنۡ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوۡجٰنِ ﴿٥٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٣﴾ مُتَّكِـِٕيۡنَ عَلٰى فُرُشٍۢ بَطَآٮِٕنُهَا مِنۡ
اِسۡتَبۡرَقٍ ؕ وَجَنَا الۡجَنَّتَيۡنِ دَانٍ ﴿٥٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٥﴾ فِيۡهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ ۙ لَمۡ يَطۡمِثۡهُنَّ
اِنۡسٌ قَبۡلَهُمۡ وَلَا جَآنٌّ ﴿٥٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٧﴾
كَاَنَّهُنَّ الۡيَاقُوۡتُ وَالۡمَرۡجَانُ ﴿٥٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٩﴾ هَلۡ جَزَآءُ الۡاِحۡسَانِ اِلَّا الۡاِحۡسَانُ ﴿٦٠﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦١﴾ وَمِنۡ دُوۡنِهِمَا
جَنَّتٰنِ ﴿٦٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٣﴾
مُدۡهَآمَّتٰنِ ﴿٦٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٥﴾

فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٧﴾ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِى
الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ
اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٧٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾
مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ
ذِى الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٧٨﴾ ع ٣ ٣ ١٣

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِىَ سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿٢﴾ وقف لازم
خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿٣﴾ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ﴿٤﴾
وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿٥﴾ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ﴿٦﴾ وَّ

كُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝٧ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ مَآ اَصْحٰبُ
الْمَيْمَنَةِ ۝٨ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝٩
وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝١٠ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝١١
فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝١٢ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٣ وَ
قَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝١٤ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝١٥
مُّتَّكِئِيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝١٦ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ
وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝١٧ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ وَ
كَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝١٨ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا
يُنْزِفُوْنَ ۝١٩ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۝٢٠ وَلَحْمِ طَيْرٍ
مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝٢١ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ۝٢٢ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ
الْمَكْنُوْنِ ۝٢٣ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٢٤ لَا
يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ۝٢٥ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا
سَلٰمًا ۝٢٦ وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۝٢٧ فِيْ
سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۝٢٨ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۝٢٩ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۝٣٠

وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿۳۱﴾ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿۳۲﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ
وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿۳۴﴾ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ
اِنْشَآءً ﴿۳۵﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿۳۶﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿۳۷﴾
لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۳۸﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَثُلَّةٌ ع ۱ ۳۸ ۱۴
مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ
الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾ فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿۴۲﴾ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿۴۳﴾
لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿۴۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ
مُتْرَفِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿۴۶﴾
وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا
ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۴۷﴾ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ
اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى
مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۵۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ
الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿۵۱﴾ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾
فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ

مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿۵۴﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿۵۵﴾ هٰذَا
نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۵۶﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾
اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ
نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ
وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۶۰﴾ عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ
وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ
النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا
تَحْرُثُوْنَ ﴿۶۳﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿۶۴﴾
لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اِنَّا
لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَرَءَيْتُمُ
الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ
مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَوْ نَشَآءُ
جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ اَفَرَءَيْتُمُ
النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ

شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ﴿٧٢﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً
وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ
الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿٧٥﴾ ع
وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿٧٦﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ
كَرِيْمٌ ﴿٧٧﴾ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿٧٨﴾ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿٧٩﴾
تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ
اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ
تُكَذِّبُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿٨٣﴾ وَاَنْتُمْ
حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ
وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ
مَدِيْنِيْنَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٨٧﴾
فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٨٨﴾ فَرَوْحٌ وَّ
رَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿٨٩﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ

مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۰﴾ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ
الْيَمِيْنِ ﴿۹۱﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۹۲﴾
فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۹۳﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿۹۴﴾ اِنَّ هٰذَا
۳۰ع ۲۲ لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۹۶﴾

سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الجزء ۲۹ تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ﴿۱﴾ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ
لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ﴿۲﴾
الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ
الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى
مِنْ فُطُوْرٍ ﴿۳﴾ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ
اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ﴿۴﴾ وَلَقَدْ زَيَّنَّا

السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَ جَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا
لِّلشَّيٰطِيْنِ وَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ﴿۵﴾ وَ
لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَ بِئْسَ
الْمَصِيْرُ ﴿۶﴾ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا
وَّ هِيَ تَفُوْرُ ﴿۷﴾ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ؕ كُلَّمَآ اُلْقِيَ
فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ﴿۸﴾ قَالُوْا
بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَ قُلْنَا مَا نَزَّلَ
اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۚۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ﴿۹﴾
وَ قَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ
السَّعِيْرِ ﴿۱۰﴾ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ
السَّعِيْرِ ﴿۱۱﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ
مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۱۲﴾ وَ اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا
بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۳﴾ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ

خَلَقَؕ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿١٤﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ ١ ع ١٤ ١
لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا
مِنْ رِّزْقِهٖؕ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ﴿١٥﴾ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ
فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ
تَمُوْرُ ﴿١٦﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ
عَلَيْكُمْ حَاصِبًاؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ﴿١٧﴾ وَلَقَدْ
كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿١٨﴾
اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ۘ
مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ﴿١٩﴾
اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ
دُوْنِ الرَّحْمٰنِؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ﴿٢٠﴾ ج
اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ج
بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿٢١﴾ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ

مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِىْ سَوِيًّا
عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝٢٢ قُلْ هُوَ الَّذِىْٓ اَنْشَاَكُمْ
وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ
قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝٢٣ قُلْ هُوَ الَّذِىْ ذَرَاَكُمْ
فِى الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝٢٤ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى
هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٢٥ قُلْ اِنَّمَا
الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۠ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٢٦
فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِىْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ۝٢٧ قُلْ
اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِىَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِىَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ
فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٢٨ قُلْ
هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ
مَنْ هُوَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٢٩ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ
اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ۝٣٠ ع ۲ ۱۶ ۲

وضاحت: ان دس سورتوں کو اس لیے یہاں ذکر کیا جارہا ہے کہ ہر مسلمان کو چاہیے کہ کم از کم ان دس سورتوں کو تجوید کے ساتھ زبانی یاد کرلے تاکہ نمازوں میں پڑھنے میں آسانی ہو۔

آخر کی دس سورتیں

سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝١
اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝٢ وَّاَرْسَلَ
عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝٣ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ
سِجِّيْلٍ ۝٤ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝٥

ع ۱ ۳۱

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝١ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَ
الصَّيْفِ ۝٢ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝٣ الَّذِيْٓ
اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝٤

ع ۱ ۳۱

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

أَرَءَيْتَ الَّذِىْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ﴿١﴾ فَذٰلِكَ الَّذِىْ
يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ﴿٢﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿٣﴾
فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ﴿٤﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ﴿٥﴾
الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ﴿٦﴾ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ﴿٧﴾ ع ١ ٧ ٣٢

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

إِنَّآ أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ﴿١﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿٢﴾ إِنَّ
شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ﴿٣﴾ ع ١ ٣ ٣٣

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

قُلْ يٰٓأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴿١﴾ لَآ أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٢﴾
وَلَآ أَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ أَعْبُدُ ﴿٣﴾ وَلَآ أَنَا عَابِدٌ
مَّا عَبَدْتُّمْ ﴿٤﴾ وَلَآ أَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ أَعْبُدُ ﴿٥﴾ لَكُمْ
دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿٦﴾ ع ١ ٦ ٣٤

سُورَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۙ﴿۱﴾ وَرَاَيْتَ النَّاسَ

يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ﴿۲﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ

رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾ؑ ۱ ع۳ ۳۵

سُورَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ؕ﴿۱﴾ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ

مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ؕ﴿۲﴾ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۚۖ﴿۳﴾

وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۚ﴿۴﴾ فِيْ جِيْدِهَا

حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ﴿۵﴾ؑ ۱ ع۵ ۳۶

سُورَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ

وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾ؑ ۱ ع۴ ۳۷

سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَمِنْ
شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۙ﴿۴﴾
وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾ ع ۱ ۵ ۳۸

سُوْرَةُ النَّاسِ مَدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ
النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ﴿۴﴾
الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ
الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾ ع ۱ ۶ ۳۹

مستند درود وسلام

تمام انسانوں پر اور خاص کر ان بندوں پر جن کو کسی نبی کی ہدایت اور تعلیم سے ایمان نصیب ہو، اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بڑا احسان اس نبی اور رسول کا ہوتا ہے جس کے ذریعہ ان کو ایمان ملا ہو اور ظاہر ہے کہ امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمان کی دولت اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے ملی ہے، اس لیے یہ امت اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے زیادہ ممنون واحسان مند آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔

پھر جس طرح اللہ تعالیٰ جو خالق و مالک اور پروردگار ہے اس کا حق یہ ہے کہ اس کی عبادت اور حمد وتسبیح کی جائے، اسی طرح اس کے پیغمبروں کا حق ہے کہ ان پر درود وسلام بھیجا جائے، یعنی اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے مزید رحمت اور رفعِ درجات کی دعا کی جائے۔ درود وسلام کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ یہ دراصل ان محسنوں کی بارگاہ میں عقیدت ومحبت کا ہدیہ...... وفاداری وانکساری کا نذرانہ...... اور ممنونیت وشکر گزاری...... کا اظہار ہوتا ہے، ورنہ ظاہر ہے کہ ان کو ہماری دعاؤں کی کیا احتیاج!

تاہم اس میں شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا یہ تحفہ بھی ان کی خدمت میں پہنچاتا ہے اور ہماری اس دعا والتجا کے حساب میں بھی ان پر اللہ تعالیٰ کے الطاف وعنایات میں اضافہ ہوتا ہے اور سب سے بڑا فائدہ اس دعا گوئی اور اظہارِ وفاداری کا خود ہم کو پہنچتا ہے، ہمارا ایمانی رابطہ مستحکم ہوتا ہے اور ایک مرتبہ اخلاص کے ساتھ درود پڑھنے کے صلہ میں اللہ تعالیٰ کی کم از کم دس رحمتوں کے ہم مستحق ہو جاتے ہیں۔ یہ ہے درود وسلام کا راز اور اس کے فوائد ومنافع۔

درود وسلام سے شرک کی جڑ کٹ جاتی ہے

اس کے علاوہ ایک خاص حکمت درود وسلام کی یہ بھی ہے کہ اس سے شرک کی جڑ کٹ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے زیادہ مقدس اور محترم ہستیاں انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ہیں، جب ان کے لیے بھی حکم یہ ہے کہ ان پر درود وسلام بھیجا جائے (یعنی ان کے واسطے اللہ تعالیٰ سے رحمت وسلامتی کی دعا کی جائے) تو معلوم ہوا کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی سلامتی اور رحمت کے لیے اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں اور ان کا حق اور مقامِ عالی بس یہی ہے کہ ان کے واسطے رحمت وسلامتی کی دعائیں کی جائیں۔

رحمت وسلامتی خود ان کے ہاتھ میں نہیں ہے اور جب ان کے ہاتھ میں نہیں ہے تو پھر ظاہر ہے کہ کسی مخلوق کے بھی ہاتھ میں نہیں ہے، کیوں کہ ساری مخلوق میں انھیں کا مقام سب سے بالا وبرتر ہے اور شرک کی جڑ اور بنیاد یہی ہے کہ خیر ورحمت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے قبضہ میں بھی سمجھی جائے۔

بہر حال درود وسلام نے ہم کو نبیوں کا دعا گو بنا دیا اور جو بندہ پیغمبروں کا دعا گو ہو وہ کسی مخلوق کا پرستار کیسے ہوسکتا ہے۔

درود وسلام کے فضائل

"حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جس کے سامنے میرا تذکرہ آئے اس کو چاہیے کہ مجھ پر درود بھیجے اور جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجیں گے۔"[1]

---

[1] الترغيب والترهيب، الترغيب في إكثار الصلاة: ۲/۳۲۳

فائدہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور اس کی دس خطائیں معاف کر دیتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند کریں گے اور یہ اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے بقدر ہوگا۔[1]

ایک اور روایت میں ہے کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتے ہیں اور جو مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر سو مرتبہ درود بھیجتے ہیں اور جو مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پیشانی پر "بَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ" لکھ دیتے ہیں، یعنی یہ شخص نفاق سے بھی بری ہے اور جہنم سے بھی بری (آزاد) ہے اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ اس کا حشر فرمائیں گے۔[2]

ایک راویت میں ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور خوشی سے بہت ہی چمک رہا تھا اور خوشی کے آثار چہرۂ انور پر بہت ہی محسوس ہو رہے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! جتنی خوشی آج چہرۂ انور پر محسوس ہو رہی ہے اتنی تو پہلے محسوس نہیں ہوتی تھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے کیوں خوشی نہ ہو، ابھی جبرئیل میرے پاس سے گئے ہیں اور وہ یوں کہہ رہے تھے کہ آپ کی امت میں سے جو شخص ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے دس نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھیں گے اور دس گناہ معاف فرمائیں گے اور دس درجے بلند کریں گے اور ایک فرشتہ اس سے وہی کہے گا جو اس نے کہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ فرشتہ کیسا؟

---

[1] الترغيب والترهيب، الترغيب في إكثار الصلاة: ٢/ ٣٢٤

[2] المعجم الاوسط، باب الميم، من اسمه محمد، الرقم: ٧٢٣٥

تو جبرئیل نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو قیامت تک کے لیے مقرر کر دیا ہے کہ جو آپ پر درود بھیجے وہ اس کے لیے "وَاَنْتَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ" کی دعا کرے۔[1]

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"میرے پاس آیا ایک فرشتہ (جبرئیل) اور اس نے کہا: اے محمد! کیا آپ کو یہ بات راضی نہیں کرتی کہ آپ کے رب عز وجل فرماتے ہیں: تیری امت میں سے جو شخص ایک مرتبہ درود بھیجے گا میں اس پر دس مرتبہ درود بھیجوں گا اور جو ایک مرتبہ سلام بھیجے گا، میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں گا؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کے جواب میں) فرمایا: "ہاں کیوں نہیں!۔"[2]

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو (زمین میں) پھرتے رہتے ہیں اور میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔"[3]

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کر رکھا ہے جس کو ساری مخلوق کے نام بتا دیئے ہیں۔ پس جو شخص بھی مجھ پر قیامت تک درود بھیجتا رہے گا وہ فرشتہ مجھے اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر درود پہنچاتا ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے آپ پر درود بھیجا ہے۔"[4]

---

[1] الترغیب والترهیب، الترغیب فی إکثار الصلاۃ: ۲/ ۳۲۵

[2] مسند احمد، مسند المدنيين، حديث ابی طلحة، الرقم: ١٦٤٧٧

[3] صحیح ابن حبان، باب الادعیة، ذکر البیان بأن سلام المسلم...، الرقم: ۹۱۴

[4] الترغیب والترهیب، الترغیب فی إکثار الصلاۃ: ۲/ ۳۲۶

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

(۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝[۱]

(۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝[۲]

(۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

---

۱ صحیح البخاری، احادیث الانبیاء، باب، الرقم: ۳۳۷۰

۲ صحیح البخاری، الدعوات، باب الصلاۃ علی النبي صلی اللہ علیہ وسلم، الرقم: ٦٣٥٧

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۞ [۱]

۴ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَ اٰلِ
اِبْرَاهِيْمَ ۞ [۲]

۵ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ ۞ [۳]

۶ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ ۞ [۴]

۷ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا

---

[۱] صحیح البخاری، احادیث الانبیاء، باب، الرقم: ۳۳۶۹

[۲] صحیح البخاری، الدعوات، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الرقم: ۶۳۵۸

[۳] صحیح البخاری، التفسیر، باب ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی، الرقم: ۴۷۹۸

[۴] صحیح البخاری، التفسیر، باب ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی، الرقم: ۴۷۹۸

صَلَّيْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ

عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ ۝[1]

۸ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

صَلَّيْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ

عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِی

الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝[2]

۹ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰٓی اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝[3]

۱۰ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

صَلَّيْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ

---

[1] صحیح البخاری، التفسیر، ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی، الرقم: ۴۷۹۸

[2] صحیح مسلم، الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشھد، الرقم: ۴۰۵

[3] صحیح مسلم، الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشھد، الرقم: ۴۰۷

بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ

عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝[1]

(۱۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝[2]

(۱۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ

مَّجِيْدٌ ۝[3]

(۱۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ ِالنَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖٓ اُمَّهَاتِ

الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ

عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝[4]

---

[1] سنن ابی داؤد، الصلاۃ، الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد: الرقم: ۹۷۸

[2] سنن ابی داؤد، الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد: الرقم: ۹۷۸

[3] سنن ابی داؤد، الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم: الرقم: ۹۸۰

[4] سنن ابی داؤد، الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الرقم: ۹۸۲

۱۴ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ [۱]

۱۵ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ [۲]

۱۶ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ [۳]

۱۷ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ [۴]

---

۱. سنن ابی داؤد، الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبي صلی اللہ علیه وسلم، الرقم: ۹۷۷

۲. سنن ابی داؤد، الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبي صلی اللہ علیه وسلم، الرقم: ۹۸۱

۳. جامع الترمذی، ابواب الوتر، باب صفة الصلاۃ علی النبی، الرقم: ۴۸۳

۴. جامع الترمذی، تفسیر القرآن، باب: ومن سورۃ الاحزاب، الرقم: ۳۲۲۰

(۱۸) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ وَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ ۝ [1]

(۱۹) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ [2]

(۲۰) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ
اِبْرَاھِیْمَ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ
عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ ۝ [3]

---

[1] سنن النسائی، السھو، باب کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الرقم: ۱۲۸۹
[2] سنن النسائی، السھو، باب کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الرقم: ۱۲۹۰
[3] سنن النسائی، السھو، باب کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الرقم: ۱۲۸۷

(۲۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ.[۱]

(۲۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ.[۲]

(۲۳) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى
سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ
مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَقَآئِدِ الْخَيْرِ
وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ، اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
يَّغْبِطُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى

[۱] سنن النسائی، باب کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الرقم: ۱۲۹۴

[۲] سنن النسائی، السہو، باب کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الرقم: ۱۲۹۳

اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ [1]

(۲۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ
وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعَالَمِيْنَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ [2]

(۲۵) وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ ۝ [3]

(۲۶) اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ، اَشْهَدُ اَنْ
لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۝ [4]

(۲۷) اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا

---

[1] سنن ابن ماجه، الصلاة، باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، الرقم: ۹۰۶

[2] سنن ابن ماجه، الصلاة، باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، الرقم: ۹۰۵

[3] سنن النسائي، الصلاة، باب الدعاء في الوتر، الرقم: ۱۷۴۷

[4] صحيح البخاري، الأذان، باب ما يتخير من الدعاء، الرقم: ۸۳۵

وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ

اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔[۱]

(۲۸) اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ،

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ،

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ۔ اَشْهَدُ

اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ ۔[۲]

(۲۹) اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا

وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ

اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔[۳]

(۳۰) بِسْمِ اللهِ، اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، اَلصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَلزَّاكِيَاتُ

---

۱ صحيح مسلم، الصلاة، باب التشهد في الصلاة، الرقم: ۴۰۴

۲ صحيح مسلم، الصلاة، باب التشهد في الصلاة، الرقم: ۴۰۳

۳ سنن ابي داؤد، الصلاة، باب التشهد، الرقم: ۹۷۲

لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ

عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ شَهِدْتُّ اَنْ

لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، شَهِدْتُّ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۝[۱]

(۳۱) اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، اَلصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا

وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ

اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۝[۲]

(۳۲) اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ،

سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، سَلَامٌ

عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ

اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۝[۳]

---

۱ مؤطا امام مالك، الصلاة، باب التشهد في الصلاة، الرقم: ۲۰۱

۲ سنن ابي داؤد، الصلاة، باب التشهد، الرقم: ۹۷۱

۳ جامع الترمذي، الصلاة، باب ما جاء في التشهد، الرقم: ۲۸۹

(۳۳) بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ ، اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَ الصَّلَوَاتُ
وَالطَّيِّبَاتُ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ
اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ
الصَّالِحِيْنَ ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ، اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَ
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ ۔[1]

(۳۴) بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ ، اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ
وَالطَّيِّبَاتُ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهٗ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ،
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ وَ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِهٖ مِنَ النَّارِ ۔[2]

(۳۵) اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ ،
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ

---

[1] سنن النسائی، الصلاۃ، باب کیف التشہد الاول، الرقم: ۱۱۷۶
[2] سنن النسائی، الصلاۃ، باب کیف التشہد الاول، الرقم: ۱۲۸۲

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ۞ [1]

(۳۶) اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۞ [2]

(۳۷) اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ، سَلَامٌ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، سَلَامٌ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۞ [3]

---

[1] مؤطا امام مالک، الصلاۃ، باب التشہد فی الصلاۃ، الرقم: ۲۰۳

[2] سنن النسائی، الصلاۃ، کیف التشہد الاول، الرقم: ۱۱۷۴

[3] سنن النسائی، الصلاۃ، کیف التشہد الاول، الرقم: ۱۱۷۵

(٣٨) اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ؕ[1]

(٣٩) بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ، اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ ؕ[2]

(٤٠) بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ؕ[3]

---

١ سنن ابن ماجه، الصلاة، باب ماجاء فی التشهد، الرقم: ٩٠٠

٢ سنن ابن ماجه، الصلاة، باب ماجاء فی التشهد، الرقم: ٩٠٢

٣ سنن ابن ماجه، الصلاة، باب الدعاء عند دخول المسجد، الرقم: ٧٧١

ستر استغفار

سات دنوں کی ترتیب پر سات منزلیں

یہ کل ستر استغفار ہیں جو حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہیں[۱] ہر مسلمان کو چاہیے کہ روزانہ کم سے کم ان ستر استغفار سے ایک منزل یعنی دس استغفار ضرور پڑھ لیا کرے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لیا کرے۔ ان استغفارات کا نام "اَلْمُنْقِذَۃُ مِنَ النَّارِ" رکھا گیا ہے۔ یعنی "جہنم سے بچانے والے۔" خصوصاً منیٰ میں قیام کی تین راتوں میں اور روزانہ تہجد کے وقت میں استغفار کا معمول بنانا چاہیے۔

ایک روایت میں یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ استغفار کے کلمات کو روزانہ سحری کے وقت پڑھا کرتے تھے، چوں کہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے کے لیے رات کا آخری حصہ طلوعِ فجر تک بہترین وقت ہے، خود اللہ سبحانہ وتعالیٰ رات کے آخری تہائی حصہ میں آسمانی دنیا پر نزول فرماتے ہیں (جو ان کی شان کے مناسب ہے) اور اعلان فرماتے ہیں کہ ہے کوئی توبہ کرنے والا جس کی میں توبہ قبول کروں؟ ہے کوئی استغفار کرنے والا کہ میں اس کی مغفرت کروں؟[۲]

---

۱ اور انھیں علامہ قطب الدین حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ "اَدْعِیَۃُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃ" میں جمع فرمایا ہے جس کو ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مناسک ملا علی القاری کا جز بنا دیا ہے، اہلِ علم اس رسالہ کی دعائیں سفرِ حج وسفرِ عمرہ میں اپنے ساتھ ضرور رکھیں۔ بہت پیاری دعائیں ہیں۔

۲ مأخذہ: مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، الرقم: ۹۱۳۶

لہٰذا ان مبارک وقتوں میں ان منزلوں کے پڑھنے کا خاص طور پر اہتمام فرمائیں اور مرتب، مترجم اور اس کے معاونین کو خصوصی طور پر اپنی دعاؤں میں شامل فرمائیں تو کرم ہوگا۔ "اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی" اس سے اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان نصیب ہوگا اور مناجات میں لذت حاصل ہوگی۔

کلماتِ استغفار کی سات منزلیں ذکر کرنے کے بعد نمبر وار ان کا اردو ترجمہ ذکر کریں گے تاکہ معانی سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے دربار میں سچی توبہ کرلیں۔ البتہ عربی میں ہر استغفار کے ساتھ درود شریف ہے جس کا ترجمہ یہاں سے یاد کرلیں:

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

ترجمہ: "اے میرے رب! اپنی رحمت، سلامتی اور برکت نازل فرمایئے ہمارے آقا و سردار (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اُن کی آل پر۔ اے سب سے بہتر معاف کرنے والے! میرے گناہ معاف فرمایئے۔"

وضاحت: جن کو اردو یا انگریزی میں ترجمہ کے ساتھ یہ استغفار الگ دیکھنے ہوں اور یاد کرنے ہوں وہ ہماری کتاب "استغفار کی ستر دعائیں مع ستر درود شریف" (اور انگریزی میں) "Seventy Duas Of Istighfar" خرید کر مطالعہ کریں۔

اَلْمَنْزِلُ الْاَوَّلُ

پہلی منزل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

① اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ قَوِىَ عَلَيْهِ بَدَنِىْ بِعَافِيَتِكَ وَنَالَتْهُ قُدْرَتِىْ بِفَضْلِ نِعْمَتِكَ وَانْبَسَطَتْ اِلَيْهِ يَدِىْ بِسِعَةِ رِزْقِكَ وَاحْتَجَبْتُ عَنِ النَّاسِ بِسِتْرِكَ وَاتَّكَلْتُ فِيْهِ عِنْدَ خَوْفِىْ مِنْكَ عَلٰٓى اَمَانِكَ وَوَثِقْتُ مِنْ سَطْوَتِكَ عَلَىَّ فِيْهِ بِحِلْمِكَ وَعَوَّلْتُ فِيْهِ عَلٰى كَرَمِ وَجْهِكَ وَعَفْوِكَ.

فَصَلِّ يَارَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِىْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ یَّدْعُوْا
اِلٰی غَضَبِكَ اَوْ یُدْنِیْ مِنْ سَخَطِكَ اَوْ یَمِیْلُ بِیْ
اِلٰی مَا نَهَیْتَنِیْ عَنْهُ اَوْ یُبَاعِدُنِیْ عَمَّا
دَعَوْتَنِیْٓ اِلَیْهِ.

فَصَلِّ یَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰیٓ اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ یَا
خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ.

(۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ اَسْلَمْتُ
اِلَیْهِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ بِغَوَایَتِیْٓ اَوْ خَدَعْتُهٗ
بِحِیْلَتِیْ فَعَلَّمْتُهٗ مِنْهُ مَا جَهِلَ وَزَیَّنْتُ
لَهٗ مَا قَدْ عَلِمَ وَلَقِیْتُكَ غَدًا اُبَاوِزَارِیْ
وَاَوْزَارٍ مَّعَ اَوْزَارِیْ.

فَصَلِّ یَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰیٓ اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ یَا

خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

④ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ يَّدْعُوْٓا اِلَى الْغَيِّ وَيُضِلُّ عَنِ الرُّشْدِ وَيُقِلُّ الْوَفْرَ وَيَمْحَقُ التَّالِدَةَ وَيُخْمِلُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ الْعَدَدَ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

⑤ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ اَتْعَبْتُ فِيْهِ جَوَارِحِيْ فِيْ لَيْلِيْ وَنَهَارِيْ وَقَدِ اسْتَتَرْتُ حَيَآءً مِّنْ عِبَادِكَ بِسِتْرِكَ وَلَا سِتْرَ اِلَّا مَا سَتَرْتَنِيْ بِهٖ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(٦) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ قَصَدَنِیْ
بِهٖ اَعْدَآئِیْ لِهَتْكِیْ فَصَرَفْتَ كَيْدَهُمْ عَنِّیْ وَلَمْ
تُعِنْهُمْ عَلٰى فَضِيْحَتِیْ كَاَنِّیْ لَكَ مُطِيْعٌ وَّنَصَرْتَنِیْ
حَتّٰی كَاَنِّیْ لَكَ وَلِیٌّ، وَاِلٰى مَتٰى يَا رَبِّ اَعْصِیْ
فَتُمْهِلُنِیْ! وَطَالَمَا عَصَيْتُكَ فَلَمْ تُؤَاخِذْنِیْ
وَسَاَلْتُكَ عَلٰى سُوْٓءِ فِعْلِیْ فَاَعْطَيْتَنِیْ فَاَیُّ
شُكْرٍ يَّقُوْمُ عِنْدَكَ بِنِعْمَةٍ مِّنْ نِّعَمِكَ عَلَیَّ.
فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰىٓ اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(٧) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ قَدَّمْتُ
اِلَيْكَ تَوْبَتِیْ مِنْهُ وَوَاجَهْتُكَ بِقَسَمِیْ بِكَ
وَآلَيْتُ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاَشْهَدْتُّ عَلٰى نَفْسِیْ بِذٰلِكَ اَوْلِيَآئَكَ مِنْ

عِبَادِكَ اَنِّیْ غَیْرُ عَآئِدٍ اِلٰی مَعْصِیَتِكَ، فَلَمَّا
قَصَدَنِیْ اِلَیْهِ بِكَیْدِهِ الشَّیْطَانُ وَمَالَ بِیْ اِلَیْهِ
الْخُذْلَانُ وَدَعَتْنِیْ نَفْسِیْ اِلَی الْعِصْیَانِ اِسْتَتَرْتُ
حَیَآءً مِّنْ عِبَادِكَ جَرَآءَةً مِّنِّیْ عَلَیْكَ وَاَنَا اَعْلَمُ
اَنَّهٗ لَا یُكِنُّنِیْ مِنْكَ سِتْرٌ وَّلَا بَابٌ وَّلَا یَحْجُبُ
نَظْرَكَ حِجَابٌ فَخَالَفْتُكَ فِی الْمَعْصِیَةِ اِلٰی مَا
نَهَیْتَنِیْ عَنْهُ ثُمَّ مَا كَشَفْتَ السِّتْرَ وَسَاوَیْتَنِیْ
بِاَوْلِیَآئِكَ كَاَنِّیْ لَآ اَزَالُ لَكَ مُطِیْعًا وَّاِلٰی
اَمْرِكَ مُسْرِعًا وَّمِنْ وَّعِیْدِكَ فَازِعًا
فَلَبِسْتُ عَلٰی عِبَادِكَ وَلَا یَعْلَمُ سَرِیْرَتِیْ غَیْرُكَ
فَلَمْ تَسِمْنِیْ بِغَیْرِ سِمَتِهِمْ بَلْ اَسْبَغْتَ عَلَیَّ
مِثْلَ نِعْمَتِهِمْ ثُمَّ فَضَّلْتَنِیْ بِذٰلِكَ عَلَیْهِمْ
كَاَنِّیْ عِنْدَكَ فِیْ دَرَجَتِهِمْ وَمَا ذَاكَ اِلَّا
لِحِلْمِكَ وَفَضْلِ نِعْمَتِكَ فَضْلًا مِّنْكَ عَلَیَّ فَلَكَ

اَلْحَمْدُ یَا مَوْلَایَ فَاَسْاَلُكَ یَآ اَللّٰهُ كَمَا سَتَرْتَهٗ عَلَیَّ فِی الدُّنْیَا اَنْ لَّا تَفْضَحَنِیْ بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

فَصَلِّ یَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ.

۸ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ سَهِرْتُ فِیْهِ لَیْلَتِیْ فِیْ لَذَّتِیْ فِی التَّاَنِّیْ لِاِتْیَانِهٖ وَالتَّخَلُّصِ اِلٰی وُجُوْدِهٖ وَتَحْصِیْلِهٖ حَتّٰٓی اِذَآ اَصْبَحْتُ حَضَرْتُ اِلَیْكَ بِحِلْیَةِ الصَّالِحِیْنَ وَاَنَا مُضْمِرٌ خِلَافَ رِضَاكَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ.

فَصَلِّ یَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ.

⑨ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ ظَلَمْتُ
بِسَبَبِهٖ وَلِيًّا مِّنْ اَوْلِيَآئِكَ وَنَصَرْتُ بِهٖ
عَدُوًّا مِّنْ اَعْدَآئِكَ اَوْ تَكَلَّمْتُ فِيْهِ لِغَيْرِ
مَحَبَّتِكَ اَوْ نَهَضْتُ فِيْهِ اِلٰى غَيْرِ طَاعَتِكَ اَوْ
ذَهَبْتُ فِيْهِ اِلٰى غَيْرِ اَمْرِكَ.
فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْهُ لِيْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

⑩ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ يُّوْرِثُ
الضَّغْنَآءَ، وَيُحِلُّ الْبَلَآءَ وَيُشْمِتُ الْاَعْدَآءَ
وَيَكْشِفُ الْغِطَآءَ وَيَحْبِسُ الْقَطْرَ مِنَ السَّمَآءِ
فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْهُ لِيْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

اَلْمَنْزِلُ الثَّانِیْ

دوسری منزل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

⑪ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ اَلْهَانِیْ عَمَّا هَدَيْتَنِیْٓ اِلَيْهِ، وَاَمَرْتَنِیْ بِهٖٓ اَوْ نَهَيْتَنِیْ عَنْهُ اَوْ دَلَلْتَنِیْ عَلَيْهِ مِمَّا فِيْهِ الْحَظُّ لِیْ وَالْبُلُوْغُ اِلٰی رِضَاكَ وَاتِّبَاعُ مَحَبَّتِكَ وَاِيْثَارُ الْقُرْبِ مِنْكَ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

⑫ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ نَسِيْتُهٗ

فَاَحْصَيْتَهٗ وَتَهَاوَنْتُ بِهٖ فَاَثْبَتَّهٗ وَجَاهَرْتُكَ

بِهٖ فَسَتَرْتَهٗ عَلَيَّ وَلَوْ تُبْتُ اِلَيْكَ مِنْهُ

لَغَفَرْتَهٗ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا

خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

۱۳ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ تَوَقَّعْتُ

مِنْكَ قَبْلَ انْقِضَآئِهٖ تَعْجِيْلَ الْعُقُوْبَةِ

فَاَمْهَلْتَنِيْ وَاَسْبَلْتَ عَلَيَّ سِتْرًا فَلَمْ اٰلُ فِيْ

هَتْكِهٖ عَنِّيْ جُهْدًا.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا

خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

١٤ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ نَهَيْتَنِيْ

عَنْهُ فَخَالَفْتُكَ اِلَيْهِ وَحَذَّرْتَنِيْٓ اِيَّاهُ

فَاَقَمْتُ عَلَيْهِ وَقَبَّحْتَهٗ عَلَيَّ فَزَيَّنَتْهُ لِيْ نَفْسِيْ

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا

خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

١٥ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ يَّصْرِفُ

عَنِّيْ رَحْمَتَكَ اَوْ يُحِلُّ بِيْ نِقْمَتَكَ اَوْ يَحْرِمُنِيْ

كَرَامَتَكَ اَوْ يُزِيْلُ عَنِّيْ نِعْمَتَكَ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا

خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

١٦ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ عَيَّرْتُ

بِهٖ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ قَبَّحْتُ مِنْ فِعْلِ اَحَدٍ
مِّنْ بَرِيَّتِكَ ثُمَّ تَقَحَّمْتُ عَلَيْهِ وَ انْتَهَكْتُهٗ
جَرَآءَةً مِّنِّىْ عَلَيْكَ .

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْهُ لِىْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

۱۷ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ تَوَرَّكَ
عَلَىَّ وَ وَجَبَ فِىْ شَىْءٍ فَعَلْتُهٗ بِسَبَبِ عَهْدٍ
عَهِدْتُّكَ عَلَيْهِ اَوْ عَقْدٍ عَقَدْتُّهٗ لَكَ اَوْ ذِمَّةٍ
اٰلَيْتُ بِهَا مِنْ اَجْلِكَ لِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ ثُمَّ
نَقَضْتُ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ لَزِمَتْنِىْ فِيْهِ
بَلِ اسْتَنْزَلَنِىْ عَنِ الْوَفَآءِ بِهِ الْبَطَرُ وَاسْتَحَطَّنِىْ
عَنْ رِّعَايَتِهِ الْاَشَرُ.

فَصَلِّ یَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ یَا
خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ.

(۱۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ تُبْتُ
اِلَیْكَ مِنْهُ، وَاَقْدَمْتُ عَلٰی فِعْلِهٖ فَاسْتَحْیَیْتُ
مِنْكَ وَاَنَا عَلَیْهِ، وَرَهِبْتُكَ وَاَنَا فِیْهِ ثُمَّ
اسْتَقَلْتُكَ مِنْهُ وَعُدْتُّ اِلَیْهِ.

فَصَلِّ یَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ یَا
خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ.

(۱۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ لَحِقَنِیْ
بِسَبَبِ نِعْمَةٍ اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَیَّ فَتَقَوَّیْتُ بِهَا
عَلٰی مَعَاصِیْكَ وَخَالَفْتُ فِیْهَآ اَمْرَكَ وَ

اَقْدَمْتُ بِهَا عَلٰى وَعِيْدِكَ.

فَصَلِّ يَارَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۲۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ قَدَّمْتُ فِيْهِ شَهْوَتِيْ عَلٰى طَاعَتِكَ وَاٰثَرْتُ فِيْهِ مَحَبَّتِيْ عَلٰٓى اَمْرِكَ فَاَرْضَيْتُ نَفْسِيْ بِغَضَبِكَ وَعَرَّضْتُهَا لِسَخَطِكَ اِذْ نَهَيْتَنِيْ وَقَدَّمْتَ اِلَيَّ فِيْهِ اِنْذَارَكَ وَتَحَجَّجْتَ عَلَيَّ فِيْهِ بِوَعِيْدِكَ وَاَسْتَغْفِرُكَ اللّٰهُمَّ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ.

فَصَلِّ يَارَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

اَلْمَنْزِلُ الثَّالِثُ

تیسری منزل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(۲۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ عَلِمْتُهٗ مِنْ نَّفْسِيْ فَاَنْسَيْتُهٗٓ اَوْ ذَكَرْتُهٗٓ اَوْ تَعَمَّدْتُّهٗٓ اَوْ اَخْطَاْتُ فِيْهِ وَهُوَ مِمَّا لَآ اَشُكُّ اَنَّكَ مُسَآئِلِيْ عَنْهُ وَاَنَّ نَفْسِيْ بِهٖ مُرْتَهَنَةٌ لَّدَيْكَ وَاِنْ كُنْتُ قَدْ نَسِيْتُهٗ وَغَفَلَتْ عَنْهُ نَفْسِيْ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۲۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ وَّاجَهْتُكَ

فِيْهِ وَقَدْ اَيْقَنْتُ اَنَّكَ تَرَانِىْ عَلَيْهِ فَنَوَيْتُ اَنْ
اَتُوْبَ اِلَيْكَ مِنْهُ وَ اُنْسِيْتُ اَنْ اَسْتَغْفِرَكَ
مِنْهُ اَنْسَانِيْهُ الشَّيْطَانُ.

فَصَلِّ يَارَبِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْهُ لِىْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۲۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ دَخَلْتُ
فِيْهِ بِحُسْنِ ظَنِّىْ فِيْكَ اَنَّكَ لَا تُعَذِّبُنِىْ عَلَيْهِ وَ
رَجَوْتُكَ لِمَغْفِرَتِهٖ فَاَقْدَمْتُ عَلَيْهِ وَقَدْ عَوَّلْتُ
نَفْسِىْ عَلٰى مَعْرِفَتِىْ بِكَرَمِكَ اَنْ لَّا تَفْضَحَنِىْ
بِهٖ بَعْدَ اِذْ سَتَرْتَهٗ عَلَىَّ.

فَصَلِّ يَارَبِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْهُ لِىْ يَا

خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ.

(۲۴) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْۢبٍ اِسْتَوْجَبْتُ بِهٖ مِنْكَ رَدَّ الدُّعَآءِ وَحِرْمَانَ الْاِجَابَةِ وَخَیْبَةَ الطَّمَعِ وَانْقِطَاعَ الرَّجَآءِ.

فَصَلِّ یَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ.

(۲۵) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْۢبٍ یُّوْرِثُ الْاَسْقَامَ وَالضَّنٰی وَیُوْجِبُ النِّقَمَ وَالْبَلَآءَ وَیَكُوْنُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَسْرَةً وَّنَدَامَةً.

فَصَلِّ یَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ.

(۲۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ يُّعْقِبُ
الْحَسْرَةَ وَيُوْرِثُ النَّدَامَةَ وَيَحْبِسُ الرِّزْقَ
وَيَرُدُّ الدُّعَآءَ.
فَصَلِّ يَارَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِىْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.
(۲۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ مَّدَحْتُهٗ
بِلِسَانِیْٓ اَوْ اَضْمَرْتُهٗ بِجَنَانِیْٓ اَوْهَشَّتْ اِلَيْهِ
نَفْسِیْٓ اَوْ اَثْبَتُّهٗ بِلِسَانِیْٓ اَوْ اَتَيْتُهٗ بِفِعَالِیْٓ
اَوْ كَتَبْتُهٗ بِيَدِیْٓ اَوِ ارْتَكَبْتُهٗٓ اَوْ اَرْكَبْتُ فِيْهِ
عِبَادَكَ.
فَصَلِّ يَارَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِىْ يَا

خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۲۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ خَلَوْتُ
بِهٖ فِيْ لَيْلِيْ وَنَهَارِيْ وَاَرْخَيْتُ فِيْهِ عَلَيَّ
السِّتَارَ حَيْثُ لَا يَرَانِيْ فِيْهِ اِلَّآ اَنْتَ يَا
جَبَّارُ فَارْتَابَتْ نَفْسِيْ فِيْهِ وَتَحَيَّرْتُ بَيْنَ
تَرْكِيْ لَهٗ بِخَوْفِكَ وَانْتِهَاكِيْ لَهٗ بِحُسْنِ الظَّنِّ
فِيْكَ فَسَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِي الْاِقْدَامَ عَلَيْهِ وَ
اَنَا عَارِفٌ بِمَعْصِيَتِيْ فِيْهِ لَكَ.

فَصَلِّ يَارَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۲۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ
اِسْتَقْلَلْتُهٗ فَاسْتَعْظَمْتَهٗ وَاسْتَصْغَرْتُهٗ

فَاسْتَكْبَرْتَهٗ وَوَرَّطَنِيْ فِيْهِ جَهْلِيْ بِهٖ.

فَصَلِّ يَارَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۳۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ اَضْلَلْتُ بِهٖٓ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ اَسَاْتُ بِهٖٓ اِلٰٓى اَحَدٍ مِّنْ بَرِيَّتِكَ اَوْ زَيَّنْتُهُ لِيْ نَفْسِيْٓ اَوْ اَشَرْتُ بِهٖٓ اِلٰى غَيْرِيْٓ اَوْ دَلَّلْتُ عَلَيْهِ سِوَايَ وَ اَصْرَرْتُ عَلَيْهِ بِعَمْدِيْ اَوْ اَقَمْتُ عَلَيْهِ بِجَهْلِيْ.

فَصَلِّ يَارَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

اَلْمَنْزِلُ الرَّابِعُ

چوتھی منزل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(۳۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ خُنْتُ
بِهٖ اَمَانَتِيْٓ اَوْ اَحْسَنْتَ لِيْ نَفْسِيْ فِعْلَهٗٓ اَوْ
اَخْطَاْتُ بِهٖ عَلٰى بَدَنِيْٓ اَوْ قَدَّمْتُ فِيْهِ عَلَيْكَ
شَهْوَتِيْٓ اَوْ كَثَّرْتُ فِيْهِ لَذَّتِيْٓ اَوْ سَعَيْتُ فِيْهِ
لِغَيْرِيْٓ اَوِ اسْتَغْوَيْتُ اِلَيْهِ مَنْ تَابَعَنِيْٓ
اَوْ كَابَرْتُ فِيْهِ مَنْ مَّانَعَنِيْٓ اَوْ قَهَرْتُ عَلَيْهِ
مَنْ غَلَبَنِيْٓ اَوْ غَلَبْتُ عَلَيْهِ بِحِيْلَتِيْٓ اَوِ
اسْتَزَلَّنِيْٓ اِلَيْهِ مَيْلِيْ ۔

فَصَلِّ يَارَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰۤى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِىْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

۳۲ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْۤ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ اِسْتَعَنْتُ
عَلَيْهِ بِحِيْلَةٍ تُدْنِىْ مِنْ غَضَبِكَ اَوِ اسْتَظْهَرْتُ
بِنَيْلِهٖ عَلٰۤى اَهْلِ طَاعَتِكَ اَوِ اسْتَلَمْتُ بِهٖ
اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اِلٰى مَعْصِيَتِكَ اَوْ رُمْتُهٗ
وَرَاَيْتُ بِهٖ عِبَادَكَ اَوْ لَبِسْتُ عَلَيْهِ
بِفَعَالِىْ كَاَنِّىْ بِحِيْلَتِىْۤ اُرِيْدُكَ وَالْمُرَادُ بِهٖ
مَعْصِيَتُكَ وَالْهَوٰى مُنْصَرِفٌ عَنْ طَاعَتِكَ.
فَصَلِّ يَارَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰۤى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِىْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

۳۳ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْۤ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ كَتَبْتَهٗ
عَلَىَّ بِسَبَبِ عُجْبٍ كَانَ مِنِّىْ بِنَفْسِىْ اَوْ رِيَآءٍ
اَوْ سُمْعَةٍ اَوْ حِقْدٍ اَوْ شَحْنَآءٍ اَوْ خِيَانَةٍ

اَوْ خُيَلَاءَ اَوْ فَرَحٍ اَوْ مَرَحٍ اَوْ عَنَدٍ اَوْ حَسَدٍ
اَوْ اَشَرٍ اَوْ بَطَرٍ اَوْ حَمِيَّةٍ اَوْ عَصَبِيَّةٍ اَوْ رِضَآءٍ
اَوْ رَجَآءٍ اَوْ شُحٍّ اَوْ سَخَآءٍ اَوْ ظُلْمٍ اَوْ حِيْلَةٍ
اَوْ سَرِقَةٍ اَوْ كَذِبٍ اَوْ غِيْبَةٍ اَوْ لَهْوٍ اَوْ لَغْوٍ
اَوْ نَمِيْمَةٍ اَوْ لَعِبٍ اَوْ نَوْعٍ مِّنَ الْاَنْوَاعِ
مِمَّا يُكْتَسَبُ بِمِثْلِهِ الذُّنُوْبُ وَيَكُوْنُ
فِى اِتِّبَاعِهِ الْعَطَبُ وَالْحُوْبُ.

فَصَلِّ يَارَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِىْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۳۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ رَهِبْتُ
فِيْهِ سِوَاكَ وَعَادَيْتُ فِيْهِ اَوْلِيَآئَكَ وَوَالَيْتُ
فِيْهِ اَعْدَآئَكَ وَخَذَلْتُ فِيْهِ اَحِبَّآئَكَ وَتَعَرَّضْتُ
لِشَىْءٍ مِّنْ غَضَبِكَ.

فَصَلِّ يَارَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْهُ لِىْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۳۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ سَبَقَ فِىْ
عِلْمِكَ اَنِّىْ فَاعِلُهٗ بِقُدْرَتِكَ الَّتِىْ قَدَرْتَ
بِهَا عَلَيَّ وَعَلٰى كُلِّ شَىْءٍ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْهُ لِىْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۳۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ تُبْتُ
اِلَيْكَ مِنْهُ ثُمَّ عُدْتُّ فِيْهِ وَنَقَضْتُ فِيْهِ
الْعَهْدَ فِيْمَا بَيْنِىْ وَبَيْنَكَ جَرَآءَةً مِّنِّىْ عَلَيْكَ
لِمَعْرِفَتِىْ بِعَفْوِكَ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْهُ لِىْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

۳۷ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْۢبٍ اَدْنَانِیْ مِنْ عَذَابِكَ اَوْ اَنْاٰنِیْ مِنْ ثَوَابِكَ اَوْ حَجَبَ عَنِّیْ رَحْمَتَكَ اَوْ كَدَّرَ عَلَیَّ نِعْمَتَكَ.

فَصَلِّ یَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ.

۳۸ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْۢبٍ حَلَلْتُ بِهٖ عَقْدًا شَدَدْتَّهٗ اَوْ شَدَدْتُّ بِهٖ عَقْدًا حَلَلْتَهٗ بِخَیْرٍ وَّعَدْتَّهٗ فَلَحِقَنِیْ شُحٌّ فِیْ نَفْسِیْ حَرَمْتُ بِهٖ خَیْرًا اَسْتَحِقُّهٗٓ اَوْ حَرَمْتُ بِهٖ نَفْسًا تَسْتَحِقُّهٗ.

فَصَلِّ یَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ.

(۳۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْۢبٍ اِرْتَكَبْتُهٗ
بِشُمُوْلِ عَافِيَتِكَ اَوْ تَمَكَّنْتُ مِنْهُ بِفَضْلِ
نِعْمَتِكَ اَوْ تَقَوَّيْتُ بِهٖ عَلٰى دَفْعِ نِقْمَتِكَ عَنِّيْٓ
اَوْ مَدَدْتُّ اِلَيْهِ يَدِيْ بِسَابِغِ رِزْقِكَ اَوْ
خَيْرٍ اَرَدْتُّ بِهٖ وَجْهَكَ الْكَرِيْمَ فَخَالَطَنِيْ
فِيْهِ شُحُّ نَفْسِيْ بِمَا لَيْسَ فِيْهِ رِضَاكَ.
فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۴۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْۢبٍ دَعَانِيْٓ
اِلَيْهِ الرُّخَصُ اَوِ الْحِرْصُ فَرَغِبْتُ فِيْهِ وَ
حَلَّلْتُ لِنَفْسِيْ مَا هُوَ مُحَرَّمٌ عِنْدَكَ.
فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

اَلْمَنْزِلُ الْخَامِسُ

پانچویں منزل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(٤١) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ خَفِيَ عَلٰى خَلْقِكَ وَلَمْ يَعْزُبْ عَنْكَ فَاسْتَقَلْتُكَ مِنْهُ فَاَقَلْتَنِيْ ثُمَّ عُدْتُّ فِيْهِ فَسَتَرْتَهٗ عَلَيَّ. فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(٤٢) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ خَطَوْتُ اِلَيْهِ بِرِجْلَيَّ اَوْ مَدَدْتُ اِلَيْهِ يَدَيَّ اَوْ

تَاَمَّلْتُهٗ بِبَصَرِیْ اَوْ اَصْغَیْتُ اِلَیْهِ بِاُذُنِیْ، اَوْ
نَطَقْتُ بِهٖ بِلِسَانِیْٓ اَوْ اَتْلَفْتُ فِیْهِ مَارَزَقْتَنِیْ
ثُمَّ اسْتَرْزَقْتُكَ عَلٰی عِصْیَانِیْ فَرَزَقْتَنِیْ ثُمَّ
اسْتَعَنْتُ بِرِزْقِكَ عَلٰی عِصْیَانِكَ فَسَتَرْتَ
عَلَیَّ ثُمَّ سَاَلْتُكَ الزِّیَادَةَ فَلَمْ تَحْرِمْنِیْ ثُمَّ
جَاهَرْتُكَ بَعْدَ الزِّیَادَةِ فَلَمْ تَفْضَحْنِیْ فَلَآ
اَزَالُ مُصِرًّا عَلٰی مَعْصِیَتِكَ وَلَا تَزَالُ عَآئِدًا
عَلَیَّ بِحِلْمِكَ وَكَرَمِكَ یَآ اَكْرَمَ الْاَكْرَمِیْنَ.
فَصَلِّ یَارَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ یَا
خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ.

(۴۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ یُّوْجِبُ
صَغِیْرُهٗ اَلِیْمَ عَذَابِكَ وَیُحِلُّ كَبِیْرُهٗ شَدِیْدَ

عِقَابِكَ وَفِيْٓ اِتْيَانِهٖ تَعْجِيْلُ نِقْمَتِكَ وَفِي الْاِصْرَارِ

عَلَيْهِ زَوَالُ نِعْمَتِكَ.

فَصَلِّ يَارَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا

خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

٤٤ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْۢبٍ لَّمْ

يَطَّلِعْ عَلَيْهِ اَحَدٌ سِوَاكَ وَلَمْ يَعْلَمْ بِهٖٓ اَحَدٌ

غَيْرُكَ مِمَّا لَا يُنْجِيْنِيْ مِنْهُ اِلَّا عَفْوُكَ وَلَا

يَسَعُهٗٓ اِلَّا مَغْفِرَتُكَ وَحِلْمُكَ.

فَصَلِّ يَارَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا

خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

٤٥ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْۢبٍ يُّزِيْلُ

النِّعَمَ وَ يُحِلُّ النِّقَمَ وَ يَهْتِكُ الْحَرَمَ وَ يُطِيْلُ
السَّقَمَ وَيُعَجِّلُ الْاَلَمَ وَ يُوْرِثُ النَّدَمَ.
فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْهُ لِىْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

﴿۴۶﴾ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ يَّمْحَقُ
الْحَسَنَاتِ وَيُضَاعِفُ السَّيِّاٰتِ وَيُحِلُّ النَّقَمَاتِ
وَيُغْضِبُكَ يَا رَبَّ السَّمٰوَاتِ.
فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْهُ لِىْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

﴿۴۷﴾ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ اَنْتَ
اَحَقُّ بِمَغْفِرَتِهٖٓ اِذْ كُنْتَ اَوْلٰى بِسَتْرِهٖ فَاِنَّكَ

اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ.

فَصَلِّ يَارَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِىْ يَا

خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

۴۸ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ ظَلَمْتُ

بِسَبَبِهٖ وَلِيًّا مِّنْ اَوْلِيَآئِكَ مُسَاعَدَةً

لِّاَعْدَآئِكَ وَمَيْلًا مَّعَ اَهْلِ مَعْصِيَتِكَ عَلٰٓى

اَهْلِ طَاعَتِكَ.

فَصَلِّ يَارَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِىْ يَا

خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

۴۹ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ اَلْبَسَنِىْ

كَثْرَةُ انْهِمَاكِىْ فِيْهِ ذِلَّةً، وَاٰيَسَنِىْ مِنْ

وُّجُوْدِ رَحْمَتِكَ اَوْ قَصَرَ بِىَ الْيَاْسُ عَنِ الرُّجُوْعِ

اِلٰى طَاعَتِكَ لِمَعْرِفَتِىْ بِعَظِيْمِ جُرْمِىْ وَسُوْٓءِ

ظَنِّىْ بِنَفْسِىْ.

فَصَلِّ يَارَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِىْ يَا

خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۵۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ اَوْرَثَنِى

الْهَلَكَةَ لَوْلَا حِلْمُكَ وَرَحْمَتُكَ وَاَدْخَلَنِىْ

دَارَ الْبَوَارِ لَوْلَا نِعْمَتُكَ وَسَلَكَ بِىْ سَبِيْلَ

الْغَيِّ لَوْلَآ اِرْشَادُكَ.

فَصَلِّ يَارَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِىْ يَا

خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

اَلْمَنْزِلُ السَّادِسُ

چھٹی منزل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۵۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْۢبٍ يَّكُوْنُ فِي اجْتِرَاحِهٖ قَطْعُ الرَّجَآءِ وَرَدُّ الدُّعَآءِ وَتَوَاتُرُ الْبَلَآءِ وَتَرَادُفُ الْهُمُوْمِ وَتَضَاعُفُ الْغُمُوْمِ. فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۵۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْۢبٍ يَّرُدُّ عَنْكَ دُعَآئِیْ وَيُطِيْلُ فِیْ سَخَطِكَ عَنَآئِیْ اَوْ يُقَصِّرُ عَنْكَ اَمَلِیْ. فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْهُ لِیْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

﴿٥٣﴾ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ يُّمِيْتُ
الْقَلْبَ وَ يُشْعِلُ الْكَرْبَ وَ يُشْغِلُ الْفِكْرَ وَ
يُرْضِی الشَّيْطَانَ وَ يُسْخِطُ الرَّحْمٰنَ.
فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْهُ لِیْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

﴿٥٤﴾ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ يُّعَقِّبُ
الْيَاْسَ مِنْ رَّحْمَتِكَ وَ الْقُنُوْطَ مِنْ مَّغْفِرَتِكَ
وَالْحِرْمَانَ مِنْ سِعَةِ مَا عِنْدَكَ.
فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْهُ لِیْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

۵۵ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ اَمِقْتُ
عَلَيْهِ نَفْسِیْ اِجْلَالًا لَّكَ وَاَظْهَرْتُ لَكَ التَّوْبَةَ
فَقَبِلْتَ وَسَاَلْتُكَ الْعَفْوَ فَعَفَوْتَ ثُمَّ اَعَادَنِیْ
الْهَوٰی اِلٰی مُعَاوَدَتِیْ طَمْعًا فِیْ سَعَةِ رَحْمَتِكَ
وَكَرَمِ عَفْوِكَ نَاسِيًا لِّوَعِيْدِكَ رَاجِيًا لِّجَمِيْلِ
وَعْدِكَ.

فَصَلِّ يَارَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

۵۶ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ يُّوْرِثُ
سَــوَادَ الْوَجْهِ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهُ اَوْلِيَآئِكَ
وَتَسْوَدُّ وُجُوْهُ اَعْدَآئِكَ اِذَا اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ
عَلٰی بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ فَتَقُوْلُ لَا تَخْتَصِمُوْا
لَدَیَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ.

فَصَلِّ یَارَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِىْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۵۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ فَهِمْتُهٗ وَصَمَتُّ عَنْهُ حَيَآءً مِّنْكَ عِنْدَ ذِكْرِهٖ اَوْ كَتَمْتُهٗ فِىْ صَدْرِىْ وَعَلِمْتَهٗ مِنِّىْ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى.

فَصَلِّ یَارَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِىْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۵۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ يُّبْغِضُنِىْٓ اِلٰى عِبَادِكَ وَيُنَفِّرُ عَنِّىْٓ اَوْلِيَآئَكَ اَوْ يُوْحِشُنِىْ مِنْ اَهْلِ طَاعَتِكَ بِوَحْشَةِ الْمَعَاصِىْ وَرُكُوْبِ الْحُوْبِ وَارْتِكَابِ الذُّنُوْبِ.

فَصَلِّ یَارَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّ عَلٰۤى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْهُ لِيْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

۵۹ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ يَّدْعُوْۤا
اِلَى الْكُفْرِ وَ يُطِيْلُ الْفِكْرَ وَ يُوْرِثُ الْفَقْرَ
وَ يَجْلِبُ الْعُسْرَ وَ يَصُدُّ عَنِ الْخَيْرِ وَ يَهْتِكُ
السِّتْرَ وَ يَمْنَعُ الْيُسْرَ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰۤى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْهُ لِيْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

۶۰ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ يُّدْنِيْ
الْاٰجَالَ وَيُقَطِّعُ الْاٰمَالَ وَيَشِيْنُ الْاَعْمَالَ.

فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰۤى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْهُ لِيْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

اَلْمَنْزِلُ السَّابِعُ

ساتویں منزل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(٦١) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ يُّدَنِّسُ
مَا طَهَّرْتَهٗ وَيَكْشِفُ عَنِّيْ مَا سَتَرْتَهٗ اَوْيُقَبِّحُ
مِنِّيْ مَا زَيَّنْتَهٗ.

فَصَلِّ يَارَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِيْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(٦٢) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ لَّا يُنَالُ
بِهٖ عَهْدُكَ وَلَا يُؤْمَنُ مَعَهٗ غَضَبُكَ وَلَا تَنْزِلُ
بِهٖ رَحْمَتُكَ وَلَا تَدُوْمُ مَعِيْ نِعْمَتُكَ.

فَصَلِّ یَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْهُ لِیْ یَا

خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ.

﴿٦٣﴾ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِکُلِّ ذَنْبٍ اِسْتَخْفَیْتُ

بِهٖ فِیْ ضَوْءِ النَّهَارِ عَنْ عِبَادِكَ وَبَارَزْتُكَ بِهٖ

فِیْ ظُلْمَةِ اللَّیْلِ جَرَآءَةً مِّنِّیْ عَلَیْكَ عَلٰٓی اَنِّیْٓ

اَعْلَمُ اَنَّ السِّرَّ عِنْدَكَ عَلَانِیَةٌ وَاَنَّ الْخَفِیَّةَ

عِنْدَكَ بَارِزَةٌ وَاَنَّهٗ لَا یَمْنَعُنِیْ مِنْكَ مَانِعٌ

وَلَا یَنْفَعُنِیْ عِنْدَكَ نَافِعٌ مِّنْ مَّالٍ وَّبَنِیْنَ اِلَّآ

اِنْ اَتَیْتُكَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ.

فَصَلِّ یَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْهُ لِیْ یَا

خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ.

٦٤ اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡتَغۡفِرُكَ لِكُلِّ ذَنۡبٍ يُّوۡرِثُ
النِّسۡيَانَ لِذِكۡرِكَ اَوۡ يُعَقِّبُ الۡغَفۡلَةَ عَنۡ
تَحۡذِيۡرِكَ وَيَتَمَادٰى بِیۡ اِلَى الۡاَمۡنِ مِنۡ مَّكۡرِكَ
اَوۡ يُؤَيِّسُنِیۡ مِنۡ خَيۡرِ مَا عِنۡدَكَ.
فَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغۡفِرۡهُ لِیۡ يَا
خَيۡرَ الۡغَافِرِيۡنَ.

٦٥ اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡتَغۡفِرُكَ لِكُلِّ ذَنۡبٍ لَحِقَنِیۡ
بِسَبَبِ عَتۡبِیۡ عَلَيۡكَ فِیۡۤ اِحۡبَاسِ الرِّزۡقِ
عَلَیَّ وَشِكَايَتِیۡ مِنۡكَ وَاِعۡرَاضِیۡ عَنۡكَ وَمَيۡلِیۡۤ
اِلٰى عِبَادِكَ بِالۡاِسۡتِكَانَةِ لَهُمۡ وَالتَّضَرُّعِ
اِلَيۡهِمۡ وَقَدۡ اَسۡمَعۡتَنِیۡ قَوۡلَكَ فِیۡ مُحۡكَمِ
كِتَابِكَ فَمَا اسۡتَكَانُوۡا لِرَبِّهِمۡ وَمَا يَتَضَرَّعُوۡنَ.

فَصَلِّ یَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ یَا

خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ.

(٦٦) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ لَزِمَنِیْ

بِسَبَبِ كُرْبَةٍ اِسْتَغَثْتُ عِنْدَهَا بِغَیْرِكَ

وَاسْتَعَنْتُ عَلَیْهَا بِسِوَاكَ وَاسْتَمْدَدْتُّ

بِاَحَدٍ فِیْهَا دُوْنَكَ.

فَصَلِّ یَا رَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ یَا

خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ.

(٦٧) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ حَمَلَنِیْ

عَلَیْهِ الْخَوْفُ مِنْ غَیْرِكَ وَدَعَانِیْٓ اِلَی

التَّضَرُّعِ لِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَمَالَنِیْٓ

اِلَى الطَّمَعِ فِيمَا عِنْدَ غَيْرِكَ فَاٰثَرْتُ طَاعَتَهٗ
فِىْ مَعْصِيَتِكَ اِسْتِجْلَابًا لِّمَا فِىْ يَدَيْهِ وَ اَنَا
اَعْلَمُ بِحَاجَتِىْ اِلَيْكَ كَمَا لَا غِنٰى لِىْ عَنْكَ.
فَصَلِّ يَا رَبِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْهُ لِىْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۶۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ مَّثَّلَتْ لِىْ
نَفْسِىْٓ اِسْتِقْلَالًا لَهٗ وَصَوَّرَتْ لِىَ اِسْتِصْغَارَهٗ
وَ قَلَّلَتْهُ حَتّٰى وَرَّطَتْنِىْ فِيْهِ.
فَصَلِّ يَا رَبِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْهُ لِىْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

(۶۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ جَرٰى بِهٖ
قَلَمُكَ وَ اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ فِىَّ وَ عَلَىَّ اِلٰى

اٰخِرِ عُمُرِیْ وَ لِجَمِیْعِ ذُنُوْبِیْ کُلِّهَا اَوَّلِهَا وَ

اٰخِرِهَا عَمَدِهَا وَخَطَئِهَا قَلِیْلِهَا وَكَثِیْرِهَا

صَغِیْرِهَا وَكَبِیْرِهَا دَقِیْقِهَا وَجَلِیْلِهَا قَدِیْمِهَا

وَحَدِیْثِهَا سِرِّهَا وَجَهْرِهَا وَعَلَانِیَتِهَا وَلِمَا

اَنَا مُذْنِبٌ فِیْ جَمِیْعِ عُمُرِیْ.

فَصَلِّ یَارَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ یَا

خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ.

(۷۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ ذَنْبٍ لِّیْ وَ

اَسْاَلُكَ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ مَآ اَحْصَیْتَ عَلَیَّ مِنْ

مَّظَالِمِ الْعِبَادِ قِبَلِیْ فَاِنَّ لِعِبَادِكَ عَلَیَّ

حُقُوْقًا وَّمَظَالِمَ وَاَنَا بِهَا مُرْتَهَنٌ، اَللّٰهُمَّ وَ

اِنْ كَانَتْ كَثِیْرَةً فَاِنَّهَا فِیْ جَنْبِ عَفْوِكَ یَسِیْرَةٌ،

اَللّٰهُمَّ اَیُّمَا عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِكَ اَوْ اَمَةٍ مِّنْ

اِ مَـآئِكَ كَانَتْ لَهٗ مَظْلِمَةٌ عِنْدِیْ قَدْ
غَصَبْتُهٗ عَلَيْهَـا فِیْٓ اَرْضِهٖٓ اَوْ مَالِهٖٓ اَوْ
عِرْضِهٖٓ اَوْ بَدَنِهٖٓ اَوْ غَابَ اَوْ حَضَـرَ اَوْ
خَصْمُهٗ يُطَالِبُنِیْ بِهَا وَلَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ
اَرُدَّهَآ اِلَيْهِ وَلَمْ اَسْتَحْلِلْهَا مِنْهُ فَاَسْاَلُكَ
بِكَرَمِكَ وَجُوْدِكَ وَسِعَةِ مَا عِنْدَكَ اَنْ
تُرْضِيَهُمْ عَنِّیْ وَلَا تَجْعَلْ لَّهُـمْ عَلَیَّ شَيْئًا
مُّنَقِّصَةً مِّنْ حَسَنَاتِیْ فَاِنَّ عِنْـدَكَ مَا
يُرْضِيْهِمْ عَنِّیْ وَلَيْسَ عِنْدِیْ مَا يُرْضِيْهِمْ وَلَا
تَجْعَـلْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَيِّاٰتِهِمْ عَلٰی حَسَنَاتِیْ
سَبِيْلًا۔

فَصَلِّ يَارَبِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْهُ لِیْ يَا
خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ۔

جامع استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ اِسْتِغْفَارًا يَّزِيْدُ
فِیْ كُلِّ طَرْفَةِ عَيْنٍ وَ تَحْرِيْكَةِ نَفْسٍ مِّائَةِ
اَلْفِ اَلْفِ ضِعْفٍ يَّدُوْمُ مَعَ دَوَامِ اللّٰهِ
وَ يَبْقٰى مَعَ بَقَآءِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا فَنَآءَ وَلَا
زَوَالَ وَلَا انْتِقَالَ لِمُلْكِهٖ اَبَدَ الْاٰبِدِيْنَ
وَ دَهْرَ الدَّاهِرِيْنَ سَرْمَدًا فِیْ سَرْمَدٍ
اِسْتَجِبْ يَا اَللّٰهُ.

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ دُعَآءً وَّافِقَ اِجَابَةً وَّمَسْئَلَةً
وَّافَقَتْ مِنْكَ عَطِيَّةً اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
قَدِيْرٌ.

ستر استغفار کا ترجمہ

① اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں ہر اس گناہ کی جس پر میرا جسم قادر ہوا آپ کی دی ہوئی عافیت کی وجہ سے اور میری طاقت کی رسائی ہوئی اس گناہ پر آپ کی نعمت کی فراوانی کی وجہ سے اور میرا ہاتھ لپکا اس گناہ کی طرف آپ کی دی ہوئی وسعت رزق کی وجہ سے اور میں لوگوں سے چھپا رہا آپ کی پردہ پوشی کی وجہ سے اور جب گناہ کرنے کے وقت آپ کا خوف آیا بھی تو آپ کے امان پر بھروسہ کیا اور میں نے اعتماد کیا اس میں آپ کی گرفت سے بچنے کے لیے آپ کی بردباری پر اور (اسی طرح) میں نے بھروسہ کیا آپ کی ذات کے عفو وکرم پر (الٰہی! ان سب گناہوں کی معافی چاہتا ہوں)۔

② اے اللہ! میں ہر ایسے گناہ کی معافی مانگتا ہوں جو آپ کے غضب کی طرف بلائے، یا آپ کی ناراضگی سے قریب کردے یا مجھے اس چیز کی طرف مائل کردے جس سے آپ نے مجھے منع کیا ہے یا اس سے دور کردے جس کی طرف آپ نے مجھے بلایا ہے۔

③ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں ہر اس گناہ کی جس پر میں نے آپ کی مخلوق میں سے کسی کو اپنی گمراہی کی وجہ سے لگایا یا میں نے اس کو اپنے مکر سے اس طرح دھوکہ دیا کہ اس کو وہ (گناہ کا راستہ) سکھایا جس کو وہ نہیں جانتا تھا۔ (یعنی اپنی چال بازی اور چرب زبانی سے سبز باغ دکھلا کر لوگوں کو سود اور جوئے کی لعنت میں ملوث کردیا جیسے انعامی بانڈز کی اسکیمیں اور انشورنس پالیسیاں وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت

فرمائیں۔آمین!) اور میں نے خوبصورت بنا کر پیش کیا جس کو وہ جانتا تھا اور اب تو میں آپ سے کل ملوں گا اپنے اور دوسروں کے گناہوں کے بوجھ سمیت۔

❹ اے اللہ! میں معافی چاہتا ہوں ایسے تمام گناہوں کی جو گمراہی کی طرف بلائیں اور راہِ راست (سیدھے راستے) سے بھٹکا دیں اور وافر مال کو کم کر دیں اور پدری جائیداد (خاندانی مال و دولت) کو نیست و نابود کر دیں اور نیک نامی (ذکرِ خیر) کو ختم کر دیں اور نفری کو کم کر دیں، (خاندان دوست واحباب اولاد واقرباء خبر نہ لیں، جیسے لوگ کہتے ہیں اب اسے کون منہ لگائے گا)۔

❺ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ایسے تمام گناہوں کی، جس میں تھکا دیا میں نے اپنے اعضا کو اپنی رات میں اور اپنے دن میں اور میں نے اپنے آپ کو چھپایا آپ کے بندوں سے شرماتے ہوئے آپ ہی کے پردے سے۔

اور درحقیقت کوئی پردہ پردہ نہ تھا سوائے اس کے جو آپ کی طرف سے میری پردہ پوشی ہوئی۔کوئی پردہ پوشی نہیں کر سکتا سوائے آپ کے جو آپ نے پردہ پوشی کی۔

❻ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں ایسے تمام گناہوں کی جس سے میرے دشمنوں نے میری پردہ دری کا ارادہ کیا۔

آپ نے ان کے مکر (فریب) کو مجھ سے پھیر دیا اور میری رسوائی پر آپ نے ان کی اعانت نہیں کی، گویا کہ میں آپ کا فرماں بردار بندہ ہوں، (یعنی میرے دشمنوں نے بھری مجلس میں مجھے رسوا کرنے کا ارادہ کیا، آپ نے مجھے بچا لیا) اور آپ نے میری یہاں تک مدد کی کہ گویا میں آپ کا ولی ہوں اور کب تک اے میرے پروردگار! میں آپ کی نافرمانی کرتا رہوں گا اور آپ مجھے ڈھیل دیتے رہیں گے۔ بہت عرصہ سے میں آپ کی نافرمانی کرتا رہا اور آپ نے میرا مواخذہ نہیں کیا (گرفت و پکڑ

نہیں کی) اور میں باوجود اپنے برے کاموں کے (گناہوں کے) آپ سے مانگتا رہا اور آپ مجھے دیتے رہے، (الٰہی) اب کون سا شکر ایسا ہے جو آپ کی نعمتوں میں جو مجھ پر ہیں ایک نعمت کے بدلہ میں بھی شمار ہو سکتا ہے؟

۷ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں ایسے تمام گناہوں کی جس سے میں نے آپ کے سامنے اپنی توبہ پیش کی اور میں نے آپ کے سامنے آپ کی قسم اٹھائی اور اپنے اوپر آپ کے بندوں میں سے آپ کے اولیا کو گواہ بنایا۔

کہ میں پھر نہیں لوٹوں گا آپ کی نافرمانی کی طرف، پھر شیطان نے اپنے مکر سے اس میں مجھے پھنسانے کی کوشش کی (اور میں نے اپنے کرتوتوں سے آپ کی مدد کو دور کر دیا)۔

اور آپ کی عدمِ نصرت نے مجھے اس گناہ کی طرف مائل کر دیا اور میرے نفس نے مجھے نافرمانی کی طرف دعوت دی تو میں نے آپ کے بندوں سے شرماتے ہوئے وہ گناہ چھپ کر کیا آپ پر جرأت کرتے ہوئے اپنی طرف سے (یعنی آپ کے سامنے دیدہ دلیری کرتے ہوئے) حالاں کہ میں خوب جانتا ہوں کہ آپ سے مجھے کوئی چھپا نہیں سکتا نہ کوئی مکان نہ اندھیرا، نہ کوئی حیلہ وتدبیر آپ سے اوجھل ہو سکتی ہے، نہ ہی کوئی پردہ، نہ ہی کوئی دروازہ اور آپ کی نظر کو کوئی حجاب نہیں روک سکتا اس جاننے کے باوجود میں نے جان کے بھی مخالفت کی اس گناہ کے کرنے میں جس سے آپ نے مجھے منع کیا تھا۔

پھر بھی آپ نے (اپنے فضل وکرم سے) پردہ فاش نہیں کیا۔

بل کہ آپ نے مجھے اپنے اولیا (محبوب بندوں) کے ساتھ اس طرح برابر رکھا گویا کہ میں ہمیشہ سے آپ کا فرماں بردار بندہ ہوں اور آپ کے حکم بجالانے میں جلدی کرنے والا ہوں اور آپ کی وعید (دھمکی) سے ڈرنے والا ہوں۔

حالاں کہ میں آپ کے بندوں پر مشتبہ رہا، آپ کے سوا میرے بھید کو کوئی نہیں جانتا تھا، لیکن پھر بھی آپ نے (اپنا خصوصی کرم فرما کر) مجھے کسی نشانی کے ذریعہ ان سے الگ نہیں کیا، بل کہ آپ نے مجھ پر ان نیک لوگوں کی نعمتوں کی طرح کامل نعمت فرمادی، پھر مجھ کو ان پر ان نعمتوں کی وجہ سے برتری عطا فرمائی۔

گویا کہ میں بھی آپ کے نزدیک ان کے رتبہ میں ہوں اور یہ سب کچھ جو مجھ پر آپ کا بے انتہاء کرم ہوا وہ آپ کے حلم، بردباری، آپ کی مزید نعمت اور آپ کی طرف سے سراسر احسان کے سوا کچھ نہیں تھا۔ پس آپ ہی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اے میرے مولیٰ! اب آپ ہی سے میں سوال کرتا ہوں اے اللہ! جیسے آپ نے میرے گناہوں پر دنیا میں پردہ ڈالا اسی طرح آخرت میں مجھے رسوا نہ کیجیے گا، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے!

۸ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس کی لذت میں اور اس کے کرنے کے انتظار میں اور اس کے وجود اور اس کے حاصل کرنے تک کی رسائی میں، میں نے اپنی رات بے خوابی میں گزاری، یہاں تک کہ جب میں نے صبح کی تو (ظاہراً) میں آپ کے سامنے نیکوکاروں کا لبادہ اوڑھ کر حاضر ہوا، حالاں کہ میں (باطن میں) بجائے نیکی کے وہی گناہ کی گندگی چھپائے ہوئے تھا آپ کی مرضی کے خلاف۔ اے رب العالمین! (مجھے اپنی مہربانی سے معاف فرمادیجیے)

۹ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس کی وجہ سے میں نے آپ کے ولیوں میں سے کسی ولی پر ظلم کیا یا اس کی وجہ سے میں نے مدد کی آپ کے دشمنوں میں سے کسی دشمن کی، یا میں نے بات کی اس میں آپ کی پسند کے خلاف، یا میں اس میں اٹھ کھڑا ہوا آپ کی مخالفت میں یا میں چلا ہوں اس میں آپ کے حکم کے خلاف۔

⑩ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جو کینہ کو جنم دے اور بلا (مصیبت) اتروانے کا سبب ہو اور ایسا گناہ جو دشمنانِ اسلام کو ہنسنے کا موقعہ دے، یا میرے اس گناہ کی وجہ سے دوسروں کی پردہ دری ہوتی ہو، یا میرے گناہ کے باعث مخلوق پر آسمان سے بارش برسنے سے روک لی گئی ہو۔

⑪ اے اللہ! میں معافی چاہتا ہوں آپ سے ہر اس گناہ کی جس نے مجھے غافل کر دیا اس سے جس کی طرف آپ نے میری راہ نمائی کی تھی اور اس کے کرنے کا آپ نے مجھے حکم دیا تھا، یا منع کیا تھا، (کسی گناہ سے اور میں وہ کر گزرا) یا آپ نے مجھے اس کی نشاندہی کی تھی جس میں میری ہی سعادت اور آپ کی رضا مندی تک رسائی تھی (آپ نے مجھے ایسے نیک اعمال کرنے کی دعوت دی جس سے آپ کی رضا اور محبت حاصل ہو سکتی تھی) اور ان اعمال کے کرنے اور ان گناہوں سے بچنے کی صورت میں آپ کا قرب حاصل ہو سکتا تھا (لیکن الٰہی! میں نے ان اعمال کی قدر نہ کی، مجھے معاف فرما دیجیے)۔

⑫ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں تمام ایسے گناہوں کی جس گناہ کو میں کر کے بھول گیا ہوں، آپ نے اس کو محفوظ رکھا اور میں نے اس کو معمولی سمجھ کر نظر انداز کر دیا آپ نے اس کو درج کر کے برقرار رکھا اور میں نے آپ کے سامنے کھلم کھلا کیا، آپ نے اس کو چھپایا، اگر میں آپ کے سامنے اس گناہ سے توبہ کرتا تو یقیناً آپ اس کو بخش دیتے۔ الٰہی! اب میں سچے دل سے توبہ کرتا ہوں۔

⑬ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس کے پورا کرنے سے پہلے ہی آپ کی طرف سے فوری گرفت کی میں نے توقع کی تھی (کہ اب پکڑا جاؤں گا) لیکن پھر بھی آپ نے مجھے بچائے رکھا مہلت دے کر اور آپ نے تو مجھ پر

پردہ لٹکائے رکھا، پھر بھی میں گناہوں میں اتنا مگن تھا کہ اس کے چاک کرنے میں اپنی طرف سے میں نے کوئی کمی نہیں کی (لیکن پھر بھی آپ نے مجھے رسوائی سے بچالیا اور پردہ پوشی ہی کی)۔

۱۴ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں ہر ایسے گناہ کی جس سے آپ نے مجھ کو منع کیا تھا لیکن اس گناہ کو کر کے میں نے آپ کی مخالفت کی، آپ نے مجھے اس کے عذاب سے ڈرایا تھا لیکن پھر بھی میں اس پر جما رہا، آپ نے اس گناہ کی قباحت یعنی اس کی برائی مجھ پر واضح فرمادی تھی، پھر بھی میرے نفس نے اس گناہ کو میرے لیے ایسا سجایا کہ میں اس گناہ کو کر بیٹھا اور آپ کی وعید (دھمکی) کی پرواہ نہ کی۔

۱۵ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی (جس کی نحوست) مجھ سے آپ کی رحمت پھیر دے یا مجھ پر آپ کی ناراضگی نازل کر دے، یا مجھے آپ کے اعزاز و بخشش سے محروم کر دے یا آپ کی نعمتوں کو مجھ سے زائل کر دے۔

۱۶ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر اس گناہ کی جس پر میں نے آپ کی مخلوق میں سے کسی کو عار دلائی ہو، یا آپ کی مخلوق میں سے کسی کے گناہ کے خلاف ناراضگی کا اظہار کیا ہو لیکن پھر میں خود اس گناہ کے کرنے میں لگ گیا اور اپنے چال چلن کو خراب کر لیا آپ کے سامنے اپنی طرف سے جرأت کرتے ہوئے۔

۱۷ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر اس گناہ کی جو مجھ پر غالب آ گیا اور جس کا میں حق دار ہو گیا ہوں۔ کسی ایسے کام کرنے سے جس کو میں نے کیا کسی وعدے کی وجہ سے جو میں آپ سے کر چکا تھا یا کوئی پکے عہد و پیمان کی وجہ سے جو میں آپ سے کر چکا تھا، یا کسی ذمہ داری کی وجہ سے میں نے آپ کی قسم اٹھائی تھی آپ کی خاطر آپ کی مخلوق میں سے کسی کے لیے پھر میں نے اس کو توڑ دیا بغیر کسی شدید مجبوری کے

جو مجھے پیش آئی ہو۔ بل کہ مجھے اس کو پورا کرنے سے غرور وتکبر نے نیچے اتارا اور مجھے اس کے خیال کرنے اور اس عہد کی رعایت کرنے سے شیطان نے ایسا قہر آلود و غضب ناک کیا کہ میں غصہ میں اس عہد کی رعایت نہ کر سکا اور وہ وعدہ اور عہد توڑ دیا (اللہ سے کوئی وعدہ کر لیا یا منت مان کر اپنے اوپر کوئی عبادت واجب کر لی مثلاً یوں کہا: اے اللہ! میرا فلاں کام ہو گیا تو یہ عبادت کروں گا / کروں گی، یا اتنا صدقہ دوں گا / دوں گی، یا قسم کھا کر توڑ دی یا کسی بندہ سے وعدہ کر کے پھر گیا، یا غرور وتکبر میں آ کر وعدہ کو معمولی سمجھ کر پورا نہ کیا تو ان کی معافی اور منت وقسم کے کفارے کی ادائیگی یا مخلوق کے وعدوں کو پورا کرنے کی توفیق چاہتا ہوں)۔

الٰہی! میں اپنے گناہوں کا اقراری مجرم ہوں اور آپ کی نعمتوں کا بھی اقرار کرتا ہوں مجھے معاف فرما دیجیے۔

۱۸ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس سے میں نے آپ کے سامنے توبہ کی اور پھر اس کو کرنے کی جرأت کی تو مجھے آپ سے شرم آئی اس حال میں کہ میں اس میں مبتلا ہو چکا تھا اور میں آپ سے ڈر بھی رہا تھا لیکن پھر بھی اس گناہ میں لگا ہوا تھا پھر میں نے اس گناہ کی آپ سے معافی مانگ لی لیکن پھر دوبارہ میں اس گناہ کی طرف لوٹ گیا۔

۱۹ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس نے مجھے پا لیا ہو آپ کی کسی ایسی نعمت کی وجہ سے (جو آپ نے مجھ کو بطورِ فضل وکرم اور انعام کے دی تھی) اس نعمت کی وجہ سے جو مجھے قوت ملی اس کو آپ ہی کی نافرمانی میں خرچ کیا اور اس میں، میں نے آپ کے حکم کی خلاف ورزی کی اور آپ کی طرف سے وعید ودھمکی کے باوجود میں نے جرأت، دلیری سے اس گناہ کو کیا۔ (میں نے کتنا برا کیا آپ نے کھلایا پلایا اور

میں نے آپ ہی کی مخالفت کی "لوگ کیا کہیں گے برادری میں ناک کٹ جائے گی" اس کا تو خیال کر کے گناہ کر لیا مگر یہ نہ سوچا کہ مالک الملک کو کیا جواب دوں گا۔ اللہ اور اس کے رسول مجھ سے ناراض ہو جائیں گے اس کی پرواہ نہ کی، اب نادم ہوں) الٰہی! مجھے معاف فرما دیجیے۔

۲۰ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر اس گناہ کی جس کے کرنے میں، میں نے اپنی خواہش کو مقدم رکھا آپ کی فرماں برداری پر اور اپنی چاہت (اپنی پسند) کو آپ کے حکم پر ترجیح دے کر آپ کو ناراض کر کے اپنے نفس کو خوش کیا اور اپنے نفس کو آپ کے غضب کا حق دار بنایا، ان گناہوں کو کر کے جس سے آپ نے منع فرمایا تھا اور ان کاموں کے بارے میں پہلے ہی سے مجھے آپ نے ڈرا دیا تھا اور مجھے اپنی وعید (دھمکی) کے ذریعہ سے روکا تھا (مگر پھر بھی وہ گناہ مجھ سے ہو گئے)' اے اللہ! میں آپ سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتا ہوں اور آپ کے حضور توبہ کرتا ہوں۔

۲۱ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر اس گناہ کی جس کو میں نے اپنے نفس سے جانا پھر چاہے اس گناہ کو کر کے میں بھول گیا ہوں یا یاد رکھا، یا اس کو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بلا ارادہ کیا۔ حالاں کہ وہ ان گناہوں میں سے ہے کہ جس کے بارے میں مجھے کوئی شک نہیں کہ آپ ضرور اس کے بارے میں مجھ سے سوال کریں گے اور یہ کہ میری ذات اس گناہ کے بدلہ میں آپ کے پاس گروی رکھی ہوئی ہے اگرچہ میں اس گناہ کو بھول گیا ہوں اور اس سے میرا دل غافل ہو گیا ہے۔

۲۲ اے اللہ! میں مغفرت طلب کرتا ہوں آپ سے ہر اس گناہ سے جس کو میں نے آپ کے سامنے (علی الاعلان) کیا حالاں کہ مجھے یقین تھا کہ آپ مجھے دیکھ رہے ہیں لیکن میں نے یہ نیت کر لی تھی کہ میں آپ کے سامنے اس گناہ سے توبہ کر لوں گا،

(لیکن ہائے افسوس) مجھے آپ سے اس گناہ کی معافی مانگنا بھلا دیا گیا اور شیطان ہی نے مجھے بھلا دیا (توبہ استغفار سے باز رکھا)۔

۲۳ اے اللہ! میں آپ سے اپنے ہر اس گناہ کی مغفرت طلب کرتا ہوں جس کا میں نے ارتکاب کیا آپ کے بارے میں اپنے اس اچھے گمان کی وجہ سے کہ آپ مجھے اس گناہ پر عذاب نہیں دیں گے اور اس امید پر کہ آپ مجھے معاف کر دیں گے (اس وقت میرے نفس نے یہی پٹی پڑھائی تھی کہ اللہ غفور و رحیم ہے) اس گناہ کو کرنے کی جرأت کی اور اپنے آپ کو اعتماد دلایا بوجہ میرے جاننے نے آپ کے کرم کے کہ جیسا آپ نے مجھ پر پردہ ڈالا ہے اسی طرح آپ مجھے رسوا بھی نہیں کریں گے (یعنی میں یہ سمجھا کہ وہ پردہ پوشی فرما رہے ہیں تو عذاب بھی نہ دیں گے پس اسی خیال میں آ کر بہت سے گناہ کر لیے اے اللہ! مجھے معاف فرما دے)۔

۲۴ اے اللہ! میں آپ سے ہر اس گناہ کی مغفرت طلب کرتا ہوں جس کی وجہ سے میں آپ کی طرف سے اس بات کا مستحق ہو جاؤں کہ دعا رد ہو جائے، قبولیت سے محرومی ہو جائے (جس کی وجہ سے آپ کی طرف سے مردود الدعاء ہونے کا حق دار ہو جاؤں اور دعا کی قبولیت سے محروم ہو جاؤں) اور آرزوؤں میں ناکامی ہو جائے اور رحمت کی امیدیں ٹوٹ جائے۔

۲۵ اے اللہ! میں آپ سے مغفرت طلب کرتا ہوں ہر ایسے گناہ کی جس کی نحوست بیماریوں میں مبتلا کر کے کم زور، لاغر کر دینے کا سبب ہو اور سزا کو ضروری کر دے اور بلاء کو اُتر وا دے اور قیامت کے دن حسرت و ندامت کا سبب ہو۔

۲۶ اے اللہ! میں آپ سے مغفرت طلب کرتا ہوں ہر ایسے گناہ کی جو ہر کام کے انجام میں حسرت یا افسوس کا سبب بنے اور ندامت میں مبتلا کر دے رزق کو روک دے اور دعا کو لوٹا دے۔

یعنی وہ گناہ جو تمام خیر و برکات کو روک دے، عبادات و دعا کی حلاوت سے محروم کردے مثلاً نگاہوں کی حفاظت نہ کرنے سے عبادت کی حلاوت سے محروم ہوجاتا ہے یا والدین کو ستانے سے دنیا کے کاموں میں بھی ناکامی کا سامنا ہوتا ہے جب تک ان سے معافی نہ مانگ لیں۔

۲۷ اے اللہ! آپ سے مغفرت طلب کرتا ہوں ہر اس گناہ پر کہ میں نے اس گناہ کی تعریف کی اپنی زبان سے، یا میں نے جس کو اپنے دل میں چھپایا، یا میرا دل اس پر خوش ہوا، یا میں نے دلائل کے زور سے زبان کے ذریعہ اس گناہ کو کیا یا اپنے افعال سے کیا یعنی قولی یا فعلی جو بھی گناہ کیے۔

یا میں نے اس کو اپنے ہاتھ سے لکھا، میں نے خود اس گناہ کا ارتکاب کیا یا اس گناہ میں لگادیا آپ کے بندوں کو، (یعنی بعض مرتبہ آدمی گناہ پر بحث کرتا ہے کہ یہ گناہ ہی نہیں معاشرہ میں جس کو گناہ نہیں سمجھا جاتا ہے اور اس کو گناہ ہی ماننے کے لیے تیار نہیں ہوتے ایسا نہیں کرنا چاہیے اگر کسی غلطی یا لاپرواہی سے ہم سے کوئی گناہ ہو رہا ہے تو خود کو گناہ گار سمجھے، "اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی" کبھی نہ کبھی ضرور توبہ کی توفیق ہوجائے گی۔ لیکن گناہ کر کے اپنے آپ کو مجرم نہ سمجھنا یہ بری بات ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کی سمجھ عطا فرمائے۔ آمین!)

۲۸ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس کو میں نے خلوت میں کیا اپنی رات میں، یا اپنے دن میں اور آپ نے پردہ لٹکائے رکھا مجھ پر اس طرح کہ آپ کے سوا مجھے کوئی نہ دیکھے اے جبار! یعنی آپ نے اپنے حلم سے ایسی پردہ پوشی فرمائی کہ کسی مخلوق کو اس کا علم نہ ہونے دیا لیکن اسی سے میرا نفس شک میں رہا اور میں حیران رہا کہ آپ کے خوف سے اس گناہ کو چھوڑ دوں یا لگا رہوں اس خوش فہمی کی بنا پر (کہ آپ تو غفور رحیم ہیں) لیکن میرے نفس نے اس گناہ کو اس طرح مزین کر کے

میرے لیے پیش کیا کہ میں اس گناہ کو گناہ سمجھتے ہوئے اور اس بات کو جانتے ہوئے کہ میں آپ کی نافرمانی کر رہا ہوں پھر بھی یہ گناہ کر بیٹھا۔

۲۹ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس کو میں نے معمولی گناہ سمجھا اور آپ کے ہاں وہ عظیم تھا اور میں نے اس کو چھوٹا گناہ سمجھا اور آپ کے ہاں وہ بڑا گناہ تھا اور مجھے نادانی نے ہلاکت میں ڈالا۔

۳۰ اے اللہ! میں آپ سے مغفرت طلب کرتا ہوں ہر ایسے گناہ کی کہ میں نے گمراہ کیا اس گناہ کے ذریعہ آپ کی مخلوق میں سے کسی کو یا میں نے برا سلوک کیا اس گناہ کے ذریعہ آپ کی مخلوق میں سے کسی کے ساتھ یا میرے نفس نے اس گناہ کو میرے لیے خوب صورت کر کے پیش کیا یا میں نے اس گناہ کے کرنے کا دوسروں کو مشورہ دیا یا میں نے راہ نمائی کی اس گناہ پر اپنے سوا کسی اور کی اور میں ڈٹا رہا اس گناہ پر باوجود اس کے کہ میں جانتا تھا یہ گناہ ہے یا میں نے اس پر ہمیشگی اختیار کی اپنے نہ جاننے یعنی جہل کی وجہ سے۔

یعنی دوسروں کو گناہ پر اکسایا، یا نفس نے گناہ کو ایسا سجا دیا کہ مجھے دیکھ کر دوسرا بھی اس گناہ میں مبتلا ہو گیا۔

۳۱ اے اللہ! میں معافی چاہتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی کہ میں نے خیانت کی اس کے ذریعہ اپنی امانت میں، یا خوب صورت کر دیا میرے نفس نے میرے لیے اس گناہ کا کرنا، یا میں نے گناہ میں ڈالا اس کے ساتھ اپنے جسم کو یا میں نے اپنی (خواہشِ نفسانی) شہوت کو اس گناہ کے کرنے میں آپ کے حکم پر مقدم کیا یا میں نے اس گناہ میں لذت پائی یعنی اس گناہ کو کرنے میں اپنی لذت کو بہت زیادہ کیا یا میں نے کوشش کی اس گناہ کے کرنے میں کسی دوسرے کی وجہ سے (یعنی غیر کی وجہ سے گناہ کیا) یا میں نے گمراہ کیا (بلایا) اس گناہ کی طرف اس کو جس نے میری متابعت کی

یا میں نے دشمنی اختیار کر لی اس گناہ کے کرنے میں اس سے جس نے مجھے روکنے کی کوشش کی یا میں غالب آ گیا اس پر جس نے مجھے گناہوں سے روکتے ہوئے مجھ پر غلبہ پانے کی کوشش کی یا میں غالب آ گیا اس پر اپنے کسی حیلہ بہانے کی وجہ سے یا مجھے میری کسی خواہش نے اس گناہ میں مبتلا کر دیا۔

۴۲ اے اللہ! میں مغفرت طلب کرتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ پر جس کی وجہ سے میں نے مدد حاصل کی اس کے کرنے پر کسی ایسے حیلے بہانے کے ساتھ جو آپ کے غیظ وغضب سے قریب کرنے والا ہے۔ یا میں نے غلبہ پایا اس کے حاصل کرنے میں آپ کے اطاعت گزار بندوں پر یا میں نے مائل کیا اس کے ساتھ آپ کی مخلوق میں سے کسی ایک کو آپ کی نافرمانی کی طرف یا میں نے صرف ارادہ کیا اس بات کا کہ لوگوں کو گناہوں کی طرف لے جاؤں گا اس طرح کہ میں نے آپ کے بندوں کو اپنے کرتوتوں کے ذریعہ دکھلایا یہ کہ گویا میں اس حیلے کے ذریعہ آپ کی خوشنودی چاہتا ہوں حالاں کہ مراد اس کے ذریعہ نافرمانی تھی، (اپنی حالت ان پر مشتبہ کر دی کہ وہ سمجھیں کہ نیکی کرنے کا خواہش مند ہے جب کہ میرا مقصد حیلے سے نافرمانی کرنا تھا) اور جب کہ خواہشِ نفس تو آپ کی اطاعت سے پھری ہوئی تھی۔

۴۳ اے اللہ! مغفرت طلب کرتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس کو آپ نے مجھ پر لکھا ہے بسبب اس خود پسندی وخود بینی کے جو مجھے اپنے بارے میں تھی۔ ریا، یا دکھلاوے یا (کسی مسلمان کے ساتھ) کینہ رکھنے یا کسی طرح کی خیانت کرنے یا تکبر کرنے یا اکڑنے یا اترانے یا ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے یا حسد کرنے کی وجہ سے یا سستی کی وجہ سے یا (غصے میں) آپے سے باہر ہونے کی وجہ سے یا ناجائز غیرت یا عصبیت کی وجہ سے یا کسی کی خوشی یا کسی امید یا بخل کی وجہ سے (یعنی جہاں خرچ کرنا ضروری ہو یا بہتر ہو خرچ نہ کیا جائے) یا بے جا سخاوت کر دی (جہاں کم ضرورت تھی

وہاں زیادہ فضول خرچ کر دیا،) یا کسی پر ظلم کیا یا کسی کو کسی بہانے سے ستایا یا کسی طرح بھی چوری کی (یعنی گاہکوں کو دھوکہ دینا، ناپ تول میں کمی کرنا، ملازمت کے اوقات میں وقت کی چوری کرنا، نماز میں رکوع سجدہ صحیح طرح ادا نہ کرنا یا دل کی حرام لذت کے ساتھ کسی حسین چہرے پر نظریں ڈالنا یا جمانا جو نگاہوں کی چوری ہے یہ سب چوری میں داخل ہے)۔ یا کسی قسم کا جھوٹ بولا یا غیبت مجھ سے ہوئی یا لہو ولعب یعنی فضول یا شرعاً ناجائز کھیل کھیلنے یا ان کو دیکھنے میں وقت ضائع کیا یا کسی کی چغلی کی یا اسی طرح کسی قسم کے بھی گناہ کیے اور ایسے گناہ کبیرہ کا ارتکاب ہوا جس کے کرنے سے ہلاکت وغم اور پریشانی آتی ہے۔ الٰہی! ان سب گناہوں کو معاف فرما دیجیے۔

۳۴ اے اللہ! میں مغفرت طلب کرتا ہوں، معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی کہ میں ذرا اس میں آپ کے سوا کسی اور سے اور میں نے دشمنی مول لی اس میں آپ کے دوستوں سے اور میں نے دوستی اختیار کی آپ کے دشمنوں سے اور میں نے مدد چھوڑ دی اس میں آپ کے دوستوں کی اور میں نے اپنے آپ کو پیش کیا آپ کے غضب وغصہ کے لیے (یعنی ایسے گناہ کیے جو آپ کا غصہ اور غضب مجھ پر نازل کرواتے ہیں)۔

۳۵ اے اللہ! میں مغفرت طلب کرتا ہوں آپ سے آپ کی ایسی عظیم قدرت کے ساتھ جس کے ذریعہ آپ مجھ پر اور ہر چیز پر قادر ہیں کہ آپ معاف فرما دیں میرے وہ گناہ بھی کہ جو آپ کے علم میں ہیں کہ میں آئندہ کروں گا۔

۳۶ اے اللہ! میں مغفرت طلب کرتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس سے کہ میں نے توبہ کی آپ کی طرف پھر میں دوبارہ لوٹا اس گناہ کی طرف اور میں نے وہ عہد توڑ دیا اس گناہ کے کرنے سے جو میرے اور آپ کے درمیان تھا جرأت کرتے ہوئے آپ پر (محض اس وجہ سے کہ) میں آپ کے عفو (معاف کرنے) کو جانتا تھا (کہ آپ بہت زیادہ معاف کرنے والے ہیں)۔

۴۷ اے اللہ! میں مغفرت طلب کرتا ہوں، معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر اس گناہ کی جس نے مجھے آپ کے عذاب سے نزدیک کردیا ہے یا مجھے دور کردیا آپ کی طرف سے ملنے والے ثواب سے اور میرے اور آپ کی رحمت کے درمیان وہ گناہ حجاب بنا ہے، یا تنگ کردیا ہے مجھ پر آپ کی نعمت کو (یعنی اس گناہ کی وجہ سے آپ کی نعمت سے محروم ہو گیا ہوں)۔

۴۸ اے اللہ! میں مغفرت طلب کرتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس کی وجہ سے میں نے وہ گرہ کھولی جس کو آپ نے باندھ دیا تھا یا میں نے باندھ لی اس گناہ کے ذریعہ ایسی گرہ جس کو آپ نے کھولا تھا۔

(یعنی میں نے اجازت دے دی ان کاموں کی جس سے آپ نے منع کیا تھا یا میں نے روک دیا ان کاموں سے جن کی آپ نے اجازت دی تھی۔ مثلاً اس طرح کہ میں نے اپنے نوکروں ماتحتوں کو نماز کی ترغیب ہی نہیں دی، یا ان کے اجازت مانگنے پر بھی رکاوٹ بنا، یا ان کی خواہش پر گناہوں کی اجازت دی ہے مثلاً گانے بجانے یا ٹی وی وغیرہ کی اجازت دی) اور ایسی کوئی خیر جس کا آپ نے وعدہ فرمایا تھا، اس گناہ کو کرنے کی وجہ سے اس سے میں محروم ہو گیا اور ایسی بھلائی سے جس کا میں مستحق تھا محروم ہو گیا، میں محروم کرنے کا سبب بن گیا اس گناہ کے ذریعہ کسی نفس کو جو اس خیر و بھلائی کا مستحق تھا، پس مجھے معاف فرمادیجیے۔

۴۹ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں ہر ایسے گناہ کی جس کا میں نے ارتکاب کیا آپ کی عافیت کے عام ہونے کی وجہ سے، یا میں نے قدرت پائی اس گناہ پر آپ کی نعمت کے فضل کی وجہ سے، یا اس گناہ پر میری ہمت بندھی، اس وجہ سے کہ آپ نے اپنی ناراضی مجھ سے دور رکھی تھی۔

یا میرا ہاتھ بڑھا اس گناہ کی طرف آپ کی طرف سے ملی ہوئی رزق کی فراوانی کی وجہ سے یا کوئی ایسی بھلائی کہ میں چاہتا اس نیکی کے ذریعہ آپ کی رضا مندی لیکن میں نے ملاوٹ کردی اس میں اپنے نفس کی ایسی برائی جس میں آپ کی رضا مندی مقصود نہ تھی۔

۴۰ اے اللہ! میں مغفرت طلب کرتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس کی طرف مجھے بلایا رخصتوں (جیسے شرعی مجبوری میں تیمم سے نماز پڑھنا، بڑی بیماری میں روزے چھوڑنا) نے یا لالچ نے تو میں آمادہ ہوگیا اس گناہ کے کرنے پر اور میں نے حلال ٹھہرالیا اپنے نفس کے لیے اس چیز کو جو آپ کے نزدیک حرام تھی۔

۴۱ اے اللہ! میں مغفرت طلب کرتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جو آپ کی مخلوق سے چھپا کر کرلیے، لیکن آپ سے کہاں چھپا سکتا تھا، پھر میں نے آپ سے معافی طلب کی، پھر آپ نے مجھے معاف بھی فرمادیا پھر (دوبارہ توبہ توڑ کر) میں اس گناہ کی طرف لوٹ آیا پھر آپ نے اپنے کرم سے پردہ پوشی ہی فرمائی (مجھے مخلوق کے سامنے رسوا نہ کیا۔ الٰہی! یہ بے شک آپ کا کرم ہے)۔

۴۲ اے اللہ! میں مغفرت طلب کرتا ہوں تمام ایسے گناہوں کی جس کی طرف میں اپنے پاؤں سے چلا، یا اس کی طرف میں نے ہاتھ بڑھایا، یا میں نے آنکھوں سے تاڑا، یا میں نے اس کی طرف کان لگایا۔ یا میں نے ان گناہوں کو زبان کے بول سے کیا ہو یا میں نے فنا و برباد کردیا اس گناہ کے کرنے میں وہ مال جو آپ نے مجھے دیا تھا، پھر میں نے آپ سے رزق مانگا اپنے گناہوں کے باوجود پھر بھی آپ نے مجھے رزق دیا پھر میں نے آپ کے اسی رزق سے مدد حاصل کی، آپ کی نافرمانی پر پھر بھی آپ نے میری پردہ پوشی فرمائی، پھر میں نے آپ سے رزق کی زیادتی کا سوال کیا، لیکن پھر بھی

آپ نے (اپنے فضل وکرم سے) مجھے محروم نہیں فرمایا، زیادہ رزق دیا، پھر میں نے (کم قسمتی سے ہائے افسوس) آپ کی دی ہوئی روزی کی فراوانی کے بعد کھلم کھلا آپ کی نافرمانی کی۔

لیکن پھر بھی آپ نے مجھے رسوا نہیں کیا، میں برابر قدم جمائے رہا آپ کی نافرمانی پر اور آپ برابر مجھ پر اپنی بردباری اور اپنے کرم کا معاملہ فرماتے رہے۔ اے کرم کرنے والوں میں سب سے بہتر کرم کرنے والے!

۲۳ اے اللہ! میں مغفرت طلب کرتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس کا چھوٹا گناہ دردناک عذاب کا حق دار ٹھہراتا ہے اور اس کا بڑا گناہ سخت ترین گرفت اتارتا ہے اور اس گناہ کا ارتکاب کرنا آپ کی فوری گرفت کا سبب بنتا ہے یعنی دنیا ہی میں اس کی سزا مل جاتی ہے اور اس گناہ پر اصرار آپ کی نعمت کے زائل ہونے کا سبب بنتا ہے۔

(اللہ تعالیٰ ہم سب کی گناہوں سے حفاظت فرمائے، ایسی ہمت عطا فرمائے کہ ہم گناہوں کو چھوڑ دیں، جن سے ہمارے مالک نے منع فرمایا ہے اور ان سے رک جائیں)۔

۲۴ اے اللہ! میں مغفرت طلب کرتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس کی آپ کے سوا اور کسی کو خبر نہ ہوئی اور جس کو آپ کے سوا کسی نے نہیں جانا اور وہ ان گناہوں میں سے ہے جس پر پکڑ سے مجھے کوئی بچا نہیں سکتا (اس کی سزا سے کوئی چھٹکارا نہیں دلا سکتا) سوائے آپ کے عفو (معاف کرنے اور درگزر کرنے) کے۔

اور (وہ اتنا بڑا گناہ ہے کہ) نہیں سمو سکتا اس کو کوئی مگر آپ کی مغفرت اور حلم (آپ کی بردباری اور آپ کی وسیع رحمت اس سے بھی بڑی ہے اور وہی اس کو ڈھانپ سکتی ہے)۔

۲۵ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ایسے تمام گناہوں کی جو نعمتوں کو زائل

کردیں اور عذاب کو اتار دیں جو عزت وشرافت ختم کردیں اور (ان گناہوں کی نحوست) بیماری کو لمبا کردے اور فوری دکھ درد لے آئے اور ندامت کو پیدا کرنے کا باعث ہو (ان گناہوں کی بھی آپ سے معافی طلب کرتا ہوں)۔

۲۶ اے اللہ! ایسے گناہ جو نیکیوں کو مٹا دے، برائیوں کو بڑھا دے، سزا و عذاب کو اتار دے اور آپ کو ناراض کردے ان گناہوں کی آپ سے معافی طلب کرتا ہوں اے آسمانوں کے مالک!۔

۲۷ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس کو معاف کرنا آپ ہی کی شایانِ شان ہے، اس لیے کہ آپ ہی اس کو چھپانے کے زیادہ لائق ہیں، کیوں کہ بے شک آپ ہی ہیں وہ جس (کے عذاب) سے ڈرنا چاہیے اور آپ ہی ہیں جو (بندوں کے گناہ) معاف کرتے ہیں۔

۲۸ اے اللہ! میں آپ سے معافی مانگتا ہوں تمام ایسے گناہوں کی جن کے ذریعہ میں نے ظلم کیا آپ کے دوستوں میں سے کسی دوست پر آپ کے دشمنوں کی مدد کرتے ہوئے اور آپ کے نافرمان بندوں کی طرف مائل ہوتے ہوئے آپ کے فرماں برداروں کو چھوڑ کر یعنی اہلِ اطاعت کے مخالف اہلِ معصیت سے جا ملا ہوں، ان کا ساتھ دیا ہو (الٰہی! ان گناہوں کو بھی معاف فرمادے)۔

۲۹ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس میں بہت زیادہ منہمک ہوجانے نے مجھے ذلیل ورسوا کردیا اور مجھے آپ کی رحمت کے ہونے ہی سے ناامید کردیا، یا ناامیدی اتنی چھا گئی کہ مجھے روک دیا آپ کی اطاعت کی طرف لوٹنے سے اس وجہ سے میں سمجھتا تھا کہ میرا جرم بہت ہی بڑا ہے اور میرا گمان میرے نفس کے ساتھ برا تھا کہ میرا گناہ تو بہت ہی بڑا ہے کیسے معاف ہوسکتا ہے۔

۵۰ اے اللہ! میں مغفرت طلب کرتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جو میری ہلاکت کا باعث بنتا اگر آپ کی بردباری اور رحمت شاملِ حال نہ ہوتی اور مجھے جہنم میں ڈالنے کا سبب بنتا اگر آپ کی نعمت دستگیری نہ کرتی اور مجھے (اس گناہ کی نحوست) لے چلتی گمراہی کے راستہ پر اگر آپ کی راہ نمائی نہ ہوتی۔

۵۱ اے اللہ! ایسے گناہ بھی کیے جس کے کرنے سے آپ سے رحمت کی امید ختم ہوجاتی ہے اور دعا رد کردی جاتی ہے اور پے در پے بلائیں آتی رہتی ہیں اور ایک کے بعد ایک پریشانی آتی رہتی ہے اور غم بڑھتے ہی رہتے ہیں، الٰہی! ان سب گناہوں کی آپ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

۵۲ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جو میری دعا کو آپ کے دربار سے واپس پھیر دے اور آپ کی ناراضگی لمبی کردے یا تجھ سے میری امید کم کردے یعنی اے اللہ! ان حالات سے پناہ چاہتا ہوں اور ان گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں۔

۵۳ اے اللہ! مجھ سے جو ایسے گناہ ہوگئے جو مردہ دلی کا باعث ہوئے یعنی دل کو مردہ کردیا اور بے چینی کو بھڑکا دیا اور فکر کو مشغول کردیا اور شیطان کو خوش کردیا اور رحمن کو ناراض کردیا۔ الٰہی! ان سب گناہوں کی آپ سے مغفرت چاہتا ہوں۔

۵۴ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی (جو انجام کے اعتبار سے) اپنے پیچھے آپ کی رحمت سے ناامیدی لاتا ہے اور مایوس کردیتا ہے آپ کی مغفرت سے اور محروم کردیتا ہے اس فراخی و فراوانی سے جو آپ کے پاس (آپ کے خزانوں میں) ہے۔

۵۵ اے اللہ! میں مغفرت طلب کرتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس کی وجہ سے میں اپنے نفس پر ناراض ہوا آپ کی عظمت کی وجہ سے اور پھر میں نے آپ کے سامنے

توبہ کا اظہار بھی کیا اور آپ نے (اپنے کرم سے) اس توبہ کو قبول بھی فرما لیا اور پھر میں نے آپ سے معافی کا سوال کیا آپ نے اس کو معاف بھی فرما دیا۔

پھر مجھے خواہشِ نفس نے دوبارہ اپنی پرانی عادت کی طرف لوٹا دیا آپ کی وسعتِ رحمت اور آپ کے معاف کرنے کی مہربانی کی امید پر اور آپ کی وعید کو بھولتے ہوئے آپ کے بہترین وعدوں کی امید کرتے ہوئے ان گناہوں کی طرف دوبارہ لوٹ گیا۔ پس الٰہی مجھے معاف فرما دیجیے۔

۵۲ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں تمام ایسے گناہوں کی جو چہرے کی سیاہی کا باعث بنیں اس دن جس دن آپ کے ولیوں کے چہرے سفید ہوں گے اور آپ کے دشمنوں کے چہرے سیاہ ہوں گے جس وقت آپس میں وہ سیاہ چہرے والے ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگیں گے تو آپ ان سے کہیں گے تم جھگڑا نہ کرو میرے پاس جب کہ میں پہلے ہی ڈرا چکا تھا۔

۵۳ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے تمام ایسے گناہوں کی کہ میں ان کا گناہ ہونا سمجھ چکا تھا، (لیکن) میں اس سے خاموش ہو گیا۔ آپ سے شرماتے ہوئے اس کی یاد آنے کے وقت (یعنی یاد آنے پر شرم کے مارے اس کی معافی نہیں مانگی)، یا میں نے ان کو اپنے دل میں چھپایا اور آپ نے مجھ سے ان کو جان لیا اس لیے کہ بے شک آپ جانتے ہیں چپکے سے کہی ہوئی بات کو بلکہ اس سے بھی زیادہ چھپی ہوئی بات کو یعنی جو ابھی دل میں ہے اس کو بھی جانتے ہیں

(اسی لیے اولیاء اللہ کہتے ہیں کہ دل کو بھی برے خیالات سے پاک رکھنا چاہیے اور کسی بھی مسلمان مرد و عورت کے متعلق دل میں نفرت کے جذبات نہ رکھے جائیں اور نہ ان کے متعلق دل غیبت کرے)۔

۵۸ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جو مجھے آپ کے بندوں کے سامنے مبغوض بنا دے اور آپ کے اولیا کو مجھ سے متنفر کر دے۔

یا آپ کے اہلِ اطاعت سے مجھے لاتعلق کر دے (نامانوس کر دے) گناہوں کی وحشت کی وجہ سے اور ایک گناہ دوسرے گناہ کا ذریعہ بن جائے اور پے در پے گناہ ہونے لگیں ان سب کی معافی چاہتا ہوں یعنی جیسے بے نمازی کے چہرہ سے صلحا اور نیک لوگوں کا نور ہٹا دیا جاتا ہے، اسی طرح بے پردہ عورت کے چہرہ سے بھی نور ہٹا دیا جاتا ہے۔

۵۹ اے اللہ! ایسے گناہ جو کفر کی طرف دعوت دیتے ہیں اور فکر کو دراز کرتے ہیں (لمبی فکر میں ڈالتے ہیں) اور محتاجگی پیدا کرتے ہیں اور تنگ دستی کھینچ لاتے ہیں (اور ان گناہوں کی نحوست) خیر و بھلائی سے روکتی ہے اور پردہ دری کا سبب ہوتی ہے اور آسانی کو روکتی ہے۔ الٰہی! ان سب گناہوں کی مغفرت آپ سے طلب کرتا ہوں ان کو معاف فرما دیجیے۔

۶۰ اے اللہ! میں مغفرت طلب کرتا ہوں آپ سے تمام ایسے گناہوں کی جو موت کو قریب کر دے۔ امیدوں اور آس کو توڑ دیں اور اعمال کو عیب دار کر دیں۔

۶۱ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جو میلا کرتا ہے ہر اس چیز کو جس کو آپ نے پاک کیا ہے اور پردہ ہٹا دیتا ہے میری تمام برائیوں سے جس پر آپ نے پردہ کیا ہے یا بدصورت کر دیتا ہے مجھ سے ہر اس چیز کو جس کو آپ نے خوب صورت کیا (بعض گناہوں کی نحوست دل کو بصیرت سے محروم کر دیتی ہے جس سے نیک اعمال بوجھ معلوم ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائیں)۔

۶۲ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس کی وجہ سے آپ کا وعدہ حاصل نہیں کیا جا سکتا اور اس کے ہوتے ہوئے آپ کے قہر سے بے فکری حاصل

نہیں کی جا سکتی اور اس گناہ (کی نحوست کی وجہ) سے نہ ہی آپ کی رحمت نازل ہوتی ہے اور نہ ہی آپ کی کوئی نعمت میرے ساتھ ہمیشہ رہ سکتی ہے۔

۶۳ اے اللہ! میں مغفرت طلب کرتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس کو میں نے دن کی روشنی میں آپ کے بندوں سے چھپا کر کیا اور رات کی تاریکی میں، میں نے اس کو آپ کے سامنے کھلم کھلا اپنی طرف سے آپ کی نافرمانی پر جرأت کرتے ہوئے باوجود اس کے کہ میں جانتا ہوں اس بات کو کہ ہر بھید و راز آپ پر کھلا ہے اور ہر چھپی ہوئی چیز آپ کے ہاں ظاہر ہے (سر و اعلانیہ آپ کے ہاں برابر ہے) اور یہ کہ بے شک آپ (کی پکڑ) سے مجھے کوئی نہیں بچا سکتا اور نہ مجھے آپ کے سامنے کوئی نفع دے سکتا ہے چاہے مال ہو چاہے اولاد ہو، سوائے اس کے کہ میں آپ کے پاس قلبِ سلیم یعنی سلجھا ہوا دل لے کر آؤں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عطا فرمائے۔

۶۴ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر اس گناہ کی جو آپ کی یاد کو بھلا دینے کا سبب ہے یا اس گناہ کی نحوست اپنے پیچھے آپ کی وعید و ڈر سے غفلت لاتی ہے اور مجھے ڈھیلا پاتے ہوئے لاپرواہ و بےفکر کر دیتی ہے آپ کی گرفت و پکڑ سے۔ یا مجھے مایوس کر دیتی ہے ان تمام بھلائیوں سے جو آپ کے پاس (آپ کے غیبی خزانوں میں) ہیں۔

۶۵ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جو مجھے لاحق ہوا اپنی روزی بند ہونے پر آپ سے گلہ و شکوہ کرنے کی وجہ سے اور میری ناشکری اور آپ کے بندوں سے آپ کی شکایت کرنے کی وجہ سے اور میری آپ سے روگردانی اور آپ کے بندوں کی طرف رخ کرنے کی وجہ سے ان کے سامنے عاجزی و زاری کرتے ہوئے اس طرح مسکینی کا اظہار کیا ہو کہ جیسے حاجت روائی اسی کے قبضہ میں ہے۔ (حالاں کہ مجھے آپ ہی سے بیان کرنی چاہیے تھیں جب کہ آپ کا غیر نہ کوئی مصیبت

دور کر سکتا ہے نہ کوئی نفع دے سکتا ہے آپ کی مرضی کے بغیر) بے شک آپ مجھے اپنی بات سنا چکے تھے اپنی کتاب محکم میں کہ یہ کفار کی خصلت ہے (کہ جب عین مصیبت میں اور مصیبت بھی ایسی سخت جس کو عذاب کہا جا سکے) پھر نہ انھوں نے عاجزی کی اپنے رب کے آگے اور نہ وہ گڑ گڑائے۔

۶۶ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جو مجھ پر آ گیا ایسی مصیبت کی وجہ سے کہ جس سے چھٹکارا پانے کے لیے میں آپ کے غیر کے پاس فریاد لے گیا اور میں نے اس پر آپ کے سوا کسی اور سے فریاد کی ہو اور اس (بلا مصیبت) سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے مدد طلب کی ہو آپ کے سوا کسی سے بھی، ان سب گناہوں کو معاف فرما دیجیے۔

۶۷ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی، جس پر مجھے آپ کے غیر کے خوف نے آمادہ کر لیا اور اس ڈر نے مجھے آپ کی مخلوق میں سے کسی کے سامنے گریہ وزاری و عاجزی کرنے کی دعوت دی، یا اس نے مجھے مائل کر دیا للچائی ہوئی نگاہوں کے سامنے ان چیزوں کی طرف جو آپ کے غیر کے پاس ہیں۔ اس لالچ کی بنا پر جو کچھ آپ ہی کا دیا ہوا ان کے پاس ہے اس کو حاصل کر سکوں اس کی وجہ سے میں نے آپ کی فرماں برداری پر آپ کی نافرمانی کو ترجیح دی حالاں کہ میں اس بات کو اچھی طرح جانتا تھا کہ میں آپ ہی کا محتاج ہوں جیسا کہ مجھے آپ سے بے نیازی حاصل نہیں ہو سکتی۔

۶۸ اے اللہ! میں آپ سے معافی مانگتا ہوں ہر ایسے گناہ کی جس کو میرے نفس نے میرے سامنے ہلکا اور معمولی بنا کر پیش کیا اور میرے لیے (اتنے بڑے گناہ کی) چھوٹی سی صورت بنا کر پیش کی اور مجھے اس گناہ کو کم کر کے دکھایا (کہ یہ تو معمولی گناہ ہے حالاں کہ چھوٹی سی چنگاری بھی جلانے کے لیے کافی ہوتی ہے، ضروری نہیں کہ صرف

انگارے ہی سے تباہی آئے) یہاں تک کہ مجھے اس گناہ میں پھنسا دیا۔

۶۹ اے اللہ! میں معافی مانگتا ہوں آپ سے ہر ایسے گناہ کی جس کے بارے میں آپ کا قلم چل چکا ہے اور آپ کا علم محیط ہو چکا ہے میری آخری عمر تک، مجھ سے سرزد ہونے والے ظاہری اور باطنی گناہوں کے بارے میں اور میرے تمام گناہوں کی اول سے لے کر آخر تک جان بوجھ کر اور غلطی سے کیے ہوئے کی، کم اور زیادہ کی، چھوٹے اور بڑے کی، معمولی اور بھاری گناہوں کی، پرانے اور نئے گناہوں کی پوشیدہ کی اور کھلم کھلا لوگوں کے سامنے ہونے والے گناہوں کی اور جو گناہ علی الاعلان ہوئے ان کی اور ان گناہوں کی (معافی چاہتا ہوں اے رب العالمین!) جو میں کرنے والا ہوں اپنی تمام عمر میں۔

۷۰ اے اللہ! میں مغفرت طلب کرتا ہوں آپ سے اپنے ہر ایسے گناہ کی اور میں آپ سے مانگتا ہوں کہ آپ میری مغفرت فرما دیجیے ایسے گناہوں کے بارے میں جو آپ نے شمار کر رکھے ہیں میرے اوپر بندوں کے ایسے حقوق جن کو ادا کرنے میں میری طرف سے کوتاہی ہوئی اس لیے کہ یقیناً مجھ پر آپ کے بندوں کے کچھ تو عام حقوق ہیں اور کچھ ایسے حقوق ہیں جو دبائے ہوئے ہیں (جیسے کسی کا حق مار دیا، یا سرے سے حق ہی ادا نہ کیا، کسی طرح بھی کسی بندے پر ظلم کیا) ان حقوق کے بدلے میں، میں پھنسا ہوا ہوں اس کے بدلے میں گروی ہوں۔

اے اللہ! میرے گناہ اگرچہ بہت ہیں، لیکن یقیناً آپ کے دریائے درگزر کے سامنے وہ بہت تھوڑے ہیں یعنی آپ کی جناب سے ان کا بخش دیا جانا بہت آسان ہے۔

اے اللہ! آپ کے بندوں اور بندیوں میں سے کسی کا حق مجھ پر ہو یا میرے پاس ہو جس کو میں نے ان سے چھین لیا تھا چاہے وہ اس کی زمین میں سے چھینا ہو یا

اس کا مال چھین لیا ہو یا اس کی بے عزتی کی، یا اس کو جسمانی تکلیف دی ہو (مثلاً شاگرد یا اولاد کو مارنے میں شرعی حد سے تجاوز کیا)۔

چاہے وہ بندہ اس وقت غائب ہو یا موجود ہو، چاہے وہ خود یا اس کا (وکیل) مجھ سے مطالبہ کرتا ہو اور میں اس کی طاقت نہیں رکھتا کہ اس کو اس کا حق واپس کردوں اور نہ ہی میں نے اس حق کی اس سے معافی مانگ لی یعنی اسسے کسی طرح اجازت لے کر حق حلال کروالیا ہو۔

تو میں آپ ہی سے سوال کرتا ہوں آپ کے دریائے فضل وکرم اور جو کچھ آپ کے پاس آپ کے غیبی خزانوں میں ہے اس کی فراوانی کے واسطے سے کہ آپ ان کو مجھ سے راضی کردیں (مجھے اس بات کی ہمت عطا فرمایئے کہ ان کا حق واپس کردوں اور جو ستایا اس کے بدلے میں اتنا دے دوں کہ وہ خوش ہوجائیں اور ان کو اس بات کی توفیق عطا فرما کہ جتنا دے سکتا ہوں اس پر وہ راضی ہوجائیں اور باقی جن حقوق کی ادائیگی نہیں کرسکتا اس پر وہ مجھے معاف کردیں)۔

ان کا حق دلوانے کے لیے مجھ پر ایسی سزا مسلط نہ کیجیے جو میری نیکیوں کو گھٹادے اس لیے کہ یقیناً آپ کے پاس وہ سب کچھ ہے جو ان کو مجھ سے راضی کردے اور میرے پاس وہ چیز نہیں جو ان کو راضی کردے (اور اے اللہ! آپ سے اس بات کا بھی سوالی ہوں) کہ ان کے گناہوں کے لیے میری نیکیوں پر کوئی راستہ نہ چھوڑیئے۔

جامع استغفار کا ترجمہ

میں اس خدائے عالی وبرتر سے معافی مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو سدا زندہ رہنے والا، ہر چیز کو درست وقائم رکھنے والا ہے اور میں اس کی جناب میں

توبہ کرتا ہوں اور ایسی مغفرت طلب کرتا ہوں جو ہر پلک جھپکنے میں اور ہر سانس کی حرکت میں، لاکھوں لاکھ اور اس کی بھی دوگنی چوگنی معافی چاہتا ہوں، ایسی معافی، جو اللہ تعالیٰ کے ہمیشہ رہنے کے ساتھ ہمیشہ رہے گی اور جو اللہ تعالیٰ کے باقی رہنے کے ساتھ باقی رہے گی، ایسا اللہ جس کو فنا نہیں، وہ اللہ جس کو زوال نہیں، جس کی بادشاہی تبدیل نہیں ہوتی، ابد الآباد، دہر در دہر، ہمیشہ در ہمیشہ اس کی ذات باقی رہے گی اے اللہ! اس دعا کو قبول فرمالیجیے۔

اے اللہ! (ان مانگی گئیں) دُعاؤں کو موافق قبولیت کے کردے اور (مانگی گئیں) حاجتوں کو موافق عطا کے کردے۔ بلاشبہ آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔

استغفار کے مختصر کلمات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میں دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔"[1]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم شمار کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں سو مرتبہ استغفار کرتے (جس کے الفاظ یہ ہیں):

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ.[2]

ترجمہ: "اے میرے رب! میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما، بے شک آپ توبہ قبول فرمانے والے اور بڑے رحم کرنے والے ہیں۔"

---

1. صحیح مسلم، الذکر والدعاء، باب استحباب الاستغفار والاستکثار منہ، الرقم: ٢٧٠٢
2. سنن ابی داؤد، الوتر، باب في الاستغفار، الرقم: ١٥١٦

اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھیں

اللہ عز وجل کے ساتھ اچھا گمان رکھیں (کبھی) اللہ تعالیٰ سے بدگمان نہ ہوں اگرچہ ہم نے گناہوں میں سے کیسے ہی گناہ کر لیے ہوں، عزیزمن! حق تعالیٰ شانہ نے اپنے ساتھ نیک گمان رکھنے کی (بہت) رغبت دلائی ہے۔[۱] چناں چہ حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا ہے:

"أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي إِنْ ظَنَّ خَيْرًا فَخَيْرًا وَإِنْ ظَنَّ شَرًّا فَشَرًّا." [۲]

میں اپنے بندہ کے گمان کے موافق ہوں پس وہ میرے ساتھ اچھا گمان رکھے تو میں اس کے ساتھ اچھا ہی معاملہ کروں گا اور اگر میرے ساتھ برا گمان رکھے تو میں اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کروں گا اور اس سے بالا جماع مسلمان بندہ ہی مراد ہے کافر مراد نہیں۔

"فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ" اللہ کا شکر ہے جو تمام عالم کا پروردگار ہے کہ اس نے راستہ کو کیسا آسان کر دیا۔ پس ہر مسلمان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھے جس کا طریقہ یہ ہے کہ نیک اعمال میں کوشش کرے، برے کاموں سے بچتا رہے، جب کبھی غلطی سے گناہ ہو جائے تو فوراً دل سے توبہ استغفار کرے، کیوں کہ عادۃً اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان اسی طرح پیدا ہوتا ہے، بدون اس کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان عادۃً پیدا نہیں ہوتا ہاں! خلافِ عادت کسی پر فضل ہو جائے تو ہو سکتا ہے، اس لیے ناامیدی کی کسی صورت میں بھی گنجائش نہیں۔[۳]

---

۱ قرآنی آیات، احادیث مبارکہ، دل چسپ واقعات اور بزرگوں کے اقوال کے ذریعے بچوں کے اندر اچھا گمان رکھنے کی عادت پیدا کرنے کے لیے مکتبہ بیت العلم کی کتاب "گمان اچھا رکھیے" کا مطالعہ کروانا ان شآء اللہ تعالیٰ بہت مفید ثابت ہوگا۔

۲ المعجم الاوسط للطبرانی، باب من اسمہ احمد بن خلیہ، الرقم: ۴۰۱

۳ ہم سے عہد لیا گیا: ۷۰۶،۷۰۵

فضائلِ دعا

حدیث ① : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز مکرم نہیں۔“ [1]

حدیث ② : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ.“ [2]

ترجمہ: ”دعا عبادت کا مغز ہے۔“

فائدہ: دعا عبادت کا مغز اس لیے ہے کہ عبادت کی حقیقت بارگاہِ خداوندی میں عجز و نیاز، بندگی اور محتاجگی کا اظہار ہے اور دعا کا جز وکل، اول و آخر اور ظاہر و باطن یہی ہے، اس لیے دعا ہر عبادت کا جوہر اور مغز ہے۔ [3]

حدیث ③ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگا کرو، کیوں کہ اللہ تعالیٰ سوال اور حاجت

---

[1] جامع الترمذی، الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعاء، الرقم: ۳۳۷۰

[2] جامع الترمذی، الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعاء، الرقم: ۳۳۷۱

[3] اللہ تعالیٰ سے مانگنے کا طریقہ، ہر تدبیر سے پہلے اور بعد میں دعا کا اہتمام، مایوسی اور پریشانی کو دور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے سامنے ہاتھوں کو اٹھانا، حلال روزگار حاصل کرنے اور معاشی تنگی دور کرنے کے لیے کونسی دعاؤں کا اہتمام کیا جائے؟ یہ سب سیکھنے کے لیے سوال وجواب کے انداز میں عمل کی نیت سے مکتبہ بیت العلم کی کتاب ”تعلیم الدعاء“ کا مطالعہ إن شآء اللہ تعالیٰ مفید ہوگا۔

طلبی کو پسند فرماتا ہے اور سب سے بڑی عبادت یہ ہے کہ سختی کے وقت آدمی فراخی کا انتظار کرے۔"[1]

حدیث ④: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس سے سخت ناراض ہوتے ہیں۔"[2]

حدیث ⑤: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"دعا سے عاجز نہ ہو کیوں کہ دعا کے ساتھ کوئی ہلاک نہیں ہوتا۔"[3]

حدیث ⑥: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"دعا مؤمن کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون اور آسمان اور زمین کا نور ہے۔"[4]

حدیث ⑦: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس شخص کے لیے دعا کے دروازے کھول دیئے گئے اس کے واسطے رحمت کے دروازے کھل گئے اور اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا اس سے زیادہ محبوب نہیں مانگی گئی کہ انسان اس سے عافیت کا سوال کرے۔"[5]

لفظِ عافیت بڑا جامع لفظ ہے، جس میں بلاء سے حفاظت اور ہر ضرورت وحاجت کا پورا ہونا داخل ہے۔

---

[1] جامع الترمذی، الدعوات، باب فی انتظار الفرج وغیر ذلک، الرقم: ۳۵۷۱

[2] جامع الترمذی، الدعوات، باب منه، الرقم: ۳۳۷۳

[3] المستدرك للحاكم، كتاب الدعاء، الكتبير والتهليل......، الرقم: ۱۸۶۹

[4] المستدرك للحاكم، كتاب الدعاء والكبير والتهليل......، الرقم: ۱۸۶۳

[5] جامع الترمذی، الدعوات، باب فی دعاء النبی صلی الله عليه وسلم، الرقم: ۳۵۴۸

دعا ہر حال میں کارآمد ہے

۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دعا کارآمد اور نفع مند ہوتی ہے ان حوادث میں بھی جو نازل ہو چکے ہیں اور ان میں بھی جو ابھی نازل نہیں ہوئے، پس اے اللہ کے بندو! دعا کا اہتمام کرو۔"[1]

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا میں تمھیں وہ عمل نہ بتاؤں جو تمھارے دشمنوں سے تمھارا بچاؤ کرے اور تمھیں بھرپور روزی دلائے۔ وہ یہ ہے کہ اپنے اللہ سے دعا کیا کرو، رات میں اور دن میں، کیوں کہ دعا مؤمن کا اصل ہتھیار یعنی اس کی خاص طاقت ہے۔"[2]

تشریح: دعا دراصل وہی ہے جو دل کی گہرائی سے اور اس یقین کی بنیاد پر ہو کہ زمین و آسمان کے سارے خزانے صرف اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ و اختیار میں ہیں جو وہ اپنے در کے سائلوں اور مانگنے والوں کو عطا فرماتا ہے اور مجھے جب ہی ملے گا جب وہ عطا فرمائے گا۔ اس کے در کے سوا میں کسی سے نہیں پا سکتا، اس یقین اور اپنی سخت محتاجی اور کامل بے بسی کے احساس سے بندے کے دل میں جو خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے جس کو قرآن مجید میں "اضطرار" سے تعبیر کیا گیا ہے وہ دعا کی روح ہے اور یہ واقعہ ہے کہ کوئی بندہ جب اس اندرونی کیفیت کے ساتھ کسی دشمن کے حملے سے یا کسی دوسری بلا اور آفت سے بچاؤ کے لیے یا وسعتِ رزق یا اس قسم کی کسی دوسری عام و خاص حاجت کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تو اس کریم کا عام دستور ہے کہ وہ دعا قبول فرماتا ہے، اس لیے بلاشبہ دعا ان بندوں کا بہت بڑا ہتھیار ہے جن کو ایمان و یقین کی دولت اور دعا کی روح و حقیقت نصیب ہو۔

---

[1] جامع الترمذی، الدعوات، باب فی دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الرقم: ۳۵۴۸

[2] معارف الحدیث، الاذکار، دعا کی مقبولیت: ۵/۱۲۹

ہر آدمی اپنے طور پر اپنے الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے، اس کے لیے کسی مخصوص الفاظ کی قید نہیں، ہم صرف سمجھانے کے لیے کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کیسے کی جائے یہاں اس کی مثالیں لکھتے ہیں، مثلاً: اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے! چھپے اور کھلے کے جاننے والے! بزرگی اور بخشش والے!

اے اللہ! میں دل سے گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، بس تو ہی ایک معبود ہے، تیرا شریک کوئی نہیں، بادشاہی صرف تیری ہی ہے، تمام تعریفیں صرف تیرے لیے ہی ہیں اور تو ہر بات پر قادر ہے۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے، تو ہی یکتا ہے، تیری مثال کوئی نہیں، تیری ذات کے سوا جو چیز بھی ہے سب نیست و نابود ہونے والی ہے۔

اے آسمان و زمین کے مالک! اے ایسی عزت والے! جس کے حاصل ہونے کا وہم و گمان بھی کسی کو نہیں ہو سکتا، اے فکر کے دور کرنے والے! رنج کے زائل کرنے والے! مجبوروں کی پکار سننے والے! اے دنیا و آخرت میں سب سے بڑے مہربان اور رحم کھانے والے! بس تو ہی مجھ پر رحم فرمائے گا، تو مجھ پر ایسی نعمت فرما دے کہ تیرے سوا مجھے کسی دوسرے کی مہربانی کی ضرورت نہ رہے۔

اے اللہ! تو ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے، کبھی فنا ہونے والا نہیں اور تیرے سوا تمام مخلوق ایک دن مرنے والی ہے، اے وہ ذات جس کو آنکھیں نہیں دیکھ پاتیں اور جس کو خیالات نہیں پا سکتے اور نہ بیان کرنے والے اس کی حمد و ثنا بیان کر سکتے ہیں اور نہ زمانے کے حوادث اس میں کوئی اثر پیدا کر سکتے ہیں اور نہ وہ گردشِ زمانہ سے ڈرتا ہے، پہاڑوں کے وزن، دریاؤں کے پیمانے، بارشوں کے قطرے اور درختوں کے پتے، سب اس کے علم میں ہیں جو ان سب چیزوں کو جانتا ہے، جس پر رات کی تاریکی چھاتی ہے اور دن روشنی ڈالتا ہے، جس سے آسمان دوسرے آسمانوں کو چھپا نہیں سکتا اور

زمین دوسری زمین کو اور نہ سمندر اس چیز کو چھپا سکتے ہیں جو ان کی تہہ میں ہے اور نہ پہاڑ جو ان کے پتھر یلے جگر میں ہے۔ اے وہ ذات! جو ہر جرم پر گرفت نہیں کرتی اور پردہ دری نہیں فرماتی! اے بڑے معاف کرنے والے! سب سے بہتر درگزر کرنے والے! اے بڑی مغفرت فرمانے والے! اے ہر سرگوشی کو جاننے والے! اے ہر شکایت کے لیے آخری بارگاہ! اے بڑے درگزر فرمانے والے! اے بڑے احسان فرمانے والے! ان نعمتوں کے استحقاق کے بغیر اپنی طرف سے نعمت فرمانے والے، اے ہمارے پروردگار! اے ہمارے سردار! اے ہمارے مالک اور اے ہماری خواہش کا آخر مقصود! ہمارے دلوں میں اپنا یقین نصیب فرما، غیر سے نہ ہونے اور آپ سے سب کچھ ہونے کا یقین ہمارے دلوں میں پیوست فرما دیجیے، ایسا یقین نصیب فرما دیجیے کہ آپ کے حکموں پر عمل کرنے اور سارے عالم میں اس کو پھیلانے پر جان و مال اور جذبات کی قربانی کرنا آسان اور لذیذ ہوجائے، آمین۔

قبولیتِ دعا کا وعدہ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ [1]

ترجمہ: ”اور تمھارے پروردگار نے کہا ہے کہ: ”مجھے پکارو، میں تمھاری دُعائیں قبول کروں گا۔“

اس آیت مذکورہ میں اس کا وعدہ ہے کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہے وہ قبول ہوتی ہے۔ مگر بعض اوقات انسان یہ بھی دیکھتا ہے کہ دعا مانگی، مگر وہ قبول نہیں ہوئی۔

[1] سورۃ المؤمن: ٦٠

اس کا جواب ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسلمان جو بھی دعا اللہ تعالیٰ سے کرتا ہے اس کو عطا فرماتا ہے۔ بشرطیکہ اس میں کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ ہو اور قبول فرمانے کی تین صورتوں میں سے کوئی صورت ہوتی ہے:

① جو مانگا وہی مل گیا۔

② اس کی مطلوب چیز کے بدلے اس کو آخرت کا کوئی اجر وثواب دے دیا گیا۔

③ مانگی ہوئی چیز تو نہ ملی، مگر کوئی آفت ومصیبت اس پر آنے والی تھی وہ ٹل گئی۔“ [۱]

اس کے ساتھ ساتھ جس شخص کو یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہو کہ مصیبت و پریشانی کے وقت اس کی دعا قبول کی جائے تو اس کو چاہیے کہ آرام وکشادگی اور فراخی کے وقت دعا کرتا رہے۔ [۲]

اگر ہم سچے دل اور خلوصِ اعتقاد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے موافق قرآن وحدیث کی دعاؤں کو مانگیں گے اور گناہوں سے بچیں گے اور بچائیں گے تو ساری آئی ہوئی اور آنے والی مصیبتیں ٹل جائیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی

آدابِ دعا

دعا میں ان امور کا لحاظ رکھا جائے:

❶ عاجزی وانکساری، یعنی خشوع وخضوع سے دعا کرے۔ اللہ تعالیٰ ان آداب کو خود سکھاتے ہیں: ﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا﴾ [۳] تم اپنے پروردگار کو عاجزی کے ساتھ چپکے چپکے پکارا کرو اور یہ سمجھو کہ میرا رب میری بات کو سنتا اور میری

---

[۱] مسند احمد: مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ، الرقم: ۱۱۱۵۰

[۲] جامع الترمذی، الدعوات، باب ماجاء ان دعوۃ المسلم مستجابۃ، الرقم: ۳۳۸۲

[۳] سورۃ الاعراف: ۵۵

تمام حرکات وسکنات کو دیکھتا ہے۔ وہ میرے سامنے موجود ہے، وہ اپنے ماننے والوں کو ضرور دیتا ہے، محروم نہیں کرتا ہے اور جو اپنی حاجت کو رغبت سے طلب کرے، ایسے لوگوں کی اللہ تعالیٰ تعریف کرتا ہے:

إِنَّهُمْ كَانُوا يُسٰرِعُونَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ۖ وَكَانُوا لَنَا خٰشِعِينَ ۝٩٠ [۱]

ترجمہ: "یقیناً یہ لوگ بھلائی کے کاموں میں تیزی دِکھاتے تھے اور ہمیں شوق اور رُعب کے عالم میں پکارا کرتے تھے اور ان کے دِل ہمارے آگے جھکے ہوئے تھے۔"

۲ دعاؤں میں اپنے گناہوں کا اقرار اور اس بات سے توبہ کیجیے کہ آئندہ ہرگز ایسا کام نہیں کروں گا۔

۳ اپنے نیک کاموں کا واسطہ دے کر سوال کریں، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین آدمیوں کا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ تین آدمی دورانِ سفر بارش کی وجہ سے پہاڑ کے ایک غار میں پناہ کے لیے گئے، ایک چٹان گرنے کی وجہ سے غار کا منہ بند ہوگیا۔ ہر ایک نے اپنے اپنے نیک اعمال کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی، پروردگار نے ان کو اس مصیبت سے نجات دی۔ [۲]

۴ دعا سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے اور وضو کرنے کے بعد دو رکعت نفل نماز پڑھے۔ ارشادِ نبوی ہے:

---

[۱] سورۃ الانبیاء: ۹۰

[۲] صحیح مسلم، الذکر والدعاء......، باب قصۃ اصحاب الغار، الرقم: ۲۷۴۳

”جس نے اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھی پھر اپنے رب سے دعا کی تو اس کی دعا دیر و سویر ضرور قبول ہوگی۔“ [1]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے وضو کر کے دعا کی تھی۔ [2]

۵ دعا کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کیجیے کیوں کہ شریعت نے نماز کا رخ اسی کو بنایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرتے تھے، جیسا کہ استسقاء (بارش کے لیے دعا) کے وقت کیا تھا۔ [3]

۶ دعا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف کیجیے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیے، پھر دعا کر کے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج کر ختم کیجیے۔ یعنی دعا سے پہلے اور دعا کے بعد حمد وصلوٰۃ ہونا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”جس کو اللہ تعالیٰ یا کسی انسان کی طرف ضرورت ہو تو اس کو چاہیے کہ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور مجھ پر درود بھیجے، پھر دعا کرے۔“ [4]

۷ دونوں ہاتھ کشادہ کر کے چہرے اور دونوں مونڈھوں کے مقابلہ میں اٹھائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح ہاتھ اٹھاتے اور فرماتے:

”اللہ تعالیٰ کے سامنے جب کوئی دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہے تو خالی ہاتھ واپس کرتے ہوئے اللہ کو شرم آتی ہے۔“ [5]

---

۱ مسند احمد، مسند القبائل، ومن حدیث ابی الدرداء، الرقم: ۲۸۰۴۵

۲ صحیح البخاری، الدعوات، باب الوضوء عند الدعاء، الرقم: ۷۳۸۳

۳ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ الاستسقاء، الرقم: ۸۹٤

۴ جامع الترمذی، الوتر، باب ماجاء فی صلاۃ الحاجۃ، الرقم: ٤۷۹

۵ مأخذ سنن ابی داؤد، الوتر، باب الدعاء، الرقم: ۱٤۸۸

لہٰذا مسنون طریقہ یہی ہے کہ دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے، چاہے فرض کے بعد ہو یا سنت کے بعد۔ چاہے دن کے کسی وقت میں ہو یا رات کے کسی وقت میں۔

۸ دعا سے فراغت کے بعد دونوں ہاتھوں کو چہرے پر پھیرنا چاہیے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”یعنی جب دعا سے فراغت پالو تو ان ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لیا کرو۔“ [۱]

۹ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کے ساتھ دعا کرنی چاہیے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا [۲]

تَرجَمہ: ”اور اسمائے حسنیٰ (اچھے اچھے نام) اللہ ہی کے ہیں۔ لہٰذا اُس کو انھی ناموں سے پکارو۔“ [۳]

۱۰ دعا و استغفار تین مرتبہ کرنی چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین بار دعا فرماتے تھے۔ [۴]

۱۱ دعا میں جلدی نہیں کرنی چاہیے۔ جب تک قبول نہ ہو دعا کرتے جاؤ اور یہ نہ کہو کہ اتنے دنوں سے دعا مانگ رہا ہوں قبول نہیں ہوتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

[۱] سنن ابی داؤد، الصلاۃ، باب الدعاء، الرقم: ۱۴۸۵

[۲] سورۃ الاعراف: ۱۸۰

[۳] اسمائے حسنیٰ کی تشریح احباب بیت العلم نے ”شرح اسمائے حسنیٰ“ کے نام سے کی ہے۔ جس کا مطالعہ ان شاء اللہ ہر وقت یادِ الٰہی اور تقویٰ والی زندگی نصیب ہو جانے کا ذریعہ ہوگا اور بچوں کے لیے بھی نہایت مفید ھدیۃ الاطفال کی سیریز میں ”اسمائے حسنیٰ“ کے نام سے ایک کتاب چھاپی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے ناموں کا اردو اور انگریزی میں ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔ جس سے بچے کی دینی تربیت ہوگی اور اللہ تعالیٰ سے تعلق بھی مضبوط ہوگا۔

[۴] صحیح مسلم، الجهاد والسیر، باب مالقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اذی المشرکین والمنافقین، الرقم: ۱۷۹۴

"تمھاری دعا قبول کی جاتی ہے جب تک کہ جلدی نہ کرو اور جلدی یہ ہے کہ کہے: میں دعا کرتا ہوں قبول نہیں ہوتی۔" [۱]

⓬ کسی گناہ کی (یعنی ایسی دعا جس میں کوئی حرام چیز یا حرام مال کا سوال ہو یا ناتا کاٹنے کے لیے ہو) دعا نہ کیجیے کیوں کہ ایسی دعا قبول نہیں ہوتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"بندے کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک کہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔" [۲]

⓭ دعا میں شرائط نہ لگائی جائیں یعنی یہ نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو یہ کام کر دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قسم کے کلمات سے منع فرماتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"جب دعا کرو تو یہ نہ کہو اے اللہ! اگر تو چاہے تو بخش دے اور اگر تو چاہے تو رحم کر دے، بل کہ نہایت عزم و پختگی سے سوال کرے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے، کوئی اس کو مجبور نہیں کر سکتا۔" [۳]

⓮ اگر امام ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے لیے اور تمام مقتدیوں کے لیے دعا کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"مقتدیوں کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے ہی دعا نہ کرے، اگر ایسا کرے گا تو خیانت کرے گا۔" [۴]

---

[۱] سنن ابی داؤد، الصلاۃ، باب الدعاء، الرقم: ۱۴۸۴

[۲] صحيح مسلم، الذكر و الدعاء..... باب بيان انه يستجاب للداعي مالم يعجل..... الرقم: ۲۷۳۵

[۳] صحيح البخاری، الدعوات، باب ليعزم المسألة فانه لا مكره له، الرقم: ٦٣٣٨

[۴] جامع الترمذی، الصلاۃ، باب ماجاء فی كراهية ان يخص الامام نفسه..... الرقم: ۳۵۷

۱۵ اور ہر دعا کرنے والے کو چاہیے کہ اپنے لیے دعا کرے تو مخصوص نہ کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی کو یہ دعا مانگتے سنا:

"اے اللہ! مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم کر اور ہمارے سوا کسی پر رحم نہ کر۔" تو فرمایا:

"اس نے اللہ کی کشادہ رحمت کو تنگ کر دیا۔" [۱]

۱۶ تمام حاجتوں کو اللہ ہی سے مانگیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اپنے رب سے ہر چیز مانگو، حتیٰ کہ جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اللہ ہی سے مانگو۔" [۲]

۱۷ دعا کو "آمین" حمد اور درود پر ختم کرنا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دعا کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: "اِنْ خَتَمَ بِاٰمِيْنَ فَقَدْ اَوْجَبَ." [۳]

یہ دعا مقبول ہے اگر آمین پر ختم کیا۔

دعا کی قبولیت کے اوقات اور مقامات

یوں تو اللہ تعالیٰ ہر وقت سنتا اور بندوں کی حفاظت اور خبر گیری کرتا رہتا ہے، وہ کبھی بھی غافل نہیں ہوتا، اس کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنی عبادت و مناجات کے لیے بعض ایسے خاص خاص اوقات مقرر کر دیے ہیں کہ ان وقتوں میں دعائیں بہت جلد قبول ہوتی ہیں جو ذیل میں درج ہیں:

۱ ہر رات کا آخری حصہ: اس وقت اللہ تعالیٰ بندوں سے فرماتے ہیں کہ تم لوگ

---

۱ صحيح البخاري، الادب، باب رحمة الناس والبهائم، الرقم: ٦٠١٠

۲ صحيح ابن حبان، الرقائق، باب الادعية، الرقم: ٨٩٤

۳ سنن ابي داؤد، الصلاة، باب التامين وراء الامام، الرقم: ٩٣٨

مجھ سے مانگو میں دوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"ہمارا پروردگار ہر رات کے آخری حصے میں آسمانِ دنیا پر آکر فرماتا ہے: کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے، میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی ہے مجھ سے مانگنے والا، جو مجھ سے مانگے میں اس کو دوں، کوئی ہے مجھ سے مغفرت مانگنے والا میں اس کی مغفرت کروں۔" [1]

اور بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر رات کی نصف میں بھی دعا قبول ہوتی ہے۔ [2]

۲ جمعہ کی رات: جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

"جمعہ کی رات میں ایک ایسی ساعت (گھڑی) ہے کہ اس میں دعا قبول کی جاتی ہے۔" [3]

۳ جمعہ کے دن میں بھی ایک وقت ہے کہ اس میں ضرور دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"جمعہ کے دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ جس مسلمان کو وہ ساعت مل جائے، اس میں وہ اللہ تعالیٰ سے بھلائی مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور دے گا۔" [4]

اکثر علما کی رائے میں وہ عصر کے بعد آفتاب کے غروب ہونے کا وقت ہے۔

---

[1] صحیح البخاری، الدعوات، باب الدعاء نصف اللیل، الرقم: ۶۳۲۱

[2] سنن ابن ماجه، اقامة الصلاة والسنة فیها، باب ماجاء فی ای سیاعات افضل، الرقم: ۱۳۶۷

[3] نزل الابرار: ۴۱

[4] صحیح البخاری، الدعوات، باب الدعاء فی الساعة التی فی یوم الجمعة، الرقم: ۶۴۰۰

۴ شب قدر میں: قرآن وحدیث میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ [۱]

۵ اذان کے وقت دعا قبول ہوتی ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"دو وقت دعا رد نہیں کی جاتی، اذان کے وقت اور کافروں سے لڑتے وقت۔" [۲]

۶ فرض نمازوں کے بعد دعا قبول ہوتی ہے: حدیث میں ہے کہ ایک صحابی نے دریافت کیا تھا کہ اے اللہ کے رسول! کس وقت دعا قبول ہوتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"رات کے وقت اور فرض نمازوں کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔" [۳]

۷ سجدے کی حالت میں دعا قبول ہوتی ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"سجدے میں بندہ اپنے رب کے بہت نزدیک ہوجاتا ہے تو زیادہ دعا مانگا کرو۔" [۴]

۸ قرآن مجید کی تلاوت اور ختمِ قرآن مجید کے وقت دعا مقبول ہوتی ہے۔ [۵]

۹ عرفہ کے دن (ذی الحجہ کی نویں تاریخ) کو دعا قبول ہوتی ہے: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"عرفہ کا دن دعا کے لیے بہترین دن ہے۔" [۶]

۱۔ حصن حصین، دعا کی قبولیت کے اوقات: ۵۵

۲۔ سنن ابی داؤد، الجهاد، باب الدعاء عند اللقاء، الرقم: ۲۵۴۰

۳۔ جامع الترمذی، الدعوات، ماجاء فی عقد التسبيح: ۲/۱۸۷

۴۔ صحیح مسلم، الصلاة، باب مایقال فی الرکوع والسجود، الرقم: ۴۸۲

۵۔ مصنف ابن ابی شیبة، فضائل القران، فی الرجل اذا ختم مایصنع، الرقم: ۳۰۰۴۰

۶۔ جامع الترمذی، الدعوات، باب فی دعاء یوم عرفة، الرقم: ۳۵۸۵

(10) رمضان شریف کے مہینے میں اور روزہ افطار کرتے وقت دعا قبول ہوتی ہے:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تین قسم کے لوگوں کی دعا قبول ہوتی ہے ایک ان میں روزہ دار بھی ہے جب وہ روزہ کھولے۔[1]

(11) زمزم کا پانی پیتے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔[2]

(12) امام کے ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پڑھ کر آمین کہنے کے بعد:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"جب امام آمین کہے تم بھی آمین کہو۔ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی تو اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔"[3]

(13) اذان و اقامت کے درمیانی وقفے میں۔[4]

(14) تہجد کے وقت۔[5]

(15) دو رکعت صلوٰۃ الحاجت پڑھ کر۔[6]

(16) مرغے کی بانگ (اذان) کے وقت۔[7]

جن جن مقامات پر دعا مقبول ہوتی ہے، وہ مقامات یہ ہیں:

(1) بیت اللہ شریف

(2) مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

---

1. جامع الترمذی، الدعوات، باب سَبَقَ المفردون، الرقم: ٣٥٩٨
2. المستدرك، المناسك، الرقم: ١٧٩١
3. صحیح البخاری، الدعوات، باب التأمین، الرقم: ٦٤٠٢
4. سنن ابی داؤد، الصلاۃ، باب ما جاء فی الدعاء بین الاذان والاقامۃ، الرقم: ٥٢١
5. حصن حصین: ٤٥
6. جامع الترمذی، الصلاۃ، باب ما جاء فی صلاۃ الحاجۃ، الرقم: ٤٧٩
7. کتاب الدعاء: ١٦٧

۳ بیت المقدس

۴ رکن و مقامِ ابراہیم کے درمیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”رکن (یمانی) و مقامِ (ابراہیم) کے درمیان ملتزم ہے۔ اس جگہ جو بیمار مصیبت زدہ دعا کرے گا اچھا ہو جائے گا۔“ [۱]

۵ صفا و مروہ پہاڑیوں پر۔ حدیث میں ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہِ صفا پر چڑھ کر اللہ تعالیٰ کی وحدت و عظمت اور تہلیل بیان فرمائی۔ پھر اس کے درمیان دعا کی اور مروہ پر بھی اسی طرح کیا۔

۶ جہاں سعی کی جاتی ہے (یعنی صفا اور مروہ پر)۔ [۲]

۷ مقامِ ابراہیم کے پیچھے۔ [۳]

۸ عرفات میں۔ [۴]

۹ مشعر الحرام مزدلفہ میں۔ [۵]

۱۰ دونوں جمروں کے پاس یعنی جمرہ صغریٰ اور جمرہ وسطیٰ کے پاس کنکریاں مارنے کے بعد۔ [۶]

---

۱ نزل الابرار: ۴۵

۲ سنن ابی داؤد، مناسک، صفۃ حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۱/ ۲۶۲

۳ حصن حصین: ۶۷

۴ کنز العمال، أذکار: ۲/ ۴۷، الرقم: ۳۳۵۵

۵ صحیح المسلم، الحج، باب حج النبی: ۱/ ۳۹۹

۶ صحیح البخاری، الحج، باب الدعاء عند الجمرتین، الرقم: ۱۷۵۳

کن کن لوگوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں

احادیث میں مذکور ہے کہ بعض لوگوں کی دعائیں بہت جلد قبول ہوتی ہیں۔ ان میں کچھ لوگ یہ ہیں:

۱ مظلوم بے قرار کی۔

۲ مسافر کی۔

۳ ماں باپ[۱] کی اولاد کے لیے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”تین آدمیوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں: باپ کی، مسافر کی، مظلوم کی۔“[۲]

۴ نیک، فرماں بردار اولاد کی دعا اپنے ماں باپ کے حق میں قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”آدمی کا جب (انتقال کے بعد اللہ تعالیٰ کے یہاں) درجہ بلند ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ اتنا بڑا مرتبہ مجھے کہاں سے ملا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تیری اولاد کی دعا کی وجہ سے۔“[۳]

۵ روزہ دار کی دعا۔

۶ امام عادل، منصف بادشاہ کی دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

[۱] ماں باپ کی اطاعت کے لیے مکتبہ دارالہدیٰ کراچی کی کتاب ”والدین کی قدر کیجیے“ کا ضرور مطالعہ کریں۔ اسی طرح ظلم سے بچنے کے لیے مکتبہ بیت العلم کراچی کی کتاب ”مظلوم کی آہ!“ کا بھی مطالعہ کریں یہ دونوں کتابیں بڑی مفید ہیں۔

[۲] سنن ابن ماجہ، الدعاء، باب دعوۃ الوالد و دعوۃ المظلوم، الرقم: ۳۸۶۲

[۳] نزل الابرار: ۲۶

"تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی۔ (قبول ہوتی ہے) روزہ دار کی جب وہ افطار کرے، انصاف کرنے والے امام یا بادشاہ کی اور مظلوم کی۔"[1]

۷ جو مسلمان اپنے غائب مسلمان بھائی کے لیے دعا کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کے لیے جو دعا کرے تو وہ دعا قبول ہوتی ہے۔"[2]

۸ تائب، گناہوں سے توبہ کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہو جاتا ہے گویا اس نے گناہ ہی نہیں کیا۔[3]

۹ حاجی جب تک اپنے گھر واپس نہ آجائے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔[4]

۱۰ حلال رزق کمانے والے کی دعا۔[5]

۱۱ مجاہد کی دعا۔[6]

۱۲ ذکر کرنے والے کی دعا۔[7]

۱۳ پریشان حال کی دعا۔[8]

۱۴ مریض کی دعا۔[9]

---

۱ صحیح ابن حبان، الصوم، باب فضل الصوم، الرقم: ۳۴۲۸

۲ صحیح المسلم، الذکر و الدعاء، باب فضل الدعاء للمسلمین بظهر الغیب، الرقم: ۲۷۳۳

۳ سنن ابن ماجة، زهد، باب ذکر التوبة، الرقم: ۴۲۵

۴ کنز العمال، الاوّل، اذکار، الفصل الرابع: ۲/۴۳، الرقم: ۳۳۰۱

۵ مجمع الزوائد، الزهد، باب فیمن اکل حلالا او حراما، الرقم: ۱۸۱۰۱

۶ شعب الایمان، الثانی عشر، باب فی الرجاء من الله تعالیٰ، الرقم: ۱۱۳۴

۷ مجمع الزوائد، الادعیة، باب فیمن لا یرد دعاؤهم، الرقم: ۱۷۲۲۹

۸ جامع الترمذی، الدعوات، باب دعوة ذی النون، الرقم: ۳۵۰۵

۹ شعب الایمان، الثانی عشر، باب فی الرجاء من الله تعالیٰ، الرقم: ۱۱۳۴

قبولیتِ دُعا کی شرائط

آیت ﴿ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ﴾[1] میں تو بظاہر کوئی شرط نہیں۔ یہاں تک کہ مسلمان ہونا بھی قبولیت دعا کی شرط نہیں ہے۔ کافر کی دعا بھی اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے، یہاں تک کہ ابلیس کی دعا تا قیامت زندہ رہنے کی قبول ہوگئی۔ نہ دعا کے لیے کوئی وقت خاص ہے اور نہ ہی طہارت اور باوضو ہونا شرط ہے۔ مگر احادیثِ صحیحہ میں بعض چیزوں کو موانع قبولیت فرمایا ہے۔ ان چیزوں سے اجتناب لازمی ہے۔[2]

اس جگہ دعا کے چند آداب و شرائط کو بیان کیا جاتا ہے۔ دعا کرنے والا پہلے ان پر ضرور عمل کرے تاکہ اس کی کوششیں کام یاب ہوں۔

(۱) پہلی شرط یہ ہے کہ ایمانِ کامل کے ساتھ اخلاص بھی ضروری ہے، یعنی صرف اللہ تعالیٰ ہی کا خیال دل و دماغ اور زبان پر ہو، غیر کا خیال بالکل نہ ہو۔ کیوں کہ بلا اخلاص کے کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ[3]

یعنی اللہ کو نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے، نہ ان کا خون، لیکن اس کے پاس تمھارا تقویٰ پہنچتا ہے اور فرمایا:

---

[1] سورۃ المؤمن: ۶۰

[2] معارف القرآن: ۷ / ۶۱۲، المؤمن: ۶۰

[3] سورۃ الحج: ۳۷

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۵ [۱]

اطاعتِ الٰہی میں اخلاص کا حکم دیا گیا ہے۔

اور فرمایا: ﴿فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ﴾ اللہ تعالیٰ کو اخلاص سے پکارو اور دعا کرو۔

اور حدیث میں ہے: "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ." [۲] سب کاموں کا دارومدار نیت پر ہے۔ اللہ تعالیٰ غافل دل کی دعا قبول نہیں فرماتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرو قبولیت کا یقینِ کامل رکھتے ہوئے، اس بات کو اچھی طرح سمجھ لو اللہ تعالیٰ غافل اور کھیلنے والے دل کی دعا ہرگز قبول نہیں فرماتا۔" [۳]

۲ دوسری شرط یہ ہے کہ کھانا پینا، پہننا وغیرہ حلال و پاکیزہ کمائی کا ہو، اگر حرام کی آمیزش ہوئی تو دعا قبول نہیں ہوگی۔ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"پراگندہ سر اور گرد آلود آدمی لمبا سفر کرتا ہے پھر دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر اے میرے رب! کہہ کر دعا کرتا ہے، حالاں کہ اس کا کھانا پینا، پہننا حرام طریقوں سے ہے اور حرام ہی سے اس کی پرورش ہوئی ہے تو اس کی دعا کس طرح قبول ہوگی؟ یعنی اس کی دعا قبول نہیں ہوگی۔" [۴]

---

۱ سورة البينة: ۵

۲ صحيح البخاري، بدء الوحي، باب كيف كان بدء الوحي، الرقم: ۱

۳ جامع الترمذي، الدعوات، باب، الرقم: ۳۴۷۹

۴ صحيح مسلم، الزكاة، باب قبول الصدقة من الكسب الطيب وتربيتها، الرقم: ۱۰۱۵

اور فرماتے ہیں:

"جب حاجی حرام مال لے کر حج کو جاتا ہے اور پاؤں رکاب میں رکھتا ہے پھر لَبَّیْکَ پکارتا ہے تو آسمان سے ایک پکارنے والا اس کا جواب دیتا ہے کہ تیرا "لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ" قبول نہیں کیوں کہ تیرا توشہ حرام کا ہے اور خرچہ حرام کا ہے۔ تیرا حج سراسر مردود ہے۔ مقبول نہیں ہے۔" [۱]

اس لیے اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو رزقِ حلال کا حکم دیا:

يَاأَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا [۲]

ترجمہ: "اے پیغمبرو! پاکیزہ چیزوں میں سے (جو چاہو) کھاؤ اور نیک عمل کرو۔"

اور امتیوں کو بھی یہی حکم دیا:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ الخ [۳]

ترجمہ: "اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمھیں رزق کے طور پر عطا کی ہیں، ان میں سے (جو چاہو) کھاؤ۔"

لہٰذا رزق کو پاکیزہ بنانے کی بہت فکر کرنا چاہیے، اگر کوئی تاجر ہے تو دھوکہ دے کر جھوٹ بول کر سودا نہ بیچے اور نہ ہی بھائی کے سودے پر سودا کرے کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[۱] المعجم الاوسط للطبرانی، باب من اسمه محمد بن فضل، الرقم: ۵۲۲۸

[۲] سورۃ المؤمنون: ۵۱

[۳] سورۃ البقرۃ: ۱۷۲

"اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ، فَلَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَّبْتَاعَ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ." [1]

ترجمہ: "مؤمن مؤمن کا بھائی ہے ایمان والے کے لیے جائز نہیں کہ اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے۔"

چناں چہ اس طرح کاروبار کر کے جو شخص مال حاصل کرے گا وہ گناہ گار ہوگا۔

اسی طرح دوسروں کا مال خرید کر جان بوجھ کر پیسہ دینے میں تاخیر نہ کرے، نمازوں کے اوقات میں نماز پڑھ کر کاروبار کرے، زکوٰۃ پوری دے، بہنوں، چھوٹے بھائیوں کا حق نہ دبائے، وہ اس طرح کہ والدین کے انتقال کے فوراً بعد بہنوں، چھوٹے بھائیوں کا حصہ میراث سے تقسیم کر کے الگ حساب کرلے، اگر یہ کام فوراً نہ کیا جائے تو آگے چل کر معاملات کو صاف رکھنا بہت مشکل ہوتا ہے بل کہ یہی وہ وجہ ہے جس سے جائداد میں نسل در نسل حرام اموال کی ملاوٹ چل پڑتی ہے، پھر اُس حرام اموال سے مکمل طور پر چھٹکارہ حاصل کرنا سب کے لیے ناممکن نہیں تو آسان بھی نہیں ہوتا۔

اسی طرح ملازم آدمی ملازمت کے اوقات میں ڈنڈی نہ مارے، کیوں کہ ڈنڈی مارنے کے بعد جو تنخواہ حاصل ہوگی اس میں حرام مال بھی شامل ہوگا۔

۳ تیسری شرط یہ ہے کہ دعا کرنے والا جھوٹ بولنے، مکر وفریب کرنے، قمار بازی، شراب نوشی، حسد، تکبر، کینہ اور غیبت وچغلی وغیرہ جیسے گناہ کرنے سے بچے، کیوں کہ یہ سب گناہ کبیرہ ہیں۔ قرآن وحدیث میں ان کی بڑی برائی بیان کی گئی ہے اور ان گناہوں کی نحوست دعا کی قبولیت میں مانع بنتی ہے۔

چوں کہ انسان کم زور ہے، گناہ ہوجاتے ہیں، لہٰذا توبہ کرے، یعنی اپنے گناہ اللہ تعالیٰ سے معاف کروانے کی فکر کرے۔

---

[1] صحیح مسلم، النکاح، باب تحریم الخطبة علی خطبة اخیه، الرقم: ۱٤۱٤

دعا کی قبولیت کے لیے ایک اہم شرط

"اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرْ"

"حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ گھر تشریف لائے تو میں نے چہرہ انور پر ایک خاص اثر دیکھ کر محسوس کیا کہ کوئی اہم بات پیش آئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے کچھ بات چیت نہیں فرمائی اور وضو فرما کر مسجد میں تشریف لے گئے، میں حجرہ کی دیوار سے لگ کر سننے کھڑی ہوگئی کہ کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور حمد وثنا کے بعد ارشاد فرمایا:

"لوگو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرْ" (اچھائی کا حکم اور برائی سے منع) کرتے رہو، مبادا وہ وقت آجائے کہ تم دعا مانگو اور قبول نہ ہو، تم سوال کرو اور سوال پورا نہ کیا جائے، تم اپنے دشمنوں کے خلاف مجھ سے مدد چاہو اور میں تمھاری مدد نہ کروں۔"

یہ کلماتِ طیبات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائے اور منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔" [1]

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ایک جلیل القدر صحابی ہیں، فرماتے ہیں کہ تم "اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرْ" کرتے رہو، ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر ایسے ظالم بادشاہ کو مسلط کردے گا جو تمھارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے، تمھارے چھوٹوں پر

---

[1] مسند احمد، حديث السيدة عائشة رضى الله عنها، الرقم: ٢٥٧٦٩

رحم نہ کرے، اس وقت تمھارے برگزیدہ لوگ دعائیں کریں گے تو قبول نہ ہوں گی، تم مدد چاہو گے تو مدد نہ کی جائے گی، مغفرت مانگو گے تو مغفرت نہ ملے گی۔ [1]

اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتے ہیں:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ○ [2]

ترجمہ: ”اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمھاری مدد کرے گا اور تمھارے قدم جما دے گا۔“

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَنْصُرُكُمْ مِنْ بَعْدِهِ ۗ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ○ [3]

ترجمہ: ”اگر اللہ تمھاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب آنے والا نہیں اور اگر وہ تمھیں تنہا چھوڑ دے تو کون ہے جو اس کے بعد تمھاری مدد کرے؟ اور مؤمنوں کو چاہیے کہ وہ اللہ ہی پر بھروسا رکھیں۔“

---

[1] فضائل اعمال، فضائل تبلیغ: ٦١٠

[2] سورۃ محمد: ٧

[3] سورۃ آل عمران: ١٦٠

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کر یہ ارشاد فرمایا کہ تم لوگ "اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ" کرتے رہو، ورنہ اللہ تعالیٰ اپنا عذاب تم پر مسلط کر دیں گے، پھر تم دعا بھی مانگو گے تو قبول نہ ہوگی۔[1]

اب اگر ہم یہ سوچ لیں کہ ہم لوگ اللہ تعالیٰ کی کس قدر نافرمانیاں کرتے ہیں، پھر معلوم ہو جائے گا کہ ہماری کوششیں بیکار کیوں جاتی ہیں، ہماری دعائیں بے اثر کیوں رہتی ہیں۔

اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ کی چند تدابیر

1. اللہ تعالیٰ نے وقت کی جو نعمت ہم سب کو عطا فرمائی ہے اس میں سے تھوڑا سا وقت اس کام کے لیے ضرور فارغ کریں اور اپنی مسجد میں لوگوں کے ساتھ مل کر کوشش کریں تاکہ محلہ کا ہر بالغ فرد اللہ تعالیٰ کے حکموں پر اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں پر عمل کرنے والا اور اس کو پھیلانے والا بنے۔[2]

اگر وہ غیر مسلم ہوں تو ان کو اپنے حسنِ اخلاق اور محبت سے اسلام کی طرف بلانے کی کوشش کریں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ذریعہ بنا دے ان کافروں کے اسلام میں آنے کا۔ اگر آپ اس کوشش میں کامیاب ہو گئے تو یہ لوگ آپ کی وجہ سے جہنم میں جانے سے بچ جائیں گے۔

---

[1] جامع الترمذی، الفتن، باب ماجاء فی الامر بالمعروف والنہی عن المنکر، الرقم:۲۱۶۹

[2] دعوت وتبلیغ کے مقاصد، فضائل، شرعی اور منہجِ نبوت پر اس کا طریقۂ کار، قرآن کریم، احادیثِ مبارکہ اور مستند واقعات وحکایات کی روشنی میں جاننے کے لیے مکتبہ بیت العلم کی کتاب "دعوت وتبلیغ کے فضائل" کا عمل اور سارے عالم میں دین پھیلانے کی نیت اور جذبے سے مطالعہ کرنا ان شآء اللہ تعالیٰ بہت مفید ہوگا۔

❷ اگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ آپ سے ملنے والے لوگ مسلمان ہیں تو اس بات کی کوشش کیجیے کہ وہ پورے دین پر خود بھی عمل کرنے والے ہوں اور اس دین کو سارے عالم میں پھیلانے والے بنیں، اس بات کی کوشش کیجیے کہ آپ کے دوست احباب آپ کے ماتحت کام کرنے والے لوگ، اہل وعیال فرائض کے پابند ہوں۔ مرد حضرات کم از کم پانچ وقت کی نماز جماعت کے ساتھ اہتمام سے مسجد میں پڑھنے والے ہوں اور عورتیں گھروں میں وقت کا اہتمام رکھتے ہوئے نمازیں پڑھنے والی ہوں۔

اسی طرح آپ کے گھروں میں جو عورتیں آتی ہیں ان کو گھر کی عورتیں دین پر عمل کروانے کی کوشش کریں، ان کو اچھے ماحول میں آنے کی دعوت دیں، ان کو بٹھا کر فضائلِ اعمال، بہشتی زیور اور اصلاحی خطبات نامی کتابیں پڑھ کر سنائیں۔

❸ اسی طرح اگر آپ گھر کے بڑے ہیں تو اس بات کی کوشش کریں کہ آپ کے خاندان اور دوسرے رشتے داروں کی شادیوں میں اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم نہ ٹوٹے اور آج کل عام طور پر اللہ تعالیٰ کی جو نافرمانیاں رواج میں شامل ہوگئی ہیں، ان سے ہر ممکن طور پر بچنے اور بچانے کی کوشش کریں۔

آپ اپنے گھر والوں اور رشتہ داروں کا ایسا ذہن بنائیں کہ وہ کہیں: جس دعوت میں فوٹو، مووی اور گانے بجانے کی لعنت ہوگی وہاں ہم نہیں جائیں گے اس لیے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے، لہٰذا ہم کوئی کام ایسا نہیں کر سکتے جس کو ہمارے مالک، آقا نے منع فرمایا ہو اور مووی کئی قسم کے گناہوں کا مجموعہ ہے۔

کتنے افسوس کی بات ہے کہ عورت قبر میں چلی جائے، لیکن اس کے بے پردگی کی حالت والی تصویر مووی میں محفوظ ہو اور اس کو جو بھی جہاں بھی دیکھے وہ اس کو دیکھ کر

لذت اٹھائے، یہ تو مر چکی ہو، لیکن اس کا گناہ زندہ ہو۔ ایک عورت جس کو اللہ نے شوہر کے لیے بنایا تھا، اب سینکڑوں لوگوں کی پُر ہوس نظروں کا نشانہ بنی ہوئی ہے۔

اس لیے مووی، فوٹو بنوانا یا بنانا، نامحرم لوگوں کا دلہن کے پاس منہ دکھائی کی رسم کے وقت آنا، ایسا میک اَپ استعمال کرنا جس سے وضو، نماز نہ ہو ان سب خرافات سے بچیں اور بچانے کی کوشش کریں۔

❹ اللہ تعالیٰ نے اگر آپ کو خاندان میں اثر ورسوخ اور وجاہت عطا فرمائی ہے تو اس کو کام میں لائیں اور اثر ورسوخ ہوتے ہوئے لوگوں کو بری باتوں سے نہ روکنا گویا اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کی ناقدری ہے، لہٰذا ہر موقع پر اپنے اثر ورسوخ کے ذریعے نیکی کو فروغ دینے اور برائی کو مٹانے کی جو بھی کوشش آپ کر سکتے ہوں، ان سے دریغ نہ کریں۔

❺ اپنے بچوں بچیوں کے لیے اچھی لائبریری بنائیں، ٹی وی سے بچائیں، ٹی وی، موبائل اور کمپیوٹر وغیرہ جیسے کھیل، تماشوں میں مشغولیت اللہ تعالیٰ کی یاد اور عبادات سے غافل کرنے والی ہے۔ رات دیر تک ٹی وی کے پروگرام دیکھنا اور دیر سے سونا فجر کی فرض نماز کو قضا کرنے کا سبب بن جاتا ہے اور جب نماز جیسی اہم عبادت ہی کو چھوڑ دیا جائے تو زندگی میں برکت[1] اور سکون کیسے حاصل ہوگا؟ کیوں کہ نماز اور دیگر عبادات میں کوتاہی کی وجہ سے عموماً رزق میں برکت نہیں رہتی اور اسی معاشی تنگی کی

---

[1] برکت اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا فضل ہے جو ایسی جگہ سے آتا ہے جہاں سے انسان کو وہم وگمان بھی نہیں ہوتا، برکت کا مدار کثرتِ وسائل پر نہیں بل کہ موجودہ وسائل کے درست استعمال پر ہے۔

برکت کسے کہتے ہیں؟ برکت کیسے حاصل ہوتی ہے؟ بے برکتی کے اسباب کیا ہیں؟ حصولِ برکت کے لیے کن دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہیے؟ قرآن کریم، احادیثِ مبارکہ اور مستند واقعات وحکایات کی روشنی میں جاننے کے لیے مکتبہ بیت العلم کی کتاب "برکت کیسے ملے؟" کا مطالعہ اِن شآءَ اللہ تعالیٰ بہت مفید رہے گا۔

وجہ سے عام طور پر میاں بیوی میں لڑائی جھگڑے رہتے ہیں تو ان تمام بے برکتیوں کا اصل سبب یہی ٹی وی کی لعنت ہے۔لہٰذا اپنے بچوں اور بچیوں کو ٹی وی سے بچائیں۔

بچوں میں ٹیلی ویژن،موبائل اور کمپیوٹر کا شوق بڑھتا جا رہا ہے۔بچوں کو ٹیلی ویژن اور ڈش کی وبا سے بچایا جائے،کیوں کہ یہ چیز براہِ راست بچوں کے لیے ناقابلِ تلافی نقصانات کا پیش خیمہ ثابت ہو رہی ہے،مثلاً: بچوں کی پڑھائی میں عدم دل چسپی، وقت کا ضیاع،بچوں کی آنکھوں پر ٹیلی ویژن سے نکلنے والی برقی شعاعوں کے مضر اثرات اور سب سے بڑھ کر آخرت کا نقصان، بے ہنگم،جنسی خیالات، بدزبانی، اخلاقی برائیاں،اداکاروں،گویوں،کھلاڑیوں کے نام رٹنا وغیرہ وغیرہ۔

بعض بچے تو اتنی دل چسپی لیتے ہیں کہ جسے ریاضت کہنا چاہیے اور اتنے قریب سے ٹیلی ویژن دیکھنے کے عادی ہیں کہ ان کی گردن کے پٹھے متاثر ہوتے ہیں۔ایسے بچوں کے لیے ٹیلی ویژن ایک نشے کا سا اثر رکھتا ہے۔ایسا نشہ جسے چھڑانا والدین کے لیے دن رات کی پریشانی بن جاتا ہے۔

آیئے! آج سے عزم کرلیں کہ اپنے گھر سے ٹی وی جو دراصل فواحش کے ٹی بی کی بیماری پیدا کرتا ہے،فوراً نکال دیں گے اور کبھی بھی نہیں دیکھیں گے اپنے بچوں اور تمام نونہالوں کو بھی ٹی وی سے بچائیں گے۔

اسی طرح کمپیوٹر حتی الامکان گھر میں نہ رکھیں،اگر ضروری ہو تو انٹرنیٹ نہ ہو اور کسی بند کمرے میں نہ ہو،کھلے لان میں رکھیں،کہیں اکیلے کمرے میں شیطان ان کو دھوکہ نہ دے اور وہ انٹرنیٹ کے ذریعے یا سی ڈی روم کے ذریعے فلمیں وغیرہ نہ دیکھیں،لہٰذا بچوں کو کتابوں کا شوق دلائیں اور اچھی اچھی کتابیں لا کے ان کو دیں

یہ مندرجہ ذیل کتابیں گھر میں ضرور رکھیں۔

① ذوق شوق کی مکمل سیریز (پانچ حصے)

- کہانی کہانی
- علم وعمل
- سنوسناؤ
- پڑھتے پڑھتے
- بلاعنوان

② ہدیہ اطفال کی مکمل سیریز (پانچ حصے)

- اسمائے حسنیٰ
- السلام علیکم
- ماشاءاللہ
- سبحان اللہ
- مسنون دعائیں

③ تابعین کے واقعات (دوجلدیں)

④ صحابہ کے واقعات (دوجلدیں)

یہ تمام کتابیں بیت العلم نے بفضلہ تعالیٰ چھپوائی ہیں۔ کسی بھی قریبی کتب خانے یا براہِ راست بیت العلم سے مل سکتی ہیں۔

❻ اسی طرح اپنے گھر کی خواتین کو پردے کا پابند بنائیں، ان سے کہیں کہ جب کسی تقریب میں جائیں تو مخلوط محفلوں سے بچیں۔ جہاں آپ کو پتا چلے کہ پردے کا کوئی خیال نہیں ایسی محفلوں میں جانے سے آپ پرہیز کریں۔ جائیں بھی تو آپ پردے میں رہیں، خودبخود رشتہ داروں کو محسوس ہو جائے گا کہ اس عورت کے لیے ہمیں پردے کا انتظام کرنا ہے۔ ایسی بھی مثالیں ہیں کہ بعض نیک بیبیاں اپنی بہنوں کی شادی میں چلی گئیں اور ان کی شادی میں پردے کا اہتمام نہیں تھا، وہ ایک ہفتہ اس گھر کے اندر برقعے کی کیفیت میں رہیں۔ نیک بچیاں شرعی حقوق بھی پورے کرتی ہیں، مگر اللہ کے حکم کو بھی مدنظر رکھتی ہیں، اس سے بھی پیچھے نہیں ہٹتیں۔

جو دعا دل سے نکلتی ہے وہ قبول ہوتی ہے

حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم ارشاد فرماتے ہیں: سچ کہتا ہوں کہ جو دعا دل سے ہو کبھی یاد نہیں کہ قبول نہ ہوئی ہو۔ ضرور قبول ہوتی ہے اور اگر کوئی دعا قبول نہیں ہوتی تو اس میں اپنی ہی کوتاہی ہوتی ہے، میں نے تو ہمیشہ تجربہ کیا ہے، مانگنے والا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں سے دینے میں کوئی کمی نہیں۔ ہمارے حضرت ڈاکٹر عبدالحیٔ رحمۃ اللہ علیہ کا شعر ہے: ؎

کوئی جو ناشناس ادا ہو تو کیا علاج
اس کی نوازشوں میں کوئی کمی نہیں[1]

اگر ایک مرتبہ انسان اللہ تعالیٰ سے دل سے مانگے اور مانگنے کے طریقہ سے مانگے، جیسے ایک بھکاری بھیک مانگتا ہے، اسی طرح مانگے اور اس یقین کے ساتھ مانگے کہ دینے والا ضرور دے گا تو اللہ تعالیٰ ضرور دعا قبول فرماتا ہے۔ اگر کوئی دعا قبول نہ ہو تو اپنی کوتاہی ہے۔ مثلاً حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول نہیں فرماتے جو غافل اور کھیلنے والے دل کی طرف سے کی جائے[2] منہ سے دعا مانگ رہے ہیں اور دل و دماغ کہیں اور اٹکا ہوا ہے۔ دل سے خشوع و خضوع سے دعا نہیں کی جا رہی۔

لہٰذا ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہیے کہ کوئی تکلیف دہ حال آئے یا کوئی رنج و غم کی بات پیش آئے تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی سے مانگے اور ساتھ ساتھ ان تدابیر پر بھی عمل کرے:

1. غم کی باتوں کو زیادہ یاد نہ کرے، اسے بھلا دیں اور اپنے آپ کو کسی دوسرے

---

[1] اصلاحی خطبات: ۷/ ۲۹۰، مرنے سے پہلے موت کی تیاری کیجیے

[2] جامع الترمذی، الدعوات، باب، الرقم: ۳۴۷۹

کام میں مشغول کرلے۔ یاد رکھیے غم اور پریشانی کے موقع پر فارغ نہ بیٹھیں، اگر آپ کا کوئی دوست، بھائی، بہن کسی وجہ سے پریشان ہیں یا کسی اچانک آئی ہوئی مصیبت میں مبتلا ہیں تو آپ فوراً ان کو مشغول کرنے کی فکر رکھیں۔ پریشانی میں فارغ بیٹھنا بہت سی دوسری پریشانیوں کے پیدا کرنے کا سبب ہوتا ہے۔

۲ اپنے کسی اچھے تجربہ کار دین دار دوست سے ضرور مشورہ کرلے، دل ہی دل میں اندر اندر گھٹنے کی بجائے کسی کو اپنا غم بتادیا جائے تو بوجھ ہلکا ہوجاتا ہے، لہٰذا کسی کو ضرور بتادیں، لیکن کسی ایسے کو بتایئے جو واقعی آپ کا ہمدرد ہو یا اپنی بیوی سے مشورہ کیجیے یا والد، والدہ، بھائی، بہن سے بشرطیکہ یہ لوگ راز کی حفاظت کرنا جانتے ہوں۔

۳ وقتاً فوقتاً جب بھی غم یاد آئے دو رکعت "صلوٰۃ الحاجت" پڑھ لے اور اس کے بعد دعا مانگے۔ "اِنْ شَآءَ اللہُ تَعَالٰی" اس طرح کرنے سے دل کو اطمینان بھی ملے گا اور اتنا ہی اجر و ثواب ملے گا جتنا پہلی مرتبہ اس غم کو برداشت کرنے پر ملا تھا۔

۴ صدقہ کا اہتمام کرے کہ صدقہ بلا کو کھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے غصہ کو دور کرتا ہے۔ لہٰذا صدقہ دینے کا اہتمام کرے اور اپنی آمدنی کا کچھ حصہ متعین کرکے ہر ماہ اس میں سے نکال کر ایک تھیلی میں ڈال دے کہ یہ حاجت مندوں، مسکینوں، بیواؤں، یتیموں کے لیے ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ اس تھیلی میں جمع شدہ رقم آپ کو مجبور کرے گی کہ اس کو خرچ کرو...... اور پھر "اِنْ شَآءَ اللہُ تَعَالٰی" خرچ کرنے کے اچھے بہترین مواقع ملیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کے کاموں میں اور اللہ تعالیٰ کے بندوں پر خوب خوب خرچ کرنے والا بنائے۔ آمین [1]

---

[1] بچوں کے اندر واقعات اور بزرگوں کے اقوال کے ذریعے سخاوت، ایثار اور قربانی دینے کی عادت پیدا کرنے کے لیے مکتبہ بیت العلم کی کتاب "سخاوت کیجیے" کا مطالعہ کروانا اِنْ شَآءَ اللہُ تَعَالٰی بہت مفید ثابت ہوگا۔

قرآنی دعائیں اور ان کی فضیلت

قرآن مجید میں اس قسم کی بے شمار آیتیں ہیں کہ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنا چاہیے اور ہر چیز کو اسی سے مانگنا چاہیے۔ قرآن وحدیث کی دعاؤں میں جو تاثیر ہے وہ اور دعاؤں میں نہیں ہوسکتی۔ اگر آپ گہری نظر سے دیکھیں تو ہر دعا میں عقیدے کی درستگی موجود ہے، کیوں کہ بغیر اس کے کوئی عمل مقبول نہیں۔

قرآنی دعائیں خود اللہ تعالیٰ نے انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کو تعلیم فرمائیں جن کی برکت سے ان کی ضرورتیں اور حاجتیں پوری ہوئیں، کیوں کہ دوسرے انسانوں کی طرح وہ بھی انسان ہی تھے، جو دوسرے انسانوں کو ضرورتیں پیش آتی ہیں ان کو بھی آیا کرتی تھیں، وہ بھی جب بیمار ہوتے تھے تو صحت اللہ تعالیٰ ہی سے چاہتے تھے۔

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۝ [1]

ترجمہ: "اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو مجھے شفا دیتا ہے۔"

لوگ ستاتے تو ان سے نجات کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست بدعا ہوتے:

رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ [2]

ترجمہ: "میرے پروردگار! مجھے ظالم لوگوں سے بچالے۔"

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لغزش ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں یہ

---

[1] سورة الشعراء: ۸۰

[2] سورة القصص: ۲۱

بات ڈالی کہ تم یہ دعا مانگو ہم تمھاری لغزش معاف کردیں گے تو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دعا مانگی:

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ﱡ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝[1]

ترجمہ: ”اے ہمارے پروردگار! ہم اپنی جانوں پر ظلم کر گزرے ہیں، اور اگر آپ نے ہمیں معاف نہ فرمایا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم نامراد لوگوں میں شامل ہو جائیں گے۔“

اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرما کر عفو و کرم سے مشرف فرمایا۔ حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تکلیف و مصیبت میں یہ دعا مانگی:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝[2]

ترجمہ: ”(یا اللہ!) تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہر عیب سے پاک ہے، بے شک میں قصوروار ہوں۔“

اس دعا کی برکت سے حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دریا اور مچھلی کے پیٹ سے نجات ملی۔

---

[1] سورۃ الاعراف: ۲۳

[2] سورۃ الانبیاء: ۸۷

توبہ اور صلوٰۃ التوبہ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ [1]

ترجمہ: ”ہاں مگر جو کوئی توبہ کر لے، ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے تو اللہ ایسے لوگوں کی برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔“

اس آیت کی تفسیر میں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”گناہ کے بدلے ثواب کے کام کرنے لگے، شرک کے بدلے توحید پر جم گئے، بدکاری کے بدلے پاک دامنی حاصل ہوئی، کفر کے بدلے اسلام ملا۔ ایک معنی تو اس آیت کے یہ ہوئے دوسرے معنی یہ ہیں کہ خلوص کے ساتھ ان کی جو توبہ تھی اس سے خوش ہو کر اللہ عزوجل نے ان کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا یہ اس لیے کہ توبہ کے بعد جب کبھی انھیں گناہ یاد آتے تھے تو انھیں ندامت ہوتی تھی یہ غمگین ہو جاتے تھے،

[1] سورۃ الفرقان: ۷۰

شرمانے لگتے تھے اور استغفار کرتے تھے اس وجہ سے ان کے گناہ طاعت سے بدل دیئے گئے، گو وہ ان کے نامۂ اعمال میں گناہ کے طور پر لکھے ہوئے تھے، لیکن قیامت کے دن وہ سب نیکیاں بن گئے۔"[1]

ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہیے کہ گناہوں کو اللہ تعالیٰ سے معاف کروانے کے لیے توبہ کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام اولاد خطا کار ہے، مگر بہترین خطا کار توبہ کرنے والے ہیں۔"[2]

توبہ کے لیے علما نے کچھ شرائط لکھی ہیں، اگر توبہ ان شرائط کے مطابق ہو تو اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوگی ورنہ مردود، وہ شرائط یہ ہیں:

اگر توبہ (جس گناہ سے کر رہا ہے) اس کا تعلق حقوق اللہ سے ہے تو تین شرائط ہیں:

❶ توبہ کرنے سے پہلے گناہ کو بالکل چھوڑ دے۔

❷ کیے ہوئے گناہ پر ندامت اور افسوس کرے۔

❸ آئندہ کے لیے پکا ارادہ کرے کہ دوبارہ یہ گناہ کبھی نہیں کروں گا۔

اسی طرح اگر گناہ کا تعلق بندوں کے حقوق سے ہے تو اس میں مندرجہ بالا شرائط کے ساتھ ایک شرط اور بھی ہے۔ وہ یہ کہ:

جس کی حق تلفی کی ہے اس کا حق ادا کر دے[3] یا اس سے معاف کرا لے اور اگر

---

[1] تفسیر ابن کثیر: ۹۶۵، سورۃ الفرقان: ۷۰

[2] جامع الترمذی، صفۃ القیامۃ والرقائق والورع، باب، الرقم: ۲۴۹۹

[3] شرح النووی، باب فی الحض علی التوبۃ: ۹/ ۱۰۷

یہ ممکن نہ ہو، مثلاً جس کا حق دبایا ہے وہ انتقال کر گیا تو اس صورت میں اس کے ورثاء کو حق ادا کیا جائے اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو اس شخص کی طرف سے اتنا مال صدقہ کر دے اور استغفار بھی کرتا رہے۔[1]

ان شرائط کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش کرے کہ اس کے بغیر توبہ قبول ہونا مشکل ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص سے کوئی گناہ ہو جائے پھر وہ اٹھ کر وضو کرے، پھر نماز پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور معافی طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرما ہی دیتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ
ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَن يَغْفِرُ
الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا
وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٣٥﴾ أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُم مَّغْفِرَةٌ
مِّن رَّبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ﴿١٣٦﴾[2]

---

[1] الدر المختار، اللقطة: ٤/ ٧٢؛

[2] سورة آل عمران: ١٣٥، ١٣٦

ترجمہ: ”اور یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر کبھی کوئی بے حیائی کا کام کر بھی بیٹھتے ہیں یا (کسی اور طرح) اپنی جان پر ظلم کر گزرتے ہیں تو فوراً اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اس کے نتیجے میں اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں......اور اللہ کے سوا ہے بھی کون جو گناہوں کی معافی دے؟......اور یہ اپنے کئے پر جانتے بوجھتے اِصرار نہیں کرتے ﴿۱۳۵﴾

یہ ہیں وہ لوگ جن کا صلہ ان کے پروردگار کی طرف سے مغفرت ہے، اور وہ باغات ہیں جن کے نیچے دریا بہتے ہوں گے، جن میں انھیں دائمی زندگی حاصل ہوگی۔ کتنا بہترین بدلہ ہے جو کام کرنے والوں کو ملنا ہے! ﴿۱۳۶﴾“ [۱]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور معافی حاصل کرنے کا بہترین اور یقینی طریقہ یہ ہے کہ بندہ وضو کر کے پہلے دو رکعت نماز پڑھے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش اور معافی طلب کرے، اگر وہ ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی بخشش کا فیصلہ فرما ہی دے گا۔

اسی سلسلے میں ہم مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان کیا ہوا ایک طریقہ تحریر کرتے ہیں، اگر اس پر عمل کریں تو ”اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالیٰ“ بہت جلد زندگی میں انقلاب آ جائے گا اور گناہ چھوٹنے لگیں گے اور سچی توبہ کی توفیق نصیب ہوگی وہ طریقہ یہ ہے۔

---

[۱] جامع الترمذی، الصلاۃ، ماجاء فی الصلاۃ عند التوبۃ، الرقم: ۴۰۶

دو رکعت نفل نماز توبہ کی نیت سے پڑھ کر یہ دعا مانگو!

"اے اللہ! میں آپ کا سخت نافرمان بندہ ہوں، میں فرماں برداری کا ارادہ کرتا ہوں، مگر میرے ارادے سے کچھ نہیں ہوتا اور آپ کے ارادے سے سب کچھ ہوسکتا ہے، میں چاہتا ہوں کہ میری اصلاح ہو، مگر ہمت نہیں ہوتی، آپ ہی کے اختیار میں ہے میری اصلاح۔ اے اللہ! میں سخت نالائق ہوں، سخت گناہ گار ہوں، میں تو عاجز ہوں، آپ ہی میری مدد فرمائیے، میرا قلب ضعیف ہے، گناہوں سے بچنے کی قوت نہیں، آپ ہی قوت دیجیے، میرے پاس کوئی سامانِ نجات نہیں، آپ ہی غیب سے میری نجات کا سامان پیدا کر دیجیے۔ اے اللہ! جو گناہ میں نے اب تک کیے ہیں انھیں اپنی رحمت سے معاف فرمائیے۔"

اسی طرح روزانہ اپنے گناہوں کی معافی اور اپنی اصلاح کی دعا مانگا کریں اور اپنی نالائقی کو خوب اپنی زبان سے کہہ لیا کریں۔ صرف دس منٹ روزانہ یہ کام کر لیا کریں، آپ دیکھیں گے کہ کچھ دن بعد "اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی" غیب سے ایسا سامان ہوگا کہ ہمت قوی ہو جائے گی، دشواریاں بھی پیش نہ آئیں گی، غرض غیب سے ایسا سامان ہو جائے گا کہ آپ کے ذہن و گمان میں بھی نہ ہوگا۔

اسمائے حسنیٰ

جنت میں جانے کا ذریعہ

علامہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے بعض وہ ہیں جن کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر اس لیے ہوتا ہے کہ وہ صفات اس کی خصوصیت ہیں۔ جیسے "قدیم" ہر چیز سے پہلے تھا، "باقی" ہر چیز کے بعد باقی رہے گا، "قادر" ہر چیز پر قادر ہے، "علیم" ہر چیز کا جاننے والا ہے اور "واحد" ایک اکیلا منفرد جس کی کوئی نظیر و مثل نہیں۔

بعض اسماء وہ ہیں جو اس بات کی دعوت دیتے ہیں کہ ان میں مذکور اللہ تعالیٰ کے اس وصف کی پیروی کی جائے جیسے "عفو" درگزر کرنے والا۔ [1]

صحیح حدیث میں آتا ہے: اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ ننانوے ہیں۔ جس نے ان کو یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوا۔ [2]

یہ نام صرف نام نہیں بل کہ اللہ تعالیٰ (جو اس کائنات زمین و آسمان اور انسان کا پیدا کرنے والا اور اس کارخانۂ قدرت کا تنہا چلانے والا ہے) کی صفات ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان خوبیوں، قدرتوں، کمالات اور اوصاف کا مالک ہے، کائنات میں سب سے زیادہ محبت کرنے والا، اچھائی کی قدر کرنے والا، انصاف کرنے والا

---

[1] تفسیر النسفی: ۳۹۶، الاعراف: ۱۸۰

[2] صحیح مسلم، الذکر والدعاء..... باب فی اسماء اللہ تعالیٰ وفضل من احصاھا، الرقم: ۶۷۷۲

اور ناممکن کوممکن بنادینے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے، اللہ واحد کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں، وہ لاشریک ہے، وہ ہر چیز کا خالق ہے، مالک ہے، پالنے والا ہے، اس کی عبادت خالص دائمی واجب ہے، اس کے سوا دوسروں کی عبادت کے طریقے اختیار نہ کرنا چاہیے۔

آسمان اور زمین کی تمام مخلوق خوشی یا ناخوشی میں اس کی ماتحت ہے، سب کا لوٹنا اس کی طرف ہے، خلوص کے ساتھ اسی کی عبادت کریں، اس کے ساتھ دوسرے کو شریک کرنے سے بچیں، دینِ خالص اللہ کا ہی ہے، آسمان وزمین کی ہر چیز کا مالک تنہا وہی ہے، نفع اور نقصان اسی کے اختیار میں ہیں، جو کچھ اس کے بندوں کے ہاتھ میں ہے سب اسی کی طرف سے ہے، رزق، نعمت، عافیت اور آرام اسی کی طرف سے ہے، اسی کے فضل اور احسان بندوں پر ہیں اور اب بھی ان نعمتوں کو پالینے کے بعد بھی آپ ایسے ہی اس کے محتاج ہیں، مصیبتیں اب بھی سر پر شاید آجائیں، سختی کے وقت وہی یاد آتا ہے اور گڑگڑا کر پوری عاجزی کے ساتھ کٹھن وقت میں اس کی طرف جھکتے ہیں۔

پھر کیوں نہ اس سے محبت کی جائے، اس کے راستے میں نکل کر افریقہ، ایشیا اور دنیا کے کونوں میں اس کی بڑائی اور عظمت کی دعوت دی جائے اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی عظمت وکبریائی قدرت اور توحید کے واقعات کے لیے کتاب "حیاۃ الصحابہ" (ترجمہ مولانا محمد احسان الحق صاحب) کی تعلیم کی جائے۔ گھر کا ایک فرد یہ واقعات پڑھے اور باقی تمام سنیں، اس طرح کرنے سے بہت فائدہ ہوگا، گھروں میں دینی ماحول بنے گا، اسی طرح انفرادی طور پر بھی اس کا مطالعہ کیا جائے۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں

اَلرَّحْمٰنُ	اَلرَّحِيْمُ	اَلْمَلِكُ	اَلْقُدُّوْسُ
بے حد رحم کرنے والا	بڑا مہربان	بادشاہ	ہر عیب سے پاک
اَلسَّلَامُ	اَلْمُؤْمِنُ	اَلْمُهَيْمِنُ	اَلْعَزِيْزُ
سلامت رکھنے والا	امن دینے والا	نگہبانی کرنے والا	زبردست
اَلْجَبَّارُ	اَلْمُتَكَبِّرُ	اَلْخَالِقُ	اَلْبَارِئُ
خرابی کا درست کرنے والا	بہت بڑائی والا	پیدا فرمانے والا	ٹھیک ٹھیک بنانے والا
اَلْمُصَوِّرُ	اَلْغَفَّارُ	اَلْقَهَّارُ	اَلْوَهَّابُ
صورت بنانے والا	بہت بخشنے والا	بہت غلبے والا	بہت دینے والا
اَلرَّزَّاقُ	اَلْفَتَّاحُ	اَلْعَلِيْمُ	اَلْقَابِضُ
بہت روزی دینے والا	بڑا فیصلہ کرنے والا	بہت جاننے والا	روزی تنگ کرنے والا
اَلْبَاسِطُ	اَلْخَافِضُ	اَلرَّافِعُ	اَلْمُعِزُّ
فراخی کرنے والا	پست کرنے والا	بلند کرنے والا	عزت دینے والا

اَلْمُذِلُّ	اَلسَّمِيْعُ	اَلْبَصِيْرُ	اَلْحَكَمُ
ذلت دینے والا	سننے والا	دیکھنے والا	اٹل فیصلہ والا
اَلْعَدْلُ	اَللَّطِيْفُ	اَلْخَبِيْرُ	اَلْحَلِيْمُ
صحیح انصاف کرنیوالا	بھیدوں کا جاننے والا	پوری طرح خبر رکھنے والا	بُردبار
اَلْعَظِيْمُ	اَلْغَفُوْرُ	اَلشَّكُوْرُ	اَلْعَلِيُّ
عظمت والا	خوب گناہ بخشنے والا	تھوڑے پر بہت دینے والا	بلند مرتبے والا
اَلْكَبِيْرُ	اَلْحَفِيْظُ	اَلْمُقِيْتُ	اَلْحَسِيْبُ
بہت بڑا	حفاظت کرنے والا	خوراکیں پیدا فرمانے والا	حساب کرنے والا
اَلْجَلِيْلُ	اَلْكَرِيْمُ	اَلرَّقِيْبُ	اَلْمُجِيْبُ
بڑی بزرگی والا	بے مانگے عطا کرنے والا	نگران	دعاؤں کو قبول کرنے والا
اَلْوَاسِعُ	اَلْحَكِيْمُ	اَلْوَدُوْدُ	اَلْمَجِيْدُ
وسعت والا	بڑا حکمت والا	بڑی محبت والا	بڑی بزرگی والا
اَلْبَاعِثُ	اَلشَّهِيْدُ	اَلْحَقُّ	اَلْوَكِيْلُ
قبروں سے اٹھانے والا	حاضر وموجود	سب صفات کے ساتھ ثابت	کام بنانے والا

اَلْقَوِيُّ	اَلْمَتِيْنُ	اَلْوَلِيُّ	اَلْحَمِيْدُ
قوت والا	نہایت مضبوط قوت والا	کارساز	تعریف کا مستحق
اَلْمُحْصِیُ	اَلْمُبْدِئُ	اَلْمُعِيْدُ	اَلْمُحْيِيْ
اچھی طرح شمار رکھنے والا	پہلی بار پیدا کرنے والا	دوسری بار پیدا کرنے والا	زندہ کرنے والا
اَلْمُمِيْتُ	اَلْحَيُّ	اَلْقَيُّوْمُ	اَلْوَاجِدُ
موت دینے والا	ہمیشہ زندہ	سب کی ہستی قائم رکھنے والا	بالفعل ہر کمال سے متصف
اَلْمَاجِدُ	اَلْوَاحِدُ	اَلْاَحَدُ	اَلصَّمَدُ
بزرگی والا	ایک	یکتا	بے نیاز
اَلْقَادِرُ	اَلْمُقْتَدِرُ	اَلْمُقَدِّمُ	اَلْمُؤَخِّرُ
بہت زیادہ قدرت والا	بہت زیادہ قدرت والا	آگے بڑھانے والا	پیچھے ہٹانے والا
اَلْاَوَّلُ	اَلْاٰخِرُ	اَلظَّاهِرُ	اَلْبَاطِنُ
سب سے اول	سب سے آخر	آشکارا	پوشیدہ
اَلْوَالِیُ	اَلْمُتَعَالِ	اَلْبَرُّ	اَلتَّوَّابُ
پوری کائنات کا والی	مخلوق کی صفات سے برتر	بہت بڑا محسن	توبہ قبول فرمانے والا

اَلْمُنْتَقِمُ	اَلْعَفُوُّ	اَلرَّءُوْفُ	مَالِكُ الْمُلْكِ
انتقام لینے والا	معاف فرمانے والا	بہت شفقت رکھنے والا	پورے ملک کا مالک
ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ	اَلْمُقْسِطُ	اَلْجَامِعُ	اَلْغَنِيُّ
بزرگی اور بخشش والا	بڑا انصاف والا	سب کو جمع کرنے والا	سب سے بے نیاز
اَلْمُغْنِيْ	اَلْمَانِعُ	اَلضَّآرُّ	اَلنَّافِعُ
غنی کرنے والا	روکنے والا	نقصان پہنچانے والا	نفع پہنچانے والا
اَلنُّوْرُ	اَلْهَادِيُ	اَلْبَدِيْعُ	اَلْبَاقِيْ
روشن کرنے والا	ہدایت دینے والا	بے مثل پیدا فرمانے والا	ہمیشہ رہنے والا
اَلْوَارِثُ	اَلرَّشِيْدُ	اَلصَّبُوْرُ	جَلَّ جَلَالُهٗ
فنا کے بعد رہنے والا	ہدایت دینے والا	برداشت کرنے والا	

اسمِ اعظم

دعا کی قبولیت کا ایک اہم ذریعہ

اسمِ اعظم کا معنیٰ ہے اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا اور سب سے عظیم نام، اسمِ اعظم وہ عظیم اور وہ بابرکت نام ہے جس کے وسیلے سے کی گئی ہر دعا قبول ہوتی ہے، ہر سوال قبول ہوتا ہے، ہر حاجت اور ضرورت پوری کر دی جاتی ہے یہاں ہم چند روایات اسم اعظم کے متعلق نقل کرتے ہیں جن میں ایسی آیات، دعائیں اور کلمات شامل ہیں جن کے اندر اسمِ اعظم ہیں اور ان کے بعد مانگی گئی دعائیں قبول ہوتی ہیں:

① رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا "اسمِ اعظم" ان دو آیتوں میں موجود ہے۔ ایک:

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝[1]

ترجمہ: "تمھارا خدا ایک ہی خدا ہے۔ اُس کے سوا کوئی خدا نہیں جو سب پر مہربان، بہت مہربان ہے۔"

اور دوسری سورۂ آلِ عمران کی ابتدائی دو آیتیں ہیں:

الٓمّٓ ۝ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝[2]

ترجمہ: "الٓمّٓ ۝ اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو سدا زندہ ہے، جو پوری کائنات سنبھالے ہوئے ہے۔ ۝"[3]

---

[1] سورة البقرة: ۱۶۳ [2] سورة آل عمران: ۱، ۲ [3] سنن ابی داؤد، الصلاة، باب الدعاء، الرقم: ۱۴۹۶

۲ سورۂ نمل کی آیت نمبر ۴۰ میں جس شخص کا ذکر ہے کہ ایک لمحہ میں سینکڑوں میل کی مسافت طے کر کے ملکہ سبا کے تخت کو موجود کر دیا تھا۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ شخص اسمِ اعظم جاننے والا تھا اور اس نے اسمِ اعظم کے ذریعہ بلند مقام حاصل کیا تھا اور وہ اسم اعظم "یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ" تھا۔[1] جس کا ترجمہ یہ ہے:

"اے سدا زندہ رہنے والے! اور اے (ہر چیز کو) قائم رکھنے والے!"

جب کہ ایک قول ہے کہ وہ دعا یہ تھی:

یَآ اِلٰهَنَا وَاِلٰهَ کُلِّ شَیْءٍ اِلٰهًا وَّاحِدًا لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ[2]

ترجمہ: "اے ہمارے اور ہر چیز کے معبود! تو تنہا معبود ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔"

۳ حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم کو اللہ کا اسمِ اعظم نہ بتادوں جس کے ذریعہ دعا کی جاتی ہے تو اللہ قبول فرماتا ہے اور اللہ سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ پورا فرماتا ہے، وہ دعا ہے جس کے ذریعہ یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ کو تین تاریکیوں میں پکارا اور وہ دعا یہ ہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ[3]

ترجمہ: "(یا اللہ!) تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہر عیب سے پاک ہے، بے شک میں قصوروار ہوں۔"

---

[1] تفسیر القرطبی: ۳۰۷/۲، البقرۃ: ۲۵۵

[2] تفسیر ابن کثیر: ۹۸۷، النمل: ۴۰

[3] تفسیر ابن کثیر: ۲۶۰/۳، الانبیاء: ۸۷

۴ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ مَالِكُ الْمُلْكِ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّ مَا تَشَآءُ مِنْ اَمْرٍ یَّکُوْنُ.[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بوسیلہ اس کے کہ بے شک تو ہی پورے ملک کا بادشاہ ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے اور جو تو چاہتا ہے وہ ہوتا ہے۔“

حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے جب بھی کسی معاملہ میں اس اسمِ اعظم کے بعد دعا مانگی تو وہ قبول ہوئی۔

۵ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَ رِضْوَانِكَ الْاَکْبَرِ.[2]

ترجمہ: ”اے اللہ! میں آپ سے آپ کے اسمِ اعظم اور بڑی خوش نودی کے واسطے سے سوال کرتا ہوں۔“

۶ ہشام بن ابی رقیہ سے روایت ہے کہ انھوں نے ابو درداء اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو یہ کہتے ہوئے سنا:

بِسْمِ اللّٰهِ الْاَکْبَرِ رَبِّ رَبِّ.[3]

ترجمہ: ”(میں برکت حاصل کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو بہت بڑا ہے، اے میرے رب! اے میرے رب!“

---

[1] حلیۃ الاولیاء، طبقۃ اھل المدینۃ، سعید بن المسیب، الرقم: ۱۹۰۲

[2] کنز العمال، حرف الھمزۃ، تابع الکتاب الثانی.... الفصل الثانی: آداب الدعاء، الرقم: ۳۲۱۴

[3] الدعاء للطبرانی، باب الدعاء باسم اللہ الاعظم، الرقم: ۱۱۹

٧ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْكَ اللّٰهَ وَاَدْعُوْكَ الرَّحْمٰنَ وَاَدْعُوْكَ الْبَرَّ الرَّحِیْمَ وَاَدْعُوْكَ بِاَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰی كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَتَرْحَمَنِیْ.[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! تجھ کو اَللّٰه، اَلرَّحْمٰن، اَلْبَرّ، اَلرَّحِیْم کے نام سے پکارتا ہوں اور میں تجھ سے تیرے اچھے ناموں کے واسطے سے جن کو میں جانتا ہوں اور میں جن کو نہیں جانتا، دعا مانگتا ہوں کہ تو میری مغفرت فرما دے اور مجھ پر رحم فرما۔“

٨ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ الطَّیِّبِ الْمُبَارَكِ الْاَحَبِّ اِلَیْكَ الَّذِیْ اِذَا دُعِیْتَ بِهٖ اَجَبْتَ وَاِذَا سُئِلْتَ بِهٖ اَعْطَیْتَ وَاِذَا اسْتُرْحِمْتَ بِهٖ رَحِمْتَ وَاِذَا اسْتُفْرِجْتَ بِهٖ فَرَّجْتَ.[2]

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے تیرے اس نام کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جو اچھا، پاک اور مبارک ہے، جو تجھے زیادہ محبوب ہے، جس کے ذریعے جب تجھ سے دعا کی جائے تو قبول فرماتا ہے اور جس کے

---

[1] المعجم الکبیر، باب الحا، الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، الرقم: ۲۹۵۹

[2] سنن ابی ماجۃ، الدعاء، باب اسم اللہ الاعظم، الرقم: ۳۸۵۹

ذریعے تجھ سے سوال کیا جائے تو رحم فرماتا ہے اور جب کشادگی کی درخواست کی جائے تو کشادگی پیدا فرماتا ہے۔"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا اور ایک بندہ وہاں نماز پڑھ رہا تھا، اس نے اپنی دعا میں عرض کیا:

۹ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَیُّ يَا قَيُّوْمُ.[1]

ترجمہ: "اے اللہ! میں تجھ سے اپنی حاجت مانگتا ہوں بوسیلہ اس کے کہ ساری حمد و ستائش تیرے ہی لیے سزاوار ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو بڑا محسن ہے، زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے، میں تجھ ہی سے مانگتا ہوں۔ اے ذوالجلال والاکرام! اے حی القیوم۔"

۱۰ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاللّٰهِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.[2]

[1] سنن ابی داؤد، الوتر، باب الدعاء، الرقم: ۱۴۹۵

[2] مسند احمد، حدیث معجن بن الادرع، الرقم: ۱۹۱۸۳

ترجمہ: "اے اللہ! میں آپ سے بوسیلہ اس کے کہ تو ایک اور یکتا ہے بالکل بے نیاز ہے اور سب تیرے محتاج ہیں نہ کوئی تیری اولاد، نہ تو کسی کی اولاد اور نہ تیرا کوئی ہمسر ہے، سوال کرتا ہوں کہ تو میرے گناہوں کو معاف فرمادے بے شک تو معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"

۱۱ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اَلْاِسْمُ الْاَعْظَمُ هُوَ اللّٰهُ لٰكِنْ بِشَرْطِ اَنْ تَقُوْلَ: "اَللّٰهُ" وَلَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ سِوَى اللّٰهِ." [۱]

ترجمہ: "اسم اعظم لفظِ "اللہ" ہی ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ جب آپ اللہ تعالیٰ کو اس مبارک نام سے پکاریں تو آپ کے دل میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہ ہو۔"

۱۲ اسی طرح بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ اسمائے حسنیٰ کا ہر وہ اسم، اسمِ اعظم کہلاتا ہے جس کے ذریعہ بندہ خلوص کے سمندر میں غرق ہوکر ایسے فکر و تدبر کے ذریعے دعا مانگے کہ جس میں غیر اللہ کا تصور تک نہ ہو، اس کیفیت کے ساتھ جو شخص بھی دعا مانگے گا تو اس کی دعا قبولیت سے ہم کنار ہوگی۔ لہٰذا اپنی دعاؤں سے پہلے اسمائے حسنیٰ کے معانی کا استحضار کرکے پھر دعائیں مانگی جائیں۔

وقت: کسی بھی ضرورت اور حاجت کے وقت دو رکعت نفل پڑھ کر مذکورہ بالا کوئی بھی اسم اعظم پڑھ کر دعا مانگیں اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى، اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائیں گے۔

---

[۱] مرقاۃ المفاتیح، الدعوات، باب اسماء اللہ تعالیٰ: ۵/۷۵

چہل (۴۰) رَبَّنَا

لفظِ "رَبّ" کی حقیقت اور چہل "رَبَّنَا" کی خصوصیت

لفظِ "رَبّ" ہر ایجاد کی جانے والی چیز کو مقرر شدہ اندازے کے مطابق انتہائے کمال تک پہنچانے والے کو کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں کی تربیت ونگہبانی اُن کے مختلف احوال اور مختلف حالات میں فرماتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہی ایسے ربّ ہیں جو نطفے کو خون کا لوتھڑا اور لوتھڑے کو گوشت بناتے ہیں، اس گوشت میں ہڈیاں ربّ تعالیٰ ہی پیدا فرماتے ہیں اور اس پر گوشت وہی چڑھاتے ہیں، پھر اس کے بعد بدن میں روح پھونک کر ربّ تعالیٰ ہی ایک دوسری شکل میں اسے باہر منتقل فرماتے ہیں۔

اب یہ ایک چھوٹے کم زور سے وجود کے ساتھ ہے تو ربّ تعالیٰ ہی اس کی نشوونما فرماتے ہیں، یہاں تک کہ یہ حضرتِ انسان جوانی کے روپ میں آجاتے ہیں پھر ربّ تعالیٰ ہی اسے ادھیڑ عمر اور پھر شیخِ فانی کرتے ہیں۔

اسی طرح ہر ایک شے کو ربّ تعالیٰ پیدا فرما کر مقرر شدہ اندازے کے مطابق انتہائے کمال تک پہنچاتے ہیں۔

جس شخص نے اس حقیقت کو سمجھ لیا اور جان لیا تو پھر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو

ربّ اور الٰہ کہہ کر نہیں پکارے گا اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو ربّ ماننے پر راضی نہ ہوگا اور جو شخص اس صفت رضا بالرّبّ کے ساتھ متصف ہوگا تو وہ ایمان کا مزہ وحلاوت چکھ لے گا۔ جیسا کہ حدیث میں ہے:

”جو شخص اللہ کو ربّ اور اسلام کو دین اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو رسول ماننے پر راضی ہو تو وہ ایمان کا مزہ چکھ لے گا۔“[1]

جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی تربیت ونگہبانی..... تدابیر اور قسما قسم کی نعمتوں کے ساتھ فرماتے رہتے ہیں اور پھر ان میں سے اپنے خاص بندوں کی خاص طریقے پر (ان کے ظاہر وباطن کی اصلاح فرما کر) تربیت فرماتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام اور نیک لوگ اسی لفظِ ”رَبّ“ کے ساتھ اپنی حاجتیں اور آہ وزاری اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کرتے ہیں تو ہمیں بھی انتہائی محبت ولجاجت کے ساتھ اپنی حاجتیں اسی لفظ ”رَبّ“ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کرنی چاہیے، انسان جب یَا رَبِّ کہہ کر دعا مانگتا ہے تو اس کے دل کو ایک عجیب سکون ملتا ہے۔

لہٰذا اپنا دل بالکل اللہ کے غیر سے خالی کر کے یقین کے ساتھ یَا رَبِّ کہہ کر دُعا مانگیے اور قرآن کریم میں جتنے رَبَّنَا آئے ہیں ان کے ذریعے مانگیے۔

ہاں! شرط یاد رکھیے! چھوٹے بڑے گناہوں سے بچیے، کسی کو دُکھ نہ پہنچایئے۔

یہ رَبَّنَا شروع ہو رہے ہیں اپنی جس حاجت کے لیے جو رَبَّنَا مناسب سمجھیں ترجمہ پر غور کر کے اسس کو نفلی سجدوں میں اور اذان اور اقامت کے درمیان مانگتے رہیے۔

---

[1] صحیح مسلم، الایمان، باب الدلیل علی أن من رضی باللہ ربّا..... الرقم: ۳۴

اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۝

تَرجَمہ: "میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے۔"

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝

تَرجَمہ: "شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔"

① رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۝ [1]

تَرجَمہ: "اے ہمارے پروردگار! ہم سے (یہ خدمت) قبول فرمالے۔ بے شک تو اور صرف تو ہی، ہر ایک کی سننے والا، ہر ایک کو جاننے والا ہے۔"

② رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۝ [2]

تَرجَمہ: "اے ہمارے پروردگار! ہم دونوں کو اپنا مکمل فرماں بردار بنالے اور ہمارے نسل سے بھی ایسی اُمت پیدا کر جو تیری پوری تابع دار ہو اور ہم کو ہماری عبادتوں کے طریقے سکھادے، اور ہماری توبہ قبول فرمالے۔ بے شک تو اور صرف تو ہی، معاف کردینے کا خوگر (اور) بڑی رحمت کا مالک ہے۔"

---

[1] سورۃ البقرۃ: ۱۲۷

[2] سورۃ البقرۃ: ۱۲۸

۳ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○[1]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! ہمیں دُنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔"

۴ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا

وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ○[2]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! صبر واستقلال کی صفت ہم پر اُنڈیل دے، ہمیں ثابت قدمی بخش دے اور ہمیں اس کافر قوم کے مقابلے میں فتح ونصرت عطا فرمادے۔"

۵ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج [3]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! اگر ہم سے کوئی بھول چوک ہوجائے تو ہماری گرفت نہ فرمایئے۔"

۶ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهٗ

عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج [4]

---

[1] سورۃ البقرۃ: ۲۰۱

[2] سورۃ البقرۃ: ۲۵۰

[3] سورۃ البقرۃ: ۲۸۶

[4] سورۃ البقرۃ: ۲۸۶

ترجمہ: ”اور اے ہمارے پروردگار! ہم پر اس طرح کا بوجھ نہ ڈالیے جیسا آپ نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔“

⑦ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۥ وَاغْفِرْ لَنَا ۥ وَارْحَمْنَا ۥ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ؀[1]

ترجمہ: ”اور اے ہمارے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیے جسے اُٹھانے کی ہم میں طاقت نہ ہو اور ہماری خطاؤں سے درگزر فرمائیے، ہمیں بخش دیجیے اور ہم پر رحم فرمائیے! آپ ہی ہمارے حامی و ناصر ہیں، اس لیے کافر لوگوں کے مقابلے میں ہمیں نصرت عطا فرمائیے۔“

⑧ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ؀[2]

ترجمہ: ”اے ہمارے رَبّ! تو نے ہمیں جو ہدایت عطا فرمائی ہے اس کے بعد ہمارے دِلوں میں ٹیڑھ پیدا نہ ہونے دے اور خاص اپنے پاس سے ہمیں رحمت عطا فرما۔ بے شک تیری اور صرف تیری ذات وہ ہے جو بے انتہا بخشش کی خوگر ہے۔“

---

[1] سورۃ البقرۃ: ۲۸۶

[2] سورۃ آل عمران: ۸

⑨ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝[1]

ترجمہ: "ہمارے پروردگار! تو تمام انسانوں کو ایک ایسے دن جمع کرنے والا ہے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں۔" بے شک اللہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔"

⑩ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝[2]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! ہم آپ پر ایمان لے آئے ہیں۔ اب ہمارے گناہوں کو بخش دیجیے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لیجیے۔"

⑪ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝[3]

ترجمہ: "اے ہمارے ربّ! آپ نے جو کچھ نازل کیا ہے ہم اس پر ایمان لائے ہیں اور ہم نے رسول کی اتباع کی ہے، لہٰذا ہمیں ان لوگوں میں لکھ لیجیے جو (حق کی) گواہی دینے والے ہیں۔"

---

1. سورۃ آل عمران: ۹
2. سورۃ آل عمران: ۱۶
3. سورۃ آل عمران: ۵۳

⑫ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا

وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ

الْکٰفِرِیْنَ ۝[1]

ترجمہ: ”ہمارے پروردگار! ہمارے گناہوں کو بھی اور ہم سے اپنے کاموں میں جو زیادتی ہوئی ہو اس کو بھی معاف فرما دے، ہمیں ثابت قدمی بخش دے اور کافر لوگوں کے مقابلے میں ہمیں فتح عطا فرما دے۔“

⑬ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا

عَذَابَ النَّارِ ۝[2]

ترجمہ: ”اے ہمارے پروردگار! آپ نے یہ سب کچھ بے مقصد پیدا نہیں کیا، آپ (ایسے فضول کام سے) پاک ہیں، پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لیجیے۔“

⑭ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ ط

وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝[3]

---

[1] سورۃ آل عمران: ۱۴۷

[2] سورۃ آل عمران: ۱۹۱

[3] سورۃ آل عمران: ۱۹۲

ترجمہ: "اے ہمارے رَبّ! آپ جس کسی کو دوزخ میں داخل کردیں، اسے آپ نے یقیناً رُسوا ہی کر دیا اور ظالموں کو کسی قسم کے مددگار نصیب نہ ہوں گے۔"

﴿۱۵﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ [1]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! ہم نے سنا کہ ایک پکارنے والا پکارتا ہے ایمان لانے کے لیے اور دعوت دیتا ہے کہ لوگو! اپنے رب پر ایمان لے آؤ، جس کے باعث ہم تجھ پر ایمان لے آئے۔"

﴿۱۶﴾ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ [2]

ترجمہ: "لہٰذا اے ہمارے پروردگار! ہماری خاطر ہمارے گناہ بخش دیجیے، ہماری برائیوں کو ہم سے مٹا دیجیے اور ہمیں نیک لوگوں میں شامل کرکے اپنے پاس بلائیے۔"

﴿۱۷﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ [3]

---

[1] سورۃ آل عمران: ۱۹۳

[2] سورۃ آل عمران: ۱۹۳

[3] سورۃ آل عمران: ۱۹۴

ترجمہ: ”اور اے ہمارے پروردگار! ہمیں وہ کچھ بھی عطا فرمایئے جس کا وعدہ آپ نے اپنے پیغمبروں کے ذریعے ہم سے کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رُسوا نہ کیجیے۔ یقیناً آپ وعدے کی کبھی خلاف ورزی نہیں کیا کرتے۔“

⑱ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ [1]

ترجمہ: ”اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لے آئے ہیں، لہٰذا گواہی دینے والوں کے ساتھ ہمارا نام بھی لکھ لیجیے۔“

⑲ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ [2]

ترجمہ: ”اے ہمارے پروردگار! ہم اپنی جانوں پر ظلم کر گزرے ہیں، اور اگر آپ نے ہمیں معاف نہ فرمایا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم نامراد لوگوں میں شامل ہو جائیں گے۔“

⑳ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ [3]

ترجمہ: ”اے ہمارے پروردگار! ہمیں ان ظالم لوگوں کے ساتھ نہ رکھنا۔“

---

[1] سورۃ المائدۃ: ۸۳

[2] سورۃ الاعراف: ۲۳

[3] سورۃ الاعراف: ۴۷

۲۱ رَبَّنَا افۡتَحۡ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَ قَوۡمِنَا بِالۡحَقِّ وَ
اَنۡتَ خَيۡرُ الۡفٰتِحِيۡنَ ۝ [۱]

ترجمہ: "اے ہمارے رَبّ! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کا فیصلہ فرمادے اور تو ہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔"

۲۲ رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّتَوَفَّنَا مُسۡلِمِيۡنَ ۝ [۲]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! ہم پر صبر کے پیمانے اُنڈیل دے، اور ہمیں اس حالت میں موت دے کہ ہم تیرے تابع دار رہوں۔"

۲۳ رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا فِتۡنَةً لِّلۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ۝ وَ
نَجِّنَا بِرَحۡمَتِكَ مِنَ الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ۝ [۳]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! ہمیں ان ظالم لوگوں کے ہاتھوں آزمائش میں نہ ڈالیے اور اپنی رحمت سے ہمیں کافر قوم سے نجات دے دیجیے۔"

۲۴ رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعۡلَمُ مَا نُخۡفِىۡ وَمَا نُعۡلِنُ ؕ وَمَا يَخۡفٰى
عَلَى اللّٰهِ مِنۡ شَىۡءٍ فِى الۡاَرۡضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ ۝ [۴]

---

۱ سورۃ الاعراف:۸۹

۲ سورۃ الاعراف:۱۲۶

۳ سورۃ یونس:۸۶،۸۵

۴ سورۃ ابراھیم:۳۸

ترجمہ: "اے ہمارے رَبّ! ہم جو کام چھپ کر کرتے ہیں، وہ بھی آپ کے علم میں ہیں اور جو کام علانیہ کرتے ہیں، وہ بھی اور اللہ سے نہ زمین کی کوئی چیز چھپی ہوئی ہے، نہ آسمان کی کوئی چیز۔"

۲۵ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝[۱]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! اور میری دُعا قبول فرمالیجیے۔"

۲۶ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝[۲]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! جس دن حساب قائم ہوگا، اُس دن میری بھی مغفرت فرمائیے، میرے والدین کی بھی اور ان سب کی بھی جو ایمان رکھتے ہیں۔"

۲۷ رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝[۳]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! ہم پر خاص اپنے پاس سے رحمت نازل فرمائیے اور ہماری اس صورتِ حال میں ہمارے لیے بھلائی کا راستہ مہیا فرمادیجیے۔"

---

۱ سورۃ ابراھیم: ۴۰

۲ سورۃ ابراھیم: ۴۱

۳ سورۃ الکہف: ۱۰

﴿۲۸﴾ رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَاْ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ۝[1]

ترجمہ: "ہمارا پروردگار وہ ہے جو تمام آسمانوں اور زمین کا مالک ہے۔ ہم اُس کے سوا کسی کو معبود بنا کر ہرگز نہیں پکاریں گے، اگر ہم ایسا کریں گے تو ہم یقیناً انتہائی لغو بات کہیں گے۔"

﴿۲۹﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ۝[2]

ترجمہ: "ہمارے پروردگار! ہمیں اندیشہ ہے کہ کہیں وہ ہم پر زیادتی نہ کرے، یا کہیں سرکشی پر آمادہ نہ ہو جائے۔"

﴿۳۰﴾ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ۝[3]

ترجمہ: "ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو وہ بناوٹ عطا کی جو اُس کے مناسب تھی، پھر (اس کی) رہنمائی بھی فرمائی۔"

﴿۳۱﴾ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝[4]

---

1. سورۃ الکہف: ۱۴
2. سورۃ طٰہٰ: ۴۵
3. سورۃ طٰہٰ: ۵۰
4. سورۃ المؤمنون: ۱۰۹

ترجمہ: ”اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لے آئے ہیں، پس ہمیں بخش دیجیے، اور ہم پر رحم فرمائیے اور آپ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم فرمانے والے ہیں۔“

﴿۳۲﴾ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۖ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ [۱]

ترجمہ: ”ہمارے پروردگار! جہنم کے عذاب کو ہم سے دُور رکھیے۔ حقیقت یہ ہے کہ اُس کا عذاب وہ تباہی ہے جو چمٹ کر رہ جاتی ہے۔ ﴿۶۵﴾ یقیناً وہ کسی کا مستقر اور قیام گاہ بننے کے لیے بدترین جگہ ہے۔ ﴿۶۶﴾“

﴿۳۳﴾ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۝ [۲]

ترجمہ: ”ہمارے پروردگار! ہمیں اپنی بیوی بچوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا سربراہ بنادے۔“

﴿۳۴﴾ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝ [۳]

---

[۱] سورۃ الفرقان: ۶۵، ۶۶

[۲] سورۃ الفرقان: ۷۴

[۳] سورۃ المؤمن: ۷

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! تیری رحمت اور علم ہر چیز پر حاوی ہے، اس لیے جن لوگوں نے توبہ کر لی ہے اور تیرے راستے پر چل پڑے ہیں، اُن کی بخشش فرما دے اور اُنھیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔"

۳۵ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ﹰالَّتِیْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۙ وَقِهِمُ السَّیِّاٰتِ ؕ وَمَنْ تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝[1]

ترجمہ: "اور اے پروردگار! اُنھیں ہمیشہ رہنے والی اُن جنتوں میں داخل فرما جس کا تو نے اُن سے وعدہ کیا ہے۔ نیز اُن کے ماں باپ اور بیوی بچوں میں سے جو نیک ہوں، اُنھیں بھی، یقیناً تیری اور صرف تیری ذات وہ ہے جس کا اقتدار بھی کامل ہے، جس کی حکمت بھی کامل ۞ اور اُن کو ہر طرح کی بُرائیوں سے محفوظ رکھ اور اُس دن جسے تو نے بُرائیوں سے محفوظ کر لیا، اُس پر تو نے بڑا رحم فرمایا اور یہی زبردست کامیابی ہے۔ ۞"

۳۶ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا

[1] سورۃ المؤمن: ۸،۹

بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ

اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۝[1]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! ہماری بھی مغفرت فرمایئے اور ہمارے اُن بھائیوں کی بھی جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے ہیں اور ہمارے دِلوں میں ایمان لانے والوں کے لیے کوئی بغض نہ رکھیے۔ اے ہمارے پروردگار! آپ بہت شفیق، بہت مہربان ہیں۔"

۳۷ رَبَّنَا عَلَیْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَیْكَ اَنَبْنَا وَاِلَیْكَ

الْمَصِیْرُ۝[2]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! آپ ہی پر ہم نے بھروسا کیا ہے، اور آپ ہی کی طرف ہم رُجوع ہوئے ہیں اور آپ ہی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے۔"

۳۸ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا

رَبَّنَآ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ۝[3]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! ہمیں کافروں کا تختۂ مشق نہ بنایئے، اور ہمارے پروردگار! ہماری مغفرت فرما دیجیے۔ یقیناً آپ اور صرف آپ کی ذات وہ ہے جس کا اقتدار بھی کامل ہے، جس کی حکمت بھی کامل۔"

---

[1] سورۃ الحشر:۱۰

[2] سورۃ الممتحنۃ:۴

[3] سورۃ الممتحنۃ:۵

(۳۹) رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝[1]

ترجمہ: ”اے ہمارے پروردگار! ہمارے لیے اس نور کو مکمل کردیجیے، اور ہماری مغفرت فرمادیجیے، یقیناً آپ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں۔“

(۴۰) رَبَّنَا بِنِعْمَتِكَ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ فَلَكَ الْحَمْدُ[2]

ترجمہ: ”اے ہمارے پروردگار! آپ کی عطا کی ہوئی نعمتوں کی مدد سے نیک کام پورے ہوتے ہیں، تمام تعریفوں کے لائق آپ ہی کی ذات ہے۔“

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝[3]

ترجمہ: ”تمھارا پروردگار، عزت کا مالک، اُن سب باتوں سے پاک ہے جو یہ لوگ بناتے ہیں! (۱۸۰) اور سلام ہو پیغمبروں پر (۱۸۱) اور تمام تر تعریف اللہ کی ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے (۱۸۲)“

---

[1] سورۃ التحریم: ۸

[2] المعجم الاوسط للطبرانی، باب المیم من اسمہ محمد بن عبدوس، الرقم: ۶۹۹۹

[3] سورۃ الصّٰفّٰت: ۱۸۰ – ۱۸۲

جادو، ٹونہ، آسیب و اثرات سے حفاظت کے لیے منزل

ذیل میں جن قرآنی آیات کو درج کیا گیا ہے وہ مولانا محمد طلحہ کاندھلوی مدظلہ کے خاندان میں "منزل" کے نام سے معروف ہیں۔ وہ خود فرماتے ہیں: ہمارے خاندان کے اکابر عملیات اور ادعیہ میں اس منزل کا بہت اہتمام فرمایا کرتے تھے اور بچوں کو بچپن ہی سے یہ منزل اس اہتمام سے یاد کرانے کا دستور تھا۔

نقش و تعویذات کے مقابلہ میں آیاتِ قرآنیہ اور وہ دعائیں جو حدیثِ پاک میں وارد ہوئی ہیں یقیناً بہت زیادہ مفید اور مؤثر ہیں عملیات میں انھیں چیزوں کا اہتمام کرنا چاہیے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دینی یا دنیوی کوئی حاجت اور غرض ایسی نہیں چھوڑی جس کے لیے دعا کا طریقہ تعلیم نہ فرمایا ہو۔ اسی طرح بعض مخصوص آیات کا مخصوص مقاصد کے لیے پڑھنا مشائخ کے تجربات سے ثابت ہے۔

یہ "منزل" آسیب، سحر اور بعض دوسرے خطرات سے حفاظت کے لیے ایک مجرب عمل ہے۔ یہ آیات کسی قدر کمی وبیشی کے ساتھ القول الجمیل اور بہشتی زیور میں بھی لکھی ہیں۔ القول الجمیل صفحہ ۱۳۵ میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں: یہ "تینتیس آیات ہیں جو جادو کے اثر کو دفع کرتی ہیں اور شیاطین، چوروں، درندوں اور جانوروں سے پناہ ہو جاتی ہے۔" اور بہشتی زیور میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اگر کسی پر آسیب کا شبہ ہو تو آیات ذیل لکھ کر

مریض کے گلے میں ڈال دیں اور پانی پر دم کر کے مریض پر چھڑک دیں اور اگر گھر میں اثر ہو تو ان کو پانی پر پڑھ کر گھر کے چاروں گوشوں میں چھڑک دیں۔[1]

ہمارے گھر کی مستورات کو یہ مشکل پیش آتی کہ جب وہ کسی مریضہ کے لیے اس منزل کو تجویز کرتیں تو اصل کتاب میں نشان لگا کر یا نقل کرا کر دینی پڑتی تھی، اس لیے خیال ہوا کہ اگر اس کو علیحدہ مستقل طبع کرا دیا جائے تو سہولت ہو جائے گی۔ یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ عملیات اور دعاؤں میں زیادہ دخل پڑھنے والے کی توجہ اور یکسوئی کو ہوتا ہے۔ جتنی توجہ اور عقیدت سے دعا پڑھی جائے اتنی ہی مؤثر ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کے نام اور اس کے پاک کلام میں بڑی برکت ہے۔

واللہ الموفق فقط

بندہ محمد طلحہ کاندھلوی

۲۳ شعبان ۱۳۹۹ھ

فوائد اور طریقۂ عمل

یہ "منزل" آسیب، جادو، جنون، شیاطین، جنات کے اثرات، نظرِ بد، چوروں، ڈاکوؤں، درندوں، جانوروں اور ہر ظالم کے ظلم، شر سے حفاظت کے لیے، طاعون، وباء وغیرہ اور دیگر مہلک بیماریوں سے نجات کے لیے ایک مجرب عمل ہے۔

"منزل" پر عمل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ان آیات کو پڑھ کر مریض پر دم کیا جائے۔ اگر مرض معمولی ہو تو دن میں ایک مرتبہ پڑھ کر دم کرنا کافی ہے، تکلیف زیادہ ہو تو صبح اور شام پڑھ کر دم کریں، بوقتِ ضرورت اس سے بھی زیادہ پڑھ کر دم کیا جا سکتا ہے اور

[1] بہشتی زیور: ۹/ ۶۲۷

مریض پر دم کرنے کے ساتھ ساتھ اگر پانی کی بوتل میں بھی دم کر لیا جائے اور مریض کو یہ دم کیا ہوا پانی بھی صبح و شام پلایا جائے تو اس طرح "اِنْ شَآءَ اللہُ تَعَالٰی" مریض کو جلدی صحت ہوگی۔

جس دکان، مکان میں آسیب یا جادو ہو وہاں اس کو قدرے بلند آواز سے پڑھنا اور پانی پر دم کر کے ہلکا ہلکا چھڑکنا مفید ہے اور اگر کوئی شخص محض اپنی حفاظت کے لیے پڑھنا چاہے تو اس کے لیے بھی ان آیت کو پڑھ کر اپنے جسم پر دم کرنا بہت مفید ہے، جادو، آسیب اور نظرِ بد وغیرہ سے "اِنْ شَآءَ اللہُ تَعَالٰی" حفاظت رہے گی۔

وضاحت: یہ منزل کم از کم چالیس دن تک یا ایک سو بیس دن تک صبح و شام ہر نماز کے بعد اہتمام سے پڑھے۔ "اِنْ شَآءَ اللہُ تَعَالٰی" بہت ہی فائدہ ہوگا، ہاں اس کے ساتھ مرد حضرات ان پانچ باتوں کا اہتمام کریں۔

1. پانچ وقت کی نماز جماعت سے مسجد میں پڑھیں اور اس کے ساتھ ساتھ مسجد کو آباد کرنے کے لیے چوبیس گھنٹوں میں سے ڈھائی گھنٹے سے لے کر آٹھ گھنٹے تک مسجد میں دینے کی کوشش کریں، مسجد اور محلہ والوں کو بٹھا کر فکر کریں کہ مسجد سے ملحقہ آبادی کا ہر بالغ مرد مسجد میں آ کر نماز پڑھے اور عورتیں گھروں پر اذان ہوتے ہی نماز پڑھ لیں۔ [1]

---

[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اس سلسلے میں "مکتب تعلیم القرآن" کے نام سے مکاتب قرآنیہ کا کام تیزی سے پھیل رہا ہے، جس میں قرآن کریم، ایمانیات، عبادات، احادیث و مسنون دعائیں، سیرت رسول، اخلاق و آداب و عربی زبان جیسے اہم مضامین پر مشتمل "ترتیبی نصاب" (برائے اسکول اور برائے حفظ و ناظرہ)، "تعلیم بالغان" اور "تعلیم بالغات" صرف روزانہ ڈیڑھ گھنٹے کی ترتیب پر پڑھائے جاتے ہیں۔
آپ بھی اپنے علاقے میں یہ مکتب قائم کیجیے، ان کی ترقی میں حصہ لیجیے اور چاہے عمر کے کسی حصے میں ہوں، اس مکتب سے فائدہ اُٹھائیے۔

❷ اسی طرح آپ چاہے عمر کی کسی بھی منزل پر ہوں، کسی ماہرِ قرآن سے اپنی تلاوت کی اصلاح کرانے کی کوشش کریں، اگر مرتے دم تک مکمل اصلاح نہ بھی ہوئی تب بھی قیامت کے دن سیکھے ہوؤں کے ساتھ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی حشر ہونے کی امید ہے۔ گھر کی عورتیں اپنے محارم مردوں سے یا خاندان میں موجود کسی صحیح قرآن پاک پڑھنے والی استانی (خاتون) سے اصلاح کرائیں۔ یعنی ان کو ترتیب وار سنائیں اور اپنی اصلاح کریں۔

❸ گھر میں کسی جاندار کی تصویر نہ ہو اور چھوٹے بڑے گناہوں سے بچنے کی پوری کوشش کریں، اگر غلطی سے گناہ ہو جائے تو توبہ واستغفار کرلیں۔

❹ کسی کا دل دکھایا ہو یا ظلم کیا ہو مثلاً ساس نے بہو پر ظلم کیا ہو یا اس کا دل دکھایا ہو، یا شوہر نے بیوی کا یا بیوی نے شوہر کا دل دکھایا ہو، یا کسی مالک نے مزدور کا، ملازم کا، یا کسی استاذ نے شاگرد کا یا شاگرد نے استاذ کا، یا کسی نے اپنے پڑوسی کا دل دکھایا ہو یا اس پر ظلم کیا ہو تو یہ سب ایک دوسرے سے معافی مانگ لیں۔ [۱]

❺ کسی کا حق اپنے پاس ہے تو واپس کرے مثلاً والد کے انتقال کے بعد وراثت کے مال کو تقسیم نہیں کیا خود اس پر قابض ہیں تو مال تقسیم کریں۔ کسی سے قرض لیا ہے تو واپس کریں اور صدقہ کی کثرت رکھیں۔ ان باتوں کے اہتمام سے جلد ہی ہر بلا اور مصیبت سے نجات مل جائے گی۔ [۲]

---

[۱] تکلیف سے بچانے کے راستے اور فوائد، تکلیف پہنچنے کے ذرائع، دوسروں کو خوش رکھنے اور معاشرت کے آداب، معاملات کی درستی، خیر خواہی اور خدمتِ خلق کا جذبہ پیدا کرنے والے مفید نصائح وہدایات جاننے کے لیے مکتبہ بیت العلم کی کتاب "کسی کو تکلیف نہ دیجیے" کا مطالعہ کیجیے۔

[۲] القول الجمیل: ۱۳۵ اور بہشتی زیور، نواں حصہ، عملیات خاص: ۷۵۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ
نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ
الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧ ۱؎

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الٓمّٓ ۝١ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛۚ فِيْهِ ۛۚ هُدًى
لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٢ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ
الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝٣ وَالَّذِيْنَ
يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ
بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝٤ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى
مِّنْ رَّبِّهِمْ ۙ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝٥ ۲؎

۱؎ سورۃ الفاتحۃ:۱-۷

۲؎ سورۃ البقرۃ:۱-۵

وَ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِيْمُ ○ [۱]

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ
سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا
بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ
وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ
وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ
حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○ لَآ اِكْرَاهَ فِي
الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ
بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ

[۱] سورۃ البقرۃ: ۱۶۳

عَلِيْمٌ ○ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ

الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ

الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ ع ل

لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا

فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ

فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ

عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٨٤﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ

اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ

مَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ قف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ

مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ز غُفْرَانَكَ

رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿٢٨٥﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا

ل سورۃ البقرۃ: ٢٥٥-٢٥٧

إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۗ

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ إِنْ نَّسِيْنَآ أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا

وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ

مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ

وَاعْفُ عَنَّا [وقفة] وَاغْفِرْ لَنَا [وقفة] وَارْحَمْنَا [وقفة] أَنْتَ مَوْلٰنَا

فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ [1]

شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهٗ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ

قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ۚ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ [2]

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ

تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ

مَنْ تَشَآءُ ۚ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۚ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي

---

[1] سورۃ البقرۃ: ۲۸۴-۲۸۶

[2] سورۃ آل عمران: ۱۸

الَّيۡلِ ؗ وَتُخۡرِجُ الۡحَیَّ مِنَ الۡمَيِّتِ وَتُخۡرِجُ الۡمَيِّتَ
مِنَ الۡحَيِّ ؗ وَتَرۡزُقُ مَنۡ تَشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾ [1]

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ
فِىۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ قف يُغۡشِى الَّيۡلَ
النَّهَارَ يَطۡلُبُهٗ حَثِيۡثًا ۙ وَّالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ وَالنُّجُوۡمَ
مُسَخَّرٰتٍۢ بِاَمۡرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الۡخَلۡقُ وَالۡاَمۡرُ ؕ تَبٰرَكَ
اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۵۴﴾ اُدۡعُوۡا رَبَّكُمۡ تَضَرُّعًا وَّخُفۡيَةً ؕ
اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُعۡتَدِيۡنَ ﴿۵۵﴾ وَلَا تُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ
بَعۡدَ اِصۡلَاحِهَا وَادۡعُوۡهُ خَوۡفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحۡمَتَ
اللّٰهِ قَرِيۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۵۶﴾ [2]

قُلِ ادۡعُوا اللّٰهَ اَوِ ادۡعُوا الرَّحۡمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا
تَدۡعُوۡا فَلَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى ۚ وَلَا تَجۡهَرۡ

[1] سورۃ آل عمران: ۲۷

[2] سورۃ الاعراف: ۵۴-۵۶

بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ
سَبِيْلًا ﴿۱۱۰﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا
وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ
وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿۱۱۱﴾ ع [1]

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا
تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ج لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ ج رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾ وَمَنْ يَّدْعُ
مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لا لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ لا فَاِنَّمَا
حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ط اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَقُلْ
رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ ع [2]

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿۱﴾ لا فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿۲﴾ لا فَالتّٰلِيٰتِ
ذِكْرًا ﴿۳﴾ لا اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ﴿۴﴾ ط رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ

[1] سورۃ بنی اسرآئیل: ۱۱۰-۱۱۱

[2] سورۃ المؤمنون: ۱۱۵ - ۱۱۸

الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۞۵ اِنَّا
زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ اِلْكَوَاكِبِ ۞۶ وَحِفْظًا
مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۞۷ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ
الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۞۸ دُحُوْرًا وَّ
لَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۞۹ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ
فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۞۱۰ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا
اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۞۱۱ [۱]
يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا
مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا
تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۞۳۳ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۞۳۴
يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا
تَنْتَصِرٰنِ ۞۳۵ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۞۳۶ فَاِذَا

---

[۱] سورۃ الصّٰفّٰت: ۱-۱۱

انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ
اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿۳۹﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ ؎
لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ
خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ
الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾
هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ
الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ
الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ
السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ
الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ
اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ

؎ سورة الرحمٰن: ۳۳-۴۰

الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٤﴾ ؏ [1]

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا
سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿١﴾ لا يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ
وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ﴿٢﴾ لا وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ
رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ﴿٣﴾ لا وَّاَنَّهٗ
كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ﴿٤﴾ لا [2]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴿١﴾ لا لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٢﴾ لا
وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿٣﴾ ج وَلَآ اَنَا عَابِدٌ
مَّا عَبَدْتُّمْ ﴿٤﴾ لا وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿٥﴾ ط لَكُمْ
دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿٦﴾ ؏ [3]

---

[1] سورۃ الحشر: ۲۱ - ۲۴

[2] سورۃ الجن: ۱ - ۴

[3] سورۃ الکفرون: ۱ - ۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۚ ① اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۚ ② لَمۡ یَلِدۡ ۙ
وَلَمۡ یُوۡلَدۡ ۙ ③ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ④ ع [۱]

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۙ ① مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ ② وَ
مِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ ③ وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ
فِی الۡعُقَدِ ۙ ④ وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ⑤ ع [۲]

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ ① مَلِکِ النَّاسِ ۙ ②
اِلٰہِ النَّاسِ ۙ ③ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۬ۙ الۡخَنَّاسِ ۪ۙ ④
الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۙ ⑤
مِنَ الۡجِنَّۃِ وَ النَّاسِ ⑥ ع [۳]

---

[۱] سورۃ الاخلاص:۱-۴

[۲] سورۃ الفلق:۱-۵

[۳] سورۃ الناس:۱-۶

جادو سے بچنے کی مزید چودہ احتیاطی تدابیر

۱ عجوہ کھجور کے سات دانے صبح نہار منہ کھالیں۔ حدیث نبوی میں آیا ہے:

”جو شخص عجوہ کھجور کے سات دانے صبح کے وقت کھالیتا ہے اسے زہر اور جادو کی وجہ سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔“ [۱]

۲ دوسری احتیاطی تدبیر وضو، کیوں کہ باوضو مسلمان پر جادو اثر انداز نہیں ہوسکتا اور وہ فرشتوں کی حفاظت میں رات گزارتا ہے، ایک فرشتہ اس کے ساتھ رہتا ہے اور وہ جب بھی کروٹ بدلتا ہے فرشتہ اس کے حق میں دعا کرتے ہوئے کہتا ہے: اے اللہ! اپنے اس بندے کو معاف کر دے کیوں کہ اس نے طہارت کی حالت میں رات گزاری ہے۔ [۲]

۳ مردوں کے لیے باجماعت نماز کی پابندی، جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی پابندی کی وجہ سے انسان شیطان سے محفوظ ہو جاتا ہے اور اس سلسلے میں سستی برتنے کی وجہ سے شیطان اس پر غالب آجاتا ہے اور جب وہ غالب آجاتا ہے تو اس میں داخل بھی ہوسکتا ہے اور اس پر جادو بھی اثر انداز ہوسکتا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ”کسی بستی میں جب تین آدمی موجود ہوں اور وہ باجماعت نماز ادا نہ کریں تو شیطان ان پر غالب آجاتا ہے، سو تم جماعت کے ساتھ رہا کرو، کیوں کہ بھیڑیا اس بکری کا شکار کرتا ہے جو ریوڑ سے الگ ہو جاتی ہے۔“ [۳]

---

[۱] صحيح البخاري، الطب، باب الدواء بالعجوة للسحر، الرقم: ٥٧٦٨

[۲] مجمع الزوائد، الطهارة، باب فيمن يبيت على طهارة، الرقم: ١١٤٦

[۳] سنن النسائي، الإمامة، التشديد في ترك الجماعة، الرقم: ٨٤٨

❹ قیامِ لیل: (یعنی رات کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا) جو شخص جادو کے اثر سے بچنے کے لیے قلعہ بند ہونا چاہے اسے قیامِ لیل ضرور کرنا چاہیے، کیوں کہ اس میں کوتاہی کر کے انسان خود بخود اپنے اوپر شیطان کو مسلط کر لیتا ہے اور اس کے مسلط ہونے کی صورت میں اس کے لیے جادو کا راستہ ہموار ہو جاتا ہے۔
حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ایسے شخص کا ذکر کیا گیا جو صبح ہونے تک سویا رہتا ہے اور قیامِ لیل کے لیے بیدار نہیں ہوتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس کے کانوں میں شیطان پیشاب کر جاتا ہے۔" [1]

اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: "جو شخص وتر پڑھے بغیر صبح کرتا ہے اس کے سر پر ستر ہاتھ لمبی رسی کا بوجھ پڑ جاتا ہے۔" [2]

❺ بیت الخلاء میں جاتے ہوئے اس کی دعا مانگنا، ناپاک جگہ پر شیطان کا گھر اور ٹھکانا ہوتا ہے، اس لیے اس میں کسی مسلمان کی موجودگی کو شیطان غنیمت سمجھتا ہے اور ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ مجھے خود ایک شیطان جن نے بتایا تھا کہ وہ ایک شخص میں داخل ہو جانے میں کام یاب ہو گیا تھا جب اس نے بیت الخلاء میں جاتے ہوئے دعا نہیں مانگی تھی، ایک اور جن نے بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں ایک طاقت ور اسلحہ عطا کیا ہے جس کے ذریعے تم ہمارا خاتمہ کر سکتے ہو، میں نے کہا: وہ کیا ہے؟ تو اس نے جواباً کہا کہ وہ مسنون اذکار ہیں۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں جاتے ہوئے یہ دعا مانگا کرتے تھے:

---

[1] صحيح البخاري، التهجد، باب اذ نام ولم يصل، الرقم: ١١٤٤

[2] فتح الباري، التهجد، باب عقد الشيطان على قافية الرأس، الرقم: ٣/ ٣٣

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ.[1]

تَرجَمہ: "اے اللہ! میں ناپاک جنوں نر و مادہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

۶ نماز شروع کرتے وقت شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنا، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نماز کے شروع میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی:

"اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا" (تین مرتبہ)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ[2]

تَرجَمہ: "میں شیطان مردود کے تکبر، جادو اور وسوسہ سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں۔"

۷ سونے سے پہلے وضو کرلیں، پھر اٰيَةُ الْكُرْسِيْ پڑھ لیں اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے کرتے سو جائیں۔

---

[1] صحيح البخاري، الدعاء، باب الدعاء عند الخلاء، الرقم: ٦٣٢٢

[2] سنن ابي داؤد، الصلوة، باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء، الرقم: ٧٦٤

حدیث میں آتا ہے کہ شیطان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تھا: ”جو شخص سونے سے پہلے ”اٰیَۃُ الْکُرْسِیْ“ پڑھ لیتا ہے، صبح ہونے تک ایک فرشتہ اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے اور شیطان اس کے قریب نہیں آسکتا“ یہ بات جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس نے سچ کہا ہے حالاں کہ وہ جھوٹا ہے۔“ [1]

⑧ نمازِ فجر کے بعد یہ دعا سو ۱۰۰ مرتبہ مانگیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اپنی ذات وصفات میں اکیلے ہیں، کوئی ان کا شریک نہیں، سارا ملک ان ہی کا ہے، ان ہی کے ہاتھ میں تمام تر بھلائی ہے اور جتنی خوبیاں ہیں وہ ان ہی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہیں۔“

حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو شخص بھی یہ چوتھا کلمہ سو (۱۰۰) مرتبہ فجر کی نماز کے بعد پڑھ لیتا ہے اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے، اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اس سے سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور شام ہونے تک وہ شیطان سے محفوظ رہتا ہے۔“ [2]

---

[1] ماخذہ صحیح البخاری، الوکالۃ، باب اذا وکل رجلا فترك الوكيل، الرقم: ۲۳۱۱

[2] صحیح البخاری، الدعوات، باب فضل التهليل، الرقم: ٦٤٠٣

۹ مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا مانگیں:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.

ترجمہ: "میں عظمت والے اللہ اور اس کی بزرگ ذات اور اس کی قدیم بادشاہت کی شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں۔"

حدیث میں آتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو آدمی یہ دعا مانگ لیتا ہے، شیطان اس کے متعلق کہتا ہے، یہ آج کے دن مجھ سے محفوظ ہوگیا۔[1]

۱۰ صبح وشام تین مرتبہ یہ دعا مانگیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (تین مرتبہ)[2]

ترجمہ: "اُس اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جس کے نام کے ساتھ آسمان اور زمین کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا اچھی طرح جاننے والا ہے۔"

حدیث میں ہے کہ جو شخص ہر صبح وشام یہ کلمات تین مرتبہ پڑھے، اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ اس پر کوئی ناگہانی آفت نہیں آتی۔[3]

---

۱ سنن ابی داؤد، الصلاة، ما یقول الرجل عند دخوله المسجد، الرقم: ٤٦٦

۲ جامع الترمذی، الدعوات، ماجاء فی الدعاء اذا اصبح واذا امسی، الرقم: ٣٣٨٨

۳ سنن ابی داؤد، الادب، باب ما یقول اذا اصبح، الرقم: ٥٠٨٨

⑪ صبح وشام یہ دعا مانگا کریں:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.[1]

تَرْجَمَہ: ”میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔“

⑫ حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے: اگر میں چند کلمات (دعا) نہ مانگتا تو یہود مجھے گدھا بنا دیتے۔“ ان سے کہا گیا کہ وہ کلمات کیا ہیں؟ تو فرمایا:

أَعُوذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ لَيْسَ شَيْءٌ أَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِأَسْمَآءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ مِّنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ.[2]

تَرْجَمَہ: ”میں اللہ تعالیٰ کی عظیم ذات کے ذریعے پناہ چاہتا ہوں جس سے بڑھ کر عظمت والی کوئی چیز نہیں اور اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے ذریعے جن کے آگے نہ کوئی نیک بڑھ سکتا ہے اور نہ کوئی برا اور اس کے تمام اسمائے حسنیٰ کے ذریعے جن کو میں جانتا ہوں اور جنھیں

---

[1] صحیح مسلم، الذکر و الدعاء، باب التعوذ من سوء القضاء، الرقم: ۲۷۰۹
[2] مؤطا امام مالک، الشعر، باب ما یؤمر به من التعوذ، الرقم: ۱۸۳۹

میں نہیں جانتا۔ میں ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں، اس کی تمام مخلوقات کی برائی سے۔"

۱۳ صبح و شام ایک ایک مرتبہ ذیل کے کلمات مانگے تو جن و انسان کے شر سے حفاظت ہوتی ہے:

أَعُوذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيمِ وَ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا وَشَرِّ مَاذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَشَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَّا رَحْمٰنُ.[1]

ترجمہ: "میں خاص اللہ تعالیٰ کی جو کریم ہے اور اللہ تعالیٰ کے اُن تمام کلمات کے ذریعہ پناہ چاہتا ہوں جن کے خلاف کوئی نیک و بد کر ہی نہیں سکتا اس برائی سے جو آسمانوں سے اترتی ہے اور اس برائی سے جو آسمانوں میں چڑھتی ہے اور اس برائی سے جو زمین میں پیدا ہوئی اور اس برائی سے جو زمین سے نکلتی ہے اور رات دن کے فتنوں کی برائی سے

[1] موطأ امام مالك، الجامع، باب مايؤمر به من التعوذ، الرقم: ۳۵۰۰

اور رات دن کے حادثوں کی برائی سے مگر اس واقعہ سے جو بھلائی لے کر آئے اے شفیق مہربان!“

۱۴ ہر فرض نماز کے بعد ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝﴾، ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝﴾، ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝﴾ مکمل سورتیں پڑھے۔

تو یہ ہیں وہ چودہ احتیاطی تدابیر جنھیں اختیار کر کے انسان ہر قسم کے جادو سے عموماً قلعہ بند ہو سکتا ہے، بشرطیکہ وہ مخلص ہو اور اس علاج پر اس کو یقینِ کامل حاصل ہو۔

نظرِ بد سے حفاظت کی چار دعائیں

عموماً لوگ نظرِ بد لگ جانے یا سحر کا شبہ ہونے پر ابتداء میں اُن چیزوں اور کاموں میں لگ جاتے ہیں جو مجبوری میں بہت ہی بعد کی چیزیں تو ہو سکتی ہیں لیکن اس قسم کی پریشانیوں کا عمومی طور پر وہ اصل علاج نہیں۔

چناں چہ مسنون دعاؤں کی یا سنت سے ثابت معتبر اعمال اختیار کرنے کی بجائے اول مرحلے ہی میں کسی کے پاس اپنا استعمالی کپڑا اور قمیص وغیرہ بھیجی جاتی ہے اور اکثر قمیص وغیرہ دکھانے سے بیماری اور وہم میں کمی کی بجائے مزید اضافہ ہوتا ہے، اسی طرح اگر کوئی جسمانی بیمار ہوتا ہے اور مرض کی صحیح تشخیص نہ ہونے کی وجہ سے یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ اس پر کچھ اثرات ہیں تو پھر وہ غلط عاملوں کے چکر میں پھنس کر اپنی بیماری کے اصل علاج سے بھی محروم ہو جاتا ہے اور مزید پریشانیوں میں الجھ جاتا ہے، لہٰذا ایک ہی طبیب سے صحیح طور پر تشخیص کروا کر مستقل علاج کروانا چاہیے اور لوگوں کی باتوں کا اثر ہرگز نہیں لینا چاہیے اور نظرِ بد اور سحر کے جو علاج آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلا دیے ہیں ان ہی کو اختیار کریں، ان ہی پر عمل کریں۔

نظرِ بد کی چند دعائیں مندرجہ ذیل ہیں:

❶ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ.[1]

ترجمہ: "میں اللہ کا نام لے کر تجھ پر دم کرتا ہوں، ہر اس چیز سے بچانے کے لیے جو تجھے ایذا دیتی ہے اور ہر نفس کے شر سے اور ہر حاسد کی آنکھ کے شر سے۔ اللہ تجھے شفا دے، اللہ کا نام لے کر میں تجھ پر دم کرتا ہوں۔"

❷ بِسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيْكَ وَمِنْ كُلِّ دَآءٍ يَّشْفِيْكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَشَرِّ كُلِّ ذِيْ عَيْنٍ[2]

ترجمہ: "میں اللہ کا نام لے کر (دم کرتا ہوں) جو تجھے بری کرے اور ہر مرض سے تجھے شفا دے حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے اور ہر آنکھ والے کے شر سے (یعنی نظر لگ جانے سے تجھے بچائے)۔"

❸ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.[3]

ترجمہ: "جو چاہا اللہ نے، نہیں ہے کوئی طاقت دینے والا سوائے اللہ کے۔"

---

[1] صحیح مسلم، السلام، باب الطب والمرض والرقی، الرقم:۲۱۸۶

[2] صحیح مسلم، السلام، باب الطب والمرض والرقی، الرقم:۲۱۸۶

[3] سورۃ الکھف: ۳۹

④ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا.[۱]

تَرْجَمَہ: ”اے اللہ! دور کر اس (مریض) کی گرمی اور اس کی سردی اور اس کی تکلیف کو۔“

چھوٹے بچوں کو عموماً نظر لگ جاتی ہے، لہٰذا ماؤں سے درخواست ہے کہ ایسی حالت میں یہ آیات اور دعائیں رات کو سونے سے پہلے ان پر پڑھتی رہیں۔

اگر کسی شخص پر جادو کر دیا گیا ہو تو اس کا اثر دور کرنے کے لیے سعودی عرب کے مفتی اعظم سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ ”حُكْمُ السِّحْرِ وَالْكِهَانَةِ“ میں فرمایا کہ سبز بیری کے سات پتے لے کر ان کو پیسا جائے۔ پھر اسے ایک برتن میں رکھ کر اس میں اتنا پانی ڈالا جائے کہ وہ غسل کے لیے کافی ہو جائے، پھر اس پر آیۃ الکرسی، سورۃ البقرۃ کی آخری آیات، سورۃ الکافرون، سورۃ الاخلاص اور معوذتین (سورۃ الفلق، سورۃ الناس) پڑھے۔

نیز سورۃ الاعراف آیت ۱۱۷ تا ۱۱۹، سورۃ یونس آیت ۷۹ تا ۸۲ اور سورۃ طٰہٰ آیت ۶۵ تا ۶۹ بھی پڑھے۔ یہ آیات پانی پر پڑھ کر دم کرنے کے بعد مریض اس پانی سے تین مرتبہ پیے اور باقی پانی سے غسل کر لے۔ ”اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی“ اس سے بیماری ختم ہو جائے گی، نیز اس طریقہ علاج کو ایک سے زیادہ مرتبہ بھی مرض کے ختم ہونے تک استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔[۲]

---

[۱] المستدرك للحاكم، الطب، الرقم: ۷۵۸

[۲] امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں جلد ۱۰ صفحہ ۲۸۷ اور امام عینی رحمۃ اللہ علیہ نے ”عمدۃ القاری“ میں جلد ۲۱ صفحہ ۴۲۲ ”باب هل یستخرج السحر“ کے تحت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول اور علاج نقل کیا ہے۔

غم و پریشانی سے راحت پانے کے لیے گیارہ دعائیں

❶ جب کسی شخص کو کوئی غم پیش آئے یا پریشانی لاحق ہو تو یہ دعا مانگے:[1]

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ
نَاصِيَتِیْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِیَّ
قَضَآئُكَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ
بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ
اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ
الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ

[1] انسان پر کوئی نہ کوئی غم اور پریشانی ضرور آتی ہے اور وہ یہ سمجھنے لگتا ہے کہ اب اس پریشانی کا کوئی علاج نہیں، حالاں کہ ایسا ہرگز نہیں...... انسان کو صبر اور اعمال کے اہتمام کا حکم ہے، اس سے اللہ تعالیٰ رحمت کے دروازے کھول دیتے ہیں چناں چہ اس سلسلے میں مکتبہ بیت العلم سے سچے اور مستند واقعات و قصص پر مشتمل دو کتابیں "راحت پانے والے" اور "راحت حاصل کیجیے" لکھی گئی ہیں، جن کے پڑھنے سے ان شاءاللہ تعالیٰ پریشانی پر صبر اور اس کے بعد راحت کی امید پیدا ہوگی......۔

قَلْبِیْ وَنُوْرَ صَدْرِیْ وَ جَلَآءَ حُزْنِیْ وَذَهَابَ هَمِّیْ.

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں اور تیری بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی کے بال تیرے ہاتھ میں ہیں۔ (یعنی تیرے پورے پورے قبضہ میں ہوں) میرے حق میں جو فیصلہ بھی تیرا ہو وہ نافذ ہونے والا ہے اور تیرا جو حکم ہے وہ سب انصاف ہی انصاف ہے اور میں تیرے ہر اس نام کے وسیلہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں جو تونے خود اپنی ذات پاک کے لیے مقرر فرمایا ہے یا اپنی کتاب کے ساتھ اس کو اتارا ہے، یا اپنی مخلوق میں سے (بذریعہ الہام) جس کو بھی تو نے بتایا ہے۔ یا خاص اپنے ہی علمِ غیب میں اس کو پوشیدہ رکھا ہے کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار، میرے سینے کا نور، میرے غم کا دور کرنے والا اور میری فکر کے ازالہ کا سبب بنادے۔“

فائدہ: حدیث شریف میں آیا ہے:

”اللہ کا جو بھی بندہ کسی مصیبت یا رنج وغم میں گرفتار ہو اور وہ (مذکورہ بالا) یہ دعا مانگا کرے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مصیبت، پریشانی اور رنج وغم کو دور فرمادیں گے اور اس کے رنج وغم کو خوشی اور مسرت سے بدل دیں گے۔“ [1]

نیز یہ دعا قرآن کریم کی تلاوت کرنے سے پہلے اور تلاوت کرنے کے بعد بھی مانگنی چاہیے۔

---

[1] المعجم الکبیر، باب العین، عبداللہ بن مسعود الهندی، الرقم: ۱۰۳۵۲

❷ پریشانی دور ہونے کے لیے مندرجہ ذیل عمل بھی کیا جاسکتا ہے۔

اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر درجِ ذیل کلمات بلا تعداد کچھ دیر تک مانگیں کم از کم ۵۰۰ مرتبہ، چاہے دو تین نشستوں میں ہی ہو لیکن دھیان کے ساتھ ہو۔

① لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۝

② حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ

③ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

اس کے بعد گڑگڑا کر دعا مانگیں، نیز روزانہ کسی وقت دو رکعت نفل بھی پڑھ لیا کریں، اس کے بعد دعا کیا کریں اور پریشانی دور ہونے تک روزانہ مذکورہ عمل کرتے رہیں اور اوپر لکھا ہوا کلمہ نمبر (۲) چلتے پھرتے زبان پر رکھیں اور دل ہی دل میں گڑگڑا کر دعا مانگتے رہیں، یہ بہت مفید اور مجرب عمل ہے۔

ضروری نہیں ہے کہ پانچ سو مرتبہ ہی ہو، یہ عدد صرف اور صرف اس لیے لکھ دیا ہے تاکہ یکسوئی سے بیٹھ کر کچھ تعلق مع اللہ پیدا کر کے پھر دعا مانگی جائے۔

فَائِدَہ: حدیث شریف میں آیا ہے کہ ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' جو شخص پڑھا کرے اس کے لیے یہ ننانوے دکھ اور بیماریوں کی دوا ہے جس میں سب سے ہلکی بیماری فکر و پریشانی ہے۔[1] (سُبْحَانَ اللّٰهِ! یہ کتنا آسان نسخہ ہے)

---

[1] المستدرك للحاكم، الدعاء، الرقم: ۲۰۴۲

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔[1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دعا کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا مطلب جانتے ہو کیا ہے؟

میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی ارشاد فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے "گناہ سے پھرنے کی طاقت نہیں مگر اللہ کی حفاظت سے اور اللہ کی عبادت کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے۔"[2]

وضاحت: اس دعا کے متعلق مفتی اعظم پاکستان حضرت محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: مشائخ وعلماء نے ''حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ'' پڑھنے کے فوائد میں لکھا ہے کہ اس آیت کو ایک ہزار مرتبہ جذبۂ ایمان وانقیاد (فرماں برداری) کے ساتھ پڑھا جائے اور دعا مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ رد نہیں فرماتا۔ ہجومِ افکار اور مصائب کے وقت ''حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ'' کا پڑھنا مجرب ہے۔[3]

جب حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام مچھلی کے پیٹ میں تھے تو مذکورہ بالا کلمہ نمبر (۱) خاص طور سے پڑھتے تھے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے:

"تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، پاک ہے تو، بے شک میں گناہ گاروں میں سے ہوں۔"

---

[1] جامع الترمذی، الدعوات، باب فضل لاحول ولاقوة الا باللہ، الرقم: ۳۶۰۱

[2] مجمع الزوائد، الاذکار، باب ماجاء فی لاحول ولاقوة الا باللہ، الرقم: ۱۶۹۰۷

[3] معارف القرآن: ۲/۲۴۴، آل عمران: ۱۷۳

اللہ تعالیٰ نے اسی کلمہ کی برکت سے انھیں اس آزمائش سے نجات عطا فرمائی اور وہ مچھلی کے پیٹ سے صحیح سالم نکل آئے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو دعا مچھلی کے پیٹ میں کی تھی، اسے جو مسلمان بھی کسی مقصد کے لیے پڑھے گا اس کی دعا قبول ہوگی۔[1]

اسی لیے بزرگوں سے یہ منقول چلا آرہا ہے کہ وہ انفرادی یا اجتماعی مصیبت کے وقت یہ کلمہ سوا لاکھ مرتبہ پڑھتے ہیں اور اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ مصیبت کو دور فرما دیتا ہے۔[2]

اس دُعا کے ورد کے ساتھ ساتھ گناہوں سے بچنے کا اور فرائض و واجبات کو ادا کرنے کا ضرور اہتمام کیا جائے۔

(۳) جو شخص کسی بھی رنج و غم، اضطراب و پریشانی میں گرفتار ہو یا کسی مشکل میں گرفتار ہو اس کو یہ دعا مانگنا چاہیے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ

وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔[3]

---

۱ جامع الترمذی، الدعوات، باب، الرقم: ۳۵۰۵

۲ معارف القرآن: ۷/۴۷۹، الصّٰفّٰت: ۱۴۳

۳ صحیح مسلم، الذکر والدعاء، باب دعاء الکرب، الرقم: ۲۷۳۰

ترجمہ: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بہت ہی بزرگ اور بڑا ہی بردبار ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش کا رب (مالک) ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے اور عرشِ کریم کا مالک ہے۔"

۴ جب بھی کسی مصیبت و بلا یا خوف ناک امر کے پیش آنے کا اندیشہ ہو یا کسی بہت بڑی مصیبت میں گرفتار ہو جائے تو کثرت سے درجِ ذیل دُعا کا ورد رکھے۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا. [۱]

ترجمہ: "کافی ہے ہمارے لیے اللہ اور وہ بہت ہی اچھا کارساز ہے، اللہ پر ہی ہم نے بھروسہ کیا ہے۔"

۵ **اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْٓ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ.** [۲]

ترجمہ: "اے اللہ! میں تیری رحمت ہی کی امید رکھتا ہوں، پس تو پلک جھپکنے جتنا وقت بھی مجھے میرے نفس کے سپرد مت کر اور میرے سب کام درست کر دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔"

---

۱ المعجم الكبير، باب الزاء، زيد بن ارقم الانصاری، الرقم: ۵۰۷۲

۲ سنن ابی داؤد، الادب، باب ما يقول إذا أصبح، الرقم: ۵۰۹۰

۶ اور یہ دعا گڑگڑا کر مانگیں۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ.

ترجمہ: "اے (ہمیشہ ہمیشہ) زندہ رہنے والے! (تمام مخلوق کو) قائم رکھنے (اور سنبھالنے) والے، تیری ہی رحمت کے وسیلے سے فریاد کرتا ہوں۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی فکر لاحق ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ (مذکورہ بالا) دعا بکثرت مانگتے تھے۔[1]

۷ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ۝[2]

ترجمہ: "میرے پروردگار! میں اپنے لیے آپ کی نازل کی ہوئی ہر بھلائی کا محتاج ہوں۔"

قرآن کریم میں ہے کہ یہ دعا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس وقت مانگی تھی جب وہ فرعون اور اس کے کارندوں کے ظلم سے نجات پانے کے لیے مصر سے ہجرت کر کے مدین پہنچے تھے اور وہاں بظاہر ان کا کوئی پرسانِ حال نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس دعا کی برکت سے ان کی ملاقات حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کرائی اور ان کی خوش گوار زندگی کا آغاز ہوا۔

۸ اگر پریشانی ایسی ہو کہ بندوں سے خوف ہو یا ان کی شرارت کا ڈر ہو تو ان کے

[1] جامع الترمذی، الدعوات، باب، الرقم: ۳۵۲٤

[2] سورۃ القصص: ۲٤

فتنے وشرارت سے حفاظت کے لیے یہ دعا مانگیں۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ.[1]

ترجمہ: "کوئی عبادت کے لائق نہیں مگر اللہ جو بہت بردبار اور بزرگ ہے۔ اللہ ہی کے لیے پاکی ہے جو آسمانوں اور زمینوں اور بڑے عرش کا رب ہے، اللہ رب العالمین کے لیے ہی ساری تعریفیں ہیں، اے اللہ! میں تیرے بندوں کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اللہ ہی مجھے کافی ہے اور بہت اچھا کارساز ہے۔"

۹ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا.[2]

ترجمہ: "اللہ اللہ میرا پروردگار ہے، میں اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں کرتا۔"

اس دعا کو غم کی حالت میں بار بار مانگنا چاہیے۔

---

[1] تحفة الذاكرين الباب الثامن فيما يهم من العوارض: ١/ ٢٩٠

[2] سنن ابن ماجة، الدعاء، باب الدعاء عند الكرب، الرقم: ٣٨٨٢

⑩ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رنج وغم سے پناہ مانگا کرتے تھے اور اس دعا کو مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسْلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ.[1]

ترجمہ: ”الٰہی! میں تیری پناہ چاہتا ہوں رنج وغم سے اور عاجزی اور سستی اور بخل اور بزدلی اور لوگوں کے قہر سے۔“

⑪ ہر رنج وغم، مصیبت و پریشانی اور دکھ، بیماری کے وقت کثرت سے استغفار مانگا کرے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ (رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ) وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ.[2]

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے ہر گناہ کی مغفرت چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔“

فائدہ: حدیث شریف میں آیا ہے:

”جو شخص کثرت سے اور پابندی کے ساتھ استغفار کرتا رہے گا اللہ تعالیٰ اس کو ہر تنگی (مصیبت) سے رہائی اور ہر غم سے کشادگی نصیب فرمائیں گے

---

[1] سنن النسائی، الاستعاذۃ، الاستعاذۃ من الهم، الرقم: ٥٤٦٤

[2] مسند احمد: ٥/٢٩٣، الرقم: ٢٢٠٠٢

اور جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہوگا وہاں سے اس کو روزی عطا فرمائیں گے۔"[1]

علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: "جب میرے دل میں کوئی مسئلہ کھٹکتا یا کوئی مشکل حالت درپیش ہوتی تو میں کم و بیش ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ استغفار کرتا ہوں حتیٰ کہ میرا سینہ کھل جاتا ہے اور مشکل حل ہوجاتی ہے، میں استغفار کرنے کی حالت میں چاہے بازار میں ہوں یا مسجد میں یا مدرسہ میں مگر مجھے ذکر و استغفار سے کوئی چیز مانع نہیں ہوتی حتیٰ کہ میں اپنا مقصود پالیتا ہوں۔[2]

اس لیے ہر مسلمان مرد و عورت کو توبہ و استغفار اہتمام سے کرنا چاہیے، روزانہ کوشش کر کے صبح اور شام سو مرتبہ اس استغفار کی ایک ایک تسبیح پڑھنی چاہیے اور ممکن ہو تو "ستر استغفار" جو اسی کتاب کے (صفحہ ۱۰۶) پر مذکور ہیں اس میں سے ایک ایک منزل پڑھتے رہیں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اس سے بہت ہی فائدہ ہوگا اور مصیبتوں کو دور کرنے کے لیے ان استغفارات کا پڑھنا بہت ہی مفید ہے۔

اسی طرح مکتبہ بیت العلم کی مطبوعہ کتاب "پریشانی کے بعد راحت" کا بھی مطالعہ کرنا چاہیے جس کے مطالعہ کرنے سے مصیبت اور پریشانی پر صبر نصیب ہوگا اور چین و سکون ملے گا۔

وضاحت: یہ کل گیارہ دعائیں ذکر کی گئی ہیں اگر ان دعاؤں کا اہتمام کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ہر غم اور پریشانی سے نجات دے دیں گے۔

---

[1] سنن ابی داؤد، الوتر، باب فی الاستغفار، الرقم: ۱۵۱۸

[2] بطل الاصلاح الدینی: ۱۲، بحوالہ گناہوں کے پہاڑ: ۱۲

مدد صرف اللہ تعالیٰ ہی سے مانگیں

خاتم الانبیاء، حبیب خدا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت دنیا میں تشریف لاتے ہیں جب کہ رسولوں کی دی ہوئی تعلیم مٹ چکی ہے، ان کی راہیں بے نشان ہو چکی ہیں، دنیا توحید کو بھلا چکی ہے، جگہ جگہ مخلوق پرستی ہو رہی ہے، سورج، چاند، ستارے، آگ، پانی، بت وغیرہ کی پوجا کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا دین بدل چکا ہے، کفر کی تاریکی چھا چکی ہے، دنیا کا چپہ چپہ، کونہ کونہ سرکشی اور زیادتی سے بھر گیا ہے، عدل اور انصاف بالکل مٹ چکا ہے، انسانیت بھی فنا ہو چکی ہے، جہالت اور کم فہمی کا دور دورہ ہے، سوائے بعض نفوس کے اللہ تعالیٰ کا نام لیوا زمین پر کوئی نہیں رہا۔ پس معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور عزت اللہ تعالیٰ کے پاس بہت بڑی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خدائی رسالت ادا کی وہ کوئی معمولی رسالت نہیں تھی۔

میرے عزیز دوست! تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اسی لیے بھیجے گئے تھے کہ لوگوں کو تعلیم دیں اور سکھائیں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اللہ ہی کی عبادت کرو اور اللہ ہی سے مدد مانگو اور انسان پیدا بھی اسی لیے کیا گیا ہے۔ مگر انسان اپنی نفسانیت اور جہالت کی وجہ سے بھول جاتا ہے یا ضد میں آ کر جانتے ہوئے بھی الٹا کرنے لگتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے کلام مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾

ترجمہ: "ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔"

کامل اطاعت اور پورے دین کا حاصل صرف یہی دو باتیں ہیں۔ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ تم سب اسی کی خالص عبادت کرو اور اپنے تمام کاموں میں اسی سے مدد مانگو۔"[1]

میرے عزیز دوست! آج وہ لوگ سوچیں اور سمجھیں جو نماز میں روزانہ پانچوں وقت کئی مرتبہ اللہ کے سامنے نماز پڑھتے ہوئے اس بات کا اقرار کرتے ہیں ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝﴾ (ہم خالص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں) یہ آیتِ کریمہ نماز میں بار بار پڑھتے ہیں۔ یہ اقرار بھی کر رہے ہیں اور جب نماز پڑھ لی تو اللہ ہی کے گھر میں اسی مصلے پر سے جب اٹھتے ہیں تو اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو حاضر و ناظر اور نفع و نقصان میں مددگار سمجھ کر اسی وقت ان کے نام کا نعرہ لگا کر اٹھتے ہیں میرے عزیز دوست! آپ ہی انصاف کریں۔ کوئی حد بھی ہے اس جہالت کی۔

میرے عزیز دوست! مدد صرف اللہ ہی کی ہوتی ہے اور اگر اللہ تعالیٰ ہماری مدد نہ کرے تو دنیا میں کوئی بھی ہماری مدد نہیں کر سکتا۔ اب آیئے آپ کو وہ حدیثیں اور آیتیں سناؤں جن کو پڑھنے اور سننے سے ایمان تازہ ہو جاتا ہے اور توحید میں پکا بن جاتا ہے۔ کیسی کیسی مشکلوں میں اللہ تعالیٰ نے مدد کی ہے اور ایسی ایسی سخت مصیبتوں میں بھی اللہ تعالیٰ کے بندوں نے توحید کو ہاتھ سے نہ جانے دیا اور ہم کو سبق دے گئے، ہمارے ہی لیے نہیں بل کہ سارے جہان کے لیے نمونہ بن گئے جو عقل مند تھے، ایمان والے تھے، سمجھ والے تھے، انھوں نے بزرگانِ دین کے عمل کو ہاتھ میں لے لیا اور عمل کر کے بتا دیا۔ باقی تو اپنی اپنی ضد اور نفسانیت ہی پر اڑے ہوئے ہیں۔

---

[1] تفسیر ابن کثیر: ۲۸، الفاتحۃ: ۴

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـنْجِى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾ [1]

تَرْجَمَہ: "تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور اسے غم سے نجات دے دی۔ ہم ایمان والوں کو اسی طرح بچالیا کرتے ہیں۔"

دیکھا میرے عزیز دوست! اللہ تعالیٰ خود فرما رہا ہے کہ میں ایمان والوں کو اسی طرح بچالیتا ہوں چاہے سمندر کی تہ میں ہو، یا طوفانِ دریا میں ہو، یا آگ کے الاؤ میں ہو، یا مچھلی کے پیٹ میں ہو۔ اسی وقت مچھلی کو حکم ہوتا ہے کہ اے مچھلی! میرے یونس کو اپنے پیٹ اور سمندر سے باہر نکال دے اور یہی ہوا بھی۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

فَلَوْلَاۤ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ لَلَبِثَ فِىْ بَطْنِهٖۤ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ [2]

تَرْجَمَہ: "چناں چہ اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتے، ﴿۱۴۳﴾ تو وہ اُس دن تک اُسی مچھلی کے پیٹ میں رہتے جس دن مردوں کو زندہ کیا جائے گا۔ ﴿۱۴۴﴾"

اے میرے دوست! اس سے بڑھ کر اب آپ کو توحید کے لیے اور کیا ثبوت چاہیے؟ اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے کہ اگر یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام میری تسبیح نہ پڑھتے، مجھ سے مدد نہ مانگتے،

---

[1] سورۃ الانبیاء: ۸۸

[2] سورۃ الصّٰفّٰت: ۱۴۳، ۱۴۴

مجھے اپنی مصیبت میں یاد نہ کرتے تو قیامت تک اسی مچھلی کے پیٹ میں قید رہتے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی مصیبت میں ان کا مددگار نہ تھا۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿۱۷۳﴾ [1]

ترجمہ: "ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ بہت ہی اچھا کارساز ہے۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آگ میں ڈالا گیا تو (آپ کی زبان پر) آخری کلمہ یہ تھا کہ "ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔" [2]

میرے عزیز دوست! یہ تھا امتحان ایمان والوں کا اور یہ تھی کسوٹی۔ اب اللہ تعالیٰ کی رحمت کو دیکھیے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آگ کی طرف پھینک دیا گیا تو جو بڑے بڑے فرشتے ہیں وہ تیار کھڑے تھے کہ نہ جانے اللہ کس کو کب اور کیا حکم کرتا ہے۔ یعنی حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام تیار کھڑے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے حکم دے تو میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آگ میں گرنے سے پہلے ہی بیچ راستے میں آسمان کی طرف اٹھا لوں یا آگ کو سمندر میں ڈال دوں، اسی طرح حضرت میکائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی تیار کھڑے تھے کہ اگر مجھ کو اللہ تعالیٰ حکم کرے تو میں برسات کو اس آگ پر ایسا انڈ دوں کہ ایک آن کی آن میں آگ بجھ جائے، اسی طرح ہوا کا فرشتہ بھی تیار کھڑا تھا کہ اگر مجھے حکم ملے تو ایک پل میں آنکھ جھپکنے کے

---

[1] سورۃ آل عمران: ۱۷۳

[2] صحیح البخاری، التفسیر، باب إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ، الرقم: ۴۵۶۳

ساتھ ساری آگ کو اڑا کر لے جاؤں۔ مگر سب کے سب مجبور تھے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے سوا کوئی کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ چاہے فرشتہ ہو یا نبی ہو یا ولی، یا قطب، یا ابدال، یا غوث ہو۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا مقبول بندہ سمجھ کر اپنے رحم وکرم سے اپنے دربار میں قبول کرلیا تھا۔ بھلا وہ آگ ان کو کیا جلا سکتی تھی۔ [1]

رنج وغم کے وقت مؤمن کی شان

یاد رکھیے! درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی رنج وغم، تکالیف ومصیبت وغیرہ دینے والا اور وہی ان مصیبتوں کو دور فرما کر راحت وآرام، صحت وتندرستی عطا فرمانے والا ہے، ہر چیز پر قادر اور مختار کل ہے، وہ بڑا داتا ہے، وہ اس بات کو بہت محبوب رکھتا ہے کہ اسے کوئی پکارے اور اسی پکار کو دعا کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتے ہیں:

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ [2]

ترجمہ: ”بھلا وہ کون ہے کہ جب کوئی بے قرار اُسے پکارتا ہے تو وہ اُس کی دُعا قبول کرتا ہے اور تکلیف دُور کر دیتا ہے۔“

یعنی اللہ تعالیٰ ہی بے چین وبے قرار کی فریاد کو سنتا ہے اور اس کی مصیبتوں کو دور کرتا ہے۔ ہر انسان مصیبت کو دور کرنے کے لیے کوئی نہ کوئی سہارا ضرور تلاش کرتا ہے۔ حتیٰ کہ دہریئے اللہ تعالیٰ کے منکر ملحد اور بڑے بڑے مغرور بھی اپنی سمجھ اور عقیدے کے موافق اپنے سے بڑی ذات کا وسیلہ وذرائع ٹھہراتے ہیں اور اس کے دامن کو پکڑ کر نجات حاصل کرنے کے خواہاں رہتے ہیں۔ بعضوں نے مورتیوں کو پکارا، کسی نے چاند، سورج، مریخ وغیرہ ستاروں کی منت وسماجت، خوش آمد کی اور دہائی دی کہ اس آڑے

---

[1] ماخذہ شریعت یا جہالت: ۲۹۹

[2] سورۃ النمل: ۶۲

وقت میں کام آئیں، مگر جب ان سے حاجت روائی نہیں ہوئی تو تمام مادی وصوری اور ظاہری ذریعوں سے منہ پھیر کر صرف ایک ذات اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوکر نہایت عاجزی وانکساری اور آہ وزاری سے پکارتے اور دعائیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پریشان حال لوگوں کی پکار کو قبول فرما کر انھیں دامنِ رحمت میں چھپا لیتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ ہی اس آڑے وقت ومصیبت میں کام آنے والا ہے تو ہر حالت میں اسی کو پکارنا چاہیے۔ دوسرے عاجز ومحتاجوں کو پکارنے سے کیا فائدہ کہ وہ تو اس پکار کو سنتے ہی نہیں، فائدہ پہنچانا تو دور کی بات ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝[1]

ترجمہ: ”اُس شخص سے بڑا گمراہ کون ہوگا جو اللہ کو چھوڑ کر اُن (من گھڑت دیوتاؤں) کو پکارے جو قیامت کے دن تک اُس کی پکار کا جواب نہیں دے سکتے اور جن کو ان کی پکار کی خبر تک نہیں ہے۔“

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ ط[2]

[1] سورۃ الاحقاف: ۵

[2] سورۃ الاعراف: ۱۹۴

ترجمہ: ”یقین جانو کہ اللہ کو چھوڑ کر جن جن کو تم پکارتے ہو، وہ سب تمھاری طرح (اللہ کے) بندے ہیں۔“

بل کہ وہ تم سے بھی زیادہ عاجز ہیں کیوں کہ زندہ انسان اپنی بعض مصیبتوں کو دور کرسکتا ہے اور وہ بے جان تو اپنی مصیبت کو بھی دور نہیں کرسکتے، دوسروں کی مصیبت کیا دور کریں گے!

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَاۤ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ○[1]

ترجمہ: ”اور تم اُس کو چھوڑ کر جن کو پکارتے ہو، وہ نہ تمھاری مدد کرسکتے ہیں اور نہ خود اپنی مدد کرتے ہیں۔“

آیاتِ مذکورہ سے یہ ظاہر ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں سب ہیچ اور بے بس ہیں، کوئی کسی کی مدد کرکے تکلیف کو دور نہیں کرسکتا، صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جو سب کی مدد کرتا ہے، لہٰذا ہر حالت میں اللہ تعالیٰ ہی کو پکاریں اور اسی سے دعا کریں اور اس پکار میں دوسرے کو شریک نہ کریں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ○[2]

ترجمہ: ”اس لیے اللہ کے ساتھ کسی اور کی عبادت مت کرو۔“

---

[1] سورۃ الاعراف: ۱۹۷

[2] سورۃ الجن: ۱۸

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝[1]

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی ایسے (من گھڑت معبود) کو نہ پکارنا جو تمھیں نہ کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے، نہ کوئی نقصان۔ پھر بھی اگر تم (بفرضِ محال) ایسا کر بیٹھے تو تمھارا شمار بھی ظالموں میں ہوگا۔“

ان آیات کے ترجمہ کو خوب غور سے پڑھیں اور بار بار پڑھیں اور کسی حال میں بھی کسی پریشانی پر بھی کسی نجومی، دست شناس، فال نکالنے والا، کالے علم کرنے والا، جادوگر، عامل، کامل، روحانیت کے دعوے دار، جھوٹے پیر وغیرہ کے پاس کبھی نہ جائیں، نہ ہی خطوط کے ذریعے کوئی بات پوچھیں یا عمل کریں۔

حدیث شریف میں بھی صاف طور پر علم نجوم کرنے اور کروانے اور نجومیوں (دست شناس، جوتشی، غیر شرعی عامل کامل) سے بات پوچھنے اور ان کی تعریف کرنے والے پر سخت وعید آئی ہے، چناں چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص کاہن کے پاس جائے اور اس کی بتائی ہوئی باتوں کو سچا جانے تو وہ اس چیز (یعنی قرآن، سنت وشریعت) سے بری ہوا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے۔“[2]

اسی طرح ایک دوسری روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو شخص کاہن یا نجومیوں کے پاس جائے اور اس سے کچھ پوچھے (یعنی

---

[1] سورۃ یونس: ۱۰۶

[2] سنن ابی داؤد، الکہانۃ والتطیر، باب فی الکہان، الرقم: ۳۹۰۴

غیب کی باتیں پوچھے) تو اس کی چالیس دن رات کی نمازیں قبول نہیں کی جاتیں۔“ [1]

ایک اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے شگون لیا، یا اس کے لیے (اس کی مرضی سے) شگون لیا گیا، یا جو نجومی کے پاس آیا، یا (اس کی مرضی سے) اس کے لیے کوئی اور آیا، یا جس نے جادو کیا یا جس کے لیے (اس کی مرضی سے) جادو کرایا گیا۔“ [2]

ان احادیث سے بھی معلوم ہوا کہ یہ چیز سخت نقصان دہ ہے اور انتہائی بدبختی کی علامت ہے، اس کی وجہ سے نماز جو عبادات میں سب سے افضل اور اہم ترین عمل ہے نامقبول ہو جاتی ہے، تو جب نماز ہی قبول نہیں تو دوسرے اعمال بطریقِ اولی قبول نہیں ہوں گے۔

جب سب کے سب اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں اور ایک اللہ تعالیٰ کی ذات ”وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ“ ہی بے نیاز ہے، اس کارخانہ قدرت کا تنہا چلانے والا ہے، کائنات میں سب سے زیادہ محبت کرنے والا ہے، اچھائی کی قدر کرنے والا ہے، رحم کرنے والا، انصاف کرنے والا، چھوٹی بڑی چیز کا جاننے والا اور بڑی سے بڑی چیز اور مشکل کام کو نیست سے ہست کرنے والا اور ناممکن کو ممکن بنا دینے والا، وہ کسی کا محتاج نہیں، سب کے سب اسی کے محتاج ہیں، تو پھر کیوں نہ اسی سے مانگا جائے، ہر مشکل، ہر مصیبت میں اسی کو پکارا جائے۔

کہتے ہیں کہ اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں ایک شخص ان کے

---

[1] صحیح مسلم، السلام، باب تحریم الکہانۃ واتیان الکہان، الرقم: ۲۲۳۰

[2] مجمع الزوائد، الطب، باب فیمن یعلق تمیمۃ، الرقم: ۸۴۰۳

دربار میں اپنی حاجت لے کر حاضر ہوا کہ بادشاہ کے پاس جا کر کہوں گا تو وہ کچھ دیں گے اس سے میرا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

خادم نے کہا: آپ انتظار کیجیے، بادشاہ چاشت کی نماز پڑھ رہے ہیں۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی، پھر دعا سے فارغ ہونے کے بعد سائل کو سلام کیا، پوچھا: کس ضرورت سے آنا ہوا؟

سائل نے کہا: میں جا رہا ہوں جس ضرورت سے آیا تھا وہ مسئلہ حل ہو گیا۔ انھوں نے پوچھا: پھر بھی بتلاؤ تو سہی، اتنے دور سے سفر کر کے آئے ہو، کیا پریشانی تھی؟

سائل کہنے لگا: میں اپنی ایک پریشانی کے سلسلے میں آیا تھا لیکن میں نے دیکھا کہ آپ نے نماز پڑھ کر کسی اور کے آگے ہاتھ پھیلائے تو میں نے سوچا کہ جب آپ بھی کسی سے مانگ رہے ہیں اور جو کچھ آپ کے پاس ہے وہ اسی کا دیا ہوا ہے تو کیوں نہ میں بھی اسی سے مانگ لوں۔ آپ جو مجھے دیں گے وہ اسی سے مانگ کر دیں گے تو اسی سے براہِ راست کیوں نہ مانگ لوں۔

اس واقعہ میں ہم سب کے لیے سبق ہے کہ ہر پریشانی، ہر ضرورت کے وقت اللہ تعالیٰ ہی سے مانگیں اور بار بار مانگیں، کبھی مایوس نہ ہوں، وہ دعاؤں کو سننے والا اور قبول کرنے والا ہے، وہ ایسا سننے والا ہے کہ زمین پر چلنے والی چیونٹی کے چلنے کی آواز کو بھی سنتا ہے، وہ ایسا مہربان ہے کہ دشمن کی بھی سنتا ہے اور مدد کرتا ہے۔

کہتے ہیں کہ ایک کافر اپنے بت کو پکار رہا تھا اور کہہ رہا تھا اے صنم! اے صنم! اس کی زبان سے غلطی سے نکل گیا اے صمد! اے صمد! اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ اس کو ہماری رحمت سے ڈھانپ لو، فرشتوں نے کہا: اے اللہ! اس نے غلطی سے کہا تھا۔ اللہ رب العزت نے فرمایا: اے میرے فرشتو! اگر میں بھی نہ سنوں تو صنم اور صمد میں کیا فرق ہوگا۔

اس لیے کبھی مایوس نہ ہونا چاہیے، یہ خیال دل میں آئے تو اس کو دور کردیں کہ ہم گناہ گار ہیں، ہماری دعا کیا قبول ہوگی، وہ ایک بار صمد کہنے والوں کی سنتا ہے ہم تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مسلمان ہیں، ہم کیوں مایوس ہوں، اس لیے خوب مانگیں، بار بار مانگیں، وہ ایسا کریم ہے کہ اس سے نہ مانگیں تو وہ ناراض ہوجاتا ہے۔ مانگنے والے مانگ مانگ کر تھک جاتے ہیں، وہ دے دے کر نہیں تھکتا، ہمارے دلوں میں اس بات کا یقین بیٹھ جائے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ [1]

ترجمہ: "اور تمھارے پروردگار نے کہا ہے کہ: "مجھے پکارو، میں تمھاری دُعائیں قبول کروں گا۔"

پھر کیوں نہ مانگیں، ہر فرض نماز کے بعد مانگیں، رات کو ۲ بجے ۳ بجے جب سب سورہے ہوں اس وقت مانگیں، آپ مانگ کر تو دیکھیں، کیسے آپ کے مسائل حل ہوتے ہیں اور کہاں سے حل ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مسائل ایسی جگہ سے اور اس طرح حل کردیں گے کہ آپ کو وہم وگمان بھی نہ ہوگا۔

اور یاد رکھیے! سب سے بڑا تعویذ اللہ تعالیٰ کی رضا ہے اور پھر دعا ہے۔ لکھا ہوا تعویذ جس میں حدودِ شرعیہ کو ملحوظ رکھا گیا ہو تو ان بچوں یا معذوروں کے لیے ہوتا ہے جو دعا نہ مانگ سکیں، اس لیے ان دعاؤں کو معمول بنا کر ان کو مانگیں۔ "اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی" چالیس دن مانگیں، آپ کو کسی اور چیز کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ اسی طرح یاد رکھیے جھوٹے پیروں کے اور کالے علم والوں اور نجومیوں کے تعویذ گنڈوں سے اکثر دل کی

---

[1] سورۃ المؤمن: ۶۰

بے چینی بڑھتی ہے اور گھروں میں فسادات ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں اور جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوجائیں اس کی بنی بنائی دنیا بھی بگڑ جاتی ہے اور آخرت میں تو اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔

لہٰذا آج سے پچھلی زندگی میں جو کچھ ہوا اس پر توبہ استغفار کریں اور آیندہ اللہ تعالیٰ کے دربار کے علاوہ کسی اور جگہ نہ بھٹکیں۔ اس دربار میں نہ کسی کی سفارش کی ضرورت ہے، نہ پیسے کی ضرورت ہے، نہ وقت کی پابندی ہے، صرف وضو کریں، دو رکعت "صلوٰۃ الحاجت" پڑھ کر مانگیں اور "حیاۃ الصحابہ" (ترجمہ مولانا احسان الحق صاحب) کا بھی مطالعہ کریں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اپنے مسائل، اپنی پریشانیاں کس طرح دو رکعت نماز پڑھ کر حل کروائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذات ذوالجلال پر بھروسہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر قسم کے چھوٹے بڑے شرک سے حفاظت فرمائے۔ آمین۔

؎ توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے

ہر مسلمان سے عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ کے واسطے شرک جیسے گندے کاموں سے خود کو بچائیں اور اپنے متعلقین کو بھی شرک کے سائے تک سے بچانے کی کوشش کریں۔[1]

---

[1] غم اور پریشانی کے وقت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کے رسالہ "تقدیر پر راضی ہونا چاہیے" اور "بیماری اور پریشانی ایک نعمت" ان دونوں رسالوں کا ضرور مطالعہ کرتے رہیں۔ اسی طرح مکتبہ بیت العلم کی کتاب "پریشانی کے بعد راحت" اور مکتبہ دارالہدیٰ کی کتاب "پریشان رہنا چھوڑ دیجیے" کا بھی مطالعہ کریں "ان شآء اللہ تعالیٰ" اس سے مصیبت اور پریشانی پر صبر نصیب ہوگا اور بہت چین وسکون ملے گا۔ ان کتابوں کو کسی بھی بڑے معیاری کتب خانے سے لے سکتے ہیں۔

گم شدہ یا چوری کی ہوئی چیز کے ملنے کے لیے تین دعائیں

جب کوئی چیز گم ہو جائے یا چوری ہو جائے تو سب سے پہلے تو اپنے اعمال پر نظر ڈال لیے، اگر اس میں کوئی کوتاہی نظر آئے تو فوراً اس کو دور کرنے کی فکر کریں اور کثرت سے استغفار کریں، پھر ہر نماز کے بعد انتہائی عاجزی اور انکساری کے ساتھ اس دعا کو پچیس مرتبہ مانگے:

۱ اَللّٰهُمَّ رَآدَّ الضَّآلَّةِ وَهَادِيَ الضَّآلَّةِ تَهْدِيْ مِنَ الضَّلَالَةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَآلَّتِيْ بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَآئِكَ وَفَضْلِكَ.[۱]

ترجمہ: ''اے اللہ! اے گم شدہ کو واپس کرنے والے! اور راہ بھٹکے ہوئے کو راہ دکھانے والے! تو ہی گم شدہ کی راہ بتا سکتا ہے، اپنی قدرت اور غالبیت کے ذریعہ میری گم شدہ چیز کو واپس فرما دے، کیوں کہ بے شک وہ تیری عطا اور تیرے فضل سے مجھے ملی تھی۔''

۲ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ○ اَللّٰهُمَّ

[۱] مجمع الزوائد، الاذکار، ما یقول اذا انفلتت دابته، الرقم: ۱۷۱۰۶

عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَاْجُرْنِيْ فِيْهَا وَاَبْدِلْنِيْ مِنْهَا خَيْرًا.[۱]

ترجمہ: "ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! میں اپنی مصیبت میں آپ سے ثواب کی امید رکھتا ہوں، مجھے میری مصیبت میں ثواب عطا فرما اور اس کے عوض اس سے بہتر عطا فرما۔"

یہ دعا بہت ہی مجرب ہے۔ خصوصاً کوئی چیز گم ہوجائے، یا کوئی نعمت زائل ہوجائے اس وقت بھی یہ دعا مانگنی چاہیے، اسی طرح گھر میں کوئی چیز ٹوٹ جائے یا کوئی بھی جانی و مالی نقصان ہو تو اس وقت اس دعا کو اہتمام سے مانگیں اور اس کے معنی پر غور کرتے ہوئے یہ دعا مانگی گئی تو "اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی" دل کو تسلی بھی ہوجائے گی اور اس چیز کا بہتر بدل بھی مل جائے گا۔

فائدہ: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس بندے کو کوئی تکلیف پہنچے پھر یہ دعا مانگے:

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا.

ترجمہ: "ہم سب اللہ ہی کے ہیں اور ہم کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اے اللہ! مجھے میری اس مصیبت میں ثواب عطا فرما اور مجھے اس سے بہتر بدل عطا فرمائیے۔"

---

[۱] جامع الترمذی، الدعوات، باب، الرقم:۳۵۱۱

تو اللہ تعالیٰ اسے مصیبت پر اجر عطا کرتے ہیں اور اس سے بہتر بدل عنایت فرماتے ہیں۔ فرماتی ہیں کہ جب ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تو میں نے وہی کلمات مانگے جن کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان (حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے بہتر (شوہر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے عطا فرمایا ہے۔[1]

۳ يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ؀۱۶[2]

ترجمہ: "(لقمان نے یہ بھی کہا:) "بیٹا! اگر کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر بھی ہو، اور وہ کسی چٹان میں ہو، یا آسمان میں یا زمین میں، تب بھی اللہ اُسے حاضر کردے گا۔ یقین جانو اللہ بڑا باریک بین، بہت باخبر ہے۔"

حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"یاد رہے کہ جب جس کسی شخص کی کوئی چیز گم ہو جائے تو اسے تلاش کرنے کے لیے بعض بزرگوں نے بتایا ہے کہ گیارہ مرتبہ "اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ" پڑھ کر سورۂ لقمان کی یہ آیت تلاوت کی جاتی رہے تو عموماً وہ گمشدہ چیز مل جاتی ہے۔ بندہ نے بھی اس کا درجنوں بار تجربہ کیا ہے۔"[3]

---

[1] صحیح مسلم، الجنائز، باب ما یقال عند المصیبۃ، الرقم: ۹۱۸

[2] سورۃ لقمان: ۱۶

[3] آسان ترجمۂ قرآن: ۸۷۰، لقمان: ۱۶

ظالم کے ظلم سے بچنے کے لیے چھ دعائیں

❶ جو شخص وحشت و گھبراہٹ محسوس کرے اسے یہ دعا مانگنی چاہیے:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّآمَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ.[1]

ترجمہ: "میں اللہ کے ہمہ گیر کلمات کی پناہ لیتا ہوں اللہ کے غضب و غصہ سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطان کے کچوکوں (وسوسوں) سے اور اس سے کہ وہ شیطان میرے پاس آئیں۔"

❷ اگر کسی شخص سے (کسی قسم کا) خوف ہو تو یہ دعا مانگیں:

اَللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ.[2]

ترجمہ: "اے اللہ! تو ہمیں اس شخص سے بچا جس طرح تو چاہے۔"

بعض اوقات آدمی اچانک کسی ایسے راستے میں پھنس جاتا ہے کہ آگے آنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر خطرہ ہے تو اس وقت بھی یہ دعائیں مانگنی چاہیے۔

---

[1] جامع الترمذی، الدعوات، باب القول عند الفزع فی النوم، الرقم: ۳۵۲۸

[2] مسند احمد، مسند ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، الرقم: ۳

۳ اگر کسی خاص گروہ سے خوف ہو تو یہ مانگیں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ.[1]

تَرجَمہ: "اے اللہ! ہم تجھے ان کے مقابلہ میں (اپنے لیے) سپر (ڈھال) بناتے ہیں اور ان کی برائیوں سے تیری پناہ لیتے ہیں۔"

۴ اگر کسی کو بادشاہ، حکمران یا کسی ظالم و جابر شخص یا قوم سے خوف ہو تو تین مرتبہ یہ دعا مانگے:

اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِیْعًا اَللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّآ اَخَافُ وَاَحْذَرُ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْمُمْسِكِ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ اَنْ یَّقَعْنَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَّجُنُوْدِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَشْیَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ. اِلٰهِیْ كُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّهِمْ جَلَّ ثَنَآؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُكَ.[2]

---

[1] سنن ابی داؤد، الصلاۃ، باب مایقول الرجل اذا خاف قوماً، الرقم: ۱۵۳۷

[2] مجمع الزوائد، الادعیۃ، مایقول اذا خاف سلطاناً، الرقم: ۱۷۴۴۷

تَرجَمَہ: "اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ اپنی تمام مخلوق میں سب سے بڑا ہے، اللہ اس سے زیادہ قوی (اور غالب) ہے جس سے میں خائف ہوں اور ڈر رہا ہوں، میں اس اللہ کی پناہ لیتا ہوں جس نے اپنے حکم سے ساتوں آسمان کو زمین پر گرنے سے روکا ہوا ہے تیرے فلاں بندے کے اور اس کی فوج ولشکر کے اور اس کے پیروؤں اور خدمت گزاروں کے شر سے جن ہوں یا انسان۔ اے اللہ! تو ان سب کے شر سے مجھے پناہ دینے والا بن جا، تیری حمد وثنا بہت بڑی ہے اور تجھ سے پناہ لینے والا (ہمیشہ) غالب ہوتا ہے، تیرا نام بابرکت ہے اور تیرے سوا کوئی بھی قابلِ عبادت نہیں ہے۔"

۵ اور یہ دعا مانگیں:

اَللّٰھُمَّ اِلٰہَ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَاِلٰہَ اِبْرَاھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ عَافِنِیْ وَلَا تُسَلِّطَنَّ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ عَلَیَّ بِشَیْءٍ لَّا طَاقَةَ لِیْ بِہٖ.[1]

تَرجَمَہ: "اے اللہ! جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے معبود! اور ابراہیم، اسمٰعیل اور اسحاق (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کے معبود! تو مجھے عافیت دے اور میرے اوپر اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی کسی ایسی چیز کے ساتھ مسلط نہ کر جس (کی مدافعت کرنے یا برداشت کرنے) کی مجھ میں طاقت نہیں ہے۔"

---

[1] مصنف ابن ابی شیبۃ، الدعاء، الرجل یخاف السلطان ما یدعو، الرقم: ۲۹۱۸۰

یہ بہت ہی پیاری دعا ہے۔ خصوصاً ایسے شخص کے لیے جس کو کسی بڑے کے ظلم کا خوف ہر وقت لگا رہے مثلاً اپنے منیجر کا یا نگران کا یا بیوی کو اپنے شوہر کا، بہو کو اپنی ساس وغیرہ اور مختلف گھبراہٹ اور پریشانیوں کے مواقع پر مثلاً تھانہ، ہسپتال، عدالت وغیرہ کی پریشانیوں سے بچنے کے لیے بہترین دعا ہے۔

۶ ظالم کے ظلم سے بچنے کی ایک زبردست دعا اور عمل:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کی کنیت ابو معلق تھی۔ وہ تاجر تھے، اپنے اور دوسروں کے مال سے تجارت کیا کرتے تھے۔ ساتھ ہی بہت عبادت گزار اور پرہیزگار تھے۔

ایک مرتبہ سفر میں انھیں ایک ہتھیاروں سے مسلح ڈاکو ملا۔ اُس نے کہا اپنا سارا سامان یہاں رکھ دو تمھیں قتل کر دوں گا......! اس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تم نے مال لینا ہے وہ لے لو، ڈاکو نے کہا نہیں میں تو تمھارا خون بہانا چاہتا ہوں۔ اُس صحابی نے کہا: مجھے ذرا مہلت دو میں نماز پڑھ لوں اُس نے کہا: جتنی پڑھنی ہے پڑھ لو چناں چہ انھوں نے وضو کر کے نماز پڑھی اور یہ دُعا تین مرتبہ مانگی:

يَا وَدُوْدُ يَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ يَا فَعَّالًا لِّمَا يُرِيْدُ اَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ الَّتِيْ لَا تُرَامُ وَمُلْكِكَ الَّذِيْ لَا يُضَامُ وَبِنُوْرِكَ الَّذِيْ مَلَا اَرْكَانَ عَرْشِكَ اَنْ تَكْفِيَنِيْ شَرَّ هٰذَا[1]...... يَا مُغِيْثُ اَغِثْنِيْ.[2]

---

[1] یہاں اس شخص کو سوچے جس کے شر سے بچنا ہے۔

[2] حیاۃ الصحابہ: ۳/۱۷۵

ترجمہ: "اے محبت کرنے والے! اے بزرگی والے عرش کے مالک، اے ہر ارادے کے کرنے والے! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کی اس عزت کے واسطہ سے جو آپ سے جدا نہیں ہوتی، آپ کی بادشاہت کے واسطے سے جو زائل نہیں ہوتی، آپ کے نور کے واسطے سے جو عرش کے ارکان کو بھر دے، اے اللہ آپ اس.....[1] کے شر سے میری کفایت کیجیے۔ اے مدد کرنے والے میری مدد کیجیے۔"

اچانک ایک گھڑسوار نمودار ہوا جس کے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا جسے اُٹھا کر اُس نے اپنے گھوڑے کے کانوں کے درمیان بلند کیا ہوا تھا، اُس نے اس ڈاکو کو نیزہ مار کر قتل کر دیا پھر وہ اُس تاجر کی طرف متوجہ ہوا۔

تاجر نے پوچھا: تم کون ہو؟ اللہ نے تمھارے ذریعہ سے میری مدد فرمائی ہے۔

اُس نے کہا: میں چوتھے آسمان کا فرشتہ ہوں۔ جب آپ نے (پہلی مرتبہ) دُعا کی تو میں نے آسمان کے دروازوں کی کھڑکھڑاہٹ سنی جب آپ نے دوبارہ دُعا کی تو کسی نے کہا: یہ ایک مصیبت زدہ کی دُعا ہے، میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ اُس ڈاکو کو قتل کرنے کا کام میرے ذمہ کریں۔

پھر اُس فرشتے نے کہا: آپ کو خوش خبری ہو کہ جو آدمی بھی وضو کر کے چار رکعت نماز پڑھے اور پھر یہ دُعا مانگے، اس کی دعا ضرور قبول ہوگی، چاہے وہ مصیبت زدہ ہو یا نہ ہو۔

---

[1] یہاں اس شخص کو سوچیے جس کے شر سے بچنا ہے۔

کسی چیز سے مغلوب ہوجانے کے وقت کی دعا

جب کسی شخص یا کسی چیز سے مغلوب (بے بس ہوجائے) تو یہ مانگنا چاہیے:

حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝[1]

ترجمہ: "کافی ہے میرے لیے اللہ، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔"

دل کے اطمینان اور کام کی آسانی کے لیے دعا

جب کسی مسئلے میں اطمینان نہ ہو رہا ہو، یا کسی طالب علم کو اپنا سبق سمجھ میں نہ آرہا ہو، تو یہ دعا مانگے:

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۝ وَيَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ۝[2]

ترجمہ: "پروردگار! میری خاطر میرا سینہ کھول دیجیے، ۞ اور میرے لیے میرا کام آسان بنا دیجیے، ۞"

کسی کو تقریر کرنی ہو یا درس دینا ہو یا کوئی مضمون لکھنا ہو تو مذکورہ بالا دعا کے ساتھ یہ بھی اضافہ کرے:

---

[1] معارف القرآن: ۴/ ۴۹۵، التوبہ: ۱۲۹

[2] سورۃ طٰہٰ: ۲۵، ۲۶

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۝ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۝ [1]

ترجمہ: "اور میری زبان میں جو گرہ ہے، اُسے دُور کر دیجیے، (۲۷) تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔ (۲۸)"

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ ۔ [2]

ترجمہ: "اے دلوں کے پلٹنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر جمائے رکھ۔"

شیطانی وسوسوں اور خیالات سے حفاظت کے لیے دعائیں

ہر انسان کو اپنی زندگی میں بہت سے وسوسے اور بُرے بُرے خیالات آتے ہیں۔ ان وساوس کا علاج یہ ہے کہ ان خیالات کی طرف التفات اور توجّہ نہ کریں جب توجّہ نہیں کریں گے تو "اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی" یہ خیالات خود بخود دور ہو جائیں گے۔ بعض خیالات اور وسوسے جو انسان قصداً اور ارادہ کر کے دل میں لاتا ہے، اس سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس وقت اپنے آپ کو کسی اور کام میں لگا لے۔ اس لیے کہ یہ وسوسے اس طرح دور نہیں ہوتے کہ آدمی لاٹھی لے کر ان کے پیچھے پڑ جائے، بل کہ اس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی اور مشغلے میں اپنے آپ کو مشغول کر لے، اس کے لیے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعا تلقین فرمائی ہے وہ بکثرت مانگا کرے، اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ہم سب کے حق میں وہ دعا قبول فرمالے۔ آمین۔

---

[1] سورۃ طٰہٰ: ۲۷، ۲۸

[2] جامع الترمذی، الدعوات، باب ماجاء ان القلوب بین اصبعی الرحمٰن، الرقم: ۳۵۲۲

وہ دعا یہ ہے:

① اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ وَسَاوِسَ قَلْبِيْ خَشْيَتَكَ وَذِكْرَكَ وَاجْعَلْ هِمَّتِيْ وَهَوَايَ فِيْمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى. [1]

ترجمہ: "اے اللہ! میرے دل میں آنے والے خیالات کو اپنی خشیت اور اپنے ذکر میں تبدیل فرما دیجیے اور اے اللہ! میرے دل کے خیالات اور میری خواہشات کا رخ موڑ کر ان چیزوں کی طرف کر دیجیے جو آپ کو پسند ہوں۔"

کیا عجیب وغریب دعا ہے۔ آپ ایسی ایسی دعائیں تلقین فرما گئے ہیں کہ انسان ان کا تصور نہیں کر سکتا۔

انسان کی خاصیت یہ ہے کہ اس کا دماغ کبھی بھی خیالات سے خالی نہیں ہوتا، کوئی نہ کوئی خیال اس کے ذہن میں ہر وقت رہتا ہے۔ مثلاً ہاتھوں سے کچھ کام کر رہا ہے، لیکن دماغ کہیں اور لگا ہوا ہے اور خیالات مسلسل آ رہے ہیں، کوئی لمحہ خیالات سے خالی نہیں ہوتا، لہٰذا یہ دعا کرو کہ یہ جو فضول خیالات آ رہے ہیں، جن کا کوئی فائدہ نہیں ہے، یا اللہ! یہ خیالات بدل کر آپ کے ذکر اور آپ کی خشیت میں تبدیل ہو جائیں، جو خیال بھی آئے وہ یا تو آپ کا ہو یا آپ کی خشیت کا ہو، آپ کی یاد کا ہو، آپ کے سامنے حاضر ہونے کا ہو، آپ کی جنت کی نعمتوں کا ہو، دوزخ کے عذاب کا ہو اور آپ کے دین کے احکام کا خیال ہو اور اے اللہ! میرے دل کے خیالات اور میری خواہشات کا رخ موڑ کر ان چیزوں کی طرف کر دیجیے جو آپ کو پسند ہوں،

---

[1] الحزب الاعظم، ادعیة یوم الخمیس: ۱۲۴، رقم: ۳۱

یہ دعا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین فرمائی جو بکثرت مانگنی چاہیے۔

۲ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ○ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ○[1]

ترجمہ: "میرے پروردگار! میں شیطان کے لگائے ہوئے چرکوں سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں، ﴿۹۷﴾ اور میرے پروردگار! میں اُن کے اپنے قریب آنے سے بھی آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔ ﴿۹۸﴾"

جب کسی گناہ کا داعیہ پیدا ہو تو اس سے بچنے کے لیے خصوصاً ایسے وقت میں جب کسی نامحرم پر غلطی سے نظر پڑ جائے اور دل میں وساوس آنے لگیں تو بھی یہ دعا مانگیں:

۳ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ○[2]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! ہم پر صبر کے پیمانے اُنڈیل دے، اور ہمیں اس حالت میں موت دے کہ ہم تیرے تابع دار ہوں۔"

یہ دعا ایسے وقت بھی مانگنی چاہیے جب کوئی صدمہ پہنچا ہو اور اس کی وجہ سے دل بے تاب ہو یا کسی طاقت ور دشمن سے مقابلہ ہو۔

غصہ کو دور کرنے کی دو دعائیں

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! مجھے آپ کوئی ایسی دعا بتا دیجیے جو میں مانگا کروں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو!

[1] سورۃ المؤمنون: ۹۷، ۹۸

[2] سورۃ الاعراف: ۱۲۶

① اَللّٰھُمَّ رَبَّ مُحَمَّدِ النَّبِیِّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَ اَذْھِبْ غَیْظَ قَلْبِیْ وَاَجِرْنِیْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا اَحْیَیْتَنَا.[1]

ترجمہ: "اے اللہ! اے نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار، میرے گناہ بخش دے اور میرے دل سے غصہ کی عادت نکال دے اور جب تک تو مجھے زندہ رکھے گمراہ کرنے والے فتنوں سے اپنی پناہ میں رکھ۔"

حدیث شریف میں ہے کہ دو آدمیوں کی آپس میں کسی بات پر تکرار ہوئی، ان میں سے ایک کو غصہ آیا اور غصہ کے اثرات اس کے چہرے پر ظاہر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص اسے مانگ لے تو اس کی یہ حالت جاتی رہے اور وہ یہ ہے:

② اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○[2]

ترجمہ: "میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔"

یاد رکھیے! غصہ کے تقاضے پر عمل کرنا بہت ہی بری بلا ہے، اگر آدمی غصہ پر قابو پانے کی تدابیر پر عمل نہیں کرتا تو آہستہ آہستہ یہ بیماری مضبوط ہو جاتی ہے، پھر ہر بات پر غصہ آنے لگتا ہے، انسان غصہ کرنے کا عادی ہو جاتا ہے اور گھر کے تمام افراد اس سے تنگ ہو جاتے ہیں، غصہ عقل کو ختم کر دیتا ہے، کئی قسم کی بیماریاں پیدا کرتا ہے، آپس میں عداوت پیدا کرتا ہے۔ اگر غصہ کو پی لیں تو بہت بڑا ثواب ہے۔ اگر غصہ میں شوہر،

[1] مسند احمد، حدیث ام سلمة زوج النبی، الرقم: ۲۷۱۱۱

[2] جامع الترمذی، الدعوات، باب مایقول عند الغضب، الرقم: ۳۴۵۲

استاذ، والد بے قابو ہو جائیں تو پھر عام طور پر شیطان اصلاح کے بجائے مزید بگاڑ پیدا کر دیتا ہے۔ اس لیے غصہ کو قابو میں رکھیں اور اپنی عقل اور توازن میں فرق نہ آنے دیں۔ اگر آپ بچوں کی ماں ہیں، معلمہ ہیں، استانی ہیں تو یہی ہدایات آپ کے لیے بھی ہیں۔

شریعت کی ہدایت کے مطابق دوسرا فرض یہ ہے کہ کسی بے سوچی سمجھی حرکت کے بجائے غور و فکر سے کام لیا جائے اور اصلاحی نقطہ نظر کو سامنے رکھ کر ایسا راستہ اختیار کیا جائے جو سب سے بہتر اور سب سے زیادہ مؤثر ہو۔ یعنی جس کا نتیجہ یہ ہو کہ ایک طرف بیوی، بچے، شاگرد یا ملازم میں ندامت اور خود اپنی غلطی پر احساس پیدا ہونے لگے اور دوسری جانب شوہر اور والد اور معلم کی طرف سے غم اور غصہ کے بجائے محبت اور شفقت پیدا ہو، بیوی اور بچے آپ سے متنفر ہونے کے بجائے پہلے سے زیادہ آپ کے گرویدہ ہو جائیں، وہ آپ کو یہ سمجھیں کہ آپ ان کی اصلاح چاہتے ہیں، ان پر ظلم کرنا نہیں چاہتے، آپ ان کو تہذیب سکھانا چاہتے ہیں، تکلیف دینا نہیں چاہتے۔

غصہ دور کرنے کی چھ تدابیر

اب غصہ دور کرنے کے لیے چھ تدابیر لکھی جاتی ہیں۔ ہر مسلمان کو چاہیے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔

۱ گھر میں، دکان میں سلام کر کے داخل ہو اور گھر میں داخل ہونے کی دعاؤں کا اہتمام کرے۔

۲ غصہ کے وقت ”اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ“ مانگ لے اور اپنی حالت تبدیل کر لے، کھڑا ہے تو بیٹھ جائے، بیٹھا ہے تو لیٹ جائے۔

غصہ کی حالت میں پانی پی لے، یا وضو کر لے۔

❹ جہاں غصہ آیا ہے اس جگہ کو فوراً چھوڑ دے، کہیں اور چلا جائے، اگر گھر میں غصہ آیا ہے تو تھوڑی دیر کے لیے باہر چلا جائے، یہ سب سے زیادہ مفید اور مجرب علاج ہے، مثلاً بیوی بچوں پر غصہ آیا تو گھر سے باہر جا کر مسجد میں دو رکعت "صلوٰۃ التوبہ" مانگ لے، اگر ساس کو بہو پر غصہ آیا ہے تو دوسرے کمرے میں چلی جائے۔

❺ جس کو غصہ زیادہ آتا ہو اس کا علاج یہ ہے کہ ایک کاغذ پر یہ عبارت لکھ کر ایسی جگہ لگا دے کہ اس پر آتے جاتے نظر پڑتی رہے، وہ عبارت یہ ہے:

"اللہ تعالیٰ کو تجھ پر اس سے زیادہ قدرت ہے کہ جتنی تجھ کو اس پر ہے (تجھ کو بیوی پر/ یا بچوں پر/ یا ملازموں/ یا شاگردوں پر/ یا اپنے نیچے والوں پر جتنی قدرت ہے اللہ تعالیٰ کو تجھ پر اس سے زیادہ قدرت ہے)، لہٰذا ایسا نہ ہو کہ سزا جرم سے زیادہ ہو جائے ورنہ اس پر دنیا و آخرت دونوں میں پکڑ ہوگی، قیامت کے دن جرم اور سزا کو تولا جائے گا، اگر برابر ہوئے تو چھوٹ گئے ورنہ پکڑ ہوگی۔"

❻ صبر کریں،[1] اس لیے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے غصہ کو پیا باوجود یہ کہ وہ اس کے نفاذ پر قادر تھا تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن تمام لوگوں کے سامنے بلائے گا اور اس کو اختیار دے گا کہ جس حور سے چاہے شادی کرے۔[2]

---

[1] واقعات اور بزرگوں کے اقوال کے ذریعے بچوں کے اندر صبر، حوصلہ اور دین کے لیے مشقت سہنے کی عادت پیدا کرنے کے لیے مکتبہ بیت العلم کی کتاب "صبر کا پھل" کا مطالعہ کروانا ان شاء اللہ تعالیٰ بہت مفید ثابت ہوگا۔

[2] الدر المنثور: ۲/۲۹۸، آل عمران: ۱۳۴

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے غصہ کو روکا اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ [1]

نیز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص ایسی حالت میں غصہ کو پی لے کہ اس کو پورا کرنے پر قادر ہو تو حق تعالیٰ شانہ اسے امن و ایمان سے بھرپور کرتے ہیں۔ [2]

یعنی مجبوری کا نام صبر تو ہر جگہ ہوتا ہے، کمال یہ ہے کہ قدرت کے باوجود صبر کرے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ آدمی غصہ کا گھونٹ پی ڈالے اس سے زیادہ پسندیدہ کوئی گھونٹ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہیں ہے۔ [3]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بہادر وہ نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے، بہادر وہ ہے جو غصہ میں اپنے اوپر قابو پالے۔ [4]

حضرت علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ کی ایک باندی ان کو وضو کرا رہی تھی کہ لوٹا ہاتھ سے گرا جس سے ان کا منہ زخمی ہوگیا۔ انھوں نے تیز نگاہ سے باندی کو دیکھا وہ کہنے لگی: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ﴾ حضرت علی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے اپنا غصہ پی لیا۔ اس نے پڑھا: ﴿وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ﴾ آپ نے فرمایا: تجھے اللہ تعالیٰ معاف کرے۔ اس نے پھر پڑھا: ﴿وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ آپ نے فرمایا: تو آزاد ہے۔ [5]

---

[1] تفسیر مظهری: ۲/۱۳۹، آل عمران: ۱۳٤

[2] الدر المنثور: ۲/۲۹۸، آل عمران: ۱۳٤

[3] سنن ابن ماجة، الزهد، الحلم، الرقم: ٤۱۸۹

[4] صحيح البخاري، الادب، باب الحذر من الغضب، الرقم: ٦۱۱٤

[5] الدر المنثور: ۲/۲۹۹، آل عمران: ۱۳٤

صبر کرنے کا فائدہ

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ[1]

ترجمہ: "جو کچھ تمھارے پاس ہے ختم ہونے والا ہے اور جو اللہ کے پاس ہے باقی رہنے والا ہے۔"

یاد رکھیے! مصیبت اور تکلیف کا صدمہ تو ہمیشہ باقی نہ رہے گا۔ ہاں! اس پر صبر کے نکلے ہوئے الفاظ حیات جاودانی اختیار کرلیں گے اور قیامت کے دن اللہ پاک شمار کرا کرا ایک ایک نیکی کا کئی کئی بار بدلہ عطا فرمائیں گے۔

یہ صرف ذہن بنانے کی بات ہے اگر ہم اپنا ذہن اس طرح بنالیں کہ جو کچھ غم یا خوشی آئے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ اس وقت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق گزار دیں تو ان فانی حالات میں سے ایسے باقی رہنے والے ذخائر ہم اللہ کے پاس بھیج دیں گے جو ہمیشہ کے لیے اس کے پاس ہمارے حساب میں جمع ہوجائیں گے۔

مثال کے طور پر یوں سمجھ لیجیے کہ ہمیں کسی نے گالی دی یا کوئی نقصان پہنچایا، تو نہ وہ گالی ہمیشہ باقی رہے گی اور نہ نقصان ہمیشہ قائم رہے گا اور گالی تو محض بدزبانی کا اظہار ہے، اس سے تو ہمارا کچھ بھی نہیں بگڑتا، بل کہ ایسی بے بنیاد چیز پر یعنی گالی کے بدلے ہم نے اگر ایک گالی دے دی تو اس کی اور ہماری دونوں کی بدزبانی کا گناہ دونوں پر باقی رہ جائے گا اور ہمیں قیامت کے دن خسارہ پہنچ جائے گا۔ لیکن اگر ہم اس گالی کو

[1] سورۃ النحل: ۹۶

برداشت کر گئے اور جواباً اس کو کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ تم کو نیک ہدایت دے تو یہ دعائیہ جملے ہمارے واسطے سرمایہ آخرت اور اس کے واسطے ذریعہ ہدایت بن جائیں گے۔ اسی طرح کسی نقصان کے تاثرات تو تھوڑی دیر میں ختم ہو جائیں گے، لیکن باقی رہنے والی وہ نیکیاں یا برائیاں ہوں گی جن کو ہم نے اپنے دل اور زبان سے ادا کر کے پایا۔

بزرگانِ دین کا قاعدہ تھا کہ جب کوئی خوشی یا صدمہ آتا تو نوافل پڑھتے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے اور یہی چیز اللہ تعالیٰ کے پاس باقی رہنے والی ہے۔

اب اگر ہمیں اس کا یقین ہو جائے کہ گالی سن کر یا نقصان اٹھا کر جو ذرا سی دیر میں ختم ہو جانے والا ہے، ہمارے صبر کرنے سے اللہ تعالیٰ کے یہاں اتنا بڑا بدلہ ملنے والا ہے تو ہم بڑے سے بڑے نقصان پر بھی اس کا شکر ادا کریں اور صابر ہو جائیں۔

اس کی مثال اس طرح ہے کہ دنیا کا کوئی بڑا حاکم ہمیں بلائے اور ہمارے لیے سامان آراستہ ہوں، اراکینِ حکومت ہمیں لینے کے لیے باادب حاضر ہوں اور راستہ میں کوئی شخص ہمیں گالی دے دے تو بدلہ لینا تو کیا! ہم اس کی گالی کو شمار بھی نہیں کریں گے۔ چوں کہ ہمارے سامنے وہ عزت اور مرتبہ ہے کہ اگر ہم اس وقت اس گالی دینے والے کی طرف توجہ بھی کریں گے تو ہمارا قیمتی وقت ضائع ہو جائے گا اور توجہ دوسری طرف ہو جائے گی۔ اس پر نہ تو ہم منہ بنائیں گے اور نہ غصہ ہوں گے، نہ اس کی گالی کا کوئی خیال دل میں لائیں گے، اس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہ کریں گے، بل کہ اپنے چہرہ پر اور بھی مسکراہٹ اور تشکر کا اظہار پیدا کریں گے کہ سامنے عظیم ہستی ہمارے استقبال میں ہے۔

بالکل اسی طرح خبردار کیا جا رہا ہے کہ جو کچھ تمھارے پاس ہے وہ ختم ہونے والا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے۔

حفاظت و عافیت کی چھ دعائیں

۱ اَللّٰهُمَّ حَنِّنْ عَلَيَّ عِبَادَكَ وَاِمَآءَكَ وَاَغْنِنِيْ
عَنْ شِرَارِ عِبَادِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا
وَدُوْدُ يَاذَا الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ يَا فَعَّالًا لِّمَا يُرِيْدُ
اَسْاَلُكَ بِعِزِّكَ الَّذِيْ لَا يُرَامُ وَ بِمُلْكِكَ
الَّذِيْ لَا يُضَامُ وَ بِنُوْرِكَ الَّذِيْ مَلَاَ اَرْكَانَ
عَرْشِكَ اَنْ تَكْفِيَنِيْ شَرَّ كَذَا وَكَذَا يَا مُغِيْثُ
اَغِثْنِيْ يَا مُغِيْثُ اَغِثْنِيْ يَا مُغِيْثُ اَغِثْنِيْ،
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ عَنْ يَّمِيْنِيْ،
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ عَنْ شِمَالِيْ،
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بَيْنَ يَدَيَّ،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ خَلْفِيْ،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ فَوْقِيْ،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ جَمِيْعِ جَوَانِبِيْ،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَابِضٌ عَلٰى بِنَاصِيَتِيْ.[1]

تَرجَمَہ: "اے اللہ! اپنے بندوں اور بندیوں کو مجھ پر شفیق و مہربان بنا، اے ارحم الراحمین! اپنے بندوں کے شر سے مجھے بے پرواہ کر دے، اے بے پناہ محبت کرنے والے! اے بزرگ ترین عرش کے مالک! اے جو چاہے سو کرنے والے! میں تیری اس عزت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جو تجھ سے علیحدہ نہیں ہوتی اور تیری اس سلطنت کا واسطہ دیتا ہوں جہاں ظلم نہیں ہوتا اور تیرے اس نور کے وسیلے سے جس نے تیرے عرش کے اطراف کو بھر دیا ہے، کافی ہو جا میرے لیے ہر قسم کی شرارتوں سے۔

اے فریاد رس! میری فریاد رسی فرما۔

اے فریاد رس! میری فریاد رسی فرما۔

اے فریاد رس! میری فریاد رسی فرما۔

اللہ کے نام کی برکت حاصل کرتے ہیں جو نہایت رحم کرنے والا بڑا مہربان ہے۔ دائیں طرف سے۔

اللہ کے نام کی برکت حاصل کرتے ہیں جو نہایت رحم کرنے والا بڑا مہربان ہے۔ بائیں طرف سے۔

---

[1] الورد المصفى المختار: ۸٦

اللہ کے نام کی برکت حاصل کرتے ہیں جونہایت رحم کرنے والا بڑامہربان ہے۔
سامنے سے۔

اللہ کے نام کی برکت حاصل کرتے ہیں جونہایت رحم کرنے والا بڑامہربان ہے۔
پیچھے سے۔

اللہ کے نام کی برکت حاصل کرتے ہیں جونہایت رحم کرنے والا بڑامہربان ہے۔
اوپر سے۔

اللہ کے نام کی برکت حاصل کرتے ہیں جونہایت رحم کرنے والا بڑامہربان ہے۔
تمام اطراف سے۔

اللہ کے نام کی برکت حاصل کرتے ہیں جونہایت رحم کرنے والا بڑامہربان ہے۔
جو پکڑنے والا ہے مجھے میری پیشانی سے۔“ [۱]

❷ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَعَظَمَتِهٖ وَبِعِزَّةِ اللهِ وَ قُدْرَتِهٖ وَبِعِزَّةِ اللهِ وَسُلْطَانِهٖ وَبِعِزِّ جَلَالِ اللهِ وَبِعِزِّ اللهِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَ ذَرَاَ وَبَرَاَ وَمِنْ شَرِّ مَا تَحْتَ الثَّرٰى وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ رَبِّيْ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَآ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۔

[۱] ہر طرح کے مصائب، آلام اور مشکلات سے حفاظت کے مزید مستند ادعیہ واعمال جاننے کے لیے مکتبہ بیت العلم کی کتاب ”حفاظت کی دعائیں“ کا مطالعہ ان شاء اللہ تعالیٰ بہت مفید رہے گا۔

(۱) وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، مَلْجَأُ كُلِّ هَارِبٍ وَّمَأْوٰى كُلِّ خَآئِفٍ.

(۲) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، أَقِيْ بِهَا نَفْسِيْ وَدِيْنِيْ وَأَهْلِيْ وَمَالِيْ وَجَمِيْعَ نِعَمِ إِلٰهِيْ وَمَوْلَايَ وَسَيِّدِيْ عِنْدِيْ.

(۳) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ أَنْجُوْ بِهَا مِنْ إِبْلِيْسَ وَخَيْلِهٖ وَرَجِلِهٖ وَشَيَاطِيْنِهٖ وَمَرَدَتِهٖ وَأَعْوَانِهٖ وَجَمِيْعَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ وَشُرُوْرِهِمْ.

(۴) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ أَمْتَنِعُ بِهَا مِنْ ظُلْمِ مَنْ أَرَادَ ظُلْمِيْ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِ اللّٰهِ.

(۵) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ: أَكُفُّ بِهَا عُدْوَانَ مَنِ اعْتَدٰى عَلَيَّ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِ اللّٰهِ.

(۶) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ: أُضْعِفُ بِهَا كَيْدَ

مَنْ كَادَنِىْ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِ اللّٰهِ .

⑦ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ؛ اُزِيْلُ بِهَا مَكْرَ مَنْ مَّكَرَ بِىْ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِ اللّٰهِ.

⑧ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ؛ اُبْطِلُ بِهَا سَعْىَ مَنْ سَعٰى عَلَيَّ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِ اللّٰهِ .

⑨ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ؛ اُذِلُّ بِهَا مَنْ تَعَزَّزَ عَلَيَّ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِ اللّٰهِ .

⑩ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ؛ اُهِيْنُ بِهَا مَنْ اَهَانَنِىْ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِ اللّٰهِ .

⑪ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ؛ اَقْصِمُ بِهَا ظَالِمِىْ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِ اللّٰهِ .

⑫ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ؛ اُقَدِّرُ بِهَا

عَلٰى ذِى الْقُدْرَةِ عَلَىَّ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِ اللّٰهِ.

⑬ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ: اَسْتَدْفِعُ بِهَا شَرَّ مَنْ اَرَادَنِىْ بِشَرٍّ مِّنْ جَمِيْعِ خَلْقِ اللّٰهِ.

⑭ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ: اِسْتِغَاثَةٌ بِعِزَّةِ اللّٰهِ.

⑮ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ: اِسْتِغَاثَةٌ بِقُوَّةِ اللّٰهِ.

⑯ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ: اِسْتِجَارَةٌ بِقُدْرَةِ اللّٰهِ.

⑰ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ: اَسْتَعِيْنُ بِهَا عَلٰى مَحْيَاىَ وَمَمَاتِىْ وَعِنْدَ نُزُوْلِ مَلَكِ الْمَوْتِ بِىْ وَمُعَالَجَةِ سَكَرَاتِهٖ وَغَمَرَاتِهٖ.

⑱ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ: اُحَصِّنُ بِهَا رُوْحِىْ وَاَعْضَآئِىْ وَشَعْرِىْ وَبَشَرِىْ.

⑲ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ: اِذَآ اُدْخِلْتُ قَبْرِىْ فَرِيْدًا وَّحِيْدًا خَالِيًا بِعَمَلِىْ.

۲۰ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ: اَسْتَعِيْنُ بِهَا عَلٰى مَحْشَرِىْ اِذَا نُشِرَتْ لِىْ صَحِيْفَتِىْ، وَرَاَيْتُ ذُنُوْبِىْ وَخَطَايَاىَ.

۲۱ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ: اِذَا طَالَ فِى الْقِيَامَةِ وُقُوْفِىْ وَاشْتَدَّ عَطَشِىْ.

۲۲ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ: اَجُوْزُ بِهَا الصِّرَاطَ مَعَ الْاَوْلِيَاۤءِ وَاُثَبِّتُ بِهَا قَدَمِىْ.

۲۳ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ: اَسْتَقِرُّ بِهَا فِىْ دَارِ الْقَرَارِ مَعَ الْاَبْرَارِ عَدَدَ مَا قَالَهَا وَمَا يَقُوْلُهَا الْقَآئِلُوْنَ مُنْذُ اَوَّلِ الدَّهْرِ اِلٰى اٰخِرِهٖ عَدَدَ مَآ اَحْصَاهُ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَحَاطَ بِهٖ عِلْمُهٗ وَاَضْعَافَ ذٰلِكَ، اَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً وَّكُلُّ ضُعْفٍ يَّتَضَاعَفُ اَضْعَافَ ذٰلِكَ اَضْعَافًا

مُضَاعَفَةً، اَبَدَ الْاَبَدِ وَمُنْتَهَى الْعَدَدِ بِلَا اَمَدٍ، عَدَدًا اَلَّا يُحْصِيهِ اِلَّا هُوَ وَلَا يُحِيطُ بِهٖ اِلَّا عِلْمُهٗ۔

﴿۲۴﴾ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ [۱]

ترجمہ: "میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی عزت وعظمت کے ساتھ، میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی عزت وقدر کے ساتھ، میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی عزت وسلطنت کے ساتھ، میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی عزت و برتری کے ساتھ، میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی عزت کے ساتھ، اس چیز کے شر سے جو پیدا ہوئی، اس چیز کے شر سے جو تحت الثری میں ہے، ہر چوپائے کے شر سے جس کی پیشانی میرا پروردگار پکڑے ہوئے ہے، بے شک میرے رب کا راستہ سیدھا ہے۔

① اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت ہے، جو پناہ گاہ ہے ہر بھاگنے والے کی، جو پناہ گاہ ہے ہر دہشت زدہ کی۔

② اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت۔ میں اپنی جان، اپنا دین، اپنا اہل وعیال اور اپنا مال و دولت اور وہ تمام نعمتیں اللہ کی حفاظت میں دیتا ہوں۔ جو میرے مولیٰ، میرے مشکل کشا اور میرے آقا کی مجھ پر ہیں۔

---

[۱] الورد المصفى المختار: ۸۸

③ اللہ بلند و بالا کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، میں نجات حاصل کرتا ہوں اس کلمہ کے ساتھ ابلیس سے، اس کے گھوڑ سواروں اور پیادوں سے، اس کے چیلوں سے، اس کے سرکشوں اور ساتھیوں سے اور تمام جن وانس کی شرارتوں سے۔

④ اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، تمام مخلوق میں سے جو بھی مجھ پر ظلم کرنا چاہے اس کے ظلم سے میں اس کلمہ کی حفاظت میں آتا ہوں۔"

⑤ "اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، تمام مخلوق میں سے جو کوئی مجھ سے سرکشی کرنا چاہے میں اس کی دشمنی کو اس کلمہ سے ختم کرتا ہوں۔

⑥ اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، تمام مخلوق میں سے جو میرے خلاف کوئی تدبیر کرنا چاہے میں اس کی تدبیر کو اس کلمہ سے کمزور کرتا ہوں۔

⑦ اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، تمام مخلوق میں سے جو میرے خلاف کوئی فریب کرنا چاہے میں اس کے فریب کو اس کلمہ سے دور کرتا ہوں۔

⑧ اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، تمام مخلوق میں سے جو میرے خلاف کوئی کوشش کرنا چاہے میں اس کی کوشش کو اس کلمہ سے باطل کرتا ہوں۔

⑨ اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت نہ برائی سے بچنے کی ہمت، تمام مخلوق میں سے جو میرے خلاف کوئی معزز بننا چاہے میں اس کو اس کلمہ سے ذلیل کرتا ہوں۔

⑩ اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، تمام مخلوق میں سے جو مجھے حقیر کرنا چاہے میں اسے اس کلمہ سے حقیر و ذلیل کرتا ہوں۔"

⑪ "اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، تمام مخلوق میں سے جو مجھ پر ظلم کرے، میں اسے اس کلمہ سے ہلاک کرتا ہوں۔

⑫ اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، تمام مخلوق میں سے جو مجھ پر قدرت حاصل کرنا چاہتا ہے میں اس کلمہ سے اس پر قدرت حاصل کرتا ہوں۔

⑬ اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، تمام مخلوق میں سے جو میرے ساتھ کسی قسم کی برائی کا ارادہ کرے، میں اس کلمہ سے اس کے ارادۂ بد کو دفع کرتا ہوں۔

⑭ اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، اللہ کی عزت کے ساتھ یہ استغاثہ ہے۔

⑮ اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، اللہ کی قوت کے ساتھ یہ استغاثہ ہے۔

⑯ اللہ بزرگ وبرتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، اللہ کی قدرت کے ساتھ یہ پناہ مانگنا ہے۔"

⑰ "اللہ بزرگ وبرتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، میں اس کلمہ کے ساتھ مدد مانگتا ہوں، اپنی زندگی اور موت پر اور ملک الموت کی آمد پر، سکرات الموت اور اس کی بے ہوشیوں کے نزول کے وقت۔

⑱ اللہ بزرگ وبرتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، میں اس کلمہ کے ساتھ اپنی روح، اپنے اعضاء، اپنے بال اور اپنی چمڑی کو مضبوط کرتا ہوں۔

⑲ اللہ بزرگ وبرتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، جب کہ میں عمل سے خالی ہاتھ اکیلا اپنی قبر میں اتارا جاؤں۔

⑳ اللہ بزرگ وبرتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، مدد مانگتا ہوں میں اس کلمہ کے ساتھ جب کہ حشر میں میرا صحیفہ پھیلا دیا جائے اور جب کہ مجھے اپنے گناہ اور خطائیں نظر آئیں۔

㉑ اللہ بزرگ وبرتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، جب کہ یہ قیامت کے دن میرا ٹھہرنا لمبا اور پیاس شدت اختیار کر جائے۔"

㉒ "اللہ بزرگ وبرتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، میں اس کلمہ سے اولیائے کرام کی ہمراہی میں پل صراط کو عبور اور اپنے قدموں کو ثابت رکھوں گا۔

(۲۳) اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت، میں اس کلمہ کے ذریعہ سے ثابت رہوں گا دارالقرار میں صالح لوگوں کے ساتھ اتنی تعداد میں کہ جتنا مانگا اور پڑھتے رہیں گے، اس کو پڑھنے والے ابتدائے آفرینش سے زمانے کی آخری گھڑی تک اتنی تعداد میں جتنا لکھا گیا اللہ کی کتاب میں اور احاطہ کیا اس کا علمِ الٰہی نے اس کا دگنا جب تک کہ دگنا ہوتا چلا جائے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے، عدد کے آخری عدد تک، اس عدد تک جس کا اللہ کے سوا کسی کو علم نہیں ہے اور جسے اللہ کے علم کے علاوہ کوئی احاطہ نہیں کر سکتا۔

(۲۴) اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت۔"

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۱۶ مرتبہ مزید پڑھ لینے سے ۴۰ والے عدد کی فضیلت حاصل ہوجائے گی (یعنی ہر پریشانی سے نجات والی)۔

---

(۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَوْدِعُكَ الْيَوْمَ نَفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ وَمَنْ كَانَ مِنِّیْ فِیْ سَبِيْلِ الشَّاهِدِ مِنْهُمْ وَالْغَآئِبِ.

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا بِحِفْظِ الْاِيْمَانِ وَاحْفَظْهُ عَلَيْنَا.

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ وَلَا تَسْلُبْنَا فَضْلَكَ اِنَّآ اِلَيْكَ رَاغِبُوْنَ.

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَ كَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْٓءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ يَا مَنْ هُوَ اَقْرَبُ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ يَا فَعَّالًا لِّمَا يُرِيْدُ يَا مَنْ يَّحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ حُلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَنْ يُّؤْذِيْنَا بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ يَا كَافِيْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَا يَكْفِيْ مِنْهُ شَيْءٌ اِكْفِنَا مَا يُهِمُّنَا مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔[1]

ترجمہ: "اے اللہ! میں اپنی جان، اپنے اہل خانہ، اپنے مال، اپنی اولاد اور جو بھی موجود یا غائب ہے اسے آج تیرے پاس بطورِ امانت رکھتا ہوں۔

اے اللہ! ایمان کے ذریعے ہماری حفاظت فرما اور اس کو ہم پر محفوظ رکھ۔
اے اللہ ہمیں اپنی رحمت میں ڈھانپ لے اور ہم سے اپنا فضل وکرم نہ چھین، ہم تیری ہی طرف راغب ہیں۔

اے اللہ! ہم پناہ طلب کرتے ہیں سفر کی تکلیفوں سے اور پریشانی کی حالت کے دیکھنے سے اور اہل وعیال اور مال ودولت کے برے منظر سے، اے وہ جو شہ رگ

---

[1] الورد المصفّی المختار: ۱۵۵

سے بھی زیادہ قریب ہے! اے وہ جو چاہے سو کرے! اے وہ جو بندے اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے! اپنی طاقت وقوت سے ہمارے اور ہمیں تکلیف دینے والے کے درمیان حائل ہو جا۔ اے ہر چیز کو مستغنی کرنے والے جس سے کوئی چیز بے نیاز نہیں ہو سکتی! اے ارحم الراحمین! دنیا اور آخرت کی تمام مہمات سے ہمیں مستغنی اور بے پرواہ کر دے۔"

۴ اَصْبَحْنَا بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَیْسَ شَیْءٌ مِّنْهُ مُمْتَنِعٌ وَّبِعِزَّةِ اللّٰهِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ وَلَا تُضَامُ وَبِسُلْطَانِ اللّٰهِ الْمَنِیْعِ نَحْتَجِبُ وَبِاَسْمَآءِ الْحُسْنٰی كُلِّهَا عَآئِذًا بِاللّٰهِ مِنَ الْاَبَالِسَةِ وَمِنْ شَرِّ شَیَاطِیْنِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ مُعْلِنٍ اَوْ مُسِرٍّ وَّمِنْ شَرِّ مَا یَكْمُنُ بِاللَّیْلِ وَیَخْرُجُ بِالنَّهَارِ اَوْ یَكْمُنُ بِالنَّهَارِ وَیَخْرُجُ بِاللَّیْلِ وَمِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ، وَمِنْ شَرِّ اِبْلِیْسَ وَجُنُوْدِهٖ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا.[1]

---

[1] الورد المصفى المختار: ٦٦

ترجمہ: ”ہم نے صبح کی اللہ کے نام سے جس سے کوئی چیز واقع ہونے کے اعتبار سے ناممکن نہیں ہے اور اللہ کی اس عزت کے ساتھ جو اس سے الگ نہیں ہوتی اور نہ وہاں ظلم ہوتا ہے اور اللہ کی سلطنت کے ساتھ جو روکنے والی ہے ہم چھپتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے تمام اسمائے حسنیٰ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہوئے ابلیسوں سے، جنوں اور انسانوں میں سے شیاطین کے شر سے اور ہر اس شخص کے شر سے جو کھلم کھلا یا چھپ کر شرارت کرے اور ہر اس چیز کے شر سے جو رات کو چھپتی ہے اور دن کو نکلتی ہے یا دن کو چھپتی ہے اور رات کو نکلتی ہے اور ہر اس چیز کے شر سے جو پیدا ہوئی اور عدم سے وجود میں آئی ہے اور ابلیس اور اس کے لاؤ لشکر کے شر سے اور ہر چوپائے کے شر سے جس کی پیشانی تو پکڑے ہوئے ہے۔“

ایک شخص حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ کا مکان جل گیا، فرمایا: نہیں جلا۔ دوسری روایت میں ہے کہ پھر دوسرے شخص نے یہی اطلاع دی تو فرمایا: نہیں جلا۔ پھر تیسرے آدمی نے یہی خبر دی، آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! نہیں جلا۔ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرے گا کہ میرا مکان جل جائے، کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے، شام تک اس کو کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی اور جو شام کے وقت پڑھ لے صبح تک اس کو کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی۔

میں نے صبح یہ کلمات پڑھے تھے، اس لیے مجھے یقین تھا کہ میرا مکان نہیں جل سکتا، پھر لوگوں کے ساتھ گھر کی طرف گئے تو دیکھا کہ آس پاس کے سارے گھر جل گئے ہیں مگر ان کا گھر بالکل سلامت ہے وہ کلمات یہ ہیں:

۵ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! تو میرا رب ہے، نہیں ہے معبود سوائے تیرے، تجھ ہی پر میرا بھروسہ ہے اور تو بڑے عرش کا مالک ہے، جو اللہ چاہے وہ ہو جاتا ہے اور جو نہ چاہے وہ نہیں ہوتا اور اللہ بزرگ و برتر کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی ہمت۔ میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور یہ (بھی جانتا ہوں) کہ اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ اے اللہ! میں پناہ لیتا ہوں تیری اپنے نفس کے شر سے اور ہر چوپائے کے شر سے جس کی پیشانی تو پکڑے ہوئے ہے۔ بلاشبہ میرے رب کا راستہ سیدھا ہے۔“

---

[1] عمل الیوم واللیلة لابن السنی، باب ما یقول اذا اصبح، الرقم: ۵۷

❻ جو شخص صبح و شام درجِ ذیل کلمات دس مرتبہ مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دے گا اور دس گناہ نامۂ اعمال سے مٹا دے گا اور اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس دن اور اس رات میں شیطانی آفات ومکروہات سے محفوظ رہے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. (۱۰ مرتبہ پڑھیں) [۱]

تَرجَمہ: ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

اس کے ساتھ ساتھ روزانہ اپنی حیثیت کے موافق صدقہ وخیرات کا بھی اہتمام رکھیں۔ اگر آپ کے ماتحت کچھ لوگ کام کرتے ہیں تو ان کی بھی جائز ضروریات کا خیال رکھتے ہوئے علاوہ تنخواہ کے بھی ان پر احسان کرتے رہیں۔ ان کی دلی دعاؤں کی برکت سے آپ اور آپ کے گھر والے ہر طرح کی بلاؤں سے محفوظ رہیں گے۔

آفات اور بلیات سے حفاظت کی ایک بہترین تدبیر یہ ہے کہ کسی کا دل نہ دکھائے، اپنی طرف سے ہر ایک کو راحت پہنچانے کی کوشش کرے، اگر اپنی طرف سے کسی کو تکلیف پہنچ چکی ہو تو اس سے معافی مانگ لے۔

---

[۱] جامع الترمذي، الدعوات، باب، الرقم: ٣٤٧٤

دعائے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا ہے جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادمِ خاص تھے۔ دس سال آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی والدہ کی درخواست پر ان کو دنیا و آخرت کے خیر کی دعا سے مشرف ومخصوص فرمایا تھا اور حق سبحانہ وتعالیٰ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے ان کی عمر و مال اور اولاد میں عظیم برکت عطا فرمائی۔ چناں چہ ان کی عمر سو سال سے زیادہ ہوئی اور ان کی صلبی اولاد کی تعداد سو کو پہنچی ہے جن میں تہتر مرد تھے اور باقی عورتیں اور ان کا باغ سال میں دو بار پھل لاتا۔ یہ دنیا کی برکات تھیں، باقی آخرت کی برکات کا اندازہ کون کرسکتا ہے۔

شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ جلیل القدر حافظِ حدیث ہیں۔ انھوں نے "جمع الجوامع" میں نقل کیا ہے کہ ابو الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے "کتاب الثواب" میں اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں یہ واقعہ روایت کیا ہے کہ ایک دن حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجاج بن یوسف ثقفی کے پاس بیٹھے تھے۔ حجاج نے حکم دیا کہ ان کو مختلف قسم کے چار سو گھوڑوں کا معاینہ کرایا جائے، حکم کی تعمیل کی گئی۔ حجاج نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: فرمائیے! اپنے آقا یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی اس قسم کے گھوڑے اور ناز ونعمت کا سامان کبھی آپ نے دیکھا۔ فرمایا: اللہ کی قسم! یقیناً میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس سے بدرجہا بہتر چیزیں دیکھیں اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ جن گھوڑوں کی لوگ پرورش کرتے ہیں ان کی تین قسمیں ہیں۔ ایک شخص گھوڑا اس نیت سے پالتا ہے کہ حق تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرے گا اور دادِ شجاعت دے گا۔ اس گھوڑے کا پیشاب،

لید، گوشت پوست اور خون قیامت کے دن تمام اس کے ترازوئے عمل میں ہوگا اور دوسرا شخص گھوڑا اس نیت سے پالتا ہے کہ ضرورت کے وقت سواری کیا کرے اور پیدل چلنے کی زحمت سے بچے (یہ نہ ثواب کا مستحق ہے اور نہ عذاب کا) اور تیسرا وہ شخص ہے جو گھوڑے کی پرورش نام اور شہرت کے لیے کرتا ہے تا کہ لوگ دیکھا کریں کہ فلاں شخص کے پاس اتنے اور ایسے ایسے عمدہ گھوڑے ہیں، اس کا ٹھکانا دوزخ میں ہے اور حجاج......! تیرے گھوڑے اسی قسم میں داخل ہیں۔

حجاج یہ بات سن کر بھڑک اٹھا اور اس کے غصہ کی بھٹی تیز ہوگئی اور کہنے لگا: اے انس! تم نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو خدمت کی ہے اگر اس کا لحاظ نہ ہوتا، نیز امیر المؤمنین عبدالملک بن مروان نے جو خط مجھے تمھاری سفارش اور رعایت کے باب میں لکھا ہے، اس کی پاس داری نہ ہوتی تو نہیں معلوم کہ آج میں تمھارے ساتھ کیا کر گزرتا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم......! تو میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اور نہ تجھ میں اتنی ہمت ہے کہ تو مجھے نظرِ بد سے دیکھ سکے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چند کلمات سن رکھے ہیں۔ میں ہمیشہ ان ہی کلمات کی پناہ میں رہتا ہوں اور ان کلمات کی برکت سے مجھے نہ کسی سلطان (کی سطوت) سے خوف ہے اور نہ کسی شیطان کے شر سے اندیشہ ہے۔

حجاج اس کلام کی ہیبت سے بے خود اور مبہوت ہوگیا، تھوڑی دیر بعد سر اٹھایا اور (نہایت لجاجت سے) کہا اے ابوحمزہ! وہ کلمات مجھے بھی سکھا دیجیے۔ فرمایا: تجھے ہرگز نہ سکھاؤں گا، بخدا تو اس کا اہل نہیں۔

پھر جب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کا وقت آیا تو آبان، جو آپ کے

خادم تھے، حاضر ہوئے اور آواز دی، حضرت نے فرمایا: کیا چاہتے ہو؟ عرض کیا وہی کلمات سیکھنا چاہتا ہوں جو حجاج نے آپ سے چاہے تھے مگر آپ نے اس کو سکھائے نہیں۔ فرمایا: ہاں! تجھے سکھاتا ہوں تو اس کا اہل ہے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس خدمت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال اس حالت میں ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے راضی تھے۔ اسی طرح تو نے بھی میری خدمت دس سال تک کی اور میں دنیا سے اس حالت میں رخصت ہوتا ہوں کہ میں تجھ سے راضی ہوں۔ صبح وشام یہ کلمات مانگا کرو، حق سبحانہ وتعالیٰ تمام آفات سے محفوظ رکھیں گے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِىْ وَدِيْنِىْ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰٓى اَهْلِىْ وَمَالِىْ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ اَعْطَانِىْ رَبِّىْ، بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ، بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ دَآءٌ بِسْمِ اللّٰهِ افْتَتَحْتُ وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّىْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، اَسْأَلُكَ اَللّٰهُمَّ بِخَيْرِكَ مِنْ خَيْرِكَ الَّذِىْ لَا يُعْطِيْهِ غَيْرُكَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَآؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اِجْعَلْنِىْ

فِیْ عِیَاذِكَ وَجِوَارِكَ مِنْ كُلِّ سُوْٓءٍ وَّمِنَ الشَّیْطٰنِ

الرَّجِیْمِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَجِیْرُكَ مِنْ جَمِیْعِ كُلِّ

شَیْءٍ خَلَقْتَ وَاَحْتَرِسُ بِكَ مِنْھُنَّ وَاُقَدِّمُ

بَیْنَ یَدَیَّ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ قُلْ

ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ

یُوْلَدْ ۙ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ عَنْ اَمَامِیْ

وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَّمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ

وَمِنْ فَوْقِیْ وَتَحْتِیْ.[1]

ترجمہ: "اللہ کی ذات سب سے بڑی ہے، اللہ کی ذات سب سے بڑی ہے، اللہ کی ذات سب سے بڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت میری جان پر اور میرے دین پر، اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت میرے گھر والوں پر اور میرے مال پر، اللہ کے نام کی برکت ہر اس چیز پر جو میرے پروردگار نے مجھ کو عطا کی، اللہ تعالیٰ کے نام سے جو سب ناموں سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ کے نام سے جو رب ہے زمین و آسمان کا، اللہ تعالیٰ کے نام سے جس کی برکت سے کوئی بیماری نقصان نہیں پہنچا سکتی، اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت سے میں نے شروع کیا اور اللہ تعالیٰ ہی کی ذات پر میں نے بھروسہ کیا، اللہ ہی اللہ میرا پروردگار ہے میں کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا، اے اللہ! میں تیرے

[1] كنز العمال، اول، الاذكار، ادعية الحرز: ۲/ ۲۸۳، الرقم: ۵۰۱۸

خیر کے وسیلے سے تجھ سے مانگتا ہوں وہ بھلائی جو تیرے سوا اور کوئی نہیں دے سکتا، تیری پناہ عزت والی ہے اور تیری ثناء بڑی ہے اور معبود نہیں کوئی سوائے تیرے، مجھ کو اپنی پناہ میں لے لے ہر برائی سے اور شیطان مردود سے۔ اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں ہر اس مخلوق سے جو تو نے بنائی اور تیری حفاظت مانگتا ہوں ان سب سے اور اپنے آگے رکھتا ہوں (اپنے لیے ڈھال بناتا ہوں) اس سورت کو (جس کا ترجمہ یہ ہے)

"آپ کہہ دیجیے کہ وہ اللہ ایک (ہی) ہے، اللہ بے نیاز ہے، اس کی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔"

اپنے سامنے سے، پیچھے سے، دائیں سے، بائیں سے، اوپر سے اور نیچے سے۔"

اَمَامِیْ. خَلْفِیْ. یَمِیْنِیْ. شِمَالِیْ. فَوْقِیْ اور تَحْتِیْ ہر ایک کے بعد سورۂ اخلاص مع بِسْمِ اللّٰہِ مکمل پڑھے۔

دشمنوں کی نظر سے چھپے رہنے کا ایک عمل

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب یہ چاہتے کہ مشرکین آپ کو نہ دیکھ سکیں تو قرآن مجید کی تین آیتیں پڑھ لیتے تھے، اس کے اثر سے کفار آپ کو نہ دیکھ سکتے تھے: ایک آیت سورۂ کہف میں، دوسری آیت سورۂ نحل میں اور تیسری آیت سورۂ جاثیہ میں ہے۔[1]

اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَکِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَفِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ[2]

---

[1] تفسیر القرطبی: ۱۹۶/۵، الاسراء: ۴۵

[2] سورة الکهف: ۵۷

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ سَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ج [1]

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَ جَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ط [2]

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معاملہ میں نے ملک شام کے ایک شخص سے بیان کیا، اس کو کسی ضرورت سے رومیوں کے ملک میں جانا تھا، وہاں گیا اور ایک زمانہ تک وہاں مقیم رہا، پھر رومی کفار نے اس کو ستایا تو وہ وہاں سے بھاگ نکلا، ان لوگوں نے اس کا تعاقب کیا۔ اس شخص کو وہ روایت یاد آ گئی اور مذکورہ تین آیتیں پڑھیں، قدرت نے ان کی آنکھوں پر ایسا پردہ ڈالا کہ جس راستہ پر یہ چل رہا تھا اسی راستہ پر دشمن گزر رہے تھے مگر وہ ان کو نہ دیکھ سکتے تھے۔ [3]

امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو روایت نقل کی گئی ہے میں نے وہ رَے کے رہنے والے ایک شخص کو بتلائی، دیلم کے کفار نے اس کو گرفتار کر لیا۔ کچھ عرصہ ان کی قید میں رہا، پھر ایک روز موقع پا کر بھاگ کھڑا ہوا۔

---

[1] سورۃ النحل: ۸

[2] سورۃ الجاثیۃ: ۲۳

[3] تفسیر القرطبی: ۱۹۶/۵، الاسراء: ۴۵

یہ لوگ اس کے تعاقب میں نکلے مگر اس شخص نے بھی یہ تین آیتیں پڑھ لیں۔ اس کا یہ اثر ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں پر ایسا پردہ ڈال دیا کہ وہ اس کو نہ دیکھ سکے۔ حالاں کہ ساتھ ساتھ چل رہے تھے اور اس کے کپڑے ان کے کپڑوں سے چھو جاتے تھے۔[1]

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ان تینوں کے ساتھ سورۂ یٰس کی وہ آیات بھی ملالی جائیں جن کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے وقت پڑھا تھا جب کہ مشرکینِ مکہ نے آپ کے مکان کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ آپ نے یہ آیات پڑھیں اور ان کے درمیان نکلتے ہوئے چلے گئے بل کہ ان کے سروں پر مٹی ڈالتے ہوئے گئے، ان میں سے کسی کو خبر نہیں ہوئی۔ سورۂ یٰس کی وہ آیات یہ ہیں:

یٰسٓ ۚ﴿۱﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۙ﴿۲﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ﴿۳﴾ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؕ﴿۴﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۙ﴿۵﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۶﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰۤى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۷﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِىْۤ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِىَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿۸﴾ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ

[1] تفسیر القرطبی: ۵/۱۹۶، الاسراء: ۴۵

اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا

فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ○

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے خود اپنے ملک اندلس میں قرطبہ کے قریب قلعہ منثور میں یہ واقعہ پیش آیا کہ میں دشمن کے سامنے بھاگا اور ایک گوشہ میں بیٹھ گیا۔ دشمن نے دو گھڑ سوار میرے تعاقب میں بھیجے اور میں بالکل کھلے میدان میں تھا، کوئی چیز پردہ کرنے والی نہ تھی، مگر میں سورۂ یٰس کی آیتیں پڑھ رہا تھا۔ یہ دونوں سوار میرے برابر سے گزرے پھر جہاں سے آئے تھے یہ کہتے ہوئے لوٹ گئے کہ یہ شخص کوئی شیطان ہے کیوں کہ وہ مجھے دیکھ نہ سکے، اللہ تعالیٰ نے ان کو مجھ سے اندھا کر دیا تھا۔[1]

دشمن اور ظالم کے شر سے حفاظت کے لیے دعا

جس کو کسی ظالم شخص سے کوئی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو، اس کے شر سے حفاظت کے لیے یہ دعا مانگے:

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ○[2]

ترجمہ: ”اے ہمارے پروردگار! ہمیں ظالم لوگوں کا نشانۂ ستم نہ بنائیے۔“

---

[1] تفسیر القرطبی: ۵/ ۱۹۶، الاسراء ۴۵

[2] سورۃ یونس: ۸۵

حضرت مہلب بن ابی صفرہ رحمہا اللہ تعالیٰ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ مجھ سے ایسے شخص نے روایت کی کہ جس نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ (کسی جہاد کے موقع پر رات میں حفاظت کے لیے) فرما رہے تھے کہ اگر رات میں تم پر چھاپہ مارا جائے تو "حٰمٓ لَا یُنْصَرُوْنَ" پڑھ لینا جس کا حاصل لفظ "حٰمٓ" کے ساتھ یہ دعا کرنا ہے کہ ہمارا دشمن کامیاب نہ ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ "حٰمٓ" دشمن سے حفاظت کا قلعہ ہے۔[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے شروع دن میں اٰیَةُ الْکُرْسِیّ اور سورۂ مؤمن کی پہلی تین آیتیں "حٰمٓ" سے "اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ" تک پڑھ لیں وہ اس دن برائی اور تکلیف سے محفوظ رہے گا۔[2]

فَائِدَہ:

١. کسی کی آہ اور بددعا نہ لینا۔
٢. حتی الامکان گناہوں سے پرہیز کرنا۔
٣. اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں بٹھا کر خشوع وخضوع سے نماز باجماعت کا اہتمام کرنا۔
٤. ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کرنا۔

ان اعمال کے اہتمام سے بھی ہر قسم کی بلاؤں، برائیوں سے حفاظت حاصل ہوتی ہے۔

---

[1] جامع الترمذی، الجهاد، باب ماجاء فی الشعار، الرقم: ١٦٨٢

[2] جامع الترمذی، فضائل القران، باب ماجاء فی سورة البقرة وآية الكرسی، الرقم: ٢٨٧٩

ہدایت مانگنے کی پانچ دعائیں

سوال کے معنی درخواست کرنے اور مانگنے کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سوال کرنے سے بہت خوش ہوتا ہے اور نہ مانگنے سے ناراض ہوتا ہے، لہٰذا ہر ایک چیز اللہ تعالیٰ ہی سے مانگنی چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دعاؤں کی امت کو تعلیم فرمائی ہے اور خود بھی ان دعاؤں کو مانگا کرتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی حسبِ ضرورت مانگا کرتے تھے۔

لہٰذا ہم کو چاہیے کہ ان دعاؤں کو زبانی یاد کرلیں اپنے بچوں اور بچیوں کو یاد کروائیں اور بار بار ان دعاؤں کو مانگتے رہیں کہ یہ بہت ہی مبارک دعائیں ہیں۔ وہ دعائیں یہ ہیں:

① اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا بِالْهُدٰى وَزَيِّنَّا بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْ لَنَا فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى.[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! ہمیں راہِ راست پر چلا دے اور تقویٰ سے مزین فرمادے اور دنیا اور آخرت میں ہمیں بخش دے۔“

[1] ارشاد الساری الی مناسک ملا علی قاری کتاب الادعیۃ، الحج والعمرۃ: ۱۹

❷ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی.[1]

تَرْجَمَہ: "اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری، پاک بازی اور تیرے ماسوا سے بے نیازی کا طالب ہوں۔"

❸ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تجھے وہ دعا نہ سکھاؤں کہ جب تو ہر فجر کے بعد اسے تین مرتبہ مانگے تو اللہ تعالیٰ تجھ سے جذام، برص، فالج اور اندھاپن دور کردے۔ پھر فرمایا: یہ دعا مانگا کر:

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ مِنْ عِنْدِكَ وَاَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِكَ وَاَسْبِغْ عَلَیَّ مِنْ رَّحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ.[2]

تَرْجَمَہ: "اے اللہ! مجھے وہ ہدایت دے جو تیری خاص ہدایت ہو اور میرے اوپر وہ فضل بہادے جو تیرا خاص فضل ہو اور مجھ پر اپنی رحمت کامل فرما اور اپنی برکتیں نازل فرما۔"

---

[1] صحیح مسلم، الذکر والدعاء....، باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر مالم یعمل، الرقم: ۲۷۲۱

[2] کنز العمال، اول، الاذکار، ما یقول بعد صلاۃ الصبح، الرقم: ۳۵۱۷

۴ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ تَوَکَّلَ عَلَیْكَ فَكَفَیْتَهٗ وَاسْتَهْدَاكَ فَهَدَیْتَهٗ وَاسْتَنْصَرَكَ فَنَصَرْتَهٗ.[1]

تَرْجَمَہ: "اے اللہ! تو مجھے ان لوگوں میں سے بنا لے جس نے تیری ذات پر بھروسہ کیا تو اس کے لیے تو کافی ہوگیا اور جس نے تجھ سے ہدایت مانگی تو تو نے اس کو نصیب فرما دی اور تجھ سے مدد مانگی تو تو نے ان کی مدد فرما دی۔"

۵ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اِیْمَانًا دَآئِمًا وَّھَدْیًا قَیِّمًا وَّعِلْمًا نَّافِعًا.[2]

تَرْجَمَہ: "اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں ہمیشہ رہنے والا ایمان اور ٹھیک ہدایت اور نفع بخش علم۔"

ہدایت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے جس کو یہ نعمت مل گئی اسے دنیا و آخرت کی ہر بھلائی مل گئی۔ اسی لیے ہر نماز کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کا حکم دیا گیا اور سورۂ فاتحہ میں ہدایت کی دعا مانگنا سکھایا گیا ہے، لہٰذا سورۂ فاتحہ پڑھتے ہوئے توجّہ کے ساتھ ہدایت کی دعا مانگے اور اس پر آمین کہے اور بار بار ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝﴾ سے آخر تک مانگتے رہنا چاہیے۔ اسی طرح ہدایت کے حصول کے لیے کوشش کے ساتھ ساتھ یہ دعائیں بھی مانگتے رہنا چاہیے۔

---

[1] کنز العمال اول، الاذکار، الادعیۃ المطلقۃ: ۲/۲۹٤، الرقم: ۵۱۰۳

[2] مصنف ابن ابی شیبۃ، الایمان والرؤیا، باب، الرقم: ۳۰۳٦٤

اچھی عبادت، سچی زبان اور سلامتی والے دل کے لیے دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَاَسْئَلُكَ

عَزِیْمَةَ الرُّشْدِ وَاَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَ

حُسْنَ عِبَادَتِكَ،

وَاَسْئَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَّقَلْبًا سَلِیْمًا

وَّاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْئَلُكَ مِنْ

خَیْرِ مَا تَعْلَمُ

وَاَسْتَغْفِرُكَ مَا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔[1]

ترجمہ: "اے اللہ! میں آپ سے دین پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہنے کا طالب ہوں اور نیکی پر پختہ ارادہ مانگتا ہوں اور آپ کی نعمت پر شکر گزاری اور آپ کی عبادت کو حسن وخوبی کے ساتھ ادا کرنے کا طالب ہوں اور سچی زبان، شکوک وشبہات سے پاک صاف دل اور مستقیم عادتیں مانگتا ہوں اور آپ کی پناہ لیتا ہوں ان باتوں کی برائی سے جن کو آپ جانتے ہیں اور آپ سے مانگتا ہوں ان باتوں کی بھلائی جن کا آپ کو علم ہے اور جو گناہ آپ کے علم میں ہوں ان سے بخشش کا طالب ہوں، یقیناً آپ ہی تمام پوشیدہ باتوں کے خوب جاننے والے ہیں۔"

---

[1] جامع الترمذی، الدعوات، باب، الرقم: ۳۴۰۷

اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لیے دو دعائیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محبتِ الٰہی کے طلب کرنے کے لیے اس دعا کو مانگا کرتے تھے:

❶ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ ط اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَمَالِیْ وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ.[1]

ترجمہ: "اے اللہ! میں تیری محبت اور تیرے چاہنے والوں کی محبت مانگتا ہوں اور ایسے عمل کی توفیق چاہتا ہوں جو مجھے تیری محبت کی طرف لے جائے۔ الٰہی! تو اپنی محبت میری جان و مال اور اہل و عیال اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ میرے لیے پسندیدہ بنا۔"

❷ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یَّنْفَعُنِیْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ. اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّآ اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ. اَللّٰهُمَّ وَمَا زَوَیْتَ عَنِّیْ مِمَّآ اُحِبُّ

[1] جامع الترمذی، الدعوات، باب، الرقم: ۳۴۹۰

فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ.[1]

مترجمہ: "الٰہی! تو مجھے اپنی محبت عطا فرما اور ان لوگوں کی بھی محبت جن کی محبت تیرے نزدیک مجھے نفع پہنچائے۔ اے اللہ! جو میری پسند کی چیز تو نے مجھے دی ہے اس کو تو ایسے کاموں کی ادائیگی میں قوت کا باعث بھی بنادے جو تجھے کو پسند ہو، اے اللہ! جو میری پسند کی چیز تو نے مجھ سے روک دی ہے تو اب اس کے خیال سے بھی میرے دل کو خالی کر کے ایسے کاموں میں لگادے جو تجھ کو پسند ہو۔"

تقویٰ کے حصول کی دعا

تقویٰ ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ تقویٰ کا معنی ہے: "اِمْتِثَالُ الْاَوَامِرِ وَاجْتِنَابُ النَّوَاهِيْ." "اوامر کو پورا کرنا اور تمام معاصی و منکرات سے اجتناب کرنا۔" اور اس کی علامات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کے عذاب کا خوف ایسا دل میں بیٹھ جائے کہ گناہ کرنا مشکل ہو۔ خود بھی گناہ سے وحشت ہو اور کسی مسلمان کو گناہ میں مبتلا دیکھ کر دل کڑھے، غم ہو، آنسو بہیں اور اس تقویٰ کی نعمت پر اللہ تعالیٰ کے بہت ہی بڑے وعدے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ[2]

---

[1] جامع الترمذی، الدعوات، باب، الرقم: ۳۴۹۱

[2] سورۃ الطلاق: ۲،۳

ترجمہ: "اور جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے کشادگی پیدا کر دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جس کا اُسے گمان بھی نہیں ہوتا۔"

انسان نیکی تو کر لیتا ہے لیکن شیطان گناہوں میں مبتلا رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ والدین کے انتقال کے بعد مال کی تقسیم سے شیطان روکتا ہے کہ بہن بھائیوں میں مال تقسیم مت کرو۔ اب نیکیاں تو ہو گئیں لیکن اللہ تعالیٰ کے اتنے بڑے حکم سے شیطان نے رکوا دیا۔

مگر جب تقویٰ کی دولت حاصل ہو جائے گی تو انتقال کے فوراً بعد میت کی ملکیت میں جو کچھ ہے سوئی دھاگہ سے لے کر بڑی سے بڑی چیز تک تقسیم کرنا آسان ہوگا، قرض لے کر وقت پر ادا کرنے کی فکر سوار ہوگی، معاملات میں صفائی کی فکر ہوگی اور رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنا آسان ہوں گے، شادیوں میں فضول خرچی اور بے پردہ عورتوں کا باہر پھرنا مشکل ہوگا اور یہ سب تقویٰ کی دولت سے حاصل ہوگا، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ یہ دعا تقویٰ کے لیے مانگا کرے۔

اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَ زَكِّهَآ اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَآ اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا.[1]

ترجمہ: "اے اللہ! تو میرے نفس کو پرہیزگاری عطا فرما اور اس کو پاک کر، تو سب سے اچھا پاک کرنے والا ہے، تو ہی اس نفس کا مولا اور آقا ہے۔"

---

[1] صحیح مسلم، الذکر والدعاء، باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر مالم یعمل، الرقم: ۲۷۲۲

تقویٰ کی پانچ برکات

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تقویٰ کی پانچ برکات ہیں:

۱. اللہ تعالیٰ متقی کے لیے دنیا و آخرت کے مصائب اور مشکلات سے نجات کا راستہ نکال دیتے ہیں۔
۲. اس کے لیے رزق کے ایسے دروازے کھول دیتے ہیں جن کی طرف اس کا دھیان بھی نہیں جاتا۔
۳. اس کے سب کاموں میں آسانی پیدا فرما دیتے ہیں۔
۴. اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیتے ہیں۔
۵. اس کا اجر بڑھا دیتے ہیں اور ایک دوسری جگہ تقویٰ کی یہ برکت بھی بتلائی گئی ہے کہ اس کی وجہ سے اس کو حق و باطل کی پہچان آسان ہو جاتی ہے۔[1]

لہٰذا ہمیں بھی ان برکات کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور ہمیں بھی فکر کرنی چاہیے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کی نظر میں اَبرار لوگوں میں شامل ہو جائیں اور نیکوں (متقیوں) کے رجسٹر میں نام درج ہو جائے۔ "اَبرار" کے کیا معنی ہیں؟ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ "اَبرار" کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "اَبرار" وہ لوگ ہیں:

"اَلَّذِیْنَ لَا یُؤْذُوْنَ الذَّرَّ."[2]

ترجمہ: "جو چیونٹیوں کو بھی تکلیف نہ دیں۔"

---

[1] معارف القرآن: ۸/ ۴۸۹، الطلاق: ۳

[2] عمدۃ القاری، الایمان، باب المسلم من سلم المسلمون: ۱/ ۲۱۸

اپنی عبادات کے اہتمام کے باوجود حقوق العباد میں ہماری جانب سے اکثر کوتاہی ہوجایا کرتی ہے جو کہ تقویٰ کے بھی منافی ہے، لہٰذا ان کا بھی پورا پورا خیال رکھنا چاہیے۔ جیسا کہ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی نے اپنے مواعظ میں اس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے لکھا ہے کہ سڑک پر بے جگہ گاڑیوں کی پارکنگ سے بھی بچنا چاہیے۔ اوّل تو جس جگہ پارکنگ ممنوع ہے اس جگہ گاڑی کھڑی کردینا اس عوامی جگہ کا غلط استعمال ہے جو کہ غصب کے گناہ میں داخل ہے،[1] دوسرے حاکم کے ایک جائز حکم کی خلاف ورزی ہے اور تیسرے یہ کہ جس شخص کو تکلیف پہنچے گی اس کا گناہ الگ ہے۔

اسی طرح سگنل توڑنا، غلط اوورٹیکنگ کرنا، چلتی ہوئی گاڑی سے شیشے کی بوتلیں یا کوڑا کرکٹ پھینکنا یا درمیان سڑک پر کھیل کود کے نام پر لوگوں کو تکلیف پہنچانا، اچانک بلاوجہ بیچ میں گاڑی روک دینا، کسی کی موٹر سائیکل، کار، بغیر اجازت استعمال کرنا، یا زبردستی اس کی دلی خوشی کے بغیر اُسے مجبور کرکے لینا، مدرسہ اسکول کی فیس گنجائش ہوتے ہوئے نہ جمع کروانا، صفِ اوّل کے شوق میں دوسروں کے کندھوں پر پھلانگ کر جانا، اپنی زبان سے کسی کی تحقیر کرنا، کسی کو عار دلانا، کسی کو طعنہ دینا، پیسہ ہوتے ہوئے قرض واپس نہ کرنا، ٹال مٹول کرنا، پڑوسیوں کو تکلیف پہنچانا، وغیرہ وغیرہ۔

---

[1] آج کل ہوٹلوں کے باہر کرسیاں اور میز لگا کر کھانا بنانا یا کھانا کھانا بھی اسی حکم میں داخل ہے، اسی طرح فٹ پاتھ پر جنریٹر رکھ دینا جس سے راہگیروں کو تکلیف ہو، اسی طرح گاڑیوں کے شوروم کے باہر گاڑی پارک کردینا۔ اگر ہم یہ سمجھیں کہ حلال طریقے سے دوسروں کو تکلیف دیے بغیر جو رزق حاصل ہوگا وہ بابرکت ہوگا اور دوسروں کو تکلیف دے کر کمایا گیا رزق بے برکتی کا سبب ہوگا تو ہماری کئی مشکلات حل ہوجائیں گی۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق نصیب فرمائے (آمین)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تُعَيِّرُوْهُمْ، وَلَا تَطْلُبُوْا عَثَرَاتِهِمْ“ [1]

ترجمہ: ”مسلمانوں کو ستایا نہ کرو، ان کو عار نہ دلایا کرو اور ان کی لغزشوں کو نہ تلاش کیا کرو۔“

لہٰذا ان تمام معاملات میں ہمیشہ احتیاط کرنی چاہیے اور اپنے اعمال کا جائزہ لیتے رہنا چاہیے کہ عبادات کے ساتھ عبادات کے منافی اعمال ہم سے سرزد نہ ہو جائیں جو کہ تقویٰ کے حصول میں مانع بنتے ہیں اور وہ تمام اعمال جو دوسروں کو تکلیف دینے کے زمرے میں آتے ہیں ان سے بچنے کے لیے کتاب ”کسی کو تکلیف نہ دیجیے“ (مرتبہ بیت العلم) کا مطالعہ ضرور کریں۔

دنیوی آرزوؤں پر اللہ کی محبت غالب رہنے کے لیے بہترین دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ الْاَشْيَآءِ اِلَيَّ وَاجْعَلْ خَشْيَتَكَ اَخْوَفَ الْاَشْيَآءِ عِنْدِيْ وَاقْطَعْ عَنِّيْ حَاجَاتِ الدُّنْيَا بِالشَّوْقِ اِلٰى لِقَاءِكَ وَاِذَا اَقْرَرْتَ اَعْيُنَ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ دُنْيَاهُمْ فَاَقْرِرْ عَيْنِيْ مِنْ عِبَادَتِكَ. [2]

---

[1] صحیح ابن حبان، الحظر و الاباحة، باب الغیبة، ذکر الزجر عن طلب عثرات المسلمین، الرقم: ۵۷۶۳

[2] کنز العمال، اول، الاذکار، الفصل السادس: ۹۴/۲

ترجمہ: "اے اللہ! اپنی محبت کو میرے لیے تمام چیزوں سے زیادہ محبوب بنادے اور اپنا خوف مجھ میں ہر چیز کے خوف سے زیادہ بڑھادے اور اپنی ملاقات کی تڑپ عطا فرما کر دنیا کی سب حاجتیں میرے دل سے نکال دے اور جب دنیا والوں کو دنیا دے کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی کرے تو میری آنکھیں اپنی عبادت سے ٹھنڈی کرنا۔"

بہت سے مسلمان اس روحانی بیماری میں مبتلا ہیں کہ جب دنیوی خواہش کے مدِمقابل اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم آجائے تو انھیں اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے، مثلاً: آج مسلمان عورت پردہ اس لیے نہیں کررہی کہ اَحباب ورشتہ دار خواتین کیا کہیں گی۔ برادری میں ناک کٹ جانے کے خوف سے شادیوں وغیرہ میں فضول رسمیں ادا کی جاتی ہیں، خواہ ان کے لیے قرض یا زکوۃ بھی لینی پڑے، یا دولہا کی ماں اپنی بہو کے گھر والوں سے زبردستی دعوت کرنے کو کہتی ہے، یا گھر کے سربراہ (مرد) صرف خاندان کی لڑکیوں اور اہلِ خانہ کے اصرار پر ان تقاریب میں کئی گناہوں مثلاً: گانے بجانے، تصاویر (فوٹو مووی) کی اجازت دے دیتے ہیں۔

ان سب خرابیوں کی اصل وجہ ایمانی طاقت اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں کمی ہونا ہے، اگر اللہ تعالیٰ کی محبت ساری محبتوں اور تعلقات پر غالب آجائے تو کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم نہیں رد کرسکتا۔ اس لیے ان دعاؤں کے ترجمہ پر غور کرتے ہوئے یہ دعا اہتمام سے مانگا کریں اور تمام مسلمانوں کے لیے بھی اس میں نیت کرلیا کریں کہ اے اللہ! اپنی محبت سب کو نصیب فرما۔ آمین۔

ایمان بنانے کے تین طریقے

❶ اللہ تعالیٰ کی بڑائی کی طرف دعوت دینا۔

❷ صلہ رحمی کرنا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ آدمی ایمان کی حقیقت کو اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک یہ کام نہ کرے کہ اپنے سے تعلق توڑنے والوں کے ساتھ تعلقات جوڑا کرے، اپنے اوپر ظلم کرنے والوں کو معاف کیا کرے، اپنے کو گالیاں دینے والے کو بخش دیا کرے اور جو اس کے ساتھ برائی کرے اس کے ساتھ یہ بھلائی کرے۔[1]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے جو برابر سرابر کا معاملہ کرنے والا ہو، صلہ رحمی کرنے والا تو وہ ہے جو دوسرے کے توڑنے پر صلہ رحمی کرے۔[2]

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ خالص ایمان تک پہنچنے کے لیے اپنے تمام رشتہ داروں سے ملاپ رکھے، ان کی غلطیوں، کوتاہیوں کو معاف کردے، ان کے لیے دعائیں کرتا رہے اور جتنا ممکن ہو ان کے ساتھ احسانات کرتا رہے۔ خاص طور پر اپنے بھائی بہنوں کے ساتھ اور عورت ہوتے ہوئے ساس، نند، بھاوج، سوکن کے ساتھ صلہ رحمی والا معاملہ

---

[1] الدر المنثور: ۳/ ۵۶۸، الاعراف: ۱۹۹

[2] صحیح البخاری، الأدب، باب لیس الواصل بالمکافی، الرقم: ۵۹۹۱

کرے اور اپنے شوہر، والد، محرم کو صلہ رحمی پر آمادہ کرے۔ یاد رکھیے! یہ قطع رحمی اتنی بری چیز ہے کہ شب قدر میں بھی اس شخص کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ "اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی" رشتہ داروں کے ساتھ اللہ کی رضا کے لیے صلہ رحمی والا معاملہ کرنے سے اللہ تعالیٰ خالص ایمان مرحمت فرمائیں گے۔[1]

❸ ایمان کی حلاوت، حاصل کرنے کا طریقہ حدیث میں یہ بتایا گیا کہ نگاہ کسی غلط جگہ لگ جائے جہاں اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے، وہاں لگتے ہی نگاہ ہٹادی تو ایسے شخص کو ایمان کی حلاوت نصیب ہوگی۔ چناں چہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بری نگاہ ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر میں بجھا ہوا تیر ہے، جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اس کو چھوڑ دے گا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اسے ایسا ایمان دے گا جس کی حلاوت وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔"[2]

عورتیں اس فضیلت کو سوچیں کہ عورت مجبوری میں گھر سے باہر نکلتی ہے اور پورے برقع میں اس طرح نکلتی ہے کہ اس کے جسم کا کوئی حصہ نامحرم شخص نہیں دیکھ سکتا تو اس عورت نے کتنے مردوں کو گناہوں سے بچادیا، ان سارے مردوں کو گناہوں سے بچانے کا ثواب یہ ایک عورت کما گئی۔ اس کے برعکس اگر ایک عورت بے پردہ گھر سے باہر نکلتی ہے اور اس کو راستے میں چلتے ہوئے ہر آدمی میلی نظروں سے دیکھتا ہے تو اگر سو آدمیوں نے اس کو دیکھا تو گویا دو سو آنکھیں اللہ تعالیٰ کے غضب کا شکار ہوئیں

---

[1] قرآنی آیات، احادیث مبارکہ اور بزرگوں کے نصیحت آموز اقوال و واقعات کی روشنی میں صلہ رحمی کے فضائل، رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک پر اجر و ثواب، قطع رحمی کے نقصانات اور اس پر وبال جاننے کے لیے مکتبہ بیت العلم کی کتاب "رشتہ داری کا خیال رکھیے" کا مطالعہ کیجیے اور رشتہ داروں کے حقوق کو ادا کیجیے۔

[2] المستدرك للحاكم، الرقاق، الرقم: ۷۹۵۶

اور دو سو آنکھیں ایمان کی حلاوت سے محروم ہوئیں، لہٰذا ہر مسلمان عورت کو چاہیے کہ سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے انگوٹھے تک اپنے جسم کی نامحرموں کی نگاہوں سے حفاظت کرے۔

اللہ تعالیٰ ان تین کاموں کے اہتمام اور دعائیں مانگتے رہنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی ہم سب کو کامل ایمان، سچا یقین اور خالص توکل نصیب فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ایسا ایمان نصیب فرمائیں گے جو دل میں رچ بس جائے اور وہ ایمان تمام طاعات کی طرف لے آئے اور گناہوں سے بچا دے۔

ایمان دل میں رچ بس جانے کی چھ دعائیں

① اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اِنَّهٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَرَضِّنِیْ مِنَ الْمَعِیْشَةِ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ.[1]

تَرجَمہ: "اے اللہ! میں تجھ سے وہ ایمان مانگتا ہوں جو میرے دل میں رچ جائے اور وہ سچا یقین کہ میں خوب جان لوں کہ جو بات تو نے میری تقدیر میں لکھ دی ہے بس وہی مجھ کو پیش آسکتی ہے اور رضامندی مانگتا ہوں اس رزق پر جو تو نے میرے لیے تقسیم فرما دیا ہے۔"

[1] کنز العمال، اوّل، الاذکار، الفصل السادس: الرقم: ۳۶۵۴

② اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ اِيْمَانًا وَّيَقِيْنًا لَّيْسَ بَعْدَهٗ كُفْرٌ وَّرَحْمَةً اَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ.[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! مجھے ایسا ایمان ویقین دے جس کے بعد کفر نہ ہو اور وہ رحمت عطا فرما جس کے سبب میں دنیا وآخرت میں تیری عطا کردہ بزرگی کا شرف حاصل کرسکوں۔“

③ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا لَّا يَرْتَدُّ وَنَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْٓ اَعْلٰى دُرَجِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ.[2]

ترجمہ: ”الٰہی! میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں جو نہ چھوٹے اور اس نعمت کا طالب ہوں جو ختم نہ ہو اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت چاہتا ہوں جنت کے سب سے اونچے درجے میں جو ہمیشہ رہنے کی جنت ہے۔“

---

[1] جامع الترمذی، الدعوات، باب منه، الرقم: ٣٤١٩٠

[2] المستدرك للحاكم، الدعاء، الرقم: ١٩٨٠

④ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْإِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ.[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! تو ہمیں ایمان کی زینت سے آراستہ کردے اور ہمیں ہدایت یافتہ رہنما بنادے۔“

⑤ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ صِحَّةً فِيْ إِيْمَانٍ وَّإِيْمَانًا فِيْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّنَجَاحًا يَتْبَعُهٗ فَلَاحٌ وَّرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا.[2]

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے ایمان میں درستگی کا طالب ہوں (یعنی کامل ایمان کا) اور اس ایمان کا جو اچھے اخلاق کے ساتھ ہو اور (دنیا میں) ایسی کامرانی کا جس کے بعد (آخرت میں) ہمیشہ کی کامیابی ہو اور تیری ہی طرف سے خاص رحمت کا اور سلامتی کا، معافی کا اور رضامندی کا طلب گار ہوں۔“

⑥ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْإِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ إِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَ

---

[1] المستدرك للحاكم، الدعاء، الرقم: ۱۹۸۵

[2] المستدرك للحاكم، الدعاء، الرقم: ۱۹۷۱

الْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ.[1]

ترجمہ: "اے اللہ! ہمارے دلوں میں ایمان کی محبت ڈال دے اور اس کو ہمارے دلوں کی زینت بنادے اور ہمارے دلوں میں کفر کی، گناہ کی اور نافرمانی کی نفرت ڈال دے اور ہم کو نیک راہ چلنے والوں میں بنادے۔"

وضاحت: ہم سب کو غور کرنے کی ضرورت ہے کہ ایمان کتنی اہم اور عظیم دولت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر مختلف الفاظ سے امت کو ایمان مانگنا سکھایا۔ کہیں یہ دعا مانگ رہے ہیں:

اے اللہ! ہمارے دلوں میں ایمان کی محبت ڈال دے۔

کہیں، اے اللہ! میں تجھ سے ایمان کی درستگی کا طالب ہوں، کہیں، اے اللہ! میں ایسا ایمان مانگتا ہوں جو ہمیشہ ہمیشہ میرے ساتھ رہے، کہیں، اے اللہ! ایسا ایمان جو دل میں رچ بس جائے۔

کہیں، اے اللہ! مجھے وہ ایمان نصیب فرما جو زائل نہ ہوسکے،

اور کہیں اے اللہ! سچا یقین کہ میں خوب جان لوں کہ جو بات تو نے میری تقدیر میں لکھ دی ہے بس وہی مجھ کو پیش آسکتی ہے اور کہیں، اے اللہ! ایسا ایمان جو اچھے اخلاق کے ساتھ ہو۔

کہیں، اے اللہ! اس ایمان کو ہمارے دلوں کی زینت بنادے،

---

[1] مسند احمد، حدیث عبداللہ الزرقی، الرقم: ۱۵۵۷۳

اور کہیں اے اللہ! تو ہمیں ایمان کی زینت سے آراستہ کردے۔

لہٰذا ہر مسلمان مرد وعورت کو چاہیے کہ وہ خوب عاجزی کے ساتھ اور رو رو کر ایمانِ کامل اور ایمانِ دائم اور یقینِ صادق کی دعائیں مانگتا رہے اور اس ایمان کو اپنے اندر سیکھنے اور سارے عالم کے انسانوں کے اندر سکھانے اور پھیلانے کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے محنت اور کوشش بھی کرے اور دعائیں بھی مانگے۔

اس طرح کہ چوبیس گھنٹوں میں جن جن سے بھی ملاقات ہو ان سے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اللہ تعالیٰ کی کبریائی کی بات ضرور کرے اور دنیا میں جو کچھ ہورہا ہے وہ ایک اکیلے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہورہا ہے، سب کچھ اس کے قبضہ قدرت میں ہے، گھروں میں جو عورتیں ملنے کے لیے آئیں ان کو بھی یہ ایمان کے بول سکھائیں، بچوں کو، بچیوں کو اور گھر کی ماسیوں اور نوکرانیوں کو بھی سکھائیں۔

قرآن کریم میں جو ایمان اور اللہ تعالیٰ کی قدرت وعظمت کو بتانے والی آیات ہیں ان کا ترجمہ یاد کریں۔ اپنے چھوٹے بچوں اور بچیوں کو......، اپنے شاگردوں کو......، مقتدیوں کو...... یہ ایمانی بول اور یہ دعائیں یاد کروائیں اور ہر نماز کے بعد ان دعاؤں کو مانگنے کی ترغیب دیں۔ کم از کم ان چھ دعاؤں کو تو اپنے معمولات میں شامل کرلیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمانِ کامل اور یقین صادق عطا فرمائے اور ایمان کی محنت کے لیے اور اس کو سارے عالم میں پھیلانے کے لیے پھرنے اور پھرانے والا بنائے اور ایمان ہی پر ہم سب کا خاتمہ فرمائے۔ آمین۔

شکر کی حقیقت

حدیث شریف میں ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور اس آیت ﴿اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا﴾ کو تلاوت فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا: تین کام ایسے ہیں کہ جو شخص ان کو پورا کر لے تو جو فضیلت آلِ داوٗد کو عطا کی گئی تھی وہ اس کو بھی مل جائے گی۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: وہ تین کام کیا ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

1. رضا اور غضب کی دونوں حالتوں میں انصاف پر قائم رہنا۔
2. غنا اور فقر کی دونوں حالتوں میں اعتدال اور میانہ روی اختیار کرنا۔
3. خفیہ اور اعلانیہ دونوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا۔"[1]

"شکر" کی حقیقت یہ ہے کہ محسنِ حقیقی کی نعمتوں کا اس طرح اقرار کرنا کہ اس سے دل میں محسن کی محبت اور اس کی اطاعت کا جذبہ پیدا ہو، گویا "شکر" کے تین لازمی عناصر ہیں:

1. احسانات کا اقرار واعتراف کہ جتنی نعمتیں مجھے حاصل ہیں وہ سب کی سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور اس نے محض اپنے فضل وکرم سے مجھے عطا فرمائی ہیں۔
2. چوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اپنے فضل وکرم کی بارشیں برسا رکھی ہیں اس لیے کائنات میں میرے لیے اس سے بڑا محبوب کوئی نہیں ہونا چاہیے۔

---

[1] احکام القرآن للجصاص: ۳/۳۷۹، السبأ: ۱۳

❸ اللہ تعالیٰ کے بے پایاں انعامات کا فطری تقاضا یہ ہے کہ میں اپنی زندگی میں اسی کی اطاعت کروں اور اس کے مقابلے میں کسی کی اطاعت نہ کروں، بالفاظِ دیگر جو نعمتیں اس نے مجھ کو عطا فرمائی ہیں، ان کو ان ہی کاموں میں خرچ کروں جو اس کی مرضی کے مطابق ہیں اور ان کاموں میں خرچ کرنے سے بچوں جو اس کی مرضی کے خلاف ہیں۔

جب یہ تین جذبات کسی انسان کے دل میں پختہ ہو جاتے ہیں تو "علما" کی اصطلاح میں اسے کہا جاتا ہے کہ اس شخص نے "مقامِ شکر" کو حاصل کر لیا ہے۔

پھر مقامِ شکر کو حاصل کرنے کے لیے ان تین جذبات میں سے بھی اصل الاصول پہلا ہی جذبہ ہے کیوں کہ اگر کسی شخص کے دل میں یہ خیال مکمل طور پر بیٹھ جائے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر کتنی نعمتیں ہر آن متوجہ رہتی ہیں تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ سے محبت اور اطاعت کا جذبہ خود بخود بیدار ہوگا، لہٰذا اگر کسی وقت محبت اور اطاعت میں کوتاہی محسوس ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا صحیح اقرار و اعتراف دل میں پیدا نہیں ہوا۔[1]

پھر ظاہری شکر کے دو درجے ہیں: پہلا یہ کہ زبان سے شکر یعنی ہر ہر نعمت پر بار بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا اور اللہ تعالیٰ کی تعریف و تسبیح اس قدر بیان کرنا کہ اس کی شیرینی سے زبان میٹھی ہو جائے، دوسرا یہ کہ اپنے بدن، مال سے شکر کرنا۔ اعضاءِ جسم و جوارح کا شکر یہ ہے کہ پانچ وقت کی نماز اہتمام سے پڑھنا، مرد جماعت سے مسجد میں پڑھیں، عورتیں وقت داخل ہوتے ہی گھر میں پڑھیں، اسی طرح عورتوں کے لیے ایک بڑا شکر یہ ہے کہ اپنے جسم کی اس طرح حفاظت کرے کہ جسم کا کوئی ایک بال بھی نامحرم مرد نہ دیکھ سکے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شکر کی توفیق نصیب فرمائے۔

---

[1] ماخوذ از دل کی دنیا: ۶۹

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس پر نعمتیں بہت زیادہ ہوں اور موجودہ نعمتیں بھی ہمیشہ رہیں تو اس کو چاہیے کہ بہت زیادہ شکر ادا کرے، اسی طرح جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کی پریشانیاں ختم ہوں اور مصیبتوں کے دروازے بند ہوجائیں اسے بھی چاہیے کہ خوب شکر ادا کرے۔ شکر کی دولت اتنی عظیم دولت ہے کہ خود اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو دعا سکھلائی ہے کہ مجھ سے اس طرح دعا کرو کہ اے اللہ! آپ مجھے توفیق دیجیے کہ شکر کی نعمت ہر وقت ہر آن میرے ساتھ رہے۔ کسی وقت بھی مجھ سے جدا نہ ہو۔

تفسیرِ مظہری میں ہے کہ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شکر گزار بندہ اس لیے کہا گیا کہ وہ جو بھی کام کرتے تھے چھوٹا ہو یا بڑا "بِسْمِ اللّٰہِ" اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہا کرتے تھے، کچھ کھاتے یا پیتے یا کپڑا پہنتے تو اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کر کے اللہ کا شکر ادا کرتے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کو شکور کے لقب سے نوازا۔[۱]

ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اتنا زیادہ شکر ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہم شکر گزار بندے کہلانے کے لائق ہوجائیں۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب بھی ان سے پوچھا جائے کہ کاروبار کا کیا حال ہے؟

تو ان کا جواب یہ ہوتا ہے کہ بہت ہی پریشانی ہے، بالکل کاروبار ٹھپ ہے، اپنا سرمایہ ہی کھا رہے ہیں، پیمنٹ (ادائیگی) وصول نہیں ہو رہی، فیکٹری چل نہیں رہی وغیرہ وغیرہ۔ ایسے لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنی اس طرح کی عادت ختم کریں اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ مالک نے جس حال میں رکھا ہے اس کا کرم ہے، ورنہ میں تو اس کا بھی مستحق نہیں تھا۔ اس طرح شکر کرنے کا ایک فائدہ یہ ہوگا کہ جو خراب حالات ہیں وہ "اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی" اچھے حالات میں ضرور تبدیل ہوجائیں گے۔

---

[۱] تفسیر مظہری: ۵/ ۴۰۴، الاسرآء: ۳

دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ قدرتی طور پر دل کو سکون ملے گا۔ تیسرا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ راضی ہوں گے اور جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوجائے اس کی بگڑی بن جاتی ہے۔ اس طرح ملازم حضرات کو چاہیے کہ جتنی بھی تنخواہ ہے اس پر ضرور شکر ادا کریں، ہر وقت واویلا کرنے اور روتے رہنے سے تنخواہ میں اضافہ نہیں ہوتا اور موجودہ تنخواہ میں ناشکری کی وجہ سے بے برکتی ہوجاتی ہے۔ اس کے برعکس جو لوگ معمولی سی تنخواہ پر بھی شکر کے کلمات دل وزبان سے کہتے رہتے ہیں تو وہ بہت خوش رہتے ہیں ان لوگوں کے مقابلے میں جو بہت بڑی تنخواہ ملنے کے باوجود روتے رہتے ہیں کہ تنخواہ بہت کم ہے، مہنگائی بہت زیادہ ہے وغیرہ وغیرہ۔ تنخواہ میں اضافے یا آمدنی میں اضافہ کی تدبیریں سوچنا اور اس کے لیے کوشش کرنا بہت ہی اچھی بات ہے، لیکن موجودہ آمدنی پر ضرور شکر کرتے ہوئے تدبیریں اختیار کی جائیں۔

اسی طرح عورتوں کو چاہیے کہ کسی کے گھر جا کر وہاں کے فرنیچر اور چیزیں دیکھ کر دل میں ناشکری کے خیالات کو ہرگز جگہ نہ دیں، کہ دیکھو میرے گھر میں تو یہ نہیں یہ نہیں، بل کہ شکر کریں کہ لاکھوں لوگ ہیں جن کے گھروں میں وہ چیزیں بھی نہیں جو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ میرے گھر میں ہیں، اس طرح شکر ادا کرنے سے جو چیزیں نہیں ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ دیں گے اور جو موجود ہیں اس میں برکت عطا فرمائیں گے! لہٰذا ہر مسلمان مرد اور عورت کو جس حال میں بھی اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے اس میں شکر کریں۔

ایک بزرگ کے سامنے ایک آدمی اس حال میں گزرا کہ نہ ہاتھ نہ پیر اور زمین پر گھسٹ کر چل رہا تھا۔ ان بزرگ نے اپنے شاگردوں سے کہا: اس کے پاس اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت یہ ہے کہ پیشاب آسانی سے کرسکتا ہے۔

جس دن آدمی کو شدید قبض ہوجاتا ہے یا پیشاب رک جاتا ہے اس دن کیا حالت ہوتی ہے۔ یہ تمنا ہوتی ہے کہ ساری دنیا کی دولت کوئی مجھ سے لے لے اور

پیشاب آجائے یا قبض ختم ہوجائے۔ اس لیے ایک ایک نعمت کو سوچ کر شکر کریں کہ مالک کے اتنے احسانات ہیں کہ ہم جب سے پیدا ہوئے اس وقت سے عمر بھر سجدہ میں رہیں تو اس کی نعمتوں کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا خود بھی ناشکری سے بچیں اور سب کو بچائیں اور اس کے لیے ہر نماز کے بعد شکر کی توفیق کی دعا مانگیں۔

یاد رکھیے! جس طرح نفل پڑھنا، صدقہ دینا، حسنِ سلوک سے پیش آنا عبادت ہے۔ اسی طرح شکر کرنا بھی ایک عبادت ہے۔ شکر کرنے سے بھی آدمی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرسکتا ہے۔

مفتی محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کا جب آپریشن ہوا اور لوگ عیادت کے لیے آتے اور پوچھتے کیا حال ہے؟

تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! بہت ٹھیک ہوں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! ہاتھ ٹھیک ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! پاؤں ٹھیک ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! آنکھیں ٹھیک ہیں...... اور اس بیماری کا ذکر ہی نہیں کرتے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ کسی بیماری کے وقت اس کا بار بار ذکر نہ کریں، ہر ایک کو کہتے نہ پھریں، بل کہ یہ سوچیں کہ ایک عضو میں تکلیف ہے لیکن اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ باقی اعضا تو ٹھیک ہیں۔

اسی طرح یہ سوچیں کہ میری عمر کے اتنے سال گذر چکے، اتنے سالوں تک میرے پاؤں ٹھیک رہے اب درد ہونا شروع ہوا ہے، اتنے سالوں تک جو میری صحت ٹھیک رہی اس کا میں نے کیا شکر ادا کیا، آج تھوڑی سی بیماری میں پریشان ہوجاؤں اور بار بار بیماری کو لیے روتا رہوں۔ اسی طرح ایسی کتنی نعمتیں ہیں جن کا ہم سے معمولی شکر بھی ادا نہیں ہوا، بل کہ بعض اوقات ناشکری کی ہوگی، پھر بھی کریم و رحیم مالک نے اس سے محروم نہیں فرمایا۔

اس لیے بعض مواقع پر اس طرح دعا کرنا بھی منقول ہے: اے اللہ! بہت سی نعمتیں

جو آپ نے میرے اوپر عنایت فرمائیں اور میں نے ان کا شکر ادا نہ کیا اور کتنی مصیبتوں میں آپ نے میری آزمائش کی اور میں نے ان پر کچھ صبر نہ کیا، اے وہ ذات! کہ جب میں نے تیری نعمتوں کا شکر ادا نہ کیا تو اس پر بھی تو نے مجھ کو محروم نہ رکھا اور جب تیری آزمائش پر میں نے صبر نہ کیا تو تو نے مجھ کو رسوا نہ کیا اور اے وہ مہربان! کہ جب تو نے مجھے گناہ کرتے دیکھا تو بدنام نہ کیا۔ اے ایسی خوبیوں کے مالک! جو کبھی فنا نہ ہوں گی اور اے ایسے انعامات فرمانے والے جن کا کوئی شمار نہیں، میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی اولاد پر، اے اللہ! ہم دشمنوں اور ظالموں کو تیری ذات ہی کے سہارے سے دفع کرتے ہیں۔

اس لیے احادیث میں ہمیں یہ دعا بھی سکھلائی گئی ہے کہ یوں مانگو: "اے اللہ! ہمیں نعمتوں پر شکر کرنے کے ساتھ ان نعمتوں کی تعریف کرنے والا بھی بنا دے اور ہمارے اوپر نعمت کو مکمل فرمادیں اور اس کے ساتھ یہ دعا بھی مانگو: اے اللہ! ہم بہت ہی عاجز بندے ہیں، سو فیصد آپ کی نعمتوں کے محتاج ہیں، لہٰذا آپ ہم پر اپنی تمام نعمتیں مکمل فرمادیں۔"

نعمتوں پر شکر ادا کرنے کے لیے سات دعائیں

① رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ ۝[1]

---

[1] سورة النمل: ۱۹

ترجمہ: "اے میرے رب! مجھ کو اس پر مداومت اور ہمیشگی دیجیے کہ میں آپ کی ان نعمتوں کا شکر کیا کروں جو آپ نے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو عطا فرمائی ہیں اور میں نیک کام کیا کروں جس سے آپ خوش ہوں اور شامل کر لیجیے مجھ کو اپنی رحمتِ خاصہ سے اپنے نیک بندوں میں۔"

اس دعا پر بار بار غور کیجیے کہ کتنی اہم دعا ہے اور اس دعا کو حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام مانگ رہے ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے اور نبی خود اس بات کی دعا مانگتے ہیں کہ اے اللہ! مجھے شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائیے تو اندازہ لگائیے کہ ہم سب کو شکر کی توفیق مانگنے کے لیے کتنی دعائیں مانگنی ہوں گی۔

۲ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَكَ شَكَّارًا لَّكَ ذَكَّارًا لَّكَ رَهَّابًا لَّكَ مِطْوَاعًا لَّكَ مُخْبِتًا اِلَيْكَ اَوَّاهًا مُّنِيْبًا.[1]

ترجمہ: "اے رب! کر دے مجھے ایسا کہ میں تیرا بہت شکر کیا کروں، تجھے بہت یاد کیا کروں، تجھ سے بہت ڈرا کروں، تیری بہت فرماں برداری کیا کروں، تجھ ہی سے سکون پانے والا اور آہ و زاری کے ساتھ متوجہ ہونے والا ہو جاؤں۔"

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

۳ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ شَكُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا.[2]

---

[1] جامع الترمذی، الدعوات، باب فی دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الرقم: ۳۵۵۱

[2] مجمع الزوائد، الادعیۃ، باب الادعیۃ المأثورۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التی دعا بہا، الرقم: ۱۷۴۱۲

ترجمہ: ”اے اللہ! مجھے نہایت شکر گزار بندہ بنادے اور کردے مجھے اعلیٰ درجہ کا صبر کرنے والا۔“

اس دعا میں یہ مانگا گیا ہے کہ مجھے شکور بنا یعنی بہت زیادہ شکر کرنے والا بنادے، حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قرآن کریم میں عَبْدًا شَكُوْرًا (شکر گزار بندہ) کا خطاب دیا گیا ہے۔

④ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِيْنَ بِهَا قَابِلِيْهَا وَاَتِمَّهَا عَلَيْنَا.[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! ہم کو اپنی نعمتوں کا شکر گزار اور ان پر تعریف کرنے والا اور اس کا قبول کرنے والا بنادے اور ہمارے اوپر اپنی نعمت پوری فرمادے۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم شکر کے لیے یہ دعا بھی مانگا کرتے تھے۔

⑤ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ اُعَظِّمُ شُكْرَكَ وَاُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَاَتَّبِعُ نَصِيْحَتَكَ وَاَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ.[2]

ترجمہ: ”اے اللہ! تو مجھے ایسا بندہ بنادے کہ خوب تیرا شکر کروں، تجھے کثرت سے یاد کیا کروں اور تیری نصیحت مانوں اور آپ کے حکم کی پاس داری کروں۔“

---

[1] سنن ابی داؤد، الصلاة، باب التشهد، الرقم: ۹٦۹

[2] جامع الترمذي، الدعوات، باب، الرقم: ۳٦۰٤

کبھی فرماتے:

❻ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ.[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! میں آپ کی نعمت پر شکر گزاری مانگتا ہوں اور آپ کی عبادت کو حسن وخوبی کے ساتھ ادا کرنے کا طالب ہوں۔“

غور کیجیے، شکر کتنی اہم اور عظیم دولت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مختلف دعاؤں کے ذریعے اس کو مانگا کرتے تھے۔

❼ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ وَلَكَ الْمُلْكُ كُلُّهٗ وَلَكَ الْخَلْقُ كُلُّهٗ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ اَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ[2]

ترجمہ: ”اے اللہ! سب تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں اور بادشاہت تیرے ہی لیے ہے اور تمام مخلوق تیری ہے اور ہر معاملہ آخر کار تیرے ہی سامنے آتا ہے، لہٰذا میں ہر بھلائی تجھ ہی سے مانگتا ہوں اور ہر شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

---

[1] جامع الترمذی، الدعوات، باب منہ، الرقم: ۳٤۰۷

[2] شعب الایمان، الثالث والثلاثون، باب فی تعدید نعم اللہ عزوجل، الرقم: ٤٤۰٤

کھانے سے پہلے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بَرَكَةِ اللّٰهِ[1]

ترجمہ: "اللہ کے نام سے اور اللہ کی برکت کے ساتھ (ہم یہ کھانا کھاتے ہیں)۔"

وضاحت: اگر کھانے سے پہلے مذکورہ دعا پڑھنا بھول جائیں تو یاد آنے پر یہ دعا مانگیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَ اٰخِرَهٗ[2]

ترجمہ: "اللہ کے نام کے ساتھ کھانے کے شروع میں بھی اور آخر میں بھی۔"

کھانے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ.[3]

ترجمہ: "اللہ کا شکر ہے جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔"

---

[1] المستدرك للحاكم، الاطعمة، الرقم: ۷۱۶۳

[2] سنن ابی داؤد، الأطعمة، باب التسمية عند الطعام، الرقم: ۳۷۶۷

[3] سنن ابی داؤد، الاطعمة، باب ما یقول الرجل إذا طعم، الرقم: ۳۸۵۰

گھر میں داخل ہونے کے آداب

عموماً گھروں میں جو بدمزگی پیدا ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ شوہر صاحب گھر پہنچنے سے پہلے ہی بڑی بڑی توقعات باندھ لیتے ہیں، مثلاً گھر کا دروازہ پہلی گھنٹی پر ہی کھل جائے گا، اہلیہ مسکراتی ہوئی خوش بولگا کر ہاتھ میں شربت کا گلاس پکڑے ہوئے استقبال کرے گی، بچے صاف ستھرے کپڑے پہنے ایک جگہ خاموشی کے ساتھ بیٹھے کچھ پڑھ رہے ہوں گے وغیرہ... پھر جب ان کی توقعات پوری نہیں ہوتیں تو انھیں غصہ آتا ہے اور غصے میں وہ کچھ سخت جملے کہہ دیتا ہے جو بیوی کے دن بھر کے تھکے ہوئے مزاج پر ماچس کی تیلی کا اثر کرتے ہیں اور اس سے ایسی آگ بھڑکتی ہے کہ اللہ کی پناہ۔

کبھی یہ ہوتا ہے کہ شوہر تھکے ہوئے گھر آئے، کام کی زیادتی سے یا کسی اور وجہ سے دیر ہوگئی، اب بیوی صاحبہ کی طرف سے پے در پے سوالات ہوتے ہیں۔ کہاں چلے گئے تھے؟ اتنی دیر کردی! دفتر کی چھٹی تو پانچ بجے ہو جاتی ہے اور آپ اتنی دیر سے آتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ جس سے تھکا ہوا شوہر اور طیش میں آجاتا ہے۔

اس لیے ہر شوہر کو چاہیے کہ تحمل اور برداشت کی عادت ڈالے اور یہ توقعات باندھ کر دروازہ نہ کھٹکھٹائے بل کہ اہلِ خانہ کے لیے ان کی کوتاہی پر خود سے کوئی عذر سوچ لے اور ہمیشہ یہ سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو میرے تابع بنایا ہے، میری زندگی میں انہی کے دم سے بہار ہے، لہٰذا میں اپنے خشک رویئے سے یا ان کی معمولی معمولی غلطیوں سے اس بہار کو خزاں میں کیوں بدلوں، بل کہ میں ان سے محبت کا معاملہ کروں گا۔

اس کے ساتھ ساتھ گھر میں داخل ہونے کی درج ذیل تین سنتوں کا اہتمام کریں۔

❶ گھر میں داخل ہونے کی دعا مانگے۔

❷ سلام کرے۔

سلام کا افضل طریقہ یہ ہے کہ پورا سلام صاف الفاظ میں کیا جائے۔ یعنی "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ" اس میں آپ نے اپنے گھر والوں کو تین دعائیں دے دیں:

(الف) ان پر سلامتی ہو۔

(ب) اللہ کی طرف سے رحمت ہو۔

(ج) اللہ کی طرف سے برکت ہو۔

❸ گھر میں داخل ہوکر پہلا کام یہ کرے کہ دو رکعت نفل پڑھ لے۔ اس لیے کہ حدیث میں آتا ہے: جو گھر میں داخل ہوکر دو رکعت نفل پڑھے گا تو گھر کی برائیوں سے بچ جائے گا۔[1]

ان سنتوں کے ساتھ اگر درجِ ذیل باتوں کا بھی خیال رکھیں تو بہتر ہوگا:

① اپنے ذہن میں یہ خیال نہ رکھیے کہ دروازے کی پہلی گھنٹی بجتے ہی بل کہ گلی کے کونے سے گاڑی کے ہارن کی آواز سنتے ہی میرے لیے دروازہ کھلا ہوا ہوگا، ہوسکتا ہے وہ نماز میں یا کسی اور ایسے کام میں مشغول ہو کہ آپ کے لیے فوری دروازہ نہ کھول سکیں، اس لیے دروازہ کھٹکھٹانے یا گھنٹی بجانے کے بعد اتنا وقفہ کریں کہ اگر کسی نے چار رکعت کی نیت باندھی ہو تو نماز پوری کرسکیں۔

② اگر قضاءِ حاجت یا پانی وغیرہ کا شدید تقاضا ہو تو دفتر میں ہی پورا کرلیجیے۔ اس انتظار میں نہ رہیے کہ گھر جاکر پورا کرلوں گا، ہوسکتا ہے گھر والے گھر پر نہ ہوں اور بعض اوقات بھوک یا بشری ضرورت کی وجہ سے غصہ زیادہ آجاتا ہے۔

اسی طرح بیوی کو بھی چاہیے کہ شوہر کے گھر آتے ہی سوالات کی بوچھاڑ نہ کرے

---

[1] شعب الایمان، باب الحادي و العشرون، فضل الأذان والإقامة للصلاة...، الرقم: ۳۰۷۸

بل کہ پہلے ان سے چائے پانی کا پوچھے، اگر کھانے کا وقت ہے، کھانے کا پوچھے، گرمی لگ رہی ہو تو پنکھا چلا دے، خوب ان کی خاطر کرے اور جب وہ اطمینان سے راحت کا سانس لے لیں تو پھر محبت سے دیر سے آنے کی وجہ پوچھیں کہ خیریت تو ہے، آج خلافِ معمول دیر ہوگئی، کوئی پریشانی ہو تو مجھے بتایئے، میں کسی قسم کی مدد کروں۔ "اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی" اس سے محبت بڑھے گی اور جھگڑے ختم ہوں گے۔

گھر میں داخل ہونے کی دعا

گھر میں داخل ہوتے ہوئے یہ دعا مانگیے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔[1]

تَرجَمہ: "یا اللہ! میں آپ سے اندر داخل ہونے اور باہر نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ہم اندر داخل ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ہم باہر نکلے اور اللہ پر ہم نے بھروسہ کیا جو ہمارا رب ہے۔"

گھر سے نکلنے کی دو دعائیں

① بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَا

[1] سنن ابی داؤد، الادب، باب مایقول الرجل اذا دخل بیتہ، الرقم: ۵۰۹۶

قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.[1]

ترجمہ: "اللہ کے نام کے ساتھ (میں نکلا)، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، گناہوں سے بچنے اور نیکیوں پر چلنے کی طاقت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔"

یہ دعا پڑھنے سے آپ کو یہ خوش خبری (اللہ کی طرف سے) ملتی ہے: "یہ دعا تجھے کافی ہے، تجھے بچالیا گیا اور تجھے سیدھا راستہ دکھا دیا گیا اور شیطان تجھ سے دور ہو گیا" اور ایک شیطان دوسرے شیطان سے کہتا ہے، تو اس آدمی پر کیسے غلبہ حاصل کر سکتا ہے جب کہ اسے ہدایت دے دی گئی ہے اور اس کی حفاظت کر دی گئی ہے اور اسے بچا لیا گیا ہے۔

❷ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ.[2]

ترجمہ: "اے اللہ! میں اس بات سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں کہ بے راہ ہو جاؤں یا بے راہ کر دیا جاؤں، میرے قدم ڈگمگا جائیں یا میں پھسلایا جاؤں، کسی پر ظلم و زیادتی کروں یا مجھ پر کوئی زیادتی کرے، میں کوئی جہالت کا کام کروں یا مجھ سے جہالت کا برتاؤ کیا جائے۔"

---

[1] سنن ابی داؤد، الادب، باب مایقول الرجل اذا خرج من بیته، الرقم: ۵۰۹۵

[2] سنن ابی داؤد، الأدب، باب مایقول اذا خرج من بیته، الرقم: ۵۰۹۴

سفر سے متعلق دعائیں

سفر میں حال اچھا رہنے کا عمل

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبیر! کیا تمھیں یہ بات پسند ہے کہ سفر میں نکلو تو اپنے سب ساتھیوں سے بڑھ کر اچھے حال میں رہو اور سب سے زیادہ تمھارے پاس زادِ راہ رہے۔

حضرت جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! میں ضرور یہ چاہتا ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پانچ سورتیں سفر میں پڑھا کرو:

۱ قُلْ يَاأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۲ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ

۳ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۴ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

۵ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

ہر سورۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سے شروع کیا کرو اور اسی پر ختم کیا کرو۔ (اس طرح بِسْمِ اللّٰهِ چھ مرتبہ ہو جائے گی)۔[1]

---

[1] ماخذہ: کنز العمال، الثالث، السفر، آداب متفرقۃ، الرقم: ۱۷۵۲۲

سفر میں خوش حال رہنے کے لیے صدقہ دینا بھی بہت ہی مفید ہے۔ اسی طرح قلی اور سامان اٹھانے والوں کی بھی مالی مدد کرنا اور ان کو نماز وغیرہ شریعت کے احکام کی ترغیب دینا بھی باعثِ خیر ہے اور سفر میں آس پاس کے مسافر احباب فارغ ہوا کرتے ہیں، ان کو خوب دین کی دعوت دینی چاہیے، ان سے تعارف اور دوستی کر کے دین کے نزدیک لانے کی کوشش کرنی چاہیے، نمازوں کے اوقات میں اذان دے کر جماعت سے نماز پڑھنے کی کوشش کریں، چاہیے کہ اسٹیشن پر، ایئرپورٹ پر اذان دے کر جماعت سے نماز پڑھیں، اس لیے کہ اذان اور جماعت کی نماز شعائرِ اسلام میں سے ہے جہاں یہ زندہ ہوتے ہیں وہاں سے شیاطین بھاگ جاتے ہیں اور خیر و برکات کا نزول ہوتا ہے۔

اسی طرح سفر میں فضائلِ اعمال، فضائلِ صدقات، اصلاحی خطبات، ان کتابوں میں سے جو ممکن ہو اپنے ساتھ رکھیں اور سفر میں پڑھتے رہیں۔

ایکسیڈنٹ اور حادثات سے محفوظ رہنے کی دُعا

اسی طرح گھر سے روانہ ہوتے وقت یہ مبارک دعا ضرور مانگ لینی چاہیے کہ حوادث اور ایکسیڈنٹ وغیرہ سے بچنے اور بچانے کے لیے یہ دعا بہت ہی مفید ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَ التَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی. اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَ

الْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ

مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ

الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ.[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری کی اور جو عمل تجھے پسند ہو اس کی درخواست کرتے ہیں، اے اللہ! تو ہمارا یہ سفر ہم پر آسان کردے اور اس کی مسافت کو طے کردے، اے اللہ! تو ہی سفر میں ہمارا رفیق اور گھر بار میں ہمارا قائم مقام اور محافظ ہے، اے اللہ! میں تجھ سے سفر کی سختیوں سے اور سفر میں کسی تکلیف دہ منظر سے اور بیوی بچوں اور مال ومنال میں تکلیف دہ واپسی سے پناہ مانگتا ہوں۔“

سفر میں فضول باتوں اور لایعنی میں وقت ضائع کرنے سے بچنا چاہیے، اس لیے کہ جتنا ہم سفر میں ذکرواذکار، تعلیم وتعلّم اور دعوتِ دین میں لگے رہیں گے تو شیطان سے حفاظت رہے گی، اس لیے کہ حدیث میں آتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو سوار اپنے سفر میں دنیاوی باتوں سے دل ہٹا کر اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان رکھے اور اس کی یاد میں لگا رہے تو اس کے ساتھ فرشتہ رہتا ہے اور جو شخص

[1] صحیح مسلم، الحج، باب استحباب الذکر اذا رکب، الرقم: ۱۳۴۲

(واہیات) شعروں میں یا کسی اور (بے ہودہ) شغل میں لگا رہتا ہے تو اس کے پیچھے شیطان لگا رہتا ہے۔[1]

لہٰذا اس مبارک فضیلت کو حاصل کرنے کے لیے ہر مسافر کو چاہیے کہ اپنے اوقات خوب قیمتی بنائیں اور ہر اس چیز سے بچیں جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائیں اور سفر میں خوش حال اور کام یاب رہنے کے لیے یہ دعا اور یہ عمل دونوں کا اہتمام کریں۔

سواری پر سوار ہونے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ[2]

ترجمہ: "شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے۔"

سوار ہو جانے کے بعد کی دعا

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ.[3]

ترجمہ: "پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں دے دیا، ورنہ ہم میں یہ طاقت نہیں تھی کہ اس کو قابو میں لا سکتے اور بے شک ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔"

---

1. کنز العمال، الثالث، السفر، الفصل الثانی فی آداب السفر، الرقم: ۱۷۵۲۷
2. جامع الترمذی، الدعوات، باب مایقول اذ رکب دابۃ، الرقم: ۳۴۴۶
3. جامع الترمذی، الدعوات، باب مایقول اذا رکب دابۃ، الرقم: ۳۴۴۷

جب سواری کسی منزل پر ٹھہرنے لگے

جب سواری کسی ایسی جگہ ٹھہرنے لگے جہاں اترنا ہے، خواہ تھوڑی دیر کے لیے اترنا ہو یا زیادہ دیر کے لیے، اس وقت یہ دعا کی جائے:

رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ۔ [1]

ترجمہ: "یا ربّ! مجھے ایسا اُترنا نصیب کر جو برکت والا ہو اور تو بہترین اُتارنے والا ہے۔"

اسی طرح بس یا گاڑی میں بیٹھے ہیں اور منزل مقصود آ جائے تو بھی یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

قرآن کریم میں ہے کہ یہ دعا حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس وقت مانگی تھی جب ان کی کشتی خشکی پر لگنے والی تھی۔ آج کل خاص طور سے ہوائی جہاز سے نیچے اترتے وقت بھی یہ دعا مانگنی چاہیے۔

---

[1] سورۃ المؤمنون: ۲۹

سونے سے پہلے کے اعمال اور دعائیں

رات کو سونے سے پہلے مندرجہ ذیل آداب کا اہتمام کیا جائے:

① سونے سے پہلے فجر کی نماز کے لیے ٹائم پیس یا موبائل وغیرہ کا الارم لگا کر سوئے۔

② وضو کر کے سوئے۔

③ کمرے میں اگر تصویر لگی ہوئی ہو تو ہٹا دے۔

④ سیدھی کروٹ پر سوئے۔

⑤ سونے سے پہلے کسی دینی کتاب کا مطالعہ ضرور کرے۔

اور ان کے ساتھ ساتھ یہ اذکار بھی پڑھنے کا معمول بنا لیا جائے۔

① اٰیَةُ الْکُرْسِیْ:

حدیث میں ہے: جب بستر پر جاؤ تو اٰیَةُ الْکُرْسِیْ پڑھ لیا کرو، اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمھارا ایک حفاظت کرنے والا مسلسل تمھارے ساتھ رہے گا اور کوئی شیطان صبح تک تمھارے پاس نہیں آئے گا۔[1]

② سورۂ فاتحہ۔[2]

③ سورۂ بقرہ کی آخری آیات پڑھیں جو یہ ہیں:

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ

---

[1] صحیح البخاري، فضائل القرآن، فضل البقرۃ: ۲/ ۷۴۹

[2] حصن حصین، سوتے وقت کی دعائیں: ۱۴۷

الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ
وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا
سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ
الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا
مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ
اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ
اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ
رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ
عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا
فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سونے سے پہلے مذکورہ بالا آیات پڑھنے کی تاکید فرمائی۔[1]

④ سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں جو یہ ہیں:

اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى

[1] حصن حصین، سوتے وقت کی دعائیں: ۱۴۵

جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ
فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٩١﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ
النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿١٩٢﴾
رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ
لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا
فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا
وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿١٩٣﴾ ۚ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا
عَلٰي رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ
الْمِيْعَادَ ﴿١٩٤﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّىْ لَآ اُضِيْعُ
عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ
مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ
دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ
عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَ
اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿١٩٥﴾ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِى الْبِلَادِ ؕ ﴿١٩٦﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۟ ثُمَّ
مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٩٧﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ
اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ
خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿١٩٨﴾ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ
بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ
لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ
لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٩٩﴾
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟
وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٢٠٠﴾

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات یہ آیات پڑھا کرتے تھے۔ [1]

۵ (الم سجدہ) الٓمّٓ ﴿١﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢﴾

[1] عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، باب ما یستحب ان یقرأ فی الیوم واللیلۃ، الرقم: ٦٩٣

⑥ (سورة الملك) تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ [1]

حدیث میں ہے کہ یہ سورت اپنے پڑھنے والے کے لیے آخرت میں سفارش کرے گی اور اس کی سفارش قبول ہوگی۔[2]

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا دل چاہتا ہے کہ یہ سورت ہر مؤمن کے دل میں ہو۔[3]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص یہ سورت روزانہ پڑھنے کا عادی ہو، وہ عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا۔[4]

⑦ سورۂ ''قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ ''

ایک صحابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسی دعا بتلائیے جب میں اپنے بستر پر آؤں تو اسے پڑھ لیا کروں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورۂ ''قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ '' پڑھا کرو اس لیے کہ یہ سورت شرک سے برائت کا اعلان ہے۔[5]

⑧ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝

تینوں سورتیں ایک ایک مرتبہ پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کیا جائے پھر اپنے دونوں ہاتھ سر، چہرے، سامنے کے جسم اور جسم کے جتنے حصے تک ہاتھ پہنچیں پھیر لیے جائیں۔ یہ عمل تین مرتبہ کیا جائے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔[6]

---

1. جامع الترمذی، الدعوات، باب ماجاء فی فضل سورة الملك، الرقم: ۲۸۹۲
2. جامع الترمذی، الدعوات، باب ماجاء فی فضل سورة الملك، الرقم: ۲۸۹۱
3. المستدرك للحاكم، ذكر فضائل سور وآی متفرقة: ۱/ ۷۶۷، الرقم: ۲۰۳۰
4. الترغیب والترهیب، الترغیب فی قراءة سورة الملك: ۲/ ۲٤۷، الرقم: ۱٤۷٥
5. جامع الترمذی، الدعوات، باب منه، الرقم: ۳٤۰۳
6. جامع الترمذی، الدعوات، باب ماجاء فیمن یقرأ من القرآن، الرقم: ۳٤۰۲

سوتے وقت کی تین دعائیں

۱ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى ۔[۱]

تَرجَمہ: "اے اللہ! میں تیرے نام پر مرتا ہوں اور تیرے نام پر جی اٹھوں گا۔"

۲ اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ۔[۲]

تَرجَمہ: "اے اللہ! تو مجھے اپنے عذاب سے بچا، جس دن تو اپنے بندوں کو زندہ کر کے اٹھائے گا۔"

۳ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِیْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً وَّاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجٰى اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ.[۳]

تَرجَمہ: "اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور تیری طرف اپنا رخ کیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا، تیری (رحمت کی) رغبت اور تیرے (عذاب کے) خوف کی وجہ سے اور میں نے تجھے اپنا پشت پناہ بنالیا،

---

[۱] صحیح البخاری، الدعوات، باب وضع الید تحت خد الیمنی، الرقم: ٦٣١٤

[۲] سنن ابی داؤد، الادب، باب مایقال عند النوم، الرقم: ٥٠٤٥

[۳] جامع الترمذی، الدعوات، باب ماجاء فی الدعاء اذا اوی الی فراشه، الرقم: ٣٣٩٤

تیرے علاوہ کوئی پناہ کی جگہ اور جائے نجات نہیں ہے۔ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی ہے اور تیرے رسول کو میں نے مانا جسے تو نے بھیجا ہے۔"

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے فرمایا کہ اگر اس کو پڑھ کر سو جاؤ گے پھر اگر اس رات میں مرجاؤ گے تو دین فطرت (اسلام) پر تمھاری موت آئے گی اور اگر صبح کو زندہ اٹھو گے تو تمھیں بڑی خیر ملے گی۔

بُرے خواب سے بچنے کی تدابیر اور دُعا

انسان پر لازم ہے کہ عالمِ بیداری کی فکر کرے اور بیداری والی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے اوامر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی طریقوں پر عمل کرنے کی پوری پوری کوشش کرے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سوال اسی زندگی سے متعلق ہوگا، اگر یہ زندگی اللہ تعالیٰ کے حکموں کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کے موافق ہو تو چاہے انسان اپنے آپ کو خواب میں کسی بھی حالت اور مقام پر دیکھے تو اسے پریشان ہونے کی بالکل ضرورت نہیں ہے اور اگر اللہ نہ کرے بیداری والی زندگی کے اعمال میں کوتاہیاں ہیں تو دھوکہ میں نہ پڑے اور نہ ہی اس پر مطمئن ہو کر اعمال سے اور بھی غافل ہو جائے بل کہ وہاں تک پہنچنے کی فکر کرے۔

"حضرت محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے: خواب سے خوش ضرور ہونا چاہیے لیکن دھوکہ نہ کھائے۔ یعنی خواب کسی انسان کو دھوکے میں نہ ڈالے اور وہ یہ نہ سمجھے کہ میں بہت پہنچا ہوا ہوں اور اس کے نتیجے میں بیداری کے اعمال سے غافل ہو جائے۔" [1]

---

[1] احياء علوم الدين: ٤/ ٥٠٨، الباب الثامن، بيان منامات المشايخ رحمة الله عليهم أجمعين

خوابوں کے پیچھے بہت زیادہ پڑنا مطلوب اور مقصود نہیں، البتہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ لیکن اس پر نجات کا مدار نہیں۔ کیوں کہ غیر اختیاری معاملہ ہے۔ ہمارے طبقے میں ایک بڑی تعداد ہے جو خوابوں ہی کے پیچھے پڑی ہے۔ دن رات یہی فکر ہے کہ کوئی اچھا خواب آ جائے، اسی کو مقصود سمجھا ہوا ہے، حالاں کہ یہ بات درست نہیں، اس لیے کہ پھر یہ ہوتا ہے کہ جب کبھی کوئی اچھا خواب اپنے بارے میں دیکھ لیا تو بس یہ سمجھا کہ اب میں کہیں سے کہیں پہنچ گیا ہوں۔

خوب سمجھ لیں کہ خواب اپنی ذات میں نہ تو کسی کا درجہ بلند کرتا ہے اور نہ اجر و ثواب کا موجب ہوتا ہے، بل کہ اصل مدار بیداری کے اعمال پر ہے۔ یہ دیکھو کہ تم بیداری میں کیا عمل کر رہے ہو، لہٰذا اگر کوئی اچھا خواب دیکھے مثلاً: اپنے بارے میں کوئی دینی یا دنیوی ترقی دیکھی، تو اس صورت میں اپنے جاننے والے اور اپنے محبت کرنے والوں کے سامنے اس خواب کا تذکرہ کرے، دوسروں کو نہ بتائے، کیوں کہ بعض اوقات ایک آدمی وہ خواب سن کر اس کی اُلٹی سیدھی تعبیر بیان کر دیتا ہے، جس کی وجہ سے اس اچھے خواب کی تعبیر اس کے مطابق ہو جاتی ہے، اس لیے اپنے محبت کرنے والوں کو وہ خواب بتائے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔

اور اگر کوئی شخص بُرا خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے (بل کہ) چاہیے کہ وہ کھڑا ہو جائے اور (نفل) نماز پڑھے۔"[1]

بُرے خواب سے بچنے کے لیے مندرجہ ذیل تدابیر پر عمل کرنا بہت مفید ہے:

❶ رات کا کھانا کھانے کے فوراً بعد نہ سوئے بل کہ وقفہ رکھے، کہ پیٹ بھرے ہوئے

---

[1] جامع الترمذی، الرؤیا، باب فی تاویل الرؤیا ما یستحب منہا وما یکرہ، الرقم: ۲۲۸

لیٹنے سے بخارات ذہن پر جمع ہو کر بُرے خواب نظر آتے ہیں، اس لیے رات کو کھانے کے بعد ٹہلنا آداب میں سے ہے۔

۲ عشاء کی نماز پڑھ کر کچھ ذکر واذکار کر کے اور باوضو لیٹے اور بستر پر بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے۔

۳ ذہنی دباؤ یا غم کو بھول جائے، بار بار اسے یاد نہ کرے اور تقدیر پر راضی رہے اس کے لیے "مصیبت کے بعد راحت" رسالہ مؤلفہ مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور "پریشان رہنا چھوڑ دیجیے" نامی کتاب ناشر "مکتبہ دار الہدیٰ" کا مطالعہ کرے۔

اور اگر پھر بھی اس طرح کا کوئی خواب نظر آئے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے شیطان مردود سے اور بائیں طرف تھتکارے اور کروٹ بدل کر بے فکر ہو کر سو جائے۔

ایک اور حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب بُرا خواب دیکھو تو اس دعا کو مانگ لیا کرو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ وَ سَيِّاٰتِ الْاَحْلَامِ فَاِنَّهَا لَا تَكُوْنُ شَيْئًا۔[1]

ترجمہ: "اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطان کے عمل سے اور بُرے خواب سے، کیوں کہ وہ کچھ نہیں ہے۔"

نیند میں ڈر جانے کی دعا

جب نیند میں کوئی شخص ڈرے یا کوئی برا خواب دیکھ کر خوف زدہ ہو تو اس کو چاہیے: کہ بائیں جانب تین مرتبہ تھتکار کر کروٹ بدل دے اور تین مرتبہ شیطان کے شر سے

---

[1] عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، باب مایقول، اذا رأی فی منامہ ما یکرہ، الرقم: ۷۷۵

پناہ مانگے۔یعنی "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ" پڑھ کر مندرجہ ذیل دعاؤں کو پڑھے:[1]

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ.[2]

ترجمہ: "اللہ کے پورے کلموں کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں اس کے غصے وغضب سے اور اس کے بندوں کی برائی سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے اوران کے میرے پاس حاضر ہونے سے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نیند میں تم ڈر جاؤ تو اس دعا کو پڑھ لیا کرو کوئی (جن، بھوت، شیطان) تمھیں تکلیف نہ پہنچا سکے گا۔حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ دعا اپنے سمجھ دار بچوں کو یاد کرا دیتے تھے۔

رات کی بے چینی اور نیند نہ آنے کی دو دعائیں

رات کو نیند نہ آنے کی وجہ سے جو بے قراری اور بے چینی ہو یا نیند اُچٹ جانے سے طبیعت پریشان ہو تو ان دعاؤں کو پڑھ کر سو جائے۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس پریشانی کو دور کردے گا۔حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بے چینی کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دعاؤں کو پڑھنے کی ترغیب دی۔وہ پڑھنے لگے، ان کی بے خوابی اور بے قراری دور ہوگئی:

---

[1] سنن ابن ماجه، تعبير الرؤيا، باب من رای رؤیا یکرهها، الرقم: ۳۹۰۸

[2] جامع الترمذی، الدعوات، باب دعاء الفزع فی النوم، الرقم: ۳۵۲۸

❶ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبعِ وَمَآ اَظَلَّتْ وَ
رَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَمَآ اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيٰطِيْنِ
وَمَآ اَضَلَّتْ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ
كُلِّهِمْ جَمِيْعًا اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ
اَنْ يَّبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَآؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ
غَيْرُكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ.[1]

ترجمہ: "الٰہی! تو رب ہے ساتوں آسمانوں کا اور جو چیز بھی ان کے سایہ میں ہے اور رب ہے تو زمینوں کا اور جن چیزوں کو زمینوں نے اٹھا رکھا ہے اور رب ہے شیطانوں کا اور جن کو شیطانوں نے گمراہ کیا۔ اپنی تمام مخلوق کی برائیوں سے مجھ کو بچا کہ مجھ پر کوئی ظلم یا زیادتی نہ کرے۔ تیری پناہ چاہنے والا غالب ہو کر رہے گا اور تیرا نام بڑا ہی عظمت والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہی عبادت کے لائق ہے۔"

❷ اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَهَدَاَتِ الْعُيُوْنُ وَ
اَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَّا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ يَا
حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَهْدِئْ لَيْلِيْ وَاَنِمْ عَيْنِيْ.[2]

---

[1] جامع الترمذی، الدعوات، باب دفع الارق، الرقم: ۳۵۲۳

[2] عمل الیوم واللیلة لابن السنی، مایقول اذا اصابه الارق، الرقم: ۷۴۷

ترجمہ: ”الٰہی! ستارے چھپ گئے اور آنکھیں آرام لینے لگیں تو ہمیشہ زندہ رہنے والا اور سنبھالنے والا ہے۔ تجھ کو اونگھ اور نیند نہیں آتی۔ اے زندہ ہمیشہ سنبھالنے والے! مجھے آرام دے اور میری آنکھ کو سلا دے۔“

سو کر اٹھنے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ.[۱]

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں زندہ کیا مار دینے کے بعد اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔“

بیت الخلاء میں جانے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ.[۲]

ترجمہ: ”اے اللہ! میں ناپاک جنوں نر و مادہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

بیت الخلاء سے باہر آنے کی دعا

غُفْرَانَكَ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰى وَ عَافَانِیْ.[۳]

---

۱ صحیح البخاری، الدعوات، باب مایقول اذا اصبح، الرقم: ٦٣٢٤

۲ صحیح البخاری، الدعوات، باب الدعاء عند الخلاء، الرقم: ٦٣٢٢

۳ سنن ابن ماجه، الطهارة، باب مایقول اذا خرج من الخلاء، الرقم: ٣٠١

ترجمہ: "(اے اللہ) میں آپ کی بخشش چاہتا ہوں، اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ سے گندگی دور کردی اور مجھ کو عافیت بخشی۔"

لباس پہننے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَآ اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ.

ترجمہ: "شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے مجھے ایسا لباس پہنایا کہ ڈھانکتا ہوں اس سے اپنا ستر اور زینت کرتا ہوں اس سے اپنی زندگی میں۔"

یہ دعا نیا لباس پہنتے وقت بھی پڑھ سکتے ہیں، اسی طرح نئے لباس کا شکر، یہ بھی ہے کہ پرانا لباس کسی غریب کو صدقہ کردیں یا اپنے کسی غریب دوست، رشتہ دار کو ہدیہ میں پیش کردیا جائے اور اس طرح کا شکر ہر نعمت پر کرسکتے ہیں، یعنی نئی چیز ملنے پر پرانی چیز صدقہ یا ہدیہ کردیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایسے شخص کو جو یہ دعا پڑھے اور پرانا کپڑا صدقہ کردے تین قسم کی فضیلتیں حاصل ہوں گی:

۱ "كَانَ فِیْ كَنَفِ اللّٰهِ" وہ اللہ تعالیٰ کے پہلو میں ہوگا (یعنی اسے اللہ تعالیٰ کی حفاظت حاصل ہوگی)۔

۲ "وَفِیْ حِفْظِ اللّٰهِ" اللہ تعالیٰ کی نگہبانی اور نگرانی اس کے جان اور مال میں حاصل ہوگی۔

۳ "وَفِیْ سِتْرِ اللّٰهِ حَیًّا وَمَیِّتًا" اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ پردہ پوشی کا معاملہ فرمائیں گے زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔[1]

---

[1] جامع الترمذی، الدعوات، باب ما یقول اذا لبس ثوباً جدیداً، الرقم: ۳۵٦

نماز سے متعلق دعائیں

وضو شروع کرنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ.[1]

ترجمہ: "شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔"

وضو کے درمیان کی دعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ.[2]

ترجمہ: "یا اللہ! میرے گناہ بخش دے اور مجھے میرے گھر میں کشادگی دیجیے اور میری روزی میں برکت دیجیے۔"

وضو کرتے ہوئے ہم ان تین چیزوں (بخشش، کشادگی اور رزق میں برکت) کو مانگ لیں اور اللہ تعالیٰ قبول فرمائے تو کتنا بڑا فائدہ ہوگا۔

---

1. المعجم الکبیر للطبرانی، مسند ابی هریرة، الرقم: ۱۲۲
2. سنن النسائی الکبری، عمل الیوم واللیلة، ما یقول إذا توضأ، الرقم: ۹۰۸

وضو کے بعد کی دو دعائیں

① اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ.[1]

ترجمہ: "میں (دل سے) اقرار کرتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں ہے سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور اقرار کرتا ہوں کہ بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، یا اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے کر دیجیے اور مجھے پاک صاف لوگوں میں سے کر دیجیے۔"

② سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ.[2]

ترجمہ: "اے اللہ! میں آپ کی پاکی اور حمد بیان کرتا ہوں، (دل سے) اقرار کرتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے آپ کے۔ آپ سے بخشش چاہتا ہوں اور آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔"

---

[1] جامع الترمذی، الطهارة، باب فی ما يقال بعد الوضوء، الرقم: ۵۵

[2] عمل اليوم والليلة لابن السنی، باب مايقول اذا فرغ من وضوئه، الرقم: ۳۰

اذان کے بعد کی دعا

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَا اِلْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَ ابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا اِلَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ.[1]

ترجمہ: "اے اللہ! اس کامل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب! تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مقامِ وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور ان کو مقامِ محمود پر پہنچا جس کا آپ نے ان سے وعدہ کیا ہے۔"

اس دعا کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں:

اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ.[2]

ترجمہ: "آپ وعدہ کے خلاف نہیں کرتے۔"

اذان غور سے اور خاموشی سے سننے کے بعد...... زبان سے تو اذان کا جواب دیں اور مرد حضرات فوراً مسجد میں جانے کی تیاری کریں اور عورتیں گھر پر نماز کی تیاری شروع کر دیں۔

---

[1] صحیح البخاری الأذان، باب الدعاء عند النداء، الرقم: ٦١٤

[2] سنن الکبریٰ للبیہقی، الصلوۃ، باب مایقول اذا فرغ من ذلك، الرقم: ٢٠٠٩

نماز کے لیے جانے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ. اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ السَّآئِلِيْنَ عَلَيْكَ وَ بِحَقِّ مَخْرَجِيْ هٰذَا فَإِنِّيْ لَمْ أَخْرُجْ أَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِيَآءً وَّلَا سُمْعَةً خَرَجْتُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِكَ وَاتِّقَآءَ سُخْطِكَ أَسْئَلُكَ أَنْ تُعِيْذَنِيْ مِنَ النَّارِ وَتُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ.[1]

ترجمہ: "اللہ کے نام کے ساتھ (میں نکلتا ہوں)، میں اللہ پر ایمان لایا، اللہ پر بھروسہ کیا، گناہوں سے بچنے کی ہمت اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ ہی کی مدد سے ہے۔ اے اللہ! ہر اس حق کے واسطے سے جو سوال کرنے والوں کا آپ پر ہے اور اپنے اس نکلنے کے حق کے واسطے سے کہ بلاشبہ میں فخر کرنے یا اترانے یا دکھلانے یا طلبِ شہرت کی غرض سے نہیں نکلا ہوں میں جھگڑے، ریا، نمود، تکبر اور گھمنڈ کے لیے نہیں نکلا ہوں بل کہ آپ کی خوش نودی کی تلاش اور آپ کے غصے سے بچنے کے لیے نکلا ہوں سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے دوزخ سے بچا لیجیے اور جنت میں داخل فرما دیجیے۔"

---

[1] عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، باب مایقول اذا خرج الی الصلاۃ، الرقم: ۸٤

مسجد کے دروازہ پر پہنچ کر مانگی جانے والی دعا

جب مسجد کے دروازے پر پہنچے تو یہ دعا مانگے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ ذُنُوْبِىْ وَافْتَحْ لِىْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.[۱]

ترجمہ: "میں اللہ کے نام سے داخل ہوتا ہوں اور سلامتی نازل ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر، اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دیجیے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجیے۔"

اس کے بعد نہایت ادب کے ساتھ مسجد میں داخل ہو۔

حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ جب مسجد کے دروازے پر پہنچتے تھے تو خوف کی وجہ سے ان کا رنگ زرد پڑ جاتا تھا۔ کسی نے وجہ پوچھی؟

تو فرمایا: "لوگ جب دنیا کے کسی حاکم کے دربار میں جاتے ہیں تو ان پر اس کا رعب چھا جاتا ہے اور ڈرتے ہیں کہ کوئی بات عدالت کے آداب اور حاکم کی شان کے خلاف نہ ہو جائے۔ تو کیا میں اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْن کے دربار کی اتنی بھی وقعت نہ کروں، جتنی ایک ادنیٰ حاکم کی کی جاتی ہے۔ اس خوف سے میرا رنگ زرد ہو جاتا ہے کہ کہیں اس دربار کی شان کے خلاف کوئی بات صادر نہ ہو جائے۔"[۲]

پھر جب مسجد میں داخل ہو تو مستحب ہے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے، جس کو تحیۃ المسجد کہتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم فرمایا ہے:

---

۱ سنن ابن ماجه، المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد، الرقم: ۷۷۱

۲ تهذيب الكمال، علي بن الحسين: ۷/۲۷۸

"اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ." [1]

تَرجَمَہ: "جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھے۔"

مَسئَلہ: جو شخص کثرت سے مسجد میں آتا جاتا ہو تو اس کے لیے ہر روز صرف ایک مرتبہ دو رکعتیں پڑھ لینا تحیۃ المسجد کے لیے کافی ہے۔ [2]

مسجد سے باہر نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْٓ اَبْوَابَ فَضْلِكَ. [3]

تَرجَمَہ: "میں اللہ کے نام سے نکلتا ہوں اور سلامتی نازل ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دیجیے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دیجیے۔"

اور اس کے بعد یہ دعا مانگیں:

اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. [4]

تَرجَمَہ: "اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے بچالے۔"

---

[1] صحيح مسلم، المساجد، باب استحباب تحية المسجد، الرقم: ٧١٤

[2] طحطاوى، الوتر، فصل فى تحية المسجد: ٣٢٠

[3] سنن ابن ماجه، المساجد والجماعة، باب الدعاء عند دخول المسجد، الرقم: ٧٧١

[4] سنن ابن ماجه، المساجد والجماعة، باب الدعاء عند دخول المسجد، الرقم: ٧٧٣

مساجد

اپنے علاقے کی مساجد میں دینی کتب رکھ کر آپ بھی دین پھیلانے میں معاون بن سکتے ہیں۔ آج ہی سے اپنی مساجد کو اعمال سے آباد کرنے کی کوشش فرمائیں اور

معارف الحدیث .... (مولانا منظور نعمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

منتخب احادیث .... (مولانا سعد صاحب)

اسمائے حسنیٰ .... (بیت العلم)

مستند مجموعہ وظائف .... (بیت العلم)

کسی کو تکلیف نہ دیجیے .... (بیت العلم)

آبِ زم زم کے فضائل اور برکات .... (بیت العلم)

درسی بہشتی زیور .... (بیت العلم)

والدین کی قدر کیجیے .... (دار الہدیٰ)

پریشان رہنا چھوڑ دیجیے .... (دار الہدیٰ)

جمعۃ المبارک کی برکتیں .... (بیت العلم)

فضائلِ اعمال .... (شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

فضائلِ صدقات .... (شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

اس قسم کی اصلاحی کتابیں ہدیہ کر کے مسجدوں میں رکھوائیں۔

اپنی نمازیں صحیح کیجیے

ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنی نماز صحیح کرنے کی کوشش کرے۔ نماز جتنی صحیح ہوگی اور سنت کے موافق ہوگی اسی قدر ہمارے دنیا اور آخرت کے تمام حالات صحیح ہوں گے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنی نمازیں درست کرنے کے لیے وہ ایسی کتابیں پڑھے جن میں بزرگ علما حضرات نے تمام طریقے وضاحت سے ذکر فرمائے ہیں۔

مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کی کتاب "نمازیں سنت کے مطابق پڑھیے" اور کتاب "خواتین کا طریقۂ نماز" (مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی) "قومہ اور جلسہ میں اذکار کا ثبوت" (مولانا فضل الرحمن اعظمی صاحب) ان تینوں کتابوں کا مطالعہ کرتے رہیں۔ ہم یہاں نماز کی اصلاح اور سنت کے مطابق پڑھنے کے لیے مختصراً چند چیزیں لکھتے ہیں جن میں عموماً کوتاہیاں ہوجاتی ہیں۔ برائے مہربانی اہتمام کے ساتھ ان کی اصلاح اور درستگی کی کوشش کریں۔[1]

1. اپنی قرأت صحیح کریں، کم از کم سورۂ فاتحہ اور چھوٹی سورتیں کسی ماہر قاری کو سنا کر قرأت صحیح کرلیں کہ "ح" اور "ھ" میں، "س" اور "ث" میں اور "ت" اور "ط" میں فرق واضح ہوجائے۔

---

[1] نماز پڑھنے کا صحیح طریقہ، خشوع وخضوع اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم والی نماز کس طرح ہمارے عمل میں آجائے یہ جاننے کے لیے مکتبہ بیت العلم کی کتاب "نمازیں سنت کے مطابق پڑھیے" کا مطالعہ ان شاء اللہ تعالیٰ بہت مفید رہے گا۔

۴ سورۂ فاتحہ کی ہر آیت پر تھوڑی دیر رُکیں تاکہ اطمینان سے نماز ادا ہو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ فاتحہ کی ہر آیت پر رُکتے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾ پڑھ کر رُکتے پھر ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پر رُکتے۔[1]

اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا: نماز میں سورۂ فاتحہ میرے اور میرے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کی گئی ہے، نصف میرے لیے ہے اور نصف میرے بندے کے لیے ہے اور جو کچھ میرا بندہ مانگتا ہے وہ اس کو دیا جائے گا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ جب کہتا ہے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد کی ہے۔

اور جب وہ کہتا ہے: ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف وثنا بیان کی ہے۔

اور جب بندہ کہتا ہے: ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی ہے۔

اور جب بندہ کہتا ہے: ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان مشترک ہے کیوں کہ اس میں ایک پہلو حق تعالیٰ کی حمد وثنا کا ہے اور دوسرا پہلو بندے کی دعا ودرخواست کا ہے۔ اس کے ساتھ یہ بھی ارشاد ہوتا ہے کہ میرے بندے کو وہ چیز ملے گی جو اس نے مانگی۔

پھر جب بندہ کہتا ہے: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝﴾ (آخر تک) تو

---

[1] سنن ابی داؤد، الحروف والقراءات، باب، الرقم: ۴۰۰۱

حق تعالیٰ فرماتا ہے: یہ سب میرے بندے کے لیے ہے اور اس کو وہ چیز ملے گی جو اس نے مانگی۔[1]

لہٰذا بہتر یہ ہے کہ ہر آیت پر رک کر سانس توڑ دے، پھر دوسری آیت پڑھے۔

۳ اُن دعاؤں کے پڑھنے کا اہتمام کیجیے جو نماز کے اندر پڑھنے کے لیے احادیث میں وارد ہیں اور ہم نے آیندہ صفحات میں نقل کر دی ہیں۔

ان دعاؤں کو پڑھنے سے کم از کم قومہ وجلسہ صحیح ادا ہو جائے گا۔ اس لیے کہ ہم لوگ عمومی طور سے اس مرض میں مبتلا ہیں کہ قومہ اور جلسہ صحیح ادا نہیں کرتے، حالاں کہ تعدیلِ ارکان مثلاً قومہ میں اطمینان سے اس طرح کھڑا ہونا کہ تمام اعضا کو سکون واطمینان مل جائے اور جسم پر کوئی خم بھی باقی نہ رہے راجح قول کے موافق واجب ہے، لہٰذا ان دعاؤں کو پڑھنا چاہیے۔ خصوصاً دو سجدوں کے درمیان کم از کم "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ" ضرور پڑھ لیں تاکہ اس کے ذریعہ سے دو سجدوں کے درمیان اطمینان سے دو زانو سیدھا بیٹھنا میسر ہو جائے۔ اس کے بعد اطمینان سے دوسرے سجدے میں جائیں۔

۴ پوری نماز میں اس کی کوشش کریں کہ ہاتھ نہ ہلیں، ہاتھ جو انسان کے قابو میں ہیں اگر ان کی حرکات پر ہم نے قابو پالیا تو "اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی" دل کے خیالات کو بھی اللہ تعالیٰ ہمارے قابو میں دے دیں گے، جو ہمارے ہاتھ میں ہے اگر وہ ہم کر لیں گے تو جو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہ اللہ تعالیٰ کر دیں گے۔

---

[1] صحيح مسلم، الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة، الرقم: ٣٩٥

ایک اعرابی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ داڑھی پر ہاتھ پھیر رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اگر اس کے دل میں خشوع ہوتا تو بدن کے سارے اعضا میں سکون ہوتا۔“ [1]

اس لیے بہت زیادہ اہتمام اس بات کا رہے کہ پوری نماز میں بلا عذر ہاتھ نہ ہلائے۔ اس کا آسان حل یہ ہے کہ اپنے کسی دوست کو کہہ دیں کہ میری نماز دیکھا کرو اس میں کوئی سنت کے خلاف بات ہو تو بتا دینا اور خصوصاً اگر میرا ہاتھ ہلے تو (بھی مجھے میری نماز کے بعد کہ تم نے ایک بار یا کئی بار ہاتھ ہلایا) بتا دینا، اس لیے کہ بسا اوقات کئی مرتبہ بلا عذر ہاتھ اٹھ جاتا ہے اور اس کا پتا بھی نہیں چلتا، اگر کوئی کہے کہ آپ نماز میں ٹوپی سے یا کرتے کے دامن سے یا داڑھی سے کھیل رہے تھے تو آدمی فوراً انکار کر دیتا ہے، کیوں کہ اس کا احساس ہی نہیں ہوتا، لہٰذا اس سے بچیں۔

❺ ایک اور اہم بات یہ ہے کہ نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے اور ہلنے سے بھی بچیں کیوں کہ نمازی احکم الحاکمین کی بارگاہ میں کھڑا ہوا ہے، اس لیے نماز میں سکون اور وقار کا ہونا بہت ضروری ہے۔ بعض دوست اس برائی میں مبتلا ہوتے ہیں کہ نماز میں کن انکھیوں سے اس طرح دیکھنے کے عادی ہوتے ہیں کہ سامنے سے آنے والے شخص کو یقین نہیں آتا کہ یہ نماز پڑھ رہا ہے یا ویسے ہی کھڑا ہے، اس لیے اس عادت کو فوراً چھوڑنے کی کوشش کرنی چاہیے، عورتوں کو بھی چاہیے کہ گھر کی کسی سمجھ دار عورت کو اپنی نماز کا نگران بنالے کہ میرے وضو اور نماز کی غلطیاں بتلا دینا۔

---

[1] طحطاوی، الصلاۃ، فصل في المکروھات: ۳۸۰

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ ام رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ایک مرتبہ نماز پڑھ رہی تھی نماز میں اِدھر اُدھر جھکنے لگی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھ لیا تو مجھے اس زور سے ڈانٹا کہ میں (ڈر کی وجہ سے) نماز توڑنے کے قریب ہوگئی، پھر ارشاد فرمایا: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جب کوئی شخص نماز میں کھڑا ہو تو اپنے تمام بدن کو بالکل سکون میں رکھے، یہود کی طرح ہلے نہیں۔ بدن کے تمام اعضا کا نماز میں بالکل سکون سے رہنا نماز کے پورا ہونے کا جزو ہے۔[1]

❻ جماعت کے وقت سے کچھ دیر پہلے ہی مسجد چلے جائیں اور فرض نماز سے پہلے ذکر و تلاوت کا اور اگر وقت ہو تو نوافل کا اہتمام کریں۔ عورتیں بھی فرض نماز کی ادائیگی سے کچھ پہلے ہی مصلّی پر جا بیٹھیں اور نماز میں دھیان جمانے کے لیے کچھ دیر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرلیں تاکہ نماز خشوع وخضوع والی بنے۔

❼ اگر دورانِ نماز وساوس آتے ہیں تو ان کے دور کرنے کے کچھ سبب اختیاری ہیں، لہٰذا ان کو اختیار کریں۔ "اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی" بہت نفع ہوگا۔ مثلاً طہارت کا پورا خیال رکھا جائے، وضو باقاعدہ طور پر کیا جائے، وضو اور نماز کے درمیان کوئی دنیوی کام، بات چیت نہ کرے، جو کام نماز سے پہلے کر رہا ہے تھوڑی دیر اس کو چھوڑ دے تاکہ خیالات مٹ جائیں اور نماز شروع کرنے سے پہلے ذرا یہ سوچے کہ اب میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوکر اس سے ہم کلام ہوں گا، لہٰذا مجھ کو بہت دھیان لگانے کی ضرورت ہے اور دونوں ہاتھ اٹھائے تو خیال کرے کہ اب میں نے دو جہاں والے کے سامنے ہاتھ اٹھائے ہیں، مجھے اب

---

[1] فیض القدیر، حرف الھمزۃ ۱/۵۲۷، الرقم: ۷۸۳

کسی سے کوئی غرض نہیں، ان کے سامنے سب حقیر وذلیل ہیں۔ پھر "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہہ کر نیت باندھے اور سمجھے کہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا عرض ونیاز کررہا ہوں۔

حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے لاکھ روپے کا ایک نسخہ عنایت فرمایا ہے، جوکوئی اس کو استعمال کرے اِنْ شَآءَ اللہُ تَعَالٰی وساوس نہیں ستائیں گے۔ پہلے لوگ تو اسں کام کے لیے چلے کشی کرتے تھے، وہ بات یہ ہے کہ نماز پڑھنے میں جو الفاظ زبان سے ادا ہوں ان کی ادائیگی کی طرف دھیان رکھیں اگر معنی یاد ہوں تو معنی سوچتے رہا کریں اور نماز کو فکر سے پڑھیں، بے زاری سے ہرگز نہ پڑھیں۔

۸ نماز پڑھنے سے پہلے سوچ لیں کہ شاید یہ میری آخری نماز ہو اور شاید اس کے بعد اپنے مالک کے سامنے ادب سے کھڑے ہونے اور سکون سے رکوع وسجدہ کرنے کا موقع نہ ملے...... اور تکبیرِ تحریمہ سے پہلے یہ دعا مانگ لیں کہ اے اللہ! مجھے ایسی نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرما جو تیری بارگاہ میں قبول ہوجائے۔

ان مذکورہ بالا آٹھ باتوں کے اہتمام سے اِنْ شَآءَ اللہُ تَعَالٰی ہماری نماز خشوع وخضوع والی بنتی جائے گی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبولیت کا ذریعہ ہوگی۔

اس کے علاوہ آیندہ صفحات پر مذکورہ دعاؤں کو یاد کرکے خصوصاً سنتوں اور نوافل میں پڑھیں۔ لمبے لمبے نوافل پڑھیں اور رکوع، سجدے بھی لمبے لمبے کریں اور سجدہ میں تو خصوصاً قرآن کریم واحادیث کی دعائیں خوب مانگنی چاہئیں۔ نفل نمازوں کے سجدوں میں "چہل رَبَّنَا" میں سے کچھ دعائیں مانگیں، پریشانی ہو تو سجدہ میں

آیتِ کریمہ پڑھیں،[1] بیمار ہو تو ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا مانگیں،[2] اولاد کے لیے زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا مانگیں۔[3] اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کو آدمی کی ساری حالتوں میں سب سے زیادہ پسند یہ ہے کہ اس کو سجدہ میں پڑا ہوا دیکھیں اور آدمی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ سب سے زیادہ قرب سجدہ میں ہوتا ہے۔[4]

اس لیے سجدے میں اللہ تعالیٰ کی خوب تعظیم بیان کریں۔ تسبیحات پڑھیں اور خوب دعائیں مانگیں اور لمبے لمبے سجدے کریں۔ فرض نمازوں کے قومہ اور جلسہ میں کم از کم ایک ایک دعا مانگیں اور سنتوں، نوافل اور وتر میں جتنی زیادہ سے زیادہ ہو سکے دعائیں مانگیں تا کہ قومہ و جلسہ صحیح ادا ہو سکے۔

یاد رہے کہ رکوع، قومہ، سجدہ اور جلسہ وغیرہ اطمینان سے ادا کرنا واجب ہے، اگر ان کو اطمینان سے ادا نہیں کیا تو نماز ہی صحیح نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص نے رکوع، سجدہ، قومہ، جلسہ وغیرہ اطمینان سے ادا نہیں کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نماز دہرانے کا حکم دیا۔ اس نے دوبارہ نماز جلدی جلدی پڑھی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا، اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تین مرتبہ نماز دہرانے کا حکم دیا کہ تم دوبارہ نماز پڑھو، تم نے نماز پڑھی ہی نہیں۔

تو اس صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں تو اس سے بہتر نماز نہیں پڑھ سکتا، آپ ہی مجھے سکھلایئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

[2] رَبِّ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝

[3] رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۝

[4] صحيح مسلم، الصلاة، باب مايقال فى الركوع والسجود، الرقم: ٤٨٢

فرمایا: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ تو تکبیر کہو، پھر جو تمھیں قرآن میں سے یاد ہے جتنا آسانی سے پڑھ سکتے ہو پڑھو، پھر رکوع کرو اور اطمینان سے رکوع کرو، پھر رکوع سے اٹھو، یہاں تک کہ اطمینان سے سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر خوب اطمینان سے سجدہ کرو، پھر سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور اس طرح اپنی نماز پوری کرو۔[1]

اور ایک روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قومہ اور جلسہ کی کیفیت کو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی طرح بیان فرماتے ہیں: "سیدھے کھڑے ہوتے حتیٰ کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر اطمینان سے آجاتا" اور جلسہ کے متعلق بھی یہی الفاظ ہیں کہ "سیدھے بیٹھتے حتیٰ کہ ہر جوڑ اپنے مقام پر اطمینان سے ہو جاتا۔"[2]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خود ان ارکان کو اطمینان سے ادا فرمانا اور صحابہ کو بار بار اس کی تاکید کرنا، اس کے بہت زیادہ اہم ہونے کی دلیل ہے۔

لہٰذا قومہ، جلسہ خوب اطمینان سے ادا کریں، نوافل زیادہ تعداد میں جلدی جلدی پڑھنے سے بہتر ہے کہ کم تعداد میں پڑھیں، لیکن سنت کے موافق اطمینان سے سارے آداب کی رعایت رکھتے ہوئے خشوع وخضوع سے پڑھیں اور اس کے لیے کتاب فضائلِ اعمال (مؤلفہ شیخ الحدیث صاحب رحمۃ اللہ علیہ) خود پڑھیں اور گھر میں اس کی تعلیم کریں کہ سب چھوٹے بڑے بیٹھ کر سنیں، عورتیں الگ اس کی تعلیم کریں، یا اگر دیور، جیٹھ اس کتاب سے پڑھ کر سنائیں تو پردہ میں بیٹھ کر سنیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح صحیح سنتوں کے موافق نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اب ہم نماز کے مختلف ارکان میں پڑھی جانے والی دعائیں لکھتے ہیں، ان دعاؤں کو خود بھی یاد کیجیے اور دوسروں کو بھی یاد کروائیے۔

---

[1] جامع الترمذی، الصلاۃ، باب ماجاء فی وصف الصلاۃ، الرقم: ۳۰۲

[2] جامع الترمذی، الصلاۃ، باب ماجاء فی وصف الصلاۃ، الرقم: ۳۰۴

رکوع کی دو دعائیں

① جب رکوع میں جائیں تو کم از کم تین مرتبہ یہ تسبیح کہیں:

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ.[1]

ترجمہ: "پاک ہے میرا عظیم پروردگار۔"

عورتیں چوں کہ گھروں پر نماز پڑھتی ہیں اس لیے ان کو چاہیے کہ یہ تسبیح رکوع میں کم از کم نو مرتبہ یا گیارہ مرتبہ پڑھیں اور مرد کو بھی کوئی عذر نہ ہو تو سنتوں اور نوافل میں کم از کم نو مرتبہ یا گیارہ مرتبہ پڑھیں۔

② رکوع میں یہ دعا بھی مانگیں:

اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ.[2]

ترجمہ: "اے اللہ! تیرے ہی لیے میں نے رکوع کیا اور تجھ ہی پر ایمان لایا اور تیری ہی فرماں برداری اختیار کی اور تیرے ہی سامنے میرے کان، میری نگاہ، میری ہڈیاں اور ہڈیوں کا مغز اور پٹھے (سب) جھکے ہوئے ہیں۔"

[1] سنن ابی داؤد، الصلاۃ، باب مقدار الرکوع والسجود، الرقم: ۸۸۶

[2] جامع الترمذی، الدعوات، باب ماجاء فی الدعاء عند افتتاح الصلاۃ باللیل، الرقم: ۳۴۲۱

ان دعاؤں اور تسبیحات کے ترجمہ پر دھیان رکھ کر رکوع میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کی جائے تو نماز میں دل بھی خوب لگے گا اور اللہ تعالیٰ کا تعلق نصیب ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی معرفت میں بھی اضافہ ہوگا پھر اس طرح نماز پڑھ کر جو دعائیں مانگی جائیں گی وہ قبول ہوں گی اور یہ نماز برائی سے بچانے والی بنے گی، نمازی کے لیے دعا کرے گی اور یہ نماز نمازی کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنے گی۔

رکوع سے اٹھنے کے بعد کی تین دعائیں

۱ جب رکوع سے کھڑے ہوں تو کہیں:

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ.[۱]

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی (تعریف) سن لی (اور قبول کرلی) جس نے اس کی تعریف کی۔“

۲ اور اس کے بعد کہیں:

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.[۲]

ترجمہ: ”اے اللہ، اے ہمارے پروردگار! تیرے ہی لیے (سب) تعریف ہے۔“

۳ اور (سنتوں اور نفلوں میں) یا اگر تنہا بغیر جماعت کے فرض پڑھ رہے ہوں تو

---

[۱] سنن ابی داؤد، الصلاۃ، باب مایقول إذا رفع راسه من الرکوع، الرقم: ۸۴۶

[۲] سنن ابی داؤد، الصلاۃ، باب مایقول إذا رفع راسه من الرکوع، الرقم: ۸۴۶

یہ بھی کہیں:

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ.[1]

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! تیرے ہی لیے بہت زیادہ، پاکیزہ، مبارک تعریفیں ہیں۔"

سجدہ کرتے وقت کی تین دعائیں

۱ سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ یا نو مرتبہ یہ کہیں:

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى.[2]

ترجمہ: "میرا رب پاک ہے جو سب سے بلند و برتر ہے۔"

۲ اس کے بعد یہ دعا مانگیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ، لَآ اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ.[3]

---

[1] صحیح البخاری، الأذان، باب، الرقم: ۷۹۹

[2] سنن ابی داؤد، الصلاۃ، باب مقدار الرکوع والسجود، الرقم: ۸۸۶

[3] صحیح مسلم، الصلاۃ، باب ما یقال فی الرکوع والسجود، الرقم: ۴۸۶

ترجمہ: "اے اللہ! بے شک میں تیری رضاء کی تیرے غصہ اور ناراضگی سے اور تیری معافی کی تیری سزا اور عذاب سے پناہ لیتا ہوں اور میں تیرے (قہر وغضب) سے تیری ہی پناہ لیتا ہوں، میں تیری تعریف کا حق ادا نہیں کر سکتا (بس) تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف کی ہے (اور ہمیں بتلایا ہے)۔"

۳ اور یہ دعا مانگیں:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا۔[1]

ترجمہ: "اے اللہ! تو میرے دل میں بھی نور بھر دے اور میرے کانوں میں بھی نور بھر دے اور میری نگاہ میں بھی نور بھر دے اور میرے آگے بھی نور کر دے اور میرے پیچھے بھی نور کر دے اور میرے نیچے بھی نور کر دے (اور میرے اوپر بھی) اور مجھے نورِ عظیم عطا فرما۔"

وضاحت: نور ایک خاص کیفیت کا نام ہے، جس سے احکامِ الٰہیہ کا علم اور اس کی معرفت حاصل ہوتی ہے، سستی، کینہ، حسد، کبر، غصہ اور معصیت وغیرہ کی تاریکیاں دُور ہوتی ہیں، جس سے انسان خود بھی ہدایت پاتا ہے اور دوسروں کو بھی سیدھا راستہ

---

[1] مصنف ابن ابی شیبہ، الدعاء، باب ما رخص للرجل یدعو بہ فی سجودہ، الرقم: ۲۹۳۳۱

دکھاتا ہے۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "عوارف المعارف" میں لکھتے ہیں:

"میں نے جس شخص کو اس دُعا پر مداومت کرتے دیکھا اس کے پاس ایک برکت اور نورانیت معلوم ہوتی تھی۔"[1]

نیز یہ دُعا صبح فجر کی نماز کے لیے گھر سے نکلتے وقت بھی پڑھنا منقول ہے، لہٰذا اس وقت بھی اس دُعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔

دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کے وقت کی دعا

جب دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھیں تو یہ دعا مانگیں:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ.[2]

ترجمہ: "اے اللہ! تو میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کر اور مجھے عافیت عطا فرما اور مجھے ہدایت نصیب فرما اور مجھے رزق عطا فرما۔"

یہ دعا پوری یا اس کا پہلا حصہ "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ" دونوں سجدوں کے درمیان ضرور پڑھنا چاہیے تاکہ اس کے پڑھنے سے دو سجدوں کے درمیان اچھی طرح بیٹھنا میسر آئے۔ عام طور پر لوگ دو سجدوں کے درمیان اطمینان سے نہیں بیٹھتے حالاں کہ یہ بیٹھنا واجب ہے۔[3]

---

[1] حصن حصین: ۲۳۶

[2] سنن ابی داؤد، الصلاۃ، الدعاء بین السجدتین، الرقم: ۸۵۰

[3] حاشیۃ رد المحتار، الصلاۃ، واجبات الصلاۃ: ۴۶۵/۲

سجدۂ تلاوت کی دعا

سجدۂ تلاوت میں کم از کم تین مرتبہ ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی'' کہنے کے بعد بار بار یہ کلمات کہیں:

سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ [1]

ترجمہ: ''میرے چہرہ نے اس (پروردگار) کے لیے سجدہ کیا ہے جس نے اس کو پیدا کیا اور اس کے کان اور آنکھیں کھولیں اپنی طاقت اور قوت سے۔''

دعائے قنوت

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِیْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ. اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ

---

[1] جامع الترمذی، الدعوات، باب مایقال فی سجود القرآن، الرقم: ٣٤٢٥

رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ ط اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ۔ [1]

ترجمہ: "اے اللہ! ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ ہی سے بخشش مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے، اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف دوڑتے اور خدمت کے لیے حاضر ہوتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں، بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔"

مسئلہ: وتر میں دعائے قنوت کے علاوہ اور دعائیں بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگنا ثابت ہے، لہٰذا اس موقع پر وہ تمام دعائیں مانگی جاسکتی ہیں جو قرآن کریم اور احادیث میں مذکور ہیں، اس لیے ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وتر کی تیسری رکعت میں اللہ تعالیٰ سے خوب دعائیں مانگیں اور آخر میں درود شریف پڑھیں اور پھر رکوع کریں۔ [2]

یہ دعائے قنوت وتر کی آخر رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔ اس کو یاد کرلیں اور اگر خود کو یاد ہو تو کوشش کرکے دوسروں کو بھی یاد کروائیں، خصوصاً عورتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں اور بچیوں کو اور رشتہ دار عورتوں کو یاد کروائیں اس لیے کہ بعض عورتوں کو یہ دعا

---

[1] مأخذہ اعلاء السنن، الوتر، اخفاء القنوت فی الوتر: ۶/۱۰۷، رقم: ۱۷۳۵

[2] ماخذہ: احسن الفتاوی: ۳/ ۵۰، ۴۹۶، ۴ ملخصاً

یاد نہیں ہوتی، اس طرح گھر کی ماسیوں اور نوکرانیوں کو بھی یاد کروائیں، اسی طرح ان کی پوری نمازیں بھی سنیں اور صحیح کروائیں اور اس کے لیے اس کتاب میں مضمون "اپنی نمازیں صحیح کیجیے" (صفحہ ۳۹۰ پر مذکور ہیں) پڑھیے اور اپنی اور دوسروں کی نمازیں حکمت کے ساتھ صحیح کرنے کی کوشش کریں۔

قنوتِ نازلہ

جب دشمنانِ اسلام کا خوف ہو، مسلمانوں پر مظالم ہو رہے ہوں یا عام مصیبت مثلاً قحط، وبا یا دشمن کا حملہ وغیرہ ہو تو ایسے نازک دور میں اس مسنون دعا کو مانگنا نہایت ضروری ہے، احادیثِ صحیحہ میں ہے کہ جب مسلمانوں پر کوئی شدید حادثہ پیش آتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ قنوتِ نازلہ پڑھا کرتے تھے، ویسے تو ہر وقت اس دعا کا مانگنا فائدے سے خالی نہیں اور نمازِ وتر میں دعائے قنوت کے ساتھ بھی اس کو مانگ سکتے ہیں بل کہ مانگنا چاہیے، لیکن خاص خاص موقعوں پر مثلاً مصیبت یا پریشانی کے وقت اس کے مانگنے کا طریقہ یہ ہے کہ فجر کی نماز باجماعت میں دوسری رکعت کے رکوع کے بعد کھڑے ہو کر بغیر ہاتھ باندھے ہوئے امام یہ دعا جہری آواز میں مانگے اور مقتدی ہر وقف پر درد بھرے دل سے آہستہ آواز میں آمین کہیں، دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ
عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ
لِیْ فِیْمَآ اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ
اِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ وَاِنَّهٗ

لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ
تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ.[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! جن کو تو نے راہِ راست پر لگایا ہے ان کے ساتھ مجھ کو بھی راہِ راست پر لگا دے اور جن کو تو نے عافیت نصیب فرمائی ہے ان کے ساتھ مجھے بھی عافیت نصیب فرما اور جن کا تو کارساز بنا ان کے ساتھ میرا بھی کارساز بن جا اور جو نعمتیں تو نے مجھ کو عطا فرمائیں ان میں برکت دے اور جو فیصلہ تو فرما چکا اس کے شر سے مجھے بچالے (کہ میں اس پر راضی نہ ہوں اور بے صبری کروں) کیوں کہ تو ہی فیصلہ فرماتا ہے، تیرے خلاف کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں، جس کا تو کارساز ہو وہ ذلیل نہیں ہو سکتا اور جس کا تو مخالف ہو وہ عزت پا نہیں سکتا۔ اے ہمارے رب! تو برکت والا ہے اور بلند و برتر ہے۔“

فرض نمازوں کے بعد کی دس دعائیں

(1) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار کرتے (أَسْتَغْفِرُ اللهَ پڑھتے) پھر یہ دعا مانگتے:

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.[2]

---

[1] سنن ابی داؤد، الصلاۃ، باب القنوت فی الوتر، الرقم: ۱۴۲۵

[2] صحیح مسلم، المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ، الرقم: ۵۹۱

ترجمہ: "اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے تو بابرکت ہے، اے بزرگی اور اکرام والے!"

۲ اٰیۃُ الکُرسی پڑھیں، حدیث میں ہے: جو شخص ہر فرض نماز کے بعد اٰیۃُ الکُرسی پڑھے اس کے اور جنت کے درمیان صرف موت حائل ہے۔[1]

ایک اور روایت میں ہے کہ اس عمل کا درجہ اس شخص کے عمل کے برابر ہے جو انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے دفاع میں جہاد کرتا ہوا شہید ہو جائے۔[2]

۳ حدیث میں آتا ہے کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللہِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۴ مرتبہ اَللہُ اَکْبَرُ کہے گا تو ننانوے مرتبہ ہوا اور سوویں مرتبہ درج ذیل کلمات پڑھے گا تو اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.[3]

ترجمہ: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

وضاحت: مذکورہ بالا کلمات معنیٰ کے دھیان کے ساتھ نمازِ فجر کے بعد (۱۰۰) مرتبہ اور مغرب کے بعد "یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ" کے اضافے کے ساتھ (۱۰) مرتبہ پڑھنا چاہیے۔

---

[1] فیض القدیر، حرف المیم: ۶/۲۵۵، الرقم: ۸۹۲۶

[2] عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، باب ما یقول فی دبر صلاۃ الصبح: ۵۲، الرقم: ۱۲۲

[3] صحیح مسلم، المساجد، استحباب الذکر بعد الصلاۃ، الرقم: ۵۹۳

④ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾

ایک ایک مرتبہ پڑھے۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں ان دونوں سورتوں کو ہر نماز کے بعد پڑھوں۔[1]

ہمارے استاذ مفتی ولی حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے ان دونوں سورتوں کا قرآنِ کریم کے بالکل اخیر میں ہونے سے ایک لطیف سا اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ امت کو اخیر زمانے میں ان دونوں سورتوں کی ضرورت زیادہ ہوگی۔ لہٰذا ہر آدمی کو ناگہانی آفات وبلیات، آسیب وسحر، نظرِ بد سے بچنے کے لیے ہر فرض نماز کے بعد ان سورتوں کو پڑھنے کا معمول بنالینا چاہیے، فجر اور مغرب کے بعد تین مرتبہ معانی کے دھیان کے ساتھ پڑھیں۔

⑤ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا: ”میں تم سے محبت رکھتا ہوں اے معاذ!“ میں نے عرض کیا: ”اللہ کی قسم! میں (بھی) آپ سے محبت کرتا ہوں یا رسول اللہ!“ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ”اے معاذ! فرض نماز کے بعد کبھی اس دعا کو نہ چھوڑنا:“

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.[2]

ترجمہ: ”اے اللہ! میری مدد فرما کہ میں تیرا ذکر کروں اور تیرا شکر کروں اور تیری اچھی عبادت کروں۔“

---

[1] عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، باب مایقول فی دبر صلاۃ الصبح، الرقم: ۱۲۱

[2] مسند احمد، حدیث معاذ بن جبل، الرقم: ۲۲۴۷۷

❻ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰٓی اَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.[1]

ترجمہ: "اے اللہ! میں آپ کی پناہ لیتا ہوں بزدلی سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں نکمّی عمر کی طرف لوٹ جانے سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں دنیا کے فتنہ سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں قبر کے عذاب سے۔"

❼ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"مَا صَلَّیْتُ خَلْفَ نَبِیِّكُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ حِیْنَ یَنْصَرِفُ."

یعنی میں نے جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، انھیں نماز سے فارغ ہوکر یہ دعا مانگتے ہوئے سنا:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطَایَایَ وَذُنُوْبِیْ كُلَّهَا. اَللّٰهُمَّ انْعَشْنِیْ، وَاجْبُرْنِیْ. وَاهْدِنِیْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ. اِنَّهٗ لَا یَهْدِیْ لِصَالِحِهَا. وَلَا یَصْرِفُ سَیِّئَهَا اِلَّآ اَنْتَ.[2]

---

[1] صحیح البخاری، الجهاد، باب ما یتعوذ من الجبن، الرقم: ۲۸۲۲

[2] المعجم الصغیر للطبرانی، باب العین، من اسمه عبد الله، الرقم: ۶۱۰

ترجمہ: "اے اللہ! میرے تمام خطاؤں اور گناہوں کو معاف فرما، اے اللہ! مجھے ترقی اور درستی عطا فرما، نیک اعمال اور اچھے اخلاق والے راستے پر چلا، بے شک نیک اعمال کی توفیق اور بُرے اعمال سے حفاظت تو ہی عطا کرتا ہے۔"

٨ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.[1]

ترجمہ: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! جو تو عطا فرمائے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکے اس کا کوئی دینے والا نہیں اور کسی مال والے کا مال دار ہونا (تیری پکڑ کے مقابلہ میں) نفع نہیں دے گا۔"

٩ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ.[2]

---

[1] صحيح مسلم، المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة، الرقم: ٥٩٣

[2] مسند احمد، حديث بسر بن أرطاة، الرقم: ١٧٧٧٨

ترجمہ: "اے اللہ! ہمارے تمام کاموں کا انجام بہتر فرما اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے پناہ دینا۔"

حدیث شریف میں آتا ہے:

"مَنْ كَانَ ذٰلِكَ دُعَاءَهُ مَاتَ قَبْلَ اَنْ يُصِيْبَهُ الْبَلَاءُ."

یعنی اس دعا کا معمول رکھنے والا موت تک آفات وبلا سے محفوظ رہے گا۔

⑩ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.

ترجمہ: "میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو بڑی عظمت والا ہے، تمام تعریفیں اسی کے لائق ہیں اور نیکی کرنے کی قوت نہیں اور نہ برائی سے بچنے کی طاقت ہے، مگر اس اللہ کی طرف سے۔"

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس دعا کو تین مرتبہ نماز کے بعد مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کو چار آفتوں:

① جنون ② جذام

③ اندھے پن ④ اور فالج سے محفوظ رکھے گا۔[1]

فرض نماز کے بعد تھوڑی دیر دعا مانگنا چاہیے، اگرچہ فرض نماز سلام کے بعد ختم ہوجاتی ہے، کسی کو جماعت کی نماز میں سلام کے بعد فوراً اُٹھ کر جانا ہو تو دوسرے نمازیوں کو بُرا محسوس نہیں کرنا چاہیے کہ نماز سلام تک ہے اور سلام پر نماز ختم ہوجاتی ہے، لیکن ایسی مجبوری نہ ہو تو دعا مانگنا چاہیے یا تو تمام دعائیں یا کبھی کوئی اور کبھی کوئی۔

---

[1] عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، باب مایقول فی دبر صلاۃ الصبح، الرقم: ۱۳۲

نمازِ تہجد کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"فرض نماز کے بعد سب سے افضل درمیانی رات کی نماز (تہجد کی نماز) ہے۔"[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم ضرور تہجد پڑھا کرو، کیوں کہ وہ تم سے پہلے صالحین کا طریقہ اور شعار رہا ہے اور قربِ الٰہی کا خاص وسیلہ ہے اور وہ گناہوں کے برے اثرات کو مٹانے والی، معاصی سے روکنے والی چیز ہے۔[2]

اس حدیث میں نمازِ تہجد کی چار خصوصیتیں ذکر فرمائی گئیں ہیں:

① وہ شروع سے اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا طریقہ اور شِعار رہا ہے۔

② قُربِ الٰہی کا خاص وسیلہ اور ذریعہ ہے۔

③ گناہوں کا کفارہ بن کر ان کے اثرات کو مٹانے اور

④ معاصی سے روکنے والی چیز ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رحم کرے اس بندے پر جو رات کو اٹھا اور اس نے نمازِ تہجد پڑھی اور اپنی بیوی کو بھی جگایا اور اس نے بھی نماز پڑھی اور اگر (نیند کے غلبہ کی وجہ سے) وہ نہیں اٹھی تو اس کے چہرے پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے کر اس کو بیدار کر دیا اور اسی طرح اللہ تعالیٰ رحم کرے اس بندی پر جو رات کو نمازِ تہجد کے لیے اٹھی اور اس نے نماز ادا کی اور اپنے شوہر کو بھی جگایا، پھر اس نے بھی اٹھ کر نماز پڑھی

---

[1] جامع الترمذی، الصلاۃ، باب ماجاء فی فضل صلاۃ اللیل، الرقم: ۴۳۸

[2] جامع الترمذی، الدعوات، باب فی دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الرقم: ۳۵۴۹

اور اگر وہ نہ اٹھا تو اس کے چہرے پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے کر اٹھایا۔[1]

اس حدیث کو سمجھنے کے لیے یہ بات ملحوظ رہنی چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سامنے یہ بات فرمائی تھی وہ نمازِ تہجد کے بارے میں آپ کے ارشادات سن سن کر اور آپ کا حال دیکھ دیکھ کر یقین کے ساتھ جانتے تھے کہ اس میں بندہ کیا پاتا ہے اور اس سے محروم رہ جانا کتنا بڑا خسارہ ہے۔

فرقِ مراتب کے باوجود عام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا یہی حال تھا، اس لیے قدرتی طور پر ان میں سے ہر ایک اس دولت کا شائق اور حریص تھا، اس کے باوجود ایسا بھی ہوسکتا ہے بل کہ ضرور ہوتا ہوگا کہ کسی رات کو شوہر کی آنکھ وقت پر کھل گئی اور بیوی سوتی رہ گئی، یا بیوی کی آنکھ کھل گئی اور شوہر سوتا رہ گیا اور پھر جاگنے والے نے سونے والے کو اٹھانا چاہا اور اگر کسل (سستی) اور نیند کی وجہ سے اس وقت آمادہ نہ ہوا تو محبت و تعلق کے اعتماد پر چہرے پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے کر اٹھا دیا، ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں یہ طرزِ عمل کسی کشیدگی اور ناگواری کا باعث نہ ہوگا بل کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی باہمی محبت و مودت میں ترقی اور اضافہ کا سبب بنے گا۔ بہر حال اس حدیث کا تعلق ایسی ہی صورتِ حال سے ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ترتیب ان ہی خوش نصیب شوہروں اور بیویوں کے لیے جو اس کے اہل ہوں اور بذاتِ خود بھی اس عظیم نعمت نمازِ تہجد کے قدر شناس اور شائق ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو شخص رات کو اپنے مقررہ وِرد سے یا اس کے کسی جز سے سوتا رہ گیا پھر اس نے اس کو پڑھ لیا نمازِ فجر اور نمازِ ظہر کے درمیان تو لکھا جائے گا اس کے

[1] سنن ابی داؤد، الصلاۃ، باب قیام اللیل، الرقم: ۱۳۰۸

حق میں (رات والا ثواب) گویا کہ اس نے رات ہی میں پڑھا ہے۔"[1]

مطلب یہ ہے کہ جس شخص نے رات کے لیے اپنا کوئی وِرد مقرر کرلیا ہو مثلاً یہ کہ میں اتنی رکعتیں پڑھا کروں گا اور اس میں قرآن مجید اتنا پڑھوں گا اور وہ کسی رات کو سوتا رہ جائے اور اس کا پورا وِرد یا کوئی جز فوت ہوجائے تو اگر وہ اسی دن نمازِ ظہر سے پہلے پہلے اس کو پڑھ لے تو حق تعالیٰ اس کے لیے رات کے پڑھنے کے برابر ثواب عطا فرمائیں گے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نیند یا بیماری کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ تہجد فوت ہوجاتی تو آپ دن کو اس کے بجائے بارہ رکعتیں پڑھتے تھے۔[2]

چاشت اور اشراق کے نوافل کا بیان

جس طرح عشاء کے بعد سے لے کر طلوعِ فجر تک کے طویل وقفہ میں کوئی نماز فرض نہیں کی گئی ہے، لیکن اس درمیان میں تہجد کی کچھ رکعتیں پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہیں۔ اسی طرح فجر سے لے کر ظہر تک کے طویل وقفہ میں بھی کوئی نماز فرض نہیں کی گئی ہے۔ مگر اس درمیان میں "صَلٰوۃُ الضُّحٰی" کے عنوان سے کم سے کم دو اور زیادہ جتنی ہوسکیں نفلی رکعتیں پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اگر یہ رکعتیں طلوعِ آفتاب کے تھوڑی ہی دیر کے بعد پڑھی جائیں تو ان کو اشراق کہا جاتا ہے اور دن اچھی طرح چڑھنے کے بعد اگر پڑھی جائیں تو ان کو چاشت کہا جاتا ہے۔ پھر یہ "صَلٰوۃُ الضُّحٰی" (چاشت) کم سے کم دو رکعت ہے اور اس سے زیادہ چار رکعت اور اس سے بھی افضل آٹھ رکعت۔

---

[1] صحیح مسلم، الصلاۃ، باب جامع صلاۃ اللیل، ومن نام عنہ او مرض، الرقم: ۷٤۷

[2] صحیح مسلم، الصلاۃ، باب جامع صلاۃ اللیل، ومن نام عنہ او مرض، الرقم: ۷٤٦

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم میں ہر شخص کے جوڑ جوڑ پر صبح کو صدقہ ہے۔ (صبح کو جب آدمی اس حالت میں اٹھتا ہے کہ اس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضا اور ان کا جوڑ صحیح سلامت ہے تو اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کے شکریہ میں ہر جوڑ کی طرف سے اس کو صدقہ یعنی کوئی نیکی اور ثواب کا کام کرنا چاہیے اور ایسے کاموں کی فہرست بہت وسیع ہے) پس ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا بھی صدقہ ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا بھی صدقہ ہے اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا بھی صدقہ ہے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا بھی صدقہ ہے اور اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ اور نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ بھی صدقہ ہے اور شکر کی ادائیگی کے لیے دو رکعتیں کافی ہیں جو آدمی چاشت کے وقت پڑھے۔"[1]

مطلب یہ ہے کہ آدمی کو اپنے ہر جوڑ کی طرف سے شکرانہ کا جو صدقہ ہر روز صبح کو ادا کرنا چاہیے، چاشت کی دو رکعتیں پڑھنے سے وہ پوری طرح ادا ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس مختصر شکرانہ کو اس کے ہر جوڑ کی طرف سے قبول فرمالیتا ہے اور غالباً اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ نماز ایسی عبادت ہے جس میں انسان کے سارے اعضا اور اس کے تمام جوڑ اور اس کا ظاہر و باطن سب ہی شریک رہتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: اے فرزندِ آدم! تو دن کے ابتدائی حصے میں چار رکعتیں میرے لیے پڑھا کر، میں دن کے آخری حصے تک تجھے کفایت کروں گا۔[2]

اللہ تعالیٰ کا جو بندہ ربِ کریم کے اس وعدہ پر یقین رکھتے ہوئے صبح یعنی اشراق یا

---

[1] صحیح مسلم، المساجد و مواضع الصلوۃ، باب استحباب صلوۃ الضحی وان اقلها رکعتان، الرقم: ۷۲۰

[2] جامع الترمذی، ابواب الوتر، باب ماجاء فی صلوۃ الضحی، الرقم: ۴۷۵

چاشت کے وقت پورے اخلاص کے ساتھ چار رکعتیں اللہ تعالیٰ کے لیے پڑھے گا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی اس حدیثِ قدسی کے مطابق وہ ضرور دیکھے گا کہ مالک الملک دن بھر کے ان کے مسائل کو کس طرح حل فرماتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چاشت کی نماز پڑھتے تھے تو چار رکعت پڑھتے تھے اور کبھی کبھی اس سے زیادہ بھی پڑھتے تھے۔[1] لیکن خود حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا معمول آٹھ رکعت پڑھنے کا تھا اور ان کو یہ رکعتیں اتنی محبوب تھیں کہ فرماتی تھیں:

"لَوْ نُشِرَ لِيْ اَبَوَايَ مَا تَرَكْتُهُنَّ."[2]

ترجمہ: "اگر میرے والدین ماجدین پھر سے دنیا میں بھیج دیئے جائیں تو ان کی زیارت وملاقات کی پُرمسرت مشغولیت میں بھی میں ان رکعتوں کو نہیں چھوڑوں گی۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دوگانہ چاشت کا اہتمام کیا اس کے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے، اگرچہ وہ کثرت میں سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں۔[3]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی خاص وصیت فرمائی ہے: ایک ہر مہینے تین دن کے روزے اور چاشت کی دو رکعتیں اور تیسرے یہ کہ میں سونے سے پہلے ہی وتر پڑھ لیا کروں۔[4]

---

[1] صحیح مسلم، المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب صلاة الضحی وان اقلها رکعتان، الرقم: ۷۱۹

[2] مؤطا امام مالك، قصر الصلاة في السفر، باب صلاة الضحی، ۳۵۸

[3] جامع الترمذي، ابواب الوتر، باب ماجاء في صلاة الضحی، الرقم: ۴۷۶

[4] صحیح مسلم، المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب صلاة الضحی وان اقلها رکعتان، الرقم: ۷۲۱

جمعۃ المبارک کے اعمال

جمعہ کے دن استغفار

جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اس دن کا خاص وظیفہ درود شریف اور استغفار ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے کہ اگر بندے کو اس میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے کی توفیق مل جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرما ہی دیتے ہیں۔“ [1]

اسی کتاب میں ”غم و پریشانی سے راحت پانے کے لیے گیارہ دُعائیں“ کے عنوان کے تحت دعا نمبر (۱۱) پر موجود استغفار اگر جمعہ کی صبح فجر کی نماز سے پہلے تین بار جو شخص مانگے تو حدیث میں آتا ہے کہ اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ [2]

جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دُعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوتے تو مسجد کے دروازے کی دونوں چوکھٹوں کو پکڑ کر یہ (مذکورہ بالا) دعا مانگتے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ اَوْجَہَ مَنْ تَوَجَّہَ اِلَیْكَ، وَاَقْرَبَ مَنْ

[1] عمل الیوم واللیلۃ مایستحب من الاستغفار یوم الجمعۃ، الرقم: ۳۷۰

[2] المعجم الاوسط، من اسمہ محمد بن عیسی، الرقم: ۷۷۱۷

تَقَرَّبَ اِلَيْكَ وَاَفْضَلَ مَنْ سَاَلَكَ وَرَغِبَ اِلَيْكَ.[۱]

تَرجَمہ: "اے اللہ! آپ مجھے آپ کی طرف طرف متوجہ ہونے والوں میں سب سے زیادہ متوجہ ہونے والا، آپ کا قرب حاصل کرنے والوں میں سب سے زیادہ قربت حاصل کرنے والا اور آپ سے مانگنے والوں اور آپ کی طرف رغبت کرنے والوں میں سب سے افضل بنا دیجیے۔"

ایک روایت میں جمعہ کے دن کے علاوہ جب نماز کے لیے گھر سے نکلتے تو یہ دعا مانگنا آیا ہے۔[۲]

عورتیں اس دعا کو جمعہ کے دن ظہر کی نماز کی تیاری کرتے ہوئے مانگ لیں۔

جمعہ کی نماز کے بعد کے اوراد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کی نماز کے بعد "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ . قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝" اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝" سات سات مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو دوسرے جمعہ تک برائی سے بچائیں گے۔[۳]

وضاحت: ترجمہ کے استحضار کے ساتھ پڑھنے میں "اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی" مناجات کی لذت حاصل ہوگی اور جنات، جادو، آسیب، نظرِ بد سے بھی حفاظت ہوگی اور توحید کی نعمت حاصل ہوکر ہر قسم کے شرک سے نجات کا باعث ہوگا۔

---

۱ عمل الیوم واللیلة، باب ما یقول اذا دخل المسجد، الرقم: ۳۷٦

۲ المعجم الکبیر، ذکر ازواج رسول اللہ، ام سلمة.....، الرقم: ۸۷٦

۳ فیض القدیر، حرف المیم، الرقم: ۸۹٥٤

جمعہ کے دن کثرتِ درود کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم لوگ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔[1]

اسی طرح جمعہ کے دن مقبولیتِ دُعا کی گھڑی کون سی ہے اس کو اسی کتاب میں دیئے گئے مضمون "دُعا کی قبولیت کے اوقات اور مقامات" کے عنوان کے تحت ملاحظہ فرمالیں اور جمعۃ المبارک کے فضائل، جمعۃ المبارک کے دن کے مسنون اعمال واذکار اور دعائیں جاننے کے لیے مکتبہ بیت العلم کی کتاب "جمعۃ المبارک کی برکتیں" کا مطالعہ کیجیے اور جمعۃ المبارک کے دن کو قیمتی بنایئے اور دیگر بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دیں۔

جمعہ کے دن کے کام

جمعہ کے دن کے کچھ مخصوص اعمال بھی ہیں جن کو جمعہ کے دن ادا کرنا اجرِ عظیم اور قربِ الٰہی کا باعث ہے، ذیل میں اختصاراً ذکر کیا جا رہا ہے:

١ ناخن و بالوں کی صفائی۔

٢ غسل کرنا۔

٣ جمعہ کے روز عمدہ لباس پہننا۔

٤ خوشبو اور تیل لگانا۔

٥ سورۂ کہف کی تلاوت۔

٦ درود شریف۔

---

[1] سنن ابی داؤد، الصلاۃ، باب تفریع ابواب الجمعہ، الرقم: ١٠٤٧

۷ صلوٰۃ التسبیح۔

۸ جمعہ کی نماز کے لیے زوال سے پہلے جانا۔

۹ پہلی اذان کے بعد تمام کاموں کو چھوڑ دینا۔

۱۰ جمعہ کی نماز کے لیے پیدل جانا۔

۱۱ قریب بیٹھ کر خطبہ و بیان سننا۔

۱۲ بیان و خطبہ توجہ اور خاموشی سے سننا۔

نمازِ تسبیح

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ.

یہ تسبیح جس کا اوپر ذکر کیا گیا نہایت ہی اہم اور دین و دنیا میں کارآمد اور مفید ہے، جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اہتمام اور فضیلت کی وجہ سے ایک خاص نماز کی ترغیب بھی فرمائی ہے جو صلوٰۃ التسبیح (تسبیح کی نماز) کے نام سے مشہور ہے کہ اس میں تین سو مرتبہ یہ تسبیح پڑھی جاتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ہی اہتمام اور ترغیب کے ساتھ اس نماز کو تعلیم فرمایا۔ چناں چہ حدیث میں وارد ہے:

"حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے عباس! اے میرے چچا! کیا میں تمھیں ایک عطیہ کروں؟

ایک بخشش کروں؟ ایک چیز بتاؤں؟ تمھیں دس چیزوں کا مالک بناؤں؟ جب تم اس کام کو کرو گے تو حق تعالیٰ شانہ تمھارے سب گناہ پہلے اور پچھلے، پرانے اور نئے، غلطی سے کیے ہوئے اور جان بوجھ کر کیے ہوئے، چھوٹے اور بڑے، چھپ کر کیے ہوئے اور کھلم کھلا کیے ہوئے، سب ہی معاف فرما دیں گے۔ وہ کام یہ ہے کہ چار رکعت نفل (صلوٰۃ التسبیح کی نیت باندھ کر) پڑھو اور ہر رکعت میں جب الحمد شریف اور سورۃ پڑھ چکو تو رکوع سے پہلے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ.

پندرہ مرتبہ پڑھو، پھر جب رکوع کرو تو دس مرتبہ اس میں پڑھو۔ پھر جب رکوع سے کھڑے ہو تو دس مرتبہ پڑھو، پھر سجدہ کرو تو دس مرتبہ اس میں پڑھو، پھر سجدے سے اٹھ کر بیٹھو تو دس مرتبہ اس میں پڑھو۔ پھر جب دوسرے سجدہ میں جاؤ تو دس مرتبہ اس میں پڑھو، پھر جب دوسرے سجدے سے اٹھو تو (دوسری رکعت میں) کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھ کر دس مرتبہ پڑھو، (ان سب کی تعداد پچھتر ہوئی)، اسی طرح ہر رکعت میں پچھتر مرتبہ ہوگا۔

اگر ممکن ہو سکے تو روزانہ ایک مرتبہ اس نماز کو پڑھ لیا کرو، یہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو، یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینے میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو، یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو، یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک مرتبہ تو پڑھ ہی لو۔"[1]

علامہ تقی سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص اس نماز کے ثواب کو سن کر بھی

---

[1] سنن ابی داود، الصلاۃ، باب صلاۃ التسبیح، الرقم: ۱۲۹۷

غفلت کرے وہ دین کے بارے میں سستی کرنے والا ہے، صلحا کے کاموں سے دور ہے اس کو پکا آدمی نہ سمجھنا چاہیے۔

مرقاۃ میں لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جمعہ کو صلوٰۃ التسبیح پڑھا کرتے تھے۔[1]

اس نماز کے دو طریقے ہیں: اول یہ کہ کھڑے ہو کر الحمد شریف اور سورۃ کے بعد پندرہ مرتبہ چاروں کلمے "سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ" پڑھے پھر رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" کے بعد دس مرتبہ پڑھے۔ پھر رکوع سے کھڑے ہو کر "سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کے بعد دس مرتبہ پڑھے۔ پھر دونوں سجدوں میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى" پڑھنے کے بعد دس دس مرتبہ پڑھے اور دونوں سجدوں کے درمیان جب بیٹھے تو دس مرتبہ پڑھے اور جب دوسرے سجدے سے اٹھے تو "اَللهُ اَكْبَرُ" کہتا ہوا اٹھے اور بجائے کھڑے ہونے کے بیٹھ جائے اور دس مرتبہ پڑھ کر بغیر "اَللهُ اَكْبَرُ" کہنے کے کھڑے ہو جائے اور دو رکعت کے بعد اسی طرح چوتھی رکعت کے بعد پہلے ان کلموں کو دس دس مرتبہ پڑھے پھر التحیات پڑھے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ" کے بعد الحمد سے پہلے پندرہ مرتبہ پڑھے اور پھر الحمد شریف اور سورۃ کے بعد دس مرتبہ پڑھے اور باقی سب طریقہ بدستور وہی ہے۔ البتہ اس صورت میں نہ تو دوسرے سجدے کے بعد بیٹھنے کی ضرورت ہے اور نہ التحیات کے ساتھ پڑھنے کی۔ علما نے لکھا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ کبھی اس طرح

---

[1] مرقاۃ المفاتیح، صلاۃ التسبیح، بعض ما یتعلق بصلاۃ التسبیح: ۳/ ۲۱۷

پڑھ لیا کرے کبھی اس طرح۔ چوں کہ یہ نماز عام طور سے رائج نہیں ہے اس لیے اس کے متعلق چند مسائل بھی لکھے جاتے ہیں تاکہ پڑھنے والوں کو سہولت ہو۔

مسئلہ نمبر ①: اس نماز کے لیے قرآن کی کوئی سورۃ متعین نہیں جو سورۃ دل چاہے پڑھے۔[1]

مسئلہ نمبر ②: ان تسبیحوں کو زبان سے ہرگز نہ گنیں کہ زبان سے گننے سے نماز ٹوٹ جائے گی، انگلیوں کو بند کر کے گننا اور تسبیح ہاتھ میں لے کر اس پر گننا جائز ہے مگر مکروہ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ انگلیاں جس طرح اپنی جگہ پر رکھی ہیں ویسی ہی رہیں اور ہر کلمہ پر ایک ایک انگلی کو اسی جگہ دباتا رہے۔[2]

مسئلہ نمبر ③: اگر کسی جگہ تسبیح پڑھنا بھول جائے تو دوسرے رکن میں اس کو پورا کرے، البتہ بھولے ہوئے کی قضا رکوع سے اٹھ کر اور دو سجدوں کے درمیان نہ کرے، اسی طرح پہلی اور تیسری رکعت کے بعد اگر بیٹھے تو ان میں بھی بھولے ہوئے کی قضا نہ کرے بل کہ صرف ان کی ہی تسبیح پڑھے اور ان کے بعد جو رکن ہو اس میں بھولی ہوئی بھی پڑھ لے، مثلاً: اگر رکوع میں پڑھنا بھول گیا تو ان کو پہلے سجدہ میں پڑھ لے۔ اسی طرح پہلے سجدہ کی دوسرے سجدہ میں اور دوسرے سجدہ کی دوسری رکعت میں کھڑا ہو کر پڑھ لے اور اگر رہ جائے تو آخری قعدہ میں التحیات سے پہلے پڑھ لے۔[3]

---

[1] بہشتی زیور مدلل حصہ دوم، اور نفل نمازوں کا بیان: ۱۴۹

[2] فضائل اعمال، فضائل ذکر، باب سوم: ۵۹۱

[3] ایضاً

مسئلہ نمبر ④: اگر سجدۂ سہو کسی وجہ سے پیش آجائے تو اس میں تسبیح نہیں پڑھنا چاہیے اس لیے کہ مقدار تین سو ہے وہ پوری ہو چکی، ہاں اگر کسی وجہ سے اس مقدار میں کمی رہی تو سجدۂ سہو میں پڑھ لے۔[1]

مسئلہ نمبر ⑤: بعض احادیث میں آیا ہے کہ التحیات کے بعد سلام سے پہلے یہ دعا مانگے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ تَوْفِيْقَ اَهْلِ الْهُدٰى وَ اَعْمَالَ اَهْلِ الْيَقِيْنِ وَ مُنَاصَحَةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ وَ عَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَ جِدَّ اَهْلِ الْخَشْيَةِ وَ طَلَبَ اَهْلِ الرَّغْبَةِ وَ تَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَ عِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰٓى اَخَافَكَ.

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِیْ بِهَا عَنْ مَّعَاصِيْكَ وَحَتّٰٓى اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰٓى اُنَاصِحَكَ فِیْ

[1] فضائل اعمال، فضائل ذکر، باب سوم: ۵۹۱

التَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْكَ وَحَتّٰٓى اُخْلِصَ لَكَ

النَّصِيْحَةَ حُبًّا لَّكَ وَحَتّٰٓى اَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ

فِى الْاُمُوْرِ كُلِّهَا حُسْنَ ظَنٍّۢ بِكَ سُبْحَانَ

خَالِقَ النُّوْرِ. رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا

وَاغْفِرْ لَنَآ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ.

بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! ① میں آپ سے ہدایت والوں کی سی توفیق مانگتا ہوں اور ② یقین کرنے والوں کے عمل اور ③ توبہ کرنے والوں کا خلوص مانگتا ہوں اور ④ صابرین کی پختگی اور ⑤ آپ سے ڈرنے والوں کی سی کوشش (یا احتیاط) مانگتا ہوں اور ⑥ رغبت والوں کی سی طلب اور ⑦ پرہیزگاروں کی سی عبادت اور ⑧ علما کی سی معرفت تاکہ میں آپ سے ڈرنے لگوں۔

اے اللہ! ⑨ ایسا ڈر مانگتا ہوں جو مجھے آپ کی نافرمانی سے روک دے تاکہ میں آپ کی اطاعت (توفیق) سے ایسے عمل کرنے لگوں جن کی وجہ سے آپ کی رضا وخوشنودی کا مستحق بن جاؤں تاکہ خالص توبہ آپ کے ڈر سے کرنے لگوں، تاکہ سچا اخلاص آپ کی محبت کی وجہ سے

---

[1] مرقاة المفاتيح، صلاة التسبيح، بعض ما يتعلق بصلاة التسبيح: ۲۱۷/۳

کرنے لگوں اور آپ کے ساتھ حسنِ ظن کی وجہ سے آپ پر ⑩ توکل (بھروسا) کرنے لگوں، اے نور کے پیدا کرنے والے! تیری ذات پاک ہے، اے ہمارے رب! ⑪ ہمیں کامل نور عطا فرما، تو ہماری مغفرت فرما، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اپنی رحمت سے درخواست کو قبول فرما۔"

اس دعا کے اندر گیارہ نعمتیں مانگی گئی ہیں، ممکن ہو تو نمازِ تسبیح کے بعد ان گیارہ نعمتوں کو مانگیں۔

مسئلہ نمبر ⑥: اس نماز کو اوقاتِ مکروہ کے علاوہ باقی دن رات کے تمام اوقات میں پڑھنا جائز ہے، البتہ زوال کے بعد پڑھنا زیادہ بہتر ہے، پھر دن میں کسی بھی وقت، پھر رات کو۔ [1]

مسئلہ نمبر ⑦: بعض احادیث میں اس تسبیح کے ساتھ لَاحَوْلَ کو بھی ذکر کیا گیا ہے، اس لیے اگر کبھی کبھی اس کو بڑھا لے تو اچھا ہے۔ [2]

صلوٰۃ التسبیح مشہور تو یہی ہے جس کی تفصیل اوپر لکھی گئی ہے۔ بعض احادیث میں ایک اور صورت بھی منقول ہے جو دینی اور دنیاوی مقاصد پورے ہونے کے لیے مجرب ہے اور مشائخ نے اس کا نام "چھوٹی صلوٰۃ التسبیح" رکھا ہے، اس کی صورت یہ ہے:

حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چند کلمات سکھائے جن کو نماز کے اندر پڑھ لیں تو جو دعا مانگیں وہ قبول ہوگی وہ

---

[1] فضائل اعمال، فضائل ذکر، باب سوم: ۵۹۲

[2] ایضاً

کلمات یہ ہیں: سُبْحَانَ اللّٰہِ دس مرتبہ (پڑھیں) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دس مرتبہ (پڑھیں) اَللّٰہُ اَکْبَرُ دس مرتبہ (پڑھیں)۔[1]

فائدہ: علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو نقل کر کے فرمایا کہ اس کے فوائد جب ملیں گے جب کہ نماز میں ان کلمات کے معانی کا بھی دھیان رکھا جائے محض زبان کو حرکت نہ ہو۔[2]

اس مختصر صلوٰۃ التسبیح میں دس دس مرتبہ جن کلمات کو پڑھنے کا ذکر ہے نماز کے اندر ان کی کوئی خاص جگہ حدیث شریف میں مقرر نہیں ہے اور علما و مشائخ سے منقول ہونا بھی نظر سے نہیں گزرا۔ اس لیے نمازی کو اختیار ہے کہ نماز کے جس رکن میں چاہے ان کو پڑھے، یا التحیات کے آخر میں پڑھ لے۔[3]

جو لوگ بڑی صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں یا اس کے پڑھنے کی فرصت نہ ہو وہ آسانی سے چھوٹی صلوٰۃ التسبیح پڑھ سکتے ہیں بل کہ روزانہ پڑھ سکتے ہیں اور پھر اپنی مغفرت و بخشش کی اور دیگر اچھے مقاصد میں کام یابی کی دعا مانگ سکتے ہیں، لہٰذا اسی کو اپنے عمل میں لے لیں۔

---

[1] جامع الترمذی، ابواب الوتر، باب ماجاء فی صلاۃ التسبیح، الرقم: ۴۸۱

[2] فیض القدیر، حرف السین: ۸۲/۴، الرقم: ۴۶۴۱

[3] خلاصہ از نجات المسلمین مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

نمازِ حاجت کا طریقہ اور دعائے حاجت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو کوئی حاجت اور ضرورت ہو اللہ تعالیٰ سے متعلق یا کسی آدمی سے متعلق (یعنی ایسی ہو جس کا تعلق براہِ راست اللہ تعالیٰ ہی سے ہو کسی بندے سے اس کا واسطہ ہی نہ ہو، یا ایسا معاملہ ہو کہ بظاہر اس کا تعلق کسی بندے سے ہو[1]) بہرحال اس کو چاہیے کہ وہ وضو کرے اور خوب اچھا وضو کرے، اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی کچھ حمد وثنا کرے اور اس کے نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر درود پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح عرض کرے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ ، وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ ، وَالسَّلَامَةَ

[1] مسائل، پریشانیوں، مشکلات میں گھرے افراد کے لیے مکتبہ بیت العلم کی کتاب "آپ کی مرادیں کیسے پوری ہوں؟" (جیبی سائز، لارج سائز) کا مطالعہ ان شاء اللہ تعالیٰ بہت مفید رہے گا، جس میں مرادیں پوری کروانے والے ۱۹ مسنون ومقبول اعمال اور دعاؤں کی قبولیت کو یقینی بنانے والے ۱۳۰ اعمال و وظائف تحریر کیے گئے ہیں۔

مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.[1]

ترجمہ: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بڑے حلم والا اور بڑا کریم ہے، پاک ہے، وہ اللہ جو عرش عظیم کا بھی رب اور مالک ہے، ساری حمد وستائش اس اللہ کے لیے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ان اعمال اور ان اخلاق واحوال کا جو تیری رحمت کا موجب اور وسیلہ اور تیری مغفرت اور بخشش کا پکا ذریعہ بنیں اور تجھ سے طالب ہوں ہر نیکی سے فائدہ اٹھانے اور حصہ لینے کا اور ہر گناہ اور معصیت سے سلامتی اور حفاظت کا۔ اے اللہ! میرے سارے ہی گناہ بخش دے اور میری ہر فکر اور پریشانی دور کر دے اور میری ہر حاجت جس سے تو راضی ہو اس کو پورا فرما دے۔ اے سب مہربانوں سے بڑے مہربان!"

نمازِ حاجت کا دوسرا طریقہ

حضرت فرات بن سلمان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی یہ نہیں کرسکتا کہ (اپنی حاجت کو اللہ تعالیٰ سے پورا کرانے کے لیے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو کر) چار رکعت نماز پڑھے، پھر اس میں

---

[1] جامع الترمذی، ابواب صلاۃ الوتر، باب ماجاء فی صلاۃ الحاجۃ، الرقم: ۴۷۹

یہ کلمات کہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے:

تَمَّ نُوْرُكَ فَهَدَيْتَ، فَلَكَ الْحَمْدُ، عَظُمَ
حِلْمُكَ فَعَفَوْتَ، فَلَكَ الْحَمْدُ، فَبَسَطْتَّ
يَدَكَ فَاَعْطَيْتَ، فَلَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا، وَجْهُكَ
اَكْرَمُ الْوُجُوْهِ، وَجَاهُكَ اَعْظَمُ الْجَاهِ،
وَعَطِيَّتُكَ اَفْضَلُ الْعَطِيَّةِ وَاَهْنَؤُهَا، تُطَاعُ
رَبَّنَا فَتَشْكُرُ، وَتُعْصٰى رَبَّنَا فَتَغْفِرُ، وَتُجِيْبُ
الْمُضْطَرَّ، وَتَكْشِفُ الضُّرَّ، وَتَشْفِي السُّقْمَ،
وَتَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَتَقْبَلُ التَّوْبَةَ، وَلَا يَجْزِيْ
بِاٰلَائِكَ اَحَدٌ، وَلَا يَبْلُغُ مِدْحَتَكَ قَوْلُ
قَآئِلٍ.[1]

تَرجَمہ: ”آپ کا نور مکمل ہے، چناں چہ آپ نے ہدایت دی، پس آپ ہی کے لیے تمام تعریف ہے، آپ کا حلم عظیم ہے، چناں چہ آپ نے

[1] مجمع الزوائد، الادعية، فيما يستفتح به الدعاء، الرقم: ١٧٢٨٠

معاف فرمادیا۔ پس آپ ہی کے لیے تمام تعریف ہے۔ آپ نے اپنا ہاتھ کشادہ فرما کر عطاؤ بخشش سے نوازا۔

پس اے ہمارے رب! تمام تعریف آپ ہی کے لیے ہے، آپ کی ذات سب سے کریم، آپ کا مرتبہ سب سے عظیم اور آپ کا عطیہ افضل وخوش گوار عطیہ ہے۔

اے ہمارے رب! آپ کی اطاعت کی جاتی ہے تو آپ اس کی قدر فرماتے ہیں (اور ثواب عطا فرماتے ہیں) نافرمانی کی جاتی ہے تو مغفرت فرماتے ہیں، مجبور و بے کس کی دعا سنتے ہیں، تکلیف کو آپ ہی دور کرتے ہیں۔ بیمار کو شفا عطا فرماتے ہیں اور آپ ہی گناہ کو معاف و توبہ کو قبول فرماتے ہیں۔ آپ کی نعمتوں کا کوئی بدلہ نہیں دے سکتا اور کسی کی بات آپ کی تعریف تک نہیں پہنچ سکتی (اور اس کا حق ادا نہیں کرسکتی)۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں ان حاجتوں کے لیے بھی نمازِ حاجت تعلیم فرمائی جن کا تعلق بظاہر کسی بندے سے ہو۔ اس کا ایک خاص فائدہ یہ بھی ہے کہ جب بندہ اپنی کسی بھی ضرورت کے لیے نمازِ حاجت پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اس طرح دعا کرے گا تو اس کا یہ عقیدہ اور یقین اور زیادہ مستحکم ہو جائے گا کہ کام کرنے اور بنانے والا دراصل وہ بندہ نہیں ہے، نہ اس کے کچھ اختیار میں ہے، بل کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے اور بندہ اللہ تعالیٰ کا صرف آلہ کار ہے، اس کے بعد جب وہ کسی بندے کے ہاتھ سے کام ہوتا ہوا بھی دیکھے گا تو اس کے توحیدی عقیدے میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

نمازِ حاجت کا تیسرا طریقہ

ذیل میں نمازِ حاجت کا تیسرا طریقہ ذکر کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نہ کرے اگر آپ کو کسی طرح کی پریشانی لاحق ہو تو آپ صدقِ نیت سے مذکورہ طریقے پر نمازِ حاجت ادا فرمادیں اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی ہر پریشانی دور ہوگی۔ دل مطمئن ہوجائے گا، تقدیر پر یقین میں اضافہ ہوگا، عجیب قسم کا سکون نصیب ہوگا کہ میں نے اپنی حاجت، اپنی ضرورت، اپنی پریشانی اس مالک جل جلالہ کے سامنے پیش کی کہ جس کے دست قدرت میں زمین و آسمان کے خزانے اور تمام جن و انس کے قلوب ہیں اور تمام ظالموں، بادشاہوں کے گردنیں اس کی قبضۂ قدرت میں ہیں۔ کوئی کام اللہ تعالیٰ کے لیے مشکل نہیں بس صرف اس سے دعا مانگنے، التجا کرنے اور اس کے سامنے عاجزی کے ساتھ گڑگڑانے کی ضرورت ہے۔ انسان کی فطرت ہے کہ دل کا غم ہلکا کرنے کے لیے کسی نہ کسی سے تذکرہ کرتا ہی ہے تو کیا ہی اچھا ہو کہ ہم بے بس مخلوق کے سامنے تذکرہ کرنے کے بجائے طاقت ور اور قدرتوں اور زمین و آسمانوں کے خزانوں کے تنہا مالک اللہ تعالیٰ کے سامنے تذکرہ کردیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی! کیا میں تمھیں ایسی دعا نہ سکھادوں کہ جب تم کو کوئی غم یا ضرورت پیش آئے تو اپنے رب کے سامنے وہ دعا کرو اللہ کے حکم سے تمھاری دعا قبول ہو اور فراخی عطا ہو۔ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھو اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کرو، پھر درود شریف پڑھو اور اپنے لیے اور تمام مؤمن مردوں و عورتوں کے لیے استغفار کرو پھر یہ دعا مانگو:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ

يَخْتَلِفُوْنَ. لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ. لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ. سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُفَرِّجَ الْهَمِّ. مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ اِذَا دَعَوْكَ. رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا فَارْحَمْنِيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ بِقَضَائِهَا وَنَجَاحِهَا رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ.[1]

ترجمہ: ”اے اللہ تو ہی فیصلہ کرے اپنے بندوں میں جس چیز میں وہ جھگڑ رہے تھے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بہت بلند اور بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ بڑے حلم والا بڑے کرم والا ہے۔ پاک ہے وہ اللہ جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا رب ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو رب العالمین ہے۔ اے اللہ غم کے دور کرنے والے۔ مضطرین جب تجھے پکاریں ان کی دعا کو قبول کرنے والے۔ دنیا و آخرت کے رحمٰن و رحیم۔ میری اس ضرورت کو پورا کرنے اور اس میں کام یاب کرنے کے ساتھ مجھ پر رحم فرما۔ ایسی رحمت کے ساتھ جو تیرے سوا کی رحمت سے مجھے بے نیاز کر دے۔“

[1] الترغيب والترهيب، النوافل، صلاة الحاجة ودعائها: ١/٢٧٤

حافظ/حافظہ، عالم/عالمہ بننے والوں کے لیے نماز اور دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، قرآن پاک میرے سینے سے نکل جاتا ہے، جو یاد کرتا ہوں وہ محفوظ نہیں رہتا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تجھے ایسی ترکیب بتلاؤں کہ جو تجھے بھی نفع دے اور جس کو تو بتلائے اس کے لیے بھی نافع ہو اور جو کچھ تو سیکھے وہ محفوظ رہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دریافت کرنے پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب جمعہ کی شب آئے تو اگر یہ ہو سکتا ہو کہ رات کے آخری تہائی حصہ میں اٹھے تو یہ بہت ہی اچھا ہے کہ یہ وقت ملائکہ کے نازل ہونے کا ہے اور دعا اس وقت میں خاص طور سے قبول ہوتی ہے۔ اسی وقت کے انتظار میں حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بیٹوں سے کہا تھا: ﴿سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ﴾ عنقریب میں تمھارے لیے اپنے رب سے مغفرت طلب کروں گا۔ یعنی جمعہ کی رات کے آخری حصہ میں اور اگر اس وقت میں جاگنا دشوار ہو تو آدھی رات کے وقت اور یہ بھی نہ ہو سکے تو پھر شروع ہی رات میں کھڑے ہو اور چار رکعت نفل اس طرح پڑھو کہ پہلی رکعت میں "سورۃ الفاتحۃ" کے بعد "سورۃ یٰس" پڑھو اور دوسری رکعت میں "سورۃ الفاتحۃ" کے بعد "سورۃ الدخان" اور تیسری رکعت میں "سورۃ الفاتحۃ" کے بعد "سورۃ الٓمٓ السجدۃ" اور چوتھی رکعت میں "سورۃ الفاتحۃ" کے بعد "سورۃ الملک" پڑھو اور جب

"التحیات" سے فارغ ہو جاؤ تو اوّل حق تعالیٰ شانہ کی خوب حمد وثنا کرو، اس کے بعد مجھ پر درود اور سلام بھیجو، اس کے بعد تمام انبیا کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجو، اس کے بعد تمام مؤمنین کے لیے اور ان تمام مسلمان بھائیوں کے لیے جو تجھ سے پہلے مر چکے ہیں استغفار کرو اور اس کے بعد یہ دعا مانگو:

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِیْ اَبَدًا مَّآ اَبْقَيْتَنِیْ وَارْحَمْنِیْٓ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْنِیْ وَارْزُقْنِیْ حُسْنَ النَّظَرِ فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّیْ. اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ اَسْئَلُكَ يَآ اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِیْ حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِیْ وَارْزُقْنِیْٓ اَنْ اَتْلُوَهٗ عَلَى النَّحْوِ الَّذِیْ يُرْضِيْكَ عَنِّیْ. اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ اَسْئَلُكَ يَآ اَللّٰهُ

يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِىْ وَاَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِىْ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِىْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِىْ وَاَنْ تَغْسِلَ بِهٖ بَدَنِىْ فَاِنَّهٗ لَا يُعِيْنُنِىْ عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيْهِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِىِّ الْعَظِيْمِ.

ترجمہ: "اے الٰہ العٰلمین! مجھ پر رحم فرما کہ جب تک میں زندہ رہوں گناہوں سے بچتا رہوں اور مجھ پر رحم فرما کہ میں بیکار چیزوں میں کلفت نہ اٹھاؤں اور اپنی مرضیات میں خوش نظری مرحمت فرما۔

اے اللہ! زمین اور آسمان کے بے نمونہ پیدا کرنے والے! اے عظمت اور بزرگی والے اور اس غلبہ (یا عزت) کے مالک! جس کے حصول کا ارادہ بھی ناممکن ہے، اے اللہ اے رحمٰن! میں تیری بزرگی اور تیری ذات کے نور کے طفیل تجھ سے مانگتا ہوں کہ جس طرح تو نے اپنا کلامِ پاک مجھے سکھا دیا، اسی طرح اس کی یاد بھی میرے دل میں چسپاں کر دے اور مجھے توفیق عطا فرما کہ میں اس کو اس طرح پڑھوں جس سے تو راضی ہو جائے۔

اے اللہ! زمین اور آسمانوں کے بے نمونہ پیدا کرنے والے!

اے عظمت اور بزرگی والے! اور اس غلبہ (یا عزت) کے مالک جس کے حصول کا ارادہ بھی ناممکن ہے۔ اے اللہ! اے رحمن! میں تیری بزرگی اور تیری ذات کے نور کے طفیل تجھ سے مانگتا ہوں کہ تو میری نظر کو اپنی کتاب کے نور سے منور کر دے اور میری زبان کو اس پر حاوی کر دے اور اس کی برکت سے میرے دل کی تنگی کو دور کر دے اور میرے سینے کو کھول دے اور اس کی برکت سے میرے جسم کے گناہوں کا میل دھو دے کہ حق پر تیرے سوا میرا کوئی مددگار نہیں اور تیرے سوا میری یہ آرزو کوئی پوری نہیں کر سکتا اور گناہوں سے بچنا یا عبادت پر قدرت نہیں ہو سکتی، مگر اللہ برتر و بزرگی والے کی مدد سے۔"

پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوالحسن (حضرت علی کی کنیت ہے)! اس عمل کو تین جمعہ یا پانچ جمعہ یا سات جمعہ کر، دعا ضرور قبول کی جائے گی، قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے! کسی مؤمن سے بھی قبولیتِ دعا نہ چوکے گی۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں: علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پانچ یا سات ہی جمعے گزرے ہوں گے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! پہلے میں تقریباً چار آیتیں پڑھتا تھا اور وہ بھی مجھے یاد نہ ہوتی تھیں اور اب تقریباً چالیس آیتیں پڑھتا ہوں اور ایسی ازبر ہو جاتی ہیں کہ گویا قرآن شریف میرے سامنے کھلا ہوا رکھا ہے اور پہلے میں حدیث سنتا تھا اور جب اسے کو دوبارہ کہتا تو ذہن میں نہیں رہتی تھی اور اب احادیث سنتا ہوں اور جب دوسروں سے نقل کرتا ہوں تو ایک لفظ بھی نہیں چھوٹتا۔[1]

---

[1] جامع الترمذی، الدعوات، باب فی دعاء الحفظ، الرقم: ۳۵۸۰

ہماری گزارش ہے کہ مدرسہ کے اساتذۂ کرام ومعلمات بھی اپنے لیے، اپنے طلبہ وطالبات کے لیے اور اپنی اولاد کے لیے اس دعا کے مانگنے کا اہتمام کریں، ''اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی'' بہت فائدہ ہوگا۔

قرآن کریم کی تلاوت سے پہلے یہ دعا مانگیے

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِی التَّفَکُّرَ وَ التَّدَبُّرَ لِمَا یَتْلُوْہُ لِسَانِیْ مِنْ کِتَابِکَ وَ الْفَھْمَ لَہٗ وَ الْمَعْرِفَۃَ بِمَعَانِیْہِ، وَالنَّظَرَ فِیْ عَجَآئِبِہٖ، وَالْعَمَلَ بِذٰلِکَ مَا بَقِیْتُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔[1]

تَرْجَمَہ: ''اے اللہ! آپ کی کتاب میں سے جو کچھ میری زبان تلاوت کرتی ہے ① اس میں مجھے غور وفکر اور سوچ وسمجھ نصیب فرما اور اس کی سوجھ بوجھ اور ② اس کی معانی کی معرفت نصیب فرما اور ③ اس کے عجائبات میں نگاہ نصیب فرما اور ④ عمل نصیب فرما اِن آیات پر جب تک میں زندہ رہوں، بے شک آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔''

---

[1] جواہر الأدب، الباب الثانی فی فنون الانشاء: ۱/ ۳۰۴

نمازِ جنازہ کا طریقہ اور دعائیں

نمازِ جنازہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھا کر ایک مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر دونوں ہاتھ مثلِ نماز کے باندھ لیں، پھر "سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ" آخر تک پڑھیں، اس کے بعد پھر ایک بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں، مگر اس مرتبہ ہاتھ نہ اٹھائیں، اس کے بعد درود شریف پڑھیں اور بہتر یہ ہے کہ وہی درود شریف پڑھا جائے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے، پھر ایک مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں، اس مرتبہ بھی ہاتھ نہ اٹھائیں، اس تکبیر کے بعد بالغ مرد عورت کی میت کے لیے مندرجہ ذیل دعا پڑھیں:

❶ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا. اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ.[1]

ترجمہ: "اے اللہ ہمارے زندوں، مردوں، حاضر، غائب، چھوٹوں، بڑوں، مردوں اور عورتوں کی بخشش فرما۔ اے اللہ ہم میں جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے موت دے اسے ایمان پر موت دے۔"

---

[1] جامع الترمذی، الجنائز، باب مایقول فی الصلاۃ علی المیت، الرقم: ۱۰۲۴

❷ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهٖ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِمَآءٍ وَّثَلْجٍ وَّبَرَدٍ وَّنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَقِهٖ عَذَابَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما، اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما دے اور اس کو معاف فرما اور اس کو سلامت رکھ عذاب سے اور اس کی بہتر طریقہ سے مہمان نوازی فرما اور اس کی جگہ کو (یعنی قبر کو) کشادہ فرما اور اس کو پانی اور اولے اور برف سے دھودے یعنی اپنی رحمت کی ٹھنڈک سے اس طریقہ سے صاف کردے کہ جس طریقہ سے کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے اور اس کو اس کے گھر سے عمدہ مکان اور ٹھکانا عطا فرما دے اور اس کے گھر والوں سے بہتر گھر والے اور اس کو اس کی (دنیاوی) بیوی سے بہتر بیوی عنایت فرما دے اور اس کو قبر کے عذاب اور آگ کے عذاب سے محفوظ فرما۔“

اور اگر دونوں دعاؤں کو مانگ لے تو بہت بہتر ہے، بل کہ ان دونوں دعاؤں کے سوا اور بھی دعائیں احادیث میں آئی ہیں۔

---

[1] سنن النسائي، الجنائز، الدعاء، الرقم: ۱۹۸۵

اور اگر میت نابالغ لڑکا ہو تو یہ دعا مانگیں:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَآ اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا.[1]

ترجمہ: "اے اللہ! اس بچہ کو ہمارے لیے پہلے سے جا کر انتظام کرنے والا بنا، اسے ہمارے لیے باعثِ اجر اور آخرت کا ذخیرہ بنا اور اسے ہمارے حق میں شفاعت کرنے والا اور مقبولِ شفاعت بنا۔"

اگر میت نابالغ لڑکی کی ہو تو بھی یہی دعا ہے، صرف اتنا فرق ہے کہ تینوں "اِجْعَلْهُ" کی جگہ "اِجْعَلْهَا" اور "شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا" کی جگہ "شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً" پڑھیں۔

جب یہ دعا پڑھ چکیں تو پھر ایک مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہیں اور اس مرتبہ بھی ہاتھ نہ اٹھائیں اور اس تکبیر کے بعد سلام پھیر دیں، جس طرح نماز میں سلام پھیرتے ہیں اس نماز میں التحیات اور قرآن مجید کی قرأت وغیرہ نہیں ہے۔[2]

مسئلہ: اگر کسی کو نمازِ جنازہ کی دعا یاد نہ ہو تو صرف "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ" پڑھ لے۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو صرف چار تکبیریں کہہ دینے سے بھی نماز ہو جائے گی، اس لیے کہ دعا اور درود شریف فرض نہیں ہے۔[3]

مسئلہ: نمازِ جنازہ کے بعد وہیں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا مکروہ ہے، پورے ذخیرۂ احادیث میں کہیں بھی یہ ثابت نہیں، نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے، نہ کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے،

---

[1] بہشتی زیور مدلل: ۹۱۹

[2] ایضاً

[3] بہشتی زیور مدلل: ۹۲۲

نہ کسی تابعی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ انھوں نے نمازِ جنازہ کے بعد دعا مانگی ہو (کیوں کہ نمازِ جنازہ خود دعا ہے)۔[1]

مسئلہ: نمازِ جنازہ امام اور مقتدی دونوں کے حق میں برابر ہے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ امام تکبیریں اور سلام بلند آواز سے کہے گا اور مقتدی آہستہ آواز سے، باقی چیزیں ثنا، درود اور دعا مقتدی بھی آہستہ آواز سے پڑھیں گے اور امام بھی آہستہ آواز سے پڑھے گا۔[2]

ایصالِ ثواب اور اس کے لیے ختم کے اجتماعات

ایصالِ ثواب اور دعا بہت اچھا کام ہے، ہر آدمی کو چاہیے کہ اپنے رشتہ داروں کو ایصالِ ثواب کرتا رہے اس میں ان کے لیے بھی فائدہ ہے اور ایصالِ ثواب کرنے والے کے لیے بھی، لیکن دین کا ہر کام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے طریقے کے موافق کریں گے تو وہ عمل دین کہلائے گا، اس پر اجر و ثواب ملے گا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے طریقے کے خلاف کریں گے تو اس پر پکڑ ہوگی، لہٰذا یہ بات یاد رکھنی چاہیے ایصالِ ثواب کے لیے اجتماع یا خاص تاریخ کی کوئی قید شریعت نے نہیں لگائی، ہر شخص جب اور جہاں چاہے کسی بھی عبادت کا ثواب مردہ یا زندہ کو پہنچا سکتا ہے اور دعا کر سکتا ہے۔ آج کل عموماً جو ہو رہا ہے کہ قبرستان سے واپسی پر یا اسی دن یا تیسرے دن جمع ہو کر قرآن کریم یا آیاتِ کریمہ یا کلمۂ طیبہ کا ختم کرتے ہیں جس کے لیے اب تو باقاعدہ اخبارات میں بھی اشتہار دیئے جاتے ہیں، پھر اجتماعی ایصالِ ثواب اور دعا کے بعد حاضرین کو کھانا کھلایا جاتا ہے، ایسا کرنا خلافِ سنت ہے:

---

[1] تفصیل کے لیے خیر الفتاویٰ: ۳ / ۲۰۷، ملاحظہ فرمائیں۔

[2] بہشتی زیور حصہ یازدہم، جنازہ کی نماز کے مسائل: ۹۴۴

۱ اس لیے کہ اس طرح جمع ہو کر ختم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔

۲ اس میں جو کھانا کھلایا جاتا ہے اس میں عموماً چھوٹے یتیم بچوں کا مال شامل ہوتا ہے اور وہ اپنا حق اگر بخشنا بھی چاہیں تو نہیں بخش سکتے، اس لیے اس کا کھانا قرآن کریم کی رو سے اپنے پیٹ میں جہنم کے انگارے بھرنا ہے۔

۳ اس میں مزید خرابیاں یہ ہیں کہ دوست رشتہ دار تو عموماً شکایت سے بچنے کے لیے آتے ہیں، ایصالِ ثواب ہرگز مقصود نہیں ہوتا، حتیٰ کہ اگر کوئی عزیز اپنے گھر میں بیٹھ کر پورا قرآن پاک پڑھ کر بخش دے تو اہلِ میت ہرگز راضی نہیں ہوتے اور نہ آنے کی شکایت باقی رہتی ہے اور یہاں آ کر تھوڑی دیر بیٹھ کر کوئی حیلہ بہانہ کر کے چلا جائے تو شکایت سے بچ جاتا ہے۔

۴ اس طرح ان میں سے بہت سوں کو تو صحیح قرآن پڑھنا بھی نہیں آتا، مگر صرف ناراضگی سے بچنے کے لیے پڑھتے ہیں، جو عمل ایسے لغو مقاصد کے لیے ہو اس کا کچھ ثواب نہیں ملتا۔ جب پڑھنے والے ہی کو ثواب نہ ملا تو مردے کو کیا بخشے گا۔

۵ سب سے اہم بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یا کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی کے مرنے پر نہ جمع ہو کر قرآن خوانی کی، نہ انتقال کے تین دن، دس دن یا چالیس دن بعد لوگوں کو بلا کر کھانا کھلایا، اگر یہ کام ضروری اور ثواب کا ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اسے ضرور کرتے، مگر پورے ذخیرہ احادیث میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی کہ کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا یا شہید ہوئے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع ہو کر قرآن خوانی کی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح دین پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور خلافِ سنت چیزوں سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین۔

لہٰذا آپ یہ وصیت لکھ کر جائیں کہ میرے انتقال کے بعد کوئی اجتماع نہ ہو، رشتہ داروں کو دیگیں وغیرہ پکا کر کھانا نہ کھلایا جائے۔[1]

شہادت کی اور مدینہ میں موت، مانگنے کی دعا

صدقِ دل اور سچے شوق سے یہ دعا کیا کرے:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ فِيْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ.[2]

ترجمہ: "اے اللہ! مجھے اپنے راستہ میں شہادت نصیب فرما اور مجھے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر (مدینہ) میں موت دے۔"

فائدہ: حدیث شریف میں آیا ہے:

جو شخص صدقِ دل سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے کی دعا مانگے گا وہ اگرچہ بستر پر مرے، اللہ تعالیٰ اس کو شہیدوں کے درجوں پر پہنچا دے گا۔[3]

جو شخص صدقِ دل سے شہادت کا طلب گار ہوگا اس کو شہادت کا درجہ دے دیا جائے گا (اگرچہ بظاہر شہادت میسر نہ آئے)۔[4]

---

[1] ہر مسلمان کے لیے موت سے پہلے وصیت لکھ کر رکھنا مستحب اور پسندیدہ عمل ہے۔ وصیت لکھنے کی فضیلت واہمیت، وصیت کے دیگر ضروری احکام اور وصیت لکھنے کے مختلف فارم جاننے کے لیے مکتبہ بیت العلم کی کتاب "وصیت لکھیے" کا مطالعہ کیجیے اور عمل کی کوشش کیجیے۔

[2] صحیح البخاری، فضائل المدینہ، باب، الرقم: ۱۸۹

[3] جامع الترمذی، فضائل الجهاد، باب ما جاء فیمن سأل الشهادة، الرقم: ۱۶۵۳

[4] جامع الترمذی، فضائل الجهاد، باب ما جاء فیمن سأل الشهادة، الرقم: ۱۶۵۴

رسول اللہ ﷺ کی شفاعت حاصل کے لیے دو دعائیں

❶ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جو شخص درود شریف پڑھے اور اس کے بعد یہ (درجِ ذیل) دُعا مانگے اس کے لیے میری شفاعت واجب ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔ [1]

ترجمہ: "اے اللہ! سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایسے مقام پر پہنچا جو تیرے نزدیک مقرب ہو۔"

❷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس صدقہ و خیرات کرنے کے لیے مال نہ ہو اس کو چاہیے کہ اپنی دعا میں (درجِ ذیل) یہ درود شریف پڑھے، وہ اس کے لیے صدقہ و خیرات میں بہترین قائم مقام ہوگا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ۔ [2]

ترجمہ: "یا اللہ! رحمت بھیجیے اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور رحمت بھیجیے تمام ایمان والے مردوں اور عورتوں پر اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں پر۔"

---

[1] مسند احمد، حدیث رویفع بن ثابت الانصاری، الرقم: ۱۷۱۱۶

[2] صحیح ابن حبان، الرقائق، باب الادعیة، الرقم: ۹۰۰

مجلس سے اٹھنے کی تین دعائیں

1 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مجلس سے اٹھتے وقت اس دعا کو مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا.[1]

تَرجَمہ: "اے اللہ! تو ہمیں اپنا ایسا خوف عطا فرما جو ہمارے درمیان اور تیری نافرمانیوں کے درمیان حائل ہو جائے اور ایسی طاعت عنایت فرما جو ہمیں تیری جنت میں پہنچادے اور ایسا یقین مرحمت فرما جس سے

[1] جامع الترمذی، الدعوات، باب، الرقم: ۳۵۰۲

ہمارے دنیاوی مصائب ہمارے لیے آسان ہوجائیں اور ہمارے کانوں، آنکھوں اور قوتوں سے ہمیں فائدہ پہنچا جب تک ہم زندہ رہیں اور اس نفع اور فائدہ کو ہمارا وارث بنا اور جو ہم پر ظلم کرے اس سے ہمارا بدلہ لے اور ہمارے دشمنوں پر ہماری مدد فرما اور ہمارے دین میں ہماری مصیبت مت ڈال (دینی آزمائش میں ہمیں مت ڈال) اور دنیا کو ہمارے بڑے غم کی چیز مت بنا اور نہ اس کو علم کی منزلِ مقصود بنا اور نہ ایسے شخص کو ہمارے اوپر مسلط فرما جو ہمارے حال پر رحم نہ کرے۔"

۲ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مجلس میں شریک ہو اور وہاں بے جا باتیں بکثرت کیں اور پھر اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ دعا مانگی:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ.

ترجمہ: "اے اللہ! تو پاک ہے اور میں تیری حمد بیان کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔"

تو اس کے وہ تمام گناہ جو اس مجلس میں ہوئے بخش دیے جاتے ہیں۔[۱]

مجالس میں عموماً فضول باتیں، بے کار تذکرے ہو ہی جاتے ہیں، کتنی مختصر دعا ہے، اگر کوئی شخص اس دعا کو مانگ لے تو مجلس کے وبال سے خلاصی پا سکتا ہے۔ حق تعالیٰ شانہ نے کیسی کیسی رحمتیں نازل فرمائی ہیں، اگر ہم ہی فائدہ نہ اٹھائیں تو ہماری بدنصیبی ہوگی۔

---

[۱] جامع الترمذی، الدعوات، باب مایقول اذا قام من مجلسه، الرقم: ۳۴۳۳

واضح رہے کہ یہ اس صورت میں ہے کہ حقوق العباد ضائع نہ کیے ہوں۔ مثلاً غیبت یا چغلی یا کسی کو گالی وغیرہ نہ دی ہو، ورنہ اس کے لیے ضروری ہے کہ صاحب حق سے معافی مانگے اور اگر اس کو خبر نہیں تو پھر اس کے لیے اتنا زیادہ استغفار کرے کہ دل گواہی دے کہ اس کے بارے میں جو کچھ کہا تھا اس کی تلافی ہوگئی۔

اسی طرح بعض اوقات اپنی غلط فہمی یا نادانی کی وجہ سے ایذائے مسلم میں مبتلا ہوجاتے ہیں، مثلاً: کسی کے دروازے کے سامنے گاڑی کھڑی کردینا، یا غلط طریقے سے گاڑی پارکنگ کرنا جس سے آنے جانے والوں کو تکلیف ہو۔ ان گناہوں سے بچنا بھی بہت ضروری ہے کیوں کہ جس طرح غیبت صاحبِ حق کے معاف کیے بغیر معاف نہ ہوگی، اسی طرح کسی مسلمان کو ایذاء دینا بھی اس کے معاف کیے بغیر معاف نہ ہوگا۔

③ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ قیامت کے دن اسے بھرپور پیمانے سے اجر ملے، اسے چاہیے کہ وہ اپنی ہر مجلس کے آخر میں یہ پڑھا کرے:

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٨٠﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٨١﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨٢﴾ [1]

تَرجَمہ: ”تمھارا پروردگار، عزت کا مالک، اُن سب باتوں سے پاک ہے جو یہ لوگ بناتے ہیں! ﴿۱۸۰﴾ اور سلام ہو پیغمبروں پر ﴿۱۸۱﴾ اور تمام تر تعریف اللہ کی ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔ ﴿۱۸۲﴾“

---

[1] معارف القرآن: ۷/ ۴۸۹، سورۃ الصافات: ۱۸۰-۱۸۲

حضرت مولانا یوسف کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا

یہاں یہ دعا اس لیے ذکر کی جارہی ہے کہ ہم سب کو دعا مانگنا آئے، یہ ایک داعی کبیر بزرگ کی دعا ہے جس کے ذریعے ہم مانگنا سیکھ سکتے ہیں، تعلق مع اللہ میں اضافہ پیدا کرسکتے ہیں اور دعوت کے کام کی حقیقت واہمیت سمجھ سکتے ہیں۔

اے اللہ! ہمارے گناہوں کو معاف فرما، یا اللہ! ہماری لغزشوں کو معاف فرما، اے اللہ! ہم قصوروار ہیں، ہم خطا کار ہیں، ہم گناہ گار ہیں، ہم مجرم ہیں، ہماری ساری زندگی خواہشات کی اتباع میں گزر گئی۔ اے اللہ! ہم دنیا کو سامنے رکھ کر اس سے متاثر ہوئے اور اسی کے یقین میں جذب ہو گئے اور اسی کے طالب بن گئے اور اسی کے اندر اپنی ساری صلاحیتوں کو ہم نے ضائع کردیا، اے اللہ! ہماری محنت کے بگڑ جانے کے اس جرمِ عظیم کو معاف فرما، جس جرمِ عظیم سے ہزاروں خرابیاں ہم میں پیدا ہوگئیں اور ہزاروں ہمارے اندر کی دولتیں لٹیں، اے اللہ! اس محنت کا بدلنا یہ ہمارا جرمِ عظیم ہے، ساری امت کے اس جرمِ عظیم کو معاف فرما، محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس محنت پر ڈال کر گئے اُس محنت کو چھوڑ کر ان محنتوں میں الجھ گئے جن محنتوں سے نکال کر وہ گئے تھے، اے اللہ! اس محنت کا بدلنا یہ ہمارا سب سے بڑا جرم ہے، اس کو خصوصیت کے ساتھ معاف فرما اور اس محنت کو چھوڑ دینے کی بنا پر جتنے جرائم میں ہم مبتلا ہوئے ایک ایک جرم کو اپنے کرم سے معاف فرما اور ایک ایک عصیان کو معاف فرما، ایک ایک گناہ کو معاف فرما۔

اے اللہ! کمائیوں کی لائن کی ہماری عصیان اور خرچ کی لائن کی ہماری عصیان اور معاشرت کی لائن کی ہماری عصیان، اے اللہ! ہر لائن میں ہم عصیان کے سمندر میں ڈوبے ہوئے ہیں، اے اللہ! نکلنے کی ہمارے لیے کوئی صورت نہیں، ڈوبا ہوا خود کہاں نکل سکتا ہے، جو ڈوبا نہیں ہے وہی نکال سکتا ہے، اے اللہ! ہم سب ڈوبے ہوئے ہیں اور تو ہی نکالنے والا ہے۔

اے اللہ! عصیان کے دریاؤں میں سے ہم کو نکال لے، اپنے فضل سے نکال دے، اپنے کرم سے نکال دے، اے کریم! نافرمانیوں کے دریاؤں میں سے اپنے کرم سے نکال دے، اے اللہ! اپنی رحمت کی رسی ڈال اور ہمیں کھینچ لے اور ہمیں عصیان کے دریاؤں میں سے نکال دے اور ہمیں طاعت کی سڑکوں پر ڈال دے۔

اے اللہ! ہمیں قربانیوں کی پہاڑیوں کی چوٹیوں پر پہنچا دے، اے اللہ! ہمیں دین کی محنت کے لیے قبول فرما، ہم سب کو دین کی محنت کے لیے قبول فرما اور اے اللہ! سو فیصد امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دین کی محنت کے لیے قبول فرمالے، علم کی محنت کے لیے، ایمان کی محنت کے لیے، عبادت کی محنت کے لیے، ذکر کی محنت کے لیے، اخلاق کی محنت کے لیے، حج کی محنت کے لیے، روزوں کی محنت کے لیے، زکوٰۃ کی محنت کے لیے ان سارے فرائض وعبادات کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے طریقہ پر آجانے کے لیے ہم سب کو اس کی پوری پوری توفیق ومحنت نصیب فرمادے، اے اللہ! اے اللہ! ہماری زندگی کے شعبوں کی بداعمالیوں کو بھی دور فرما، کمائی کی بدعملیوں کو دور فرما اور کمائی کے اعمالِ صالحہ کو گھریلو زندگیوں میں زندہ فرما، معاشرت کی بدعملیوں کو ختم فرما، اے اللہ! عدل وانصاف والے اعمال کو ہماری معاشرت میں زندہ فرما۔

اے اللہ! ہمیں نیک اعمال سے آراستہ فرمادے اور برے اعمال سے ہم کو نکال دے، اے اللہ! جس قسم کے زمانے میں تو نے اس تبلیغ کے ذریعہ اس کلمہ ونماز پر محنت کی صورت پیدا فرمادی اور ہمارے تمام دوستوں کو اس پر جمع ہونے کی اور کہنے سننے کی اور اپنی راہ میں نکلنے کی توفیق دی، اے اللہ! جب تو نے اپنا کرم فرما کر اس کام کے کہنے سننے کا رخ پیدا فرمادیا اور اس کام کی نقل وحرکت کا رخ پیدا فرمادیا۔

اے کریم! اپنے کرم سے سب کو قبول فرمالے اور ان سب کی ایسی تربیت فرما کہ یہ نقل وحرکت تجھے پسند آجائے، تو ہی اپنے کرم سے اس ترتیب کی اور نقل وحرکت کی تربیت فرما، تو ہی مربی ہے! تو ہی تربیت کرنے والا ہے، تو ہی تزکیہ کرنے والا ہے اور تو ہی پاک صاف کرنے والا ہے، اے اللہ! اس نقل وحرکت کو قبول فرما، اے اللہ! اس نقل وحرکت کو قبول فرما، اے اللہ! اس نقل وحرکت کو قبول فرما، (انتہائی رقت کے ساتھ) اے اللہ! ان کو اخلاص نصیب فرما۔

اے اللہ! ان کو اخلاص نصیب فرما، اے اللہ! ہم سب کو اخلاص نصیب فرما، اے اللہ! ہم سب کو اپنی قدرت پر یقین نصیب فرما، ہم سب کو یقین نصیب فرما، ہم سب کو اپنے وعدوں پر یقین نصیب فرما، یا اللہ! ہمارے عقیدوں کو درست فرمادے اور اس محنت کے لیے ہمارے اندر وہ جذبات پیدا فرمادے، اے اللہ! جن قربانیوں سے یہ منی کے گندے قطرے کا بنا ہوا انسان تیرا دوست بن جاتا ہے اور جن قربانیوں سے تیرا محبوب بن جاتا ہے، اے اللہ! ان قربانیوں کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا فرمادے، اے اللہ! جس کرم سے تو نے یہ کام اٹھایا اب اس کام کو تکمیل تک پہنچادے۔ اس کام میں لگنے والوں میں دنیا کی رغبت ان کے دلوں سے نکال دے، ملک و مال کی رغبت ان کے دلوں سے نکال دے، دنیا کے نقشے کے بارے میں بے رغبتی ان کے دلوں میں

پیدا فرمادے، موت کی حقیقت ان کو عطا فرما، قناعت کی دولت ان کو نصیب فرما، اے اللہ! صبر و اخلاص اور مجاہدے کی طاقت ان کو نصیب فرما۔

اے اللہ! جس مجاہدے پر انسان اندر سے تیرے انوارات سے جگمگا جاتا ہے اور ان اعلیٰ مجاہدوں پر اے اللہ! ترقیات کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اخلاق کی چوٹیوں پر انسان پہنچ جاتا ہے۔ اے اللہ! وہ مجاہدے کی دولت ہم سب کو نصیب فرما، اے اللہ! جس طرح تو نے یہ کام اٹھایا ہے، اس کام کو ہدایت کی پوری دنیا میں آجانے کا اس کام کو سو فیصد ذریعہ قرار دے دے، اے اللہ! سارے انسانوں کے لیے اور سارے ملکوں کے لیے اور سارے مسلمانوں کے لیے ہدایت ملنے کا سبب اس کو قرار دے دے، سارے زمانوں، قوموں، ملکوں میں اس محنت کے پہنچنے کے لیے قبول فرمالے۔

اور یا اللہ! ہدایت عام فرما، ہمیں اور ہمارے ساتھیوں کو، ہمارے رشتہ داروں کو اور اس کام میں لگنے والوں کو ان کے متعلقین اور رشتہ داروں کو اور ان سے تعلق اور محبت رکھنے والوں کو اس ہدایت میں سے حصہ نصیب فرما جو تو مجاہدین کو ہدایت دیا کرتا ہے اور تو داعیوں کو ہدایت دیا کرتا ہے اور جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کو ہدایت نصیب فرمائی تھی اور تو نے انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اور اولیا رحمہم اللہ تعالیٰ کو ہدایت وقربانی عطا فرمائی تھی، اے اللہ! اس ہدایت سے ہم سب کو بھرپور حصہ نصیب فرما، اے اللہ! ان خالی ہاتھوں کو اپنے کرم سے بھر دے اور ان خالی دلوں کو اپنے کرم سے بھر دے، اپنے عشق سے اور اپنی محبت سے ہدایت کا فرمان ہمارے لیے فرمادے، یا اللہ! پوری امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو، اے اللہ! اے اللہ! جو انھیں ضلالت کی طرف کھینچے ان کے ہاتھوں سے انھیں چھڑا دے اور جو انھیں ہدایت کی طرف کھینچے ان کے ہاتھوں کی طرف ان کو منتقل کر دے۔

اے اللہ! اس امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہود ونصاریٰ، مشرکین وملحدین کے ہاتھوں سے چھڑا دے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیادوں پر ان کو کھڑا کر دے، اے اللہ! ان کے یقینوں کو ٹھیک کر، ان کو ہدایت نصیب فرما، ان کو ایمان کی قوت نصیب فرما، ان کو علومِ نبویہ کا استقبال نصیب فرما، اسلام کی دولت ان کے سینوں میں اتار دے اور اپنا ذکر ان کے دلوں میں نصیب فرما اور دنیا کی بے رغبتی نصیب فرما کر علم دین سیکھنے اور اس کے مطابق زندگی گزارنے کی ہدایت نصیب فرما، عام انسانوں کو ہدایت نصیب فرما، اس ملک کے بسنے والوں کو ہدایت نصیب فرما۔

اے اللہ! اس ملک کے حاکم ومحکوم کو، یہاں کی اقلیت واکثریت کو، اے اللہ! اس راستے کی ہدایت نصیب فرما، اے اللہ! درندوں کی اور اژدھوں کی قسم سے جتنے انسان ہیں اور جن کو تجھے انسانیت سے نوازنا ہی نہیں، اے اللہ! ایسے ایسوں کو چن چن کر ہلاک فرما، ایسوں کی زمینوں کو ان کے لیے پھاڑ دے، ایسوں کے مکانوں کو ان پر توڑ دے، ایسوں سے نعمتوں کو اپنی چھین لے، ایسی عبرتناک سزائیں عطا فرما کہ دنیا دیکھ لے کہ جو اپنی انسانیت کو بگاڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی صورتوں کو اس طرح بدلتا ہے، اے اللہ! ظالم ترین مفسد ترین انسانوں کو چن چن کر ہلاک فرما، جن ناکوں کی ہدایت سے قوموں اور ملکوں میں ہدایت آجائے ان کو ہدایت نصیب فرما اور جن ناکوں کی اے اللہ! ہلاکت سے قوموں اور ملکوں کی ضلالت وفساد ختم ہو جائیں اے اللہ! ان کو چن چن کر ہلاک فرما دے، اے اللہ! لوٹ وکھسوٹ کے ماحول کو ختم کر، ظلم وستم کے ماحول کو ختم کر، عدل وانصاف کے ماحول کو قائم کر، علم وذکر کے ماحول کو قائم کر، خدمتِ خلق کے ماحول کو قائم کر، تعاون وہمدردی اور محبت کے ماحول کو قائم کر دے۔

اے اللہ! ہماری دعاؤں کو اپنے فضل وکرم سے قبول فرما، ہمارے مقروضوں کے قرضوں کی ادائیگی فرما، ہمارے محتاجوں کی حاجتوں کو پورا فرما، ہمارے بیماروں کو تندرستی عطا فرما، جو آنکھ کے بیمار ہیں ان کی آنکھ کو شفا عطا فرما، اے اللہ! جو معدے کے بیمار ہیں ان کو معدے کی شفا عطا فرما اور بقیہ جتنے آدمیوں نے اس جلسہ میں ہم سے دعاؤں کے لیے کہا یا آج تک اس سے پہلے ہم سے دعاؤں کو کہا یا آیندہ ہم سے وہ دعاؤں کے لیے کہیں اے اللہ! سب کی حاجتوں کو پورا فرما اور سب کی پریشانیوں کو ختم فرما۔

اے اللہ! اس جلسے کو سارے ہی انسانوں کے لیے اور سارے ہی مسلمانوں کے لیے انتہائی باعثِ خیر و برکت، باعثِ رشد و ہدایت، باعثِ لطف و رفعت اور باعثِ فلاح وفوز اپنے لطف وکرم سے فرما، ہماری دعاؤں کو اپنے فضل وکرم سے قبول فرما، ان نکلنے والوں کو اپنے کرم سے قبول فرما۔ آمین۔ [1]

علمائے عظام وطلبۂ کرام اور دین کی محنت کرنے والوں کے لیے تین دعائیں

(۱) اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا يَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ وَّاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ. [2]

---

[1] سوانح یوسفی: ۷۷۳-۷۸۳

[2] جامع الترمذی، الدعوات، باب فی العفو و العافیة، الرقم: ۳۵۹۹

ترجمہ: ”الٰہی! جو علم تو نے مجھ کو سکھایا ہے اس سے تو مجھ کو نفع بھی دینا اور وہ علم سکھانا جو مجھ کو نفع ہی نفع دے اور مجھ کو اور زیادہ علم عطا فرما، ہر حال میں تمام تعریف اللہ کے لیے ہے اور اللہ کی پناہ لیتا ہوں دوزخیوں کے حال سے۔“ [1]

۲ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ غَيْرَ ضَآلِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ سِلْمًا لِّاَوْلِيَآئِكَ وَعَدُوًّا لِّاَعْدَآئِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ اَحَبَّكَ وَنُعَادِيْ بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ. [2]

ترجمہ: ”اے اللہ! تو ہم کو بنالے دوسروں کو ہدایت کرنے والا اور خود ہدایت یافتہ نہ ایسا کہ خود بھی گمراہ ہوں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والے ہوں۔ تیرے دوستوں کے لیے صلح کل اور تیرے دشمنوں کے لیے کھلے دشمن۔ جو تجھ سے محبت رکھیں گے اس سے تیری محبت کی خاطر محبت

---

[1] قرآن وحدیث کی روشنی میں اساتذہ کرام کے لیے ہدایات، بچوں کی معیاری اور مناسب تربیت کے بہترین راہ نما اصول، تعلیم وتدریس کے آداب وشرائط، درس وتدریس کے درمیان پیدا ہونے والے مختلف اشکالات کے تسلی بخش جوابات اور بزرگانِ دین کے نصائح اور ارشادات پر مشتمل مکتبہ بیت العلم سے دو کتابیں ”مثالی استاذ“ (حصہ اول، دوم) اور ”اساتذہ کی ذمہ داریاں“ (مجالس یوسفیہ سلسلہ نمبر ❶) چھپ چکی ہیں۔ مدارس اور اسکول کے اساتذہ کرام کے لیے ان کتابوں کا مطالعہ ان شآء اللہ تعالیٰ بہت مفید رہے گا۔

[2] جامع الترمذی، الدعوات، باب منہ، الرقم: ۳۴۱۹

رکھیں اور جو (تیری مخلوق میں) تیرا مخالف ہو اس کے دشمن بن جائیں تیری دشمنی کی وجہ سے۔"

۳ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ غَلِيْظٌ فَلَيِّنِّىْ لِاَهْلِ طَاعَتِكَ بِمُوَافَقَةِ الْحَقِّ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ وَالدَّارِ الْاٰخِرَةِ.

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِىْ خَفْضَ الْجَنَاحِ وَلِيْنَ الْجَانِبِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ.[1]

ترجمہ: "اے اللہ! میں سخت دل ہوں، مجھے اپنے فرماں بردار لوگوں کے لیے حق کے موافق نرم طبیعت والا کر دیجیے اپنی رضا جوئی کی خاطر اور آخرت کے گھر کی تیاری کی خاطر اے اللہ! مجھے مؤمنین کے لیے تواضع اور نرم گوشہ عطا کر۔"

---

[1] مأخذه: العقد الفريد، الواسطة فى الخطب، ابن أبى طالب: ۹۱/۸

صبح وشام کی تیس دعائیں

انسان کی خوش نصیبی اسی میں ہے کہ وہ دن کے شروع ہونے اور ختم ہونے پر اللہ تعالیٰ کو یاد کرے۔ دن کے شروع میں اللہ تعالیٰ کو یاد کر کے مدد مانگے تاکہ سارا دن عافیت کے ساتھ گزر جائے اور شام کو اللہ تعالیٰ کو یاد کر کے اپنے گزرے ہوئے دن پر نظر ڈالے، شکر ادا کرے، توبہ استغفار کرے اور اندھیری رات کی برائیوں سے پناہ چاہے۔

کراماً کاتبین (دو فرشتے جو انسان کی نیکیاں اور برائیاں لکھنے پر مامور ہیں) کی تبدیلی کا وقت بھی صبح وشام ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ یہ وقت اللہ تعالیٰ کی یاد میں گزرے تاکہ نامہ اعمال میں انسان کا پہلا اور آخری عمل اللہ تعالیٰ کا ذکر ہی ہو۔

یہ دعائیں مستقل کتابچے کی صورت میں "صبح وشام کی دعائیں" کے نام سے ترجمہ کے ساتھ اور بغیر ترجمہ کے بڑے اور جیبی سائز میں بھی مل سکتی ہیں اسی طرح اس کا انگریزی ترجمہ بنام Authentic Mamoolat (مطبوعہ بیت العلم) شائع ہو چکا ہے۔

اب ان دعاؤں کو مانگیے:

①أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.[1]

ترجمہ: "میں اللہ کے مکمل کلمات کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔"

---

[1] صحیح مسلم، الذکر والدعاء، باب فی التعوذ من سوء القضاء، الرقم: ۷۰۸۲

❷ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ يَّوْمِ السَّوْءِ وَمِنْ لَّيْلَةِ السَّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السَّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السَّوْءِ وَمِنْ جَارِ السَّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ ۔[1]

تَرجَمہ: "اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں برے دن سے، بری رات سے اور ہر بری گھڑی سے اور برے ساتھی سے اور اپنی سکونت کے گھر کے برے پڑوسی سے۔"

❸ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ (تین مرتبہ)

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی

---

[1] المعجم الكبير، باب العين، عقبة بن عامر الجهني، الرقم:۸۱۰

يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝[۱]

ترجمہ: ”پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی (جو) سننے اور جاننے والا ہے، شیطان مردود (کے شر) سے۔“

”وہ اللہ وہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ چھپی اور کھلی ہر بات کو جاننے والا ہے۔ وہی ہے جو سب پر مہربان ہے، بہت مہربان ہے ۝ وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، جو بادشاہ ہے، تقدس کا مالک ہے، سلامتی دینے والا ہے، امن بخشنے والا ہے، سب کا نگہبان ہے، بڑے اقتدار والا ہے ہر خرابی کی اِصلاح کرنے والا ہے، بڑائی کا مالک ہے۔ پاک ہے اللہ اُس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں ۝ وہ اللہ وہی ہے جو پیدا کرنے والا ہے، وجود میں لانے والا ہے، صورت بنانا والا ہے، اُسی کے سب سے اچھے نام ہیں۔ آسمانوں اور زمین میں جتنی چیزیں ہیں، وہ اُس کی تسبیح کرتی ہیں، اور وہی ہے جو اقتدار کا بھی مالک ہے، حکمت کا بھی مالک ۝“

(پس ایسے باعظمت رب کے احکام کی بجاآوری ضروری اور نہایت ضروری ہے)۔

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ مذکورہ بالا تعوذ پڑھ کر پھر یہ آیات پڑھے تو ستر ہزار فرشتے اس کو شام تک رحمت کی دعا دیتے رہتے ہیں اور اگر اس دن میں اس کا انتقال ہو تو اسے شہادت کا درجہ ملتا ہے اور جو یہ شام کے وقت پڑھے

---

[۱] جامع الترمذی، فضائل القرآن، باب، الرقم: ۲۹۲۲

تو اس کا بھی صبح تک یہی درجہ ہے۔

④ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝[1]

ترجمہ: "لہٰذا اللہ کی تسبیح کرو اُس وقت بھی جب تمہارے پاس شام آتی ہے اور اُس وقت بھی جب تم پر صبح طلوع ہوتی ہے ⑰...... اور اُسی کی حمد ہوتی ہے آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی...... اور سورج ڈھلنے کے وقت بھی (اُس کی تسبیح کرو) اور اُس وقت بھی جب تم پر ظہر کا وقت آتا ہے ⑱ وہ جاندار کو بے جان سے نکال لاتا ہے اور بے جان کو جاندار سے نکال لیتا ہے اور وہ زمین کو اُس کے مردہ ہوجانے کے بعد زندگی بخشتا ہے اور اسی طرح تم کو (قبروں سے) نکال لیا جائے گا ⑲"

حدیث میں ہے کہ جو شخص یہ کلمات صبح کے وقت کہے، اس کے دن کی کوتاہیوں کی تلافی ہوجائے گی اور جو شخص شام کو یہ کلمات کہے اس کی رات کی کوتاہیوں کی تلافی ہوجائے گی۔

⑤ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ

[1] سنن ابی داؤد، الادب، باب مایقول اذا اصبح، الرقم: ۵۰۷۶

سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا

يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـــوْدُهٗ

حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝[1]

ترجمہ: "اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو سدا زندہ ہے، جو پوری کائنات سنبھالے ہوئے ہے؛ جس کو نہ کبھی اُونگھ لگتی ہے، نہ نیند۔ آسمانوں میں جو کچھ ہے (وہ بھی) اور زمین میں جو کچھ ہے (وہ بھی)، سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کے حضور اس کی اجازت کے بغیر کسی کی سفارش کر سکے؟ وہ سارے بندوں کے تمام آگے پیچھے کے حالات کو خوب جانتا ہے اور وہ لوگ اُس کے علم کی کوئی بات اپنے علم کے دائرے میں نہیں لا سکتے، سوائے اُس بات کے جسے وہ خود چاہے۔ اس کی کرسی نے سارے آسمانوں اور زمین کو گھیرا ہوا ہے؛ اور اِن دونوں کی نگہبانی سے اسے ذرا بھی بوجھ نہیں ہوتا، اور وہ بڑا عالی مقام، صاحبِ عظمت ہے۔"

[1] سورۃ البقرۃ: ۲۵۵

❻ حٰمٓ ۝ تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ
الۡعَلِیۡمِ ۝ غَافِرِ الذَّنۡۢبِ وَ قَابِلِ التَّوۡبِ
شَدِیۡدِ الۡعِقَابِ ذِی الطَّوۡلِ ؕ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ؕ
اِلَیۡہِ الۡمَصِیۡرُ ۝[1]

ترجمہ: "حم ۝ یہ کتاب اللہ کی طرف سے اُتاری جارہی ہے جو بڑا صاحب اقتدار، بڑے علم کا مالک ہے ۝ جو گناہ کو معاف کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا، سخت سزا دینے والا، بڑی طاقت کا مالک ہے۔ اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اُسی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے ۝"

ان آیات کی تلاوت کرنے کے بعد یوں دعا مانگیں:

یَا غَافِرَ الذَّنۡبِ اِغۡفِرۡلِیۡ ذَنۡبِیۡ.

ترجمہ: "اے گناہوں کے معاف کرنے والے! میرے گناہ معاف کردے۔"

یَا قَابِلَ التَّوۡبِ اِقۡبَلۡ تَوۡبَتِیۡ.

ترجمہ: "اے توبہ کے قبول کرنے والے! میری توبہ قبول فرما۔"

یَا شَدِیۡدَ الۡعِقَابِ اُعۡفُ عَنِّیۡ.

ترجمہ: "اے سخت عذاب والے! مجھے معاف کردیجیے۔"

[1] سورۃ المؤمن: ۱-۳

يَا ذَا الطَّوْلِ طُلْ عَلَيَّ بِخَيْرٍ.

ترجمہ: ”اے انعام واحسان کرنے والے! مجھ پر انعام فرما۔“

حدیث میں ہے کہ جو شخص ایۃُ الکرسی اور یہ تین آیتیں صبح کے وقت پڑھے شام تک اس کی حفاظت رہتی ہے اور جو شام کو پڑھے صبح تک اس کی حفاظت رہتی ہے۔[1]

⑦ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا.[2]

ترجمہ: ”میں اللہ کو رب اور اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی ماننے پر راضی ہوں۔“

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص تین تین بار صبح وشام اس کو پڑھے، اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا کہ قیامت کے دن اس کو راضی کرے۔“

⑧ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدٰىهُ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ.[3]

---

1. جامع الترمذی، فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل سورۃ البقرۃ وآیۃ الکرسی، الرقم: ۲۸۷۹
2. جامع الترمذی، الدعوات، باب ماجاء فی الدعاء اذا اصبح واذا امسی، الرقم: ۳۳۸۹
3. سنن ابی داؤد، الادب، باب مایقول اذا اصبح، الرقم: ۵۰۸٤

ترجمہ: "ہم نے اور ساری خدائی (مخلوق) نے اللہ کے لیے صبح کی جو سارے جہانوں کا رب ہے، اے اللہ! میں آپ سے آج کے دن کی بہتری آج کے دن کی فتح اور مدد اور اس دن کے نور و برکت اور ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور ان چیزوں کے شر سے جو اس میں ہے اور اس کے بعد ہوں، آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔"

شام کے اوقات یہ دعا اس طرح مانگے:

۹ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَتْحَهَا وَ نَصْرَهَا وَنُوْرَهَا وَ بَرَكَتَهَا وَ هُدٰهَا وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَ شَرِّ مَا بَعْدَهَا.[۱]

ترجمہ: "ہم نے اور ساری خدائی (مخلوق) نے اللہ کے لیے شام کی جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ اے اللہ! میں آپ سے آج رات کی بہتری اس کی فتح اور مدد اور اس رات کے نور اور اس کی برکت اور ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور اُن چیزوں کے شر سے جو اس رات میں ہے اور اس کے بعد ہوں آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔"

[۱] سنن ابی داؤد، الادب، باب مایقول اذا اصبح، الرقم: ۵۰۸۴

۱۰ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَّ اَوْسَطَهٗ نَجَاحًا وَّ اٰخِرَهٗ فَلَاحًا. يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.[1]

ترجمہ: "اے اللہ! آج کے دن کے اوّل حصے کو میرے حق میں بہتر بنادے اور اس کے درمیانی حصہ کو کام یاب اور اس کے آخری حصہ کو فلاح کا ذریعہ بنادے۔

اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے!"

۱۱ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

رَبِّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ.

[1] عمل اليوم والليلة لابن السني، باب مايقول اذا اصبح، الرقم: ٣٨

رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْٓءِ الْكِبَرِ. رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ.[1]

ترجمہ: ”ہم نے اور ساری خدائی (مخلوق) نے اللہ کے لیے صبح کی اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، بس وہی (اپنی ذات وصفات میں) یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ساری بادشاہت اسی کی ہے اور سب تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

اے میرے رب! جو کچھ اس دن میں (پیش آنے والا) ہے اور جو کچھ اس کے بعد (پیش) آئے گا، میں تجھ سے اس کی بھلائی اور بہتری مانگتا ہوں اور جو کچھ اس دن میں اور اس کے بعد (پیش آنے والا) ہے، میں اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے میرے رب! میں کاہلی سے اور سخت بڑھاپے سے آپ کی پناہ لیتا ہوں۔ اے میرے رب! میں عذابِ جہنم سے اور عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

جب شام کا وقت ہو تو ”اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ“ کے بجائے ”اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ“ اور ”هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ“ کے بجائے ”هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا“ پڑھے اور دوسری لائن میں ”هٰذَا الْيَوْمَ

[1] صحيح مسلم، الذكر والدعاء، باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم يعمل، الرقم: ٢٧٢٣

وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ‘‘ کے بجائے ’’هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا‘‘ پڑھے۔ یعنی صبح کے وقت میں شام تک کی بھلائی اور شام کے وقت میں آنے والی رات کی بھلائی اور خیر وعافیت مانگتی ہے، اسی طرح صبح کے وقت شام تک کی برائیوں سے پناہ مانگتی ہے اور شام کے وقت آنے والی رات کی برائیاں وبلاؤں سے عافیت مانگتی ہے۔

⑫ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَآئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ.[1]

تَرجَمہ: ’’اے اللہ! میں نے صبح کی اس حالت میں کہ میں تجھے اور تیرے حاملین عرش کو اور تیرے تمام فرشتوں کو اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بناتا ہوں اس بات پر کہ تو ہی اللہ ہے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو (اپنی ذات وصفات میں) یکتا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں اور اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں۔‘‘

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص اس دعا کو چار مرتبہ پڑھ لے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے آزادی نصیب فرمائیں گے۔[2]

شام کے وقت یہ دعا مانگتے ہوئے ’’اَصْبَحْتُ‘‘ کے بجائے ’’اَمْسَيْتُ‘‘ کہیں۔

---

[1] سنن ابی داؤد، الادب، باب مایقول اذا اصبح، رقم: ٥٠٧٨

[2] سنن ابی داؤد، الادب، باب مایقول اذا اصبح، الرقم: ٥٠٦٩

۱۳ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ اَصْلِحْ لِيْ شَانِيْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ.[1]

ترجمہ: ”اے سدا زندہ رہنے والے! اے سب کی ہستی قائم رکھنے والے! تیری رحمت کا واسطہ دے کے فریاد کرتا ہوں، میرے سارے معاملات کو درست فرما دے اور مجھے میرے نفس کی طرف پلک جھپکنے کے برابر بھی سپرد نہ فرما۔“

۱۴ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ.[2]

ترجمہ: ”اے اللہ! مجھے عافیت عطا فرما میرے بدن میں، اے اللہ! مجھے عافیت دے میری سماعت میں، اے اللہ! مجھے عافیت بخش میری نظر میں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“

مندرجہ بالا کلمات صبح وشام تین تین مرتبہ مانگے۔

۱۵ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ.[3]

---

[1] المستدرك للحاكم، الدعاء والتكبير: ۱/ ۷۳۹، رقم: ۲۰۵۲

[2] سنن ابی داؤد، الادب، باب مایقول اذا اصبح، الرقم: ۵۰۹۰

[3] سنن ابی داؤد، الادب، باب مایقول اذا اصبح، الرقم: ۵۰۹۰

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں کفر سے اور محتاجی سے، اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں عذابِ قبر سے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“

⑯ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ.[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں ان چیزوں کی برائی سے جن کو میں جانتا ہوں اور ان کی برائی سے جن کو میں نہیں جانتا۔“

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَ مِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ.[2]

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس عمل کے برے نتیجہ سے جو میں نے کیا ہے اور اس سے بھی جو میں نے نہیں کیا۔“

⑰ اَللّٰهُمَّ مَآ اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِّعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ.[3]

---

[1] حصن حصین: ۲۶۵

[2] صحیح مسلم، الذکر والدعاء، باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر مالم یعمل، الرقم: ۲۷۱۶

[3] سنن ابی داؤد، الادب، باب مایقول اذا اصبح، الرقم: ۵۰۷۳

ترجمہ: "اے اللہ! صبح کے وقت جو نعمت بھی مجھ کو ملی ہے، وہ سب تیری طرف سے ملی ہے تو یکتا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، اس لیے سب تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں اور سب شکر تیرے ہی واسطے ہے۔"

شام کے وقت ''اَصْبَحَ'' کی جگہ ''اَمْسٰی'' کہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو صبح کو یہ دعا مانگ لے تو اس نے آج کے دن کا شکرادا کر لیا اور جو شام کو مانگ لے تو اس نے رات کی نعمتوں کا شکر ادا کر لیا۔"

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس پر نعمتیں بہت زیادہ ہوں اور موجودہ نعمتیں ہمیشہ رہیں تو اس کو چاہیے کہ بہت زیادہ اور ہر حال میں شکر ادا کرے۔

⑱ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِیْ دِيْنِیْ وَدُنْيَایَ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ. اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ. اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْۢ بَيْنِ يَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ يَّمِيْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ.[1]

[1] سنن ابی داؤد، الادب، باب مایقول اذا اصبح، الرقم: ۵۰۷۳

ترجمہ: "یا اللہ! میں آپ سے دنیا وآخرت میں عافیت مانگتا ہوں۔
یا اللہ! میں آپ سے معافی اور عافیت (دنیا وآخرت کے مصائب سے نجات) کا سوال کرتا ہوں اپنے دین میں بھی، اپنی دنیا میں بھی، اپنے گھر والوں کے لیے بھی اور اپنے مال کے لیے بھی۔ یا اللہ! میرے (جملہ) عیوب کی پردہ پوشی فرما اور میرے خوف اور پریشانی کو امن وامان میں بدل دے۔
یا اللہ! میرے سامنے سے بھی میری حفاظت کیجیے، میرے پیچھے سے بھی، دائیں سے بھی اور بائیں سے بھی اور اوپر سے بھی۔ (کہ کوئی آفت آسمان سے بھی نہ آئے) اور میں آپ کی عظمت کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ اپنے پیر تلے (زمین کے کسی عذاب سے) ہلاک کردیا جاؤں (زلزلے سے)۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح وشام ان الفاظ سے دعا مانگا کرتے تھے اور مزید اس دعا کی اہمیت کے متعلق فرماتے ہیں:

"لَمْ يَدَعْهُ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا" اور اس مبارک دعا کا معمول آخر عمر تک رہا، یہاں تک کہ آپ دنیا سے پردہ فرما گئے۔

یہ دعا بہت ہی مبارک ہے اور اس کو صبح وشام ضرور مانگنی چاہیے:

۱۹ اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ

الشَّیْطٰنِ وَشَرَکِهٖ وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰی نَفْسِیْ سُوْٓءًا اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰی مُسْلِمٍ.

ترجمہ: "یا اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! اے کھلے اور چھپے کو جاننے والے! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اے ہر چیز کے رب اور اس کے مالک اور پروردگار! میں تیری پناہ لیتا ہوں اپنے نفس کے مکر اور شیطان کے شر اور اس کے مکر وفریب سے اور اس بات سے کہ میں خود کوئی برائی کروں یا کسی دوسرے مسلمان کو اس میں مبتلا کروں۔"

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے اللہ کے رسول! مجھے ایسی دعا بتادیجیے جو میں صبح اور شام مانگتا رہوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ (مذکورہ بالا) دعا پڑھنے کو فرمایا۔ [1]

۲۰ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ.

ترجمہ: "پاک ہے اللہ تعالیٰ اور ساری حمد وثنا اسی کے لیے ہے۔"

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص اس کلمہ کو دن میں سو مرتبہ پڑھے اس کے گناہ مٹ جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ [2]

ایک اور حدیث میں ہے کہ جو شخص صبح وشام یہ کلمہ سو مرتبہ پڑھے تو قیامت کے دن کوئی شخص اس سے بہتر (ذکر) لے کر نہیں آئے گا، سوائے اس شخص کے جو خود یہ ذکر کرتا ہو یا اس میں اضافہ کرتا ہو۔ [3]

---

[1] جامع الترمذی، الدعوات، باب، الرقم: ۳۵۲۹

[2] صحیح البخاری، الدعوات، باب فضل التسبیح، الرقم: ٦٤٠٥

[3] صحیح مسلم، الذکر والدعاء...، باب فضل التهلیل والتسبیح...، الرقم: ۲۶۹۲

اگر اسی کلمے کے بعد:

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

ترجمہ: "پاک ہے بڑی عظمت والا اللہ۔"

کا اضافہ کرلیا جائے تو اور زیادہ بہتر ہے، کیوں کہ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ یہ دونوں کلمے اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں اور میزانِ عمل میں ان کا بہت وزن ہے۔"[1]

یہ دونوں کلمات بہت ہی مختصر اور بہت ہی فضیلت والے ہیں، لہٰذا ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ فجر اور عصر کے بعد یا رات کو سونے سے پہلے اور اٹھنے کے بعد سو مرتبہ ضرور پڑھ لیں، اس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی محبت میں اضافہ ہوگا، گناہوں سے بچنا آسان ہوگا، آخرت کی محبت پیدا ہوگی۔ خوب دھیان سے اس کے معنی پر غور کرکے سو مرتبہ صبح وشام پڑھیں چند دنوں میں آپ خود ہی فائدہ محسوس کریں گے۔

۲۱ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

ترجمہ: "نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے، اکیلا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں، اسی کے لیے ہے تمام بادشاہی اور اسی کے لیے ہے تمام تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

---

[1] صحيح البخاري، التوحيد، باب قول الله تعالىٰ: ونضع الموازين القسط، الرقم: ٧٥٦٣

حدیث میں ہے کہ جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات کہے تو:

① اسے حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

② ایک حدیث میں ہے کہ شام تک اس کی حفاظت ہوگی۔

③ اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

④ اور اس کے دس گناہ معاف ہوتے ہیں۔

⑤ اور اس کے دس درجات بلند ہوتے ہیں۔

⑥ وہ شام تک شیطان کے اثرات سے محفوظ رہتا ہے۔

⑦ پورے دن ہر ناگوار اور ناپسندیدہ چیز سے محفوظ رہتا ہے۔

اور جو یہ کلمات شام کو کہے تو صبح تک اس کے لیے ایسا ہی ہوتا ہے۔[1]

اور ترمذی شریف میں ہے:

جو شخص حفاظت کے لیے ''یُحْيِ وَيُمِيْتُ'' کے اضافہ کے ساتھ مغرب کی نماز کے بعد دس مرتبہ پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے فرشتوں کی ایک جماعت بھیج دیتے ہیں جو اسلحہ کے ساتھ لیس ہوگی اور شیطان سے اس کی حفاظت کرے گی۔[2]

(۲۲) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ

[1] مأخذہ: كنز العمال، الاول، الاذكار، ما يقال بعد صلوة الصبح، الرقم: ۳۴۸۸

[2] جامع الترمذی، الدعوات، باب، الرقم: ۳۵۳۴

لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ

فَاغْفِرْ لِيْ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ.[1]

ترجمہ: "یا اللہ! آپ میرے پروردگار ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ نے مجھے پیدا کیا، میں آپ کا بندہ ہوں اور میں اپنی استطاعت کی حد تک آپ سے کیے ہوئے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، جو برائیاں میں نے کیں ان کے برے نتائج سے آپ کی پناہ کا طالب ہوں، آپ نے جو نعمتیں مجھ پر نازل فرمائیں، ان کا آپ کے حضور اعتراف کرتا ہوں اور اپنے سب گناہوں کو بھی تسلیم کرتا ہوں، پس اب آپ مجھے بخش دیں کیوں کہ آپ کے سوا گناہوں کو کوئی بخشنے والا نہیں ہے۔"

یہ سید الاستغفار ہے، یعنی اپنے گناہوں سے معافی مانگنے کے لیے جتنے الفاظ ہیں ان میں سردار کی حیثیت رکھتا ہے، لہٰذا اس دعا کو مانگتے ہوئے خوب ندامت ہو اور آنکھوں سے آنسو ٹپکیں اور دل سے معافی چاہیں کہ اے اللہ! آج تو معاف فرما ہی دے۔

استغفار کی کثرت ہر تنگی و پریشانی اور رنج وغم سے نجات کا مؤثر ترین ذریعہ ہے۔ اس کے لیے مکتبہ بیت العلم کی کتاب "استغفار کی ستر دعائیں مع ستر درود شریف" کا یومیہ یا ہفتہ میں ایک مرتبہ ضرور پڑھنے کا معمول بنالیں۔ جو اسی کتاب میں "ستر استغفار" کے عنوان کے تحت موجود ہیں، یہ کتاب اردو اور انگریزی ترجمہ کے ساتھ بنام "Seventy Duas Of Istighfar" کسی بھی معیاری مکتبہ سے خرید لیں یا ہم سے براہ راست بذریعہ ڈاک منگوالیں۔

---

[1] صحیح البخاري، الدعوات، باب افضل الاستغفار، الرقم: ٦٣٠٦

۲۳ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا.[1]

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ پاک ہے اور سب تعریفیں اسی کے لیے ہیں، سوائے اللہ تعالیٰ کی مدد کے نیکی پر آنے کی طاقت نہیں ہے، جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ ہوگیا اور جو نہ چاہا وہ نہ ہوا، میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ کے علم نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے۔“

ابوداؤد شریف میں ہے کہ ایک صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بچیوں کی خدمت کیا کرتی تھیں انھوں نے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے یہ خبر دی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ سکھایا تھا کہ صبح ان (مذکورہ بالا) الفاظ کے ساتھ دعا مانگا کرو“ بے شک جو صبح اس طرح دعا مانگے شام تک اس کی حفاظت ہوگی اور جو شام کو (ان الفاظ کے ساتھ) دعا مانگے اس کی صبح تک حفاظت کی جائے گی۔“[2]

لہٰذا عورتوں اور بچیوں کو تو یہ دعا صبح وشام خصوصاً مانگنی چاہیے۔

خصوصاً اغواء وغیرہ سے بچاؤ کے لیے ان دعاؤں کے مانگنے کا اہتمام کریں اور

---

[1] سنن ابی داؤد، الادب، باب مایقول اذا اصبح، الرقم: ۵۰۷۵

[2] سنن ابی داؤد، الادب، باب مایقول اذا اصبح، الرقم: ۵۰۷۵

اس کے ساتھ مندرجہ ذیل تدابیر بھی اختیار کریں:

① چھوٹے بچوں اور بچیوں کو اکیلے گھر سے باہر ہرگز نہ جانے دیں۔

② مدرسہ یا اسکول بھیجنے کے لیے اکیلے نیچے کھڑا نہ کریں۔

③ بازار وغیرہ میں جائیں تو بچوں کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑے رکھیں۔

④ بچوں کو سمجھائیں کہ کبھی کوئی گاڑی قریب آ کر رُکے اور کسی بہانے سے پاس بُلائے تو اس کے قریب نہ جائیں۔

⑤ کسی اجنبی سے کھانے پینے کی چیزیں ہرگز نہ لیں۔

⑳ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا طَيِّبًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا.[1]

ترجمہ: "اے اللہ! میں آپ سے ایسا علم جو نفع بخش ہو اور حلال اور صاف روزی مانگتا ہوں اور وہ عمل جو تیرے دربار میں مقبول ہو۔"

یہ دعا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز کے سلام پھیرنے کے بعد مانگا کرتے تھے۔ بہت مختصر اور بہت مبارک دعا ہے۔ طلبہ وطالبات، علما ومعلّمات اور احبابِ دعوت کو اس دعا کا فجر کے بعد معمول بنالینا چاہیے۔

㉕ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ.[2]

ترجمہ: "اے اللہ! مجھے جہنم سے نجات عطا فرما۔"

---

[1] سنن ابن ماجه، اقامة الصلاة والسنة فيها، باب مايقال بعد التسليم، الرقم: ٩٢٥

[2] سنن ابى داؤد، الادب، باب مايقول اذا اصبح، الرقم: ٥٠٧٩

حضرت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف سرگوشی فرمائی اور فرمایا: جب تو مغرب کی نماز سے فارغ ہو جائے تو سات مرتبہ یہ دعا مانگا کر، جب تو نے یہ دعا مانگ لی اور (اگر) اسی رات تیرا انتقال ہوا تو تیرے لیے آگ سے چھٹکارا لکھا جائے گا اور جب تو فجر کی نماز پڑھ لے تب بھی یہی دعا مانگا کر، اگر اس دن میں تیرا انتقال ہو گیا تو تیرے لیے جہنم سے چھٹکارا لکھ دیا جائے گا۔

۲۶ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ.

ترجمہ: ”اللہ کی پاکی اور اس کی تعریف (بیان کرتا ہوں) اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اس کی ذات کی رضا کے موافق اور اس کے عرش کے ہم وزن اور اس کے کلمات کی سیاہی کے بمقدار۔“

اُمّ المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں: ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صبح جب کہ وہ اپنے مصلے پر تھیں ان کے ہاں سے نکل کر گئے۔ پھر چاشت کے بعد لوٹے اور حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ابھی تک اسی حالت میں بیٹھی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تو ابھی تک اسی حالت پر ہے اپنی جگہ سے اٹھی نہیں؟ تو انھوں نے کہا: جی ہاں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے تجھ سے جدا ہونے کے بعد یہ (مذکورہ بالا) چار کلمات تین مرتبہ کہے، اگر ان کو ان تمام کلمات کے ساتھ جو تو نے آج کہے ہیں وزن کر دیا جائے تو وہ چار کلمات ان پر غالب ہو جائیں۔“ [1]

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

---

[1] صحيح مسلم، الذكر و الدعاء، باب التسبيح اول النهار، الرقم: ۲۷۲۶

میں تمھیں ایک ایسی چیز بتاتا ہوں جو دن رات ذکر کرنے سے بہتر ہے، وہ یہ ہے:

۲۷ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَآ اَحْصٰى كِتَابُهٗ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَآ اَحْصٰى كِتَابُهٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَآ اَحْصٰى كِتَابُهٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَآ اَحْصٰى كِتَابُهٗ.[1]

ترجمہ: "اللہ کی تسبیح ہے ان چیزوں کے شمار کے برابر جو اس نے پیدا فرمائی ہے اور اللہ کی تسبیح ہے ان چیزوں کے بھر دینے کے برابر جو اس نے پیدا فرمائی ہے اور اللہ کی تسبیح ہے ہر چیز کی تعداد کے برابر اور اللہ کی تسبیح ہے ہر چیز کے بھر دینے کے برابر اور اللہ کی تسبیح ہے ہر اس چیز کی تعداد کے برابر جسے اس کی کتاب نے شمار کیا اور اللہ کی تسبیح ہے ہر اس چیز کے بھر دینے کے برابر جسے اس کی کتاب نے شمار کیا۔

[1] حصن حصین تسبیح وتحمید کی فضیلت: ۴۱۴

اور اللہ کے لیے سب تعریف ہے ان چیزوں کے شمار کے برابر جو اس نے پیدا فرمائی ہے اور اللہ کے لیے سب تعریف ہے ان چیزوں کے بھر دینے کے برابر جو اس نے پیدا فرمائی ہیں اور اللہ کے لیے سب تعریف ہے ہر چیز کی تعداد کے برابر اور اللہ کے لیے سب تعریف ہے ہر اس چیز کی تعداد کے برابر جسے اس کی کتاب نے شمار کیا اور اللہ کے لیے سب تعریف ہے ہر اس چیز کے بھر دینے کے برابر جسے اس کی کتاب نے شمار کیا۔"

حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر صبح کو یہ درج ذیل دعا مانگتے تھے، تین مرتبہ اس کا تکرار فرماتے تھے:

۲۸ اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اِعْصِمْنِيْ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ مُصِيْبَةٍ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَآءِ وَاجْعَلْنِيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ يَّنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ.[1]

ترجمہ: "اے اللہ! چھپی اور کھلی چیزوں کے جاننے والے، آج کے دن آسمان سے جو مصیبت نازل ہو اس کے شر سے میری حفاظت فرما اور جو خیر (بھلائی) آسمان سے نازل ہو وہ مجھے عطا فرما۔"

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تم سے ایک حدیث نہ بیان کروں جو میں نے

[1] الدعاء للسیوطی: ۲/ ۹۵۸

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد مرتبہ سنی ہے، اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعدد مرتبہ سنی، اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعدد بار سنی ہے؟ میں نے کہا: ہاں، انھوں نے فرمایا: صبح وشام جو شخص اسے پڑھے گا کوئی دعا نہیں کرے گا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرمائے گا۔

راوی (سمرہ) نے کہا: میں نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی، میں نے کہا: تم کو ایک حدیث نہ سناؤں جسے میں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے متعدد مرتبہ سنی ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، (سنایئے) میں نے حدیث (مذکورہ) بیان کی۔ انھوں نے کہا:

قسم اللہ تعالیٰ کی! میرے ماں باپ قربان جائیں اللہ کے رسول پر، یہ وہ کلمات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا کیے تھے، وہ ہر دن سات مرتبہ اسے پڑھتے تھے، پھر جو بھی سوال کرتے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا فرماتے۔ وہ کلمات یہ ہیں:

۲۹ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنْتَ تَهْدِيْنِيْ وَاَنْتَ تُطْعِمُنِيْ وَاَنْتَ تَسْقِيْنِيْ وَاَنْتَ تُمِيْتُنِيْ وَاَنْتَ تُحْيِيْنِيْ.[۱]

تَرجَمہ: ”اے اللہ! آپ نے مجھے پیدا کیا اور آپ نے مجھے ہدایت دی اور آپ ہی مجھے کھلاتے ہیں اور آپ ہی مجھے پلاتے ہیں اور آپ ہی مجھے موت دیں گے اور آپ ہی مجھے (دوبارہ) زندہ کریں گے۔“

---

[۱] مجمع الزوائد، الاذکار، مایقول اذا اصبح واذا امسی، الرقم: ۱۷۰۱۵

۳۰ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَیِّئِ الْاَسْقَامِ۔[1]

ترجمہ: "اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں برص سے، جذام سے اور جنون سے اور تمام بری بیماریوں سے۔"

بری بیماریوں سے بچنے کے لیے صبح کے علاوہ ہر فرض نماز کے بعد بھی یہ دعا مانگیں۔

بڑے بڑے کاموں میں آسانی کی چار دعائیں

جو شخص ذیل کی آیت صبح و شام سات سات مرتبہ پڑھ لے تو اس کے بہت بڑے بڑے کام اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ لے لیتے ہیں اور وہ آسانی سے پورے ہوجاتے ہیں۔ خواہ جھوٹے دل سے ہی پڑھ لے۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو بندہ بھی سات مرتبہ یہ دعا پڑھے گا، چاہے وہ سچے دل سے پڑھے یا جھوٹے دل سے اللہ تعالیٰ اس کے غم اور پریشانی کو ضرور دور کردیں گے۔

۱ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝[2]

ترجمہ: "میرے لیے (تو) اللہ (حافظ و ناصر) کافی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں۔ میں نے اسی پر بھروسہ کرلیا اور وہ بڑے بھاری عرش کا مالک ہے۔"

---

[1] سنن ابی داؤد، الوتر، باب فی الاستعاذة، الرقم: ۱۵۵٤

[2] سنن ابی داؤد، الأدب، باب ما یقول اذا اصبح، الرقم: ۵۰۸۱

اسی طرح کاموں کی آسانی کے لیے حدیث میں یہ دعا بھی آئی ہے، لہٰذا ہر کام شروع کرنے سے پہلے یا صبح کے وقت یہ مذکورہ بالا آیت سات مرتبہ اور ذیل کی دعا تین مرتبہ مانگے:

۲ اَللّٰهُمَّ الْطُفْ بِيْ فِيْ تَيْسِيْرِ كُلِّ عَسِيْرٍ فَاِنَّ تَيْسِيْرَ كُلِّ عَسِيْرٍ عَلَيْكَ يَسِيْرٌ وَ اَسْئَلُكَ الْيُسْرَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ.[1]

ترجمہ: "یا اللہ! تو میرے تمام مشکل کاموں کو آسان کر دے، کیوں کہ ہر مشکل کام کا آسان کرنا تیرے لیے آسان ہے۔ میں تجھ سے تمام امور میں آسانی اور دنیا و آخرت کی معافی کا طالب ہوں۔"

کوئی کام دشوار ہو جائے (یا کوئی مشکل آن پڑی) تو ذیل کی دعا مانگے:

۳ اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا وَّاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ اِذَا شِئْتَ سَهْلًا.[2]

ترجمہ: "اے اللہ! کوئی کام بھی آسان نہیں، بجز اس کے جس کو تو آسان کر دے اور تو جب چاہے سنگلاخ زمینوں کو بھی نرم و ہموار کر دے۔"

جب کوئی نیا کام شروع کیا جائے، یا کسی نئی جگہ میں داخل ہوں تو انجام کی بہتری

---

[1] فیض القدیر، حرف الهمزة: ۲/ ۱۸۰، الرقم: ۱۵۲۷

[2] عمل الیوم واللیلة لابن السنی، باب مایقول اذا استصعب علیه امر، الرقم: ۳۵۳

کے لیے یہ دعا قرآن کریم نے سکھلائی ہے:

❷ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا ؀[1]

ترجمہ: "اے میرے پروردگار! مجھے سچائی کے ساتھ داخل کیجیے اور سچائی کے ساتھ نکالیے اور میرے لیے خاص اپنے پاس سے مدد کرنے والی طاقت عطا فرمائیے۔"

ہجرتِ مدینہ کے وقت حق تعالیٰ شانہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دعا کی تلقین فرمائی کہ مکہ سے نکلنا اور پھر مدینہ پہنچنا، دونوں خیر وخوبی اور عافیت کے ساتھ ہوں۔

اسی دعا کا ثمرہ تھا کہ ہجرت کے وقت تعاقب کرنے والے کفار کی زد سے اللہ تعالیٰ نے ہر قدم پر بچایا اور مدینہ طیبہ کو ظاہراً و باطناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور سب مسلمانوں کے لیے سازگار بنادیا، اسی لیے بعض علما نے یہ فرمایا:

"یہ دعا ہر مسلمان کو اپنے تمام مقاصد کے شروع میں یاد رکھنی چاہیے۔"[2]

جن میاں بیوی کے درمیان یا ملازم یا ملازمہ کے درمیان ناچاقی ہو تو گھر میں یا دکان میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا ضرور مانگ کر جائیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی ناچاقی دور ہوگی۔ اسی طرح گھر سے نکلنے سے پہلے اور گھر میں داخل ہونے کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا بھی اس مقصد کے لیے بہت ہی مفید ہے۔ بیوی کو بھی چاہیے کہ میکے سے جب سسرال آئے تو یہ دعا ضرور مانگ لے۔

---

[1] جامع الترمذي، تفسير القرآن، سورة الاسراء: ۸۰، الرقم: ۳۱۳۹

[2] معارف القرآن: ۵/ ۵۲۱

دین و دنیا کی درستی کے لیے دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا و آخرت کی درستی اور اصلاح کے لیے اس دعا کو مانگا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْٓ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ۔[1]

ترجمہ: "اے اللہ! تو میرے اس دین کی اصلاح فرما جو میرے کام کی حفاظت کرنے والا ہے اور میری دنیا کی اصلاح فرمادے، جس میں میری روزی ہے اور میری آخرت کو ٹھیک کردے جہاں مجھے دوبارہ جانا ہے اور میری زندگی کو میری ہر ایک بھلائی کی زیادتی کا سبب بنادے اور موت کو ہر ایک برائی سے راحت کا سبب بنادے۔"

غور کیجیے! کہ کتنی پیاری دعا ہے، قربان جایئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ امت کو کیسی دعا سکھلا کر گئے کہ اس میں دین و دنیا دونوں کی اصلاح، آخرت کی بہتری،

---

[1] صحیح مسلم، الذکر والدعاء، باب فی الادعیۃ، الرقم: ۲۷۲۰

زندگی بھلائیوں میں گزارنے کی اور موت کو سبب راحت بنانے کی، ان تمام چیزوں کی دعا مانگنا سکھلا گئے جو ہر مسلمان مرد وعورت، بچے اور بوڑھے کی ضرورت ہے۔ خود بھی اس دعا کو مانگیں اور ہر مسلمان کو سکھائیں، جتنوں کو آپ یہ دعا سکھلائیں گے ان سب کا اجر آپ کو ملے گا۔

تواضع وانکساری کے حصول کے لیے دعا

تواضع، عاجزی اور انکساری یہ سب بہت ہی بڑی نعمتیں ہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرماتے ہیں۔[1] ہم سب یہ فیصلہ کرلیں کہ "میں" کچھ بھی نہیں ہوں، میری حیثیت، میرا درجہ کچھ بھی نہیں، میں عاجز، کم زور مخلوق ہوں، ایک ابلتے ہوئے بلبلے کی طرح ہوں، جب میرے جسم سے اللہ تعالیٰ کا ایک حکم (روح) نکل جائے تو میری لاش پڑی ہوئی رہ جائے اور پھر میں کچھ بھی نہ کرسکوں گا۔

لہٰذا اتنے کم زور انسان کو کبر، غرور اور فخر کسی حال میں بھی زیب نہیں دیتا اور تواضع اور عاجزی ہی اس کو زیب دیتی ہے۔ اس لیے حدیثِ مبارکہ میں اسی تواضع کے لیے دعا مانگنا سکھایا گیا ہے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ فِيْ عَيْنِيْ صَغِيْرًا وَّفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيْرًا.[2]

ترجمہ: "اے اللہ! مجھے اپنی نگاہ میں چھوٹا بنادے، ذلیل بنادے اور دوسروں کی نگاہ میں بڑا اور عزت والا بنا۔"

---

[1] شعب الایمان، فصل فی التواضع، الرقم: ۷۷۹۰

[2] مجمع الزوائد، الادعية، باب الأدعية المأثورة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم التي دعا بها وعلمها، الرقم: ۱۷۴۱۲

اسی طرح اگر کبھی کوئی تعریف کرے جس سے تکبر کا خطرہ ہو تو یہ دعا مانگیں:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَعْلَمُ بِیْ مِنْ نَفْسِیْ وَاَنَا بِنَفْسِیْ مِنَ النَّاسِ. اَللّٰھُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا یَقُوْلُوْنَ. وَاغْفِرْ لِیْ مَا لَا یَعْلَمُوْنَ. [1]

ترجمہ: "اے اللہ! آپ مجھے مجھ سے زیادہ جانتے ہیں اور میں اپنے آپ کو لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں، اے اللہ! آپ میری گرفت نہ فرمایئے گا ان باتوں کی وجہ سے جو لوگ کہتے ہیں اور میرے ان گناہوں کو معاف فرما دیجیے جو لوگوں کو معلوم نہیں۔"

یہ تکبر ہی تھا جس نے شیطان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور کر دیا اور یہ تکبر ہی ہے جو کئی گناہوں کا ذریعہ بنتا ہے، رشتی داروں سے بدسلوکی، ماتحتوں پر ظلم، ایذائے مسلم نہ جانے کتنے گناہِ کبیرہ اس کی وجہ سے ہوتے ہیں، اس لیے اس بیماری سے خوب پناہ مانگنی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ نے ہم کو جتنا بھی بڑا عہدہ دیا ہو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے آپ کو چھوٹا ہی سمجھیں۔ اگر ہم نے اپنے آپ کو چھوٹا سمجھ لیا تو بہت سے جھگڑے ختم ہو جائیں، آج بڑا بھائی چھوٹے بھائی سے اس لیے جھگڑا کرتا ہے کہ میں بڑا ہوں، میری بات مانو، حالاں کہ اگر چھوٹے بھائی نے بات مان لی تو بڑے بھائی کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ مالک! آپ کا کرم ہے کہ آپ نے چھوٹے بھائی کے دل میں میری محبت ڈال دی اور اس نے میری بات مان لی ورنہ میں کیا اور میری حیثیت کیا اور اگر آپ کی بات نہیں مانی تو سوچے کہ کوئی بات نہیں وہ عاقل بالغ ہے، میں فرعون تو نہیں ہوں کہ میں اپنی بات زور و قوت سے منواؤں۔

---

[1] شعب الایمان للبیھقی، الرابع والثلاثون من شعب الایمان وھو باب فی حفظ اللسان، الرقم: ٤٨٧٥

عورتیں بھی یہی سمجھ لیں کہ میں ساس ہوتے ہوئے، نند ہوتے ہوئے بھی ایک چھوٹی اور کم زور مخلوق ہوں۔ اگر بیٹے کی ساس نے میرے گمان کے موافق میرا خیال نہیں رکھا یا کسی نے خبر دی کہ بہو نے آپ کی غیبت کی ہے چاہے وہ خبر سچ بھی ہو تو بھی یہ سوچے کہ میں ایک کم زور مخلوق ہوں، میں یہاں بدلہ نہیں لوں گی، وغیرہ وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ میری بہو کو ہدایت عطا فرمائے، اس طرح تواضع والی ساس دعائیں دے دیں تو اِنْ شَآءَ اللہُ تَعَالٰی گھروں کے جھگڑے ختم ہو جائیں۔

اسی طرح شوہر دنیوی امور میں تواضع اختیار کرلے تو معمولی معمولی باتوں پر شیطان کو گھر میں جھگڑا کروانے کا موقع نہ ملے۔ شوہر اپنے آپ کو یہ نہ سمجھے کہ بیوی میری خریدی ہوئی باندی ہے، یا اپنے پہلو میں دل نہ رکھنے والی ایک مخلوق ہے یا ایک غیر جان دار چیز ہے۔ جس طرح میں چلانا چاہوں اسی طرح چلے، بل کہ یہ سمجھے کہ اگر سو میں سے چالیس باتیں نہیں مانیں تو ساٹھ مان لیں، یہ بھی مالک کا کرم ہے اور نہیں مانی تو کوئی بات نہیں کہ اس میں میری ہی اصلاح ہوگی کہ میرا نفس فرعون نہ بن جائے۔

اسی طرح ہر آدمی اپنے ملازم سے بھی یہ امید نہ رکھے کہ سو فیصد میری بات مانے گا، اگر ملازم نے، پڑوسی نے، چھوٹے بھائی نے، شاگرد کے والد نے تیز لہجے میں جواب دے دیا اور اس طرح کبھی ہو ہی جاتا ہے تو اس پر صبر کرلے، ناراض نہ ہو جائے، اپنی شان کو بیچ میں نہ لائے بہر حال تواضع کے لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ یہ دعا مانگتا رہے:

اِلَيْكَ رَبِّ فَحَبِّبْنِیْ وَفِیْ نَفْسِیْ لَكَ رَبِّ فَذَلِّلْنِیْ وَفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ فَعَظِّمْنِیْ وَ

مِنْ سَيِّئِ الْاَخْلَاقِ فَجَنِّبْنِيْ.[1]

ترجمہ: "اے میرے رب! تو مجھے اپنی بارگاہ میں پسند فرمالے، اے میرے رب! تو اپنے لیے مجھ کو میری نظروں میں ذلیل رکھ اور دوسروں کی نظروں میں عزت والا کر دے اور برے اخلاق سے مجھے محفوظ رکھ۔"

جس وقت تواضع کے تقاضے پر عمل کا وقت آئے تو ہمت سے کام لے اور نفس و شیطان کو یہ موقع نہ دیں کہ وہ زبان سے یہ کہلوا دیں کہ تم نے مجھے کیا سمجھ رکھا ہے؟ بعد میں نمٹ لوں گا...... تم ہو کیا چیز......؟ میں نے تمھارے ساتھ کتنے احسانات کیے ہیں...... وغیرہ وغیرہ سے بچیں۔[2]

کسی کے ایسے بول پر جس سے آپ کو تکلیف پہنچی یا آپ کی حیثیت کا خیال نہیں رکھا گیا غصے میں نہ آئیں، بل کہ معاف کر دیں اور یہ سوچیں کہ میرے نہ بولنے پر یا معافی مانگنے پر دو مسلمانوں میں جھگڑا ختم ہو جائے گا یا بڑھے گا نہیں تو لاکھوں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں مجھ پر اور سارے مسلمانوں کی طرف متوجہ ہوں گی۔ اس لیے کہ دو مسلمانوں میں جھگڑا اللہ تعالیٰ کو بہت ہی ناپسندیدہ ہے اور میرے تواضع اختیار کرنے سے میرے گلہ شکوہ نہ کرنے سے اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہو جائیں تو یہ دنیا و آخرت کے لیے اور میری آنے والی نسلوں کے لیے سعادت ہے۔

---

[1] کنز العمال، اوّل، الاذکار، الادعیۃ المطلقۃ، الرقم: ۵۰۸۴

[2] اپنی بات چیت کے ذریعے مخاطب کا دل جیتنے کے لیے، اپنے خیالات کو مخاطب کے دل میں اچھی طرح اتارنے کا سلیقہ سیکھنے کے لیے، اپنی گفتگو کو پاکیزہ بنانے کے لیے اور گفتگو سننے کا گر سیکھنے کے لیے مکتبہ بیت العلم کی کتاب "گفتگو سے دل جیتیے" پڑھیے، اپنی بات چیت کو سنت میں ڈھالیے اور اپنی دنیا کو جنت کا عملی نمونہ بنالیجیے۔

بیماری دور کرنے کے لیے دعائیں

انسان کے ساتھ دکھ، سکھ، بیماری، تندرستی وغیرہ کے مختلف حالات پیش آتے رہتے ہیں۔ جس میں اللہ رب العزت کی طرف سے بے شمار مصلحتیں ہوتی ہیں۔

انسان میں عاجزی پیدا ہوتی ہے، غلطیوں اور گناہوں کا کفارہ ہوتا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے کی توفیق ہوتی رہتی ہے۔ بعض اوقات آدمی اپنے اعمال سے ان درجات تک نہیں پہنچ سکتا جہاں کسی تکلیف پر صبر کرنے کی وجہ سے پہنچ جاتا ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ بیماری کی حالت میں صبر کو اپنا شعار بنایا جائے۔

ہمارے پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی حالت پیش آنے کی صورت میں ہمیں وہ اعمال بتائے ہیں جن کو اختیار کرنے سے زحمت بھی رحمت بن جاتی ہے اور ان سنتوں پر عمل کرنے کا اجر وثواب الگ ملتا ہے۔

لہٰذا کسی بھی مسلمان پر کبھی ایسی حالت ہو تو جہاں وہ ایک طرف دعائیں کرنے کا اہتمام کرے اور معتدل طریقہ پر علاج کروائے، وہاں وہ حسب ذیل مسنون اعمال کا بھی ضرور اہتمام کرے۔

۱. چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے سچی توبہ کرے۔

۲. دن رات جن سے رابطہ رہتا ہے (میل جول والے) ان سے کہا سنا معاف کرائے، خصوصاً اپنے ماتحتوں (بیوی بچوں، ملازموں، شاگردوں) وغیرہ یا

جن سے کاروباری معاملات میں واسطہ پڑتا ہے، اہتمام کے ساتھ ان سے معافی مانگے۔ اسی طرح گھروں میں عورتیں ساس اور نند ہونے کی شکل میں بہو اور بھاوج سے، بہو ہے تو ساس اور نندوں سے، دیورانی، جیٹھانی سے، دل سے معافی مانگ لے کیوں کہ وظائف، دعاؤں، تعویذوں اور دواؤں سے بہت زیادہ ضروری ہے کہ جس کا دل دکھایا ہے اس سے معافی مانگ لی جائے اور اتنا خوش کر دیا جائے جتنا کہ اس کو ستایا ہے۔

اس سے اِنْ شَآءَ اللہُ تَعَالٰی بہت جلد وہ مصیبت اور بلا دور ہو جائے گی۔

۳ بلاوجہ کسی پر برا گمان باندھنے سے بہت بچیں، یعنی لمبی مدت سے بیماری چل رہی ہے یا ظاہری علاج سے فائدہ حاصل نہیں ہو رہا ہے تو کسی پر برا گمان ہرگز نہ باندھیں، مثلاً فلاں نے جادو کروادیا ہے یا بیٹی کی ساس نے جو میری بہو کا جوڑا نمونے کے طور پر منگایا تھا، پتا نہیں اس کے بعد سے جو بہو نے یہ جوڑا پہنا اس کی طبیعت صحیح نہیں چل رہی ہے اور وہ اکھڑی اکھڑی رہتی ہے۔ میرے بہو بیٹے میں اسی دن سے تو تو...... میں میں...... بھی چل رہی ہے، بل کہ اگر اس طرح کے خدشات ہوں تو "سورۃ الفلق"، "سورۃ الناس" اور دیگر مسنون دعائیں اہتمام سے مانگیں اور خود پر اور دوسروں پر بھی دم کریں۔

یاد رکھیں! "سورۃ الفلق" اور "سورۃ الناس" جادو کے اثر کو توڑنے کے لیے مجرب ہے۔

۴ مسلمان کی تو شان یہ ہونی چاہیے کہ ہر حال میں وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے والا اور اسی کی طرف رجوع کرنے والا ہو، لہٰذا بیماری کے آتے ہی دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کریں۔

یعنی پہلے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں:

اے اللہ! یہ بیماری آپ ہی کے حکم سے آئی ہے اور آپ ہی اس بیماری کو دور کرنے والے ہیں، آپ ہی شفاء عطا فرما دیجیے۔

دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں، اگر عورت عذر کی بنا پر فوری نماز نہیں پڑھ سکتی تو دل کا دھیان مکمل طور پر اللہ تعالیٰ سے باندھ لے اور استغفار کرے۔

جب بھی ڈاکٹر اور حکیم کے پاس جانا ہو تو اس سے پہلے دو رکعت نفل پڑھ کر جائے کہ ڈاکٹر اور دوا یہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم کے محتاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ چاہیں گے تو اس میں شفاء ڈال دیں گے ورنہ وہی دوا بعض اوقات کوئی نیا مرض پیدا ہونے یا موجودہ مرض بڑھنے کا سبب بن جاتی ہے۔

کئی مرتبہ دیکھا گیا کہ ایک ہی قسم کے دو مریض ایک ہی ڈاکٹر کے پاس گئے، ایک ہی دوا دونوں کو ملی، ایک کو اس سے فائدہ ہوا، دوسرے کو نہیں ہوا۔ اس لیے بچوں کو بھی اسی ایمان، یقین کی تربیت دیجیے کہ بچے بھی جب بیمار ہوں تو دل میں پہلا خیال یہ آئے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ کر بیماری دور کروانی ہے۔ مسلمان کے لیے وہ بیماری بہت مبارک ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی ذات سے تعلق بڑھے اور اس کا ایمان قوی ہو۔

۵ صدقے کا اہتمام کرے، کیوں کہ صدقہ دنیا میں بیماریوں، مصیبتوں اور بلاؤں کے دور ہونے کا اور آخرت میں بلندی درجات اور رحمتِ خداوندی کا ذریعہ ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن ہر شخص اپنے صدقے کے سایہ میں ہوگا جب تک کہ حساب کا فیصلہ نہ ہو۔[1]

---

[1] شعب الایمان، الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، الرقم: ۳۰۷۷

یعنی قیامت کے دن جب آفتاب نہایت قریب ہوگا ہر شخص پر اس کے صدقات کی مقدار سے سایہ ہوگا، جتنا زیادہ صدقہ دیا ہوگا اتنا ہی زیادہ سایہ ہوگا۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ صدقہ قبروں کی گرمی دور کرتا ہے اور ہر شخص قیامت میں اپنے صدقہ سے سایہ حاصل کرے گا[1] اور یہ مضمون تو بہت سی روایات میں آیا ہے کہ صدقہ بلاؤں کو دور کرتا ہے۔[2]

اس زمانہ میں جب کہ مسلمانوں پر ان کے اعمال کی بدولت ہر طرف سے ہر قسم کی بلائیں مسلط ہو رہی ہیں، صدقات کی بہت زیادہ کثرت کرنا چاہیے۔ بالخصوص جب کہ دیکھتی آنکھوں عمر بھر کا سرمایہ کھڑے کھڑے چھوڑنا پڑ جاتا ہے، ایسی حالت میں بہت اہتمام سے بہت زیادہ مقدار میں صدقات کرتے رہنا چاہیے کہ اس میں وہ مال بھی ضائع ہونے سے محفوظ ہو جاتا ہے جو صدقہ کیا گیا اور اس کی برکت سے اپنے اوپر سے بلائیں بھی ہٹ جاتی ہیں۔ مگر افسوس! کہ ہم لوگ ان احوال کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بھی صدقات کا اہتمام نہیں کرتے۔[3]

یاد رکھیے کہ ضروری نہیں کہ کالے بکرے یا کالی مرغی کا ہی صدقہ دیا جائے، بل کہ مسکین کی ضرورت کے موافق جو بھی اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے خاطر دیا جائے وہ صدقہ ہے اور کوشش کرے کہ چھپ کر صدقہ کرے اس طرح کہ دائیں ہاتھ سے دے تو بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔

اب ہم چند خاص بیماریوں کی دعائیں ذکر کرتے ہیں۔ ان دعاؤں کو بھی وقت پڑنے پر مانگتے رہیں۔

---

[1] شعب الایمان، الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، الرقم: ۳۰۷۶

[2] ایضًا، الرقم: ۳۰۸۲

[3] فضائل صدقات: ۲۱

مریض کی عیادت کے وقت کی پانچ دعائیں

۱ جب کسی مریض کی عیادت اور مزاج پرسی کرے تو یہ دعا مانگے:

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ.[۱]

ترجمہ: "کوئی گھبرانے کی بات نہیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی یہ بیماری ظاہری اور باطنی آلودگیوں سے پاک کردینے والی ہے۔"[۲]

۲ یا دایاں ہاتھ مریض کے جسم پر پھیرتا جائے اور یہ مانگتا جائے:

أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ
لَا شِفَآءَ إِلَّا شِفَآؤُكَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا.[۳]

ترجمہ: "اے لوگوں کے پروردگار! تکلیف کو دور فرما اس بیمار کو شفا دے اور تو ہی شفاء دینے والا ہے، تیری شفاء کے سوا کوئی شفا نہیں، ایسی شفا دے کہ کوئی بیماری باقی نہ رہنے دے۔"

۳ یا تین مرتبہ یہ مانگے:

بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ
دَآءٍ فِيْكَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَ

---

۱ صحیح البخاری، المرضی، باب عیادۃ الاعراب: الرقم: ۵۶۵۶

۲ عیادت ایک اہم سنت اور مسلمان کا حق ہے، شریعت مطہرہ میں اس کے بڑے آداب اور فضائل ہیں۔ عیادت کے فضائل اور آداب اور اس موقع پر مانگی جانے والی دعائیں جاننے کے لیے مکتبہ بیت العلم کی کتاب "عیادت کے آداب وفضائل" کا مطالعہ کیجیے۔

۳ صحیح مسلم، السلام، باب استحباب رقیۃ المریض، الرقم: ۲۱۹۱

مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○ [۱]

ترجمہ: ”میں اللہ کے نام کے ساتھ تجھ پر دم کرتا ہوں اور اللہ ہی تجھے شفا دے گا ہر اس بیماری سے جو تیرے اندر ہو اور جھاڑ پھونک کرنے والی عورتوں کے شر سے اور ہر حسد کرنے والے کے شر سے جب کہ وہ حسد کرنے لگے۔“

④ یا سات مرتبہ یہ دعا مانگے:

اَسْأَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَكَ . [۲]

ترجمہ: ”میں خدائے بزرگ و برتر سے دعا کرتا ہوں جو عرشِ عظیم کا مالک ہے کہ وہ تجھے شفا دے دے۔“

جس شخص نے کسی ایسے مریض کی عیادت کی جس کی موت نہ آئی ہو اور یہ (مذکورہ بالا) دعا سات مرتبہ کی تو اللہ تعالیٰ اس مریض کو اس مرض سے ضرور شفا دے دیں گے۔

⑤ یا یہ دعا مانگے:

یَا حَلِیْمُ یَا کَرِیْمُ اشْفِ فُلَانًا . [۳]

ترجمہ: ”اے بُردبار! اے کرم کرنے والے! تو فلاں شخص کو شفا دے دے۔“

لفظِ ”فُلَانًا“ کی جگہ مریض کا نام لے۔

---

[۱] سنن ابن ماجه، الطب، باب ما عوذ النبي صلى الله عليه وسلم، الرقم: ۳۵۲۴

[۲] المستدرك للحاكم، الطب: ۴/۳۳۷، الرقم: ۷۵۶۷

[۳] حصن حصین، عیادت کا بیان: ۳۸۰

بیماری کی حالت میں پڑھنے کی دو دعائیں

① بیمار آدمی بیماری کی حالت میں چالیس مرتبہ یہ آیت کریمہ مانگے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○

تَرْجَمَہ: "تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، بے شک میں ہی ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔"

فَائِدَہ: حدیث شریف میں آیا ہے: جس مسلمان نے اپنی بیماری کی حالت میں چالیس مرتبہ یہ (مذکورہ بالا) آیت پڑھ لی اور اس بیماری میں وفات پا گیا تو شہید کا اجر پائے گا اور اگر تندرست ہو گیا تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔" [1]

② بیماری کے زمانہ میں یہ دعا مانگے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. [2]

تَرْجَمَہ: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا (ویگانہ) ہے، اس کا کوئی شریک نہیں،

---

[1] المستدرك للحاكم، الدعاء والتكبير: ۱/ ۶۹۱، الرقم: ۱۹۱۷

[2] جامع الترمذي، الدعوات، باب مايقول العبد اذا مرض، الرقم: ۳۴۳۰

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کا (تمام) ملک ہے، اسی کے لیے (سب) تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور نیکی کرنے کی طاقت اور گناہ سے بچنے کی قوت اللہ کی مدد کے سوا (میسر) نہیں۔"

فائدہ: حدیث شریف میں آیا ہے: جو شخص اپنی بیماری کے زمانہ میں یہ (مذکورہ بالا) کلمات پڑھتا ہو اور وفات پا جائے تو دوزخ کی آگ اس کو نہ کھا سکے گی۔

جسمانی دکھ تکلیف دور کرنے کے لیے دعا

جس شخص کو کوئی جسمانی دکھ، درد یا کوئی اور تکلیف ہو وہ اپنا دایاں ہاتھ تکلیف کی جگہ پر رکھے اور تین مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ کہے اور سات مرتبہ یہ دعا مانگے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ.[1]

ترجمہ: "میں اللہ اور اس کی قدرت کی پناہ لیتا ہوں اس تکلیف کے شر سے جو مجھے ہو رہی ہے اور جس سے میں ڈر رہا ہوں۔"

مرض کی شدت اور زندگی سے بے زاری کے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَ تَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ.[2]

ترجمہ: "اے اللہ! تو مجھے زندہ رکھ جب تک کہ زندگی میرے لیے بہتر ہو اور موت دے دے جب کہ مرنا میرے لیے بہتر ہو۔"

---

[1] صحيح مسلم، السلام، باب استحباب وضع يده على....، الرقم: ۲۲۰۲

[2] صحيح البخاري، المرضى، باب تمنى المريض الموت، الرقم: ۵۶۷۱

فَائِدَہ: حدیث شریف میں آیا ہے: اگرچہ کیسے ہی شدید مرض میں گرفتار ہو اور زندگی سے بیزار ہو، موت کی دعا نہ مانگے، زیادہ سے زیادہ یہ (مذکورہ بالا) دعا مانگے۔

ہر قسم کے شدید درد (خصوصاً پیشاب بند ہو جانے) کی دعا

جب پیشاب بند ہو جائے یا پتھری ہو تو یہ دعا بار بار مانگے:

رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ، تَقَدَّسَ اسْمُكَ، اَمْرُكَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ، كَمَا رَحْمَتُكَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِی الْاَرْضِ فَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا، اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ اَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ وَشِفَآءً مِّنْ شِفَآئِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ.[1]

تَرجَمَہ: "ہمارا رب وہ اللہ ہے جو آسمان میں ہے (اے ہمارے رب!) تیرا نام پاک ہے، تیرا حکم آسمان اور زمین میں یکساں ہے۔ تیری رحمت جیسے آسمان میں ہے ایسے ہی زمین میں بھی عام کر دے، ہمارے گناہ اور خطائیں معاف کر دے تو پاک لوگوں کا پروردگار ہے۔ پس تو اپنے (خزانہ) رحمت سے رحمت اور (خزانہ) شفا سے شفا نازل فرما دے اس درد پر (اور اس بیماری پر کہ یہ ختم ہو جائے)۔"

---

[1] سنن ابی داؤد، الطب، باب کیف الرقی، الرقم: ۳۸۹۲

پھوڑے، پھنسی اور زخم دور کرنے کے لیے دعا

جس شخص کے پھوڑا پھنسی یا زخم ہو اس کا علاج اس طرح کرے کہ اپنی شہادت کی انگلی زمین پر رکھ کر یہ کہتے ہوئے اٹھائے اور مریض یا زخمی کے بدن پر تکلیف کی جگہ لگاتا جائے:

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا.[1]

ترجمہ: "اللہ کے نام کے ساتھ ہماری ہی زمین کی مٹی سے، جو ہم ہی میں سے کسی ایک شخص کے تھوک کے ساتھ (ملی ہوئی ہے)، ہمارے پروردگار کے حکم سے ہمارا بیمار اچھا ہو جائے۔"

یا تکلیف کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ یہ پڑھے اور پھر اٹھالے۔ اسی طرح چند مرتبہ یہ عمل کرے۔

دکھ درد، تکلیف کے وقت کا عمل

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو جسمانی تکلیف محسوس ہوتی تھی تو معوذات پڑھ کر اپنے اوپر دم فرماتے تھے، اپنے دستِ مبارک پر دم کر کے جسم مبارک پر پھیرتے تھے۔ پھر جب آپ اس مرض میں مبتلا ہوئے جس میں آپ کی وفات ہوئی تو میں دم کرتی تھی اور معوذات پڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر پھیرتی تھی،

---

[1] عمل اليوم والليلة لابن السني، رقية القرحة، الرقم: ٥٨١

میں یہ کام اس لیے کرتی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں کا بدل میرے ہاتھ نہ ہو سکتے تھے۔[1]

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ دکھ درد، تکلیف کے وقت چاروں قل اور خصوصاً ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ'' اور ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ'' پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کرے۔

بخار کے وقت مانگنے کی دعا

جس شخص کو بخار آ جائے وہ یہ مانگے:

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ.[2]

ترجمہ: ''بزرگ و برتر اللہ کے نام سے، میں پناہ لیتا ہوں خدائے بزرگ و برتر کی، ہر جوش مارنے والی رگ کے شر سے اور جہنم کی آگ کی سوزش کے شر سے۔''

بعض بزرگوں نے بلڈ پریشر کے وقت بھی یہ دعا مانگنے کا لکھا ہے۔

پاؤں یا ہاتھ کے سن ہو جانے پر عمل

جب پاؤں (یا ہاتھ) سن ہو جائے تو اللہ کا نام محبت سے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے۔[3]

---

[1] سنن ابی داؤد، الطب، باب کیف الرقی، الرقم: ۳۹۰۲

[2] جامع الترمذی، الطب، باب ماجاء فی تبرید الحمی بالماء، الرقم: ۲۰۷۵

[3] عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، باب مایقول اذا خدرت رجلہ، الرقم: ۱۷۰

آنکھ کی تکلیف دور کرنے کی دعا

جس شخص کی آنکھیں دکھ رہی ہوں وہ یہ دعا مانگے:

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَاَرِنِیْ فِی الْعَدُوِّ ثَارِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ.[1]

ترجمہ: "اے اللہ! تو مجھے میری سماعت اور میری بینائی سے نفع پہنچا اور اس کو میرا وارث (یادگار) بنادے اور میرے دشمن (کی زندگی) میں میرا بدلہ مجھے (اپنی آنکھوں سے) دکھادے اور جو مجھ پر ظلم کرے اس پر میری مدد فرما۔"

مصیبت زدہ لوگوں کو دیکھنے کے وقت کی دعا

بسا اوقات ہماری نگاہ اللہ تعالیٰ کے ایسے بندوں پر پڑتی ہے جو بیچارے کسی دکھ اور مصیبت اور برے حال میں ہوتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے وقت کے لیے ہدایت فرمائی کہ بندہ ایسا کوئی منظر دیکھے تو اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کا شکر کرے کہ اس نے مجھے اس مصیبت میں مبتلا نہیں کیا ہے، آپ نے فرمایا: اس حمد و شکر کی برکت سے وہ اس مصیبت سے محفوظ رکھا جائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھے تو

---

[1] عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، باب مایقول اذا رمدت عینہ، الرقم: ۵۷۰

یہ دعا مانگے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا.[1]

ترجمہ: "سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے اس حال سے بچایا جس میں تجھے مبتلا فرمایا اور اس نے اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت دی۔"

تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو زندگی بھر اس مصیبت سے محفوظ رکھے گا۔

واضح ہو کہ ترمذی میں مذکورہ بالا دعا روایت کرنے کے بعد اس حدیث کے راوی حضرت ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ یہ الفاظ اپنے دل میں کہے اور مصیبت زدہ کو نہ سنائے۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ خود بھی کسی بیماری اور مصیبت میں مبتلا ہو تو اس بیماری اور مصیبت کو دور کرنے کا ایک طریقہ شکر ہے۔ مثلاً پیٹ میں درد ہے تو شکر کرے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ہاتھ ٹھیک ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سر ٹھیک ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پاؤں ٹھیک ہے، کوئی مصیبت آئی تو جہاں اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور اس مصیبت کے دور ہونے کی دعا مانگے وہاں اس پر شکر بھی کرے کہ چھوٹی مصیبت دے کر بہت بڑی مصیبت سے اللہ تعالیٰ نے بچالیا۔ شکر ایک بہت بڑی نعمت ہے جو شخص مصیبت دور کروانا چاہے اور نعمتوں میں اضافہ کروانا چاہے اسے چاہیے کہ خوب زیادہ شکر کرے۔

---

[1] جامع الترمذی، الدعوات، باب مایقول اذا رأی مبتلی، الرقم: ۳۴۳۱

پناہ مانگنے کی دعائیں

پناہ مانگنے کی اہمیت

انسان زمانے کی پریشانیوں اور مصیبتوں میں گھرا ہوا ہے۔ یہ تکلیفیں عموماً اپنی سیاہ کاریوں اور بداعمالیوں کی وجہ سے ہیں۔ ان سے نجات حاصل کرنے کے لیے ہر شخص کوشش کرتا ہے، لیکن سب سے بہتر طریقہ یہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کیا جائے، کیوں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مصائب اور پریشانیوں سے پناہ مانگی ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اس کی تعلیم دی ہے۔

جب کوئی مصیبت یا تکلیف پہنچے تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو، اللہ تعالیٰ ان تکلیفوں کو دور کر دے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس پر عمل کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی مصیبتوں کو دور فرمایا اور عیش کی زندگی عطا فرمائی۔ اگر ہم بھی اپنی مصیبتوں کو دور کرنے کے لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقہ پر عمل کریں تو اِنْ شَآءَ اللهُ تَعَالیٰ مصیبتیں اور تکالیف دور ہوں گی۔

آپ استعاذہ والی دعاؤں کو (یعنی جن دعاؤں میں شرارت نفس اور شیطان اور دوزخ وغیرہ سے پناہ مانگی جاتی ہے) حسبِ معمول بوقتِ ضرورت ضرور مانگا کیجیے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اور سب مسلمانوں کی مشکلوں اور مصیبتوں کو دور فرمائے۔ آمین۔

بُرے ہمسایہ سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تم برے ہمسائے اور پڑوسی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے رہو اور یہ دعا پڑھا کرو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَارِ السَّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ عَنْكَ.[1]

ترجمہ: "الٰہی! میں تیری پناہ چاہتا ہوں سکونت یعنی رہنے کے گھر میں برے ہمسائے سے، کیوں کہ جنگل کا ہمسایہ تجھ سے پلٹ کر چلا جاتا ہے۔"

بدبختی سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدبختی سے پناہ کے لیے یہ دُعا مانگتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ وَ دَرْكِ الشَّقَآءِ وَسُوْٓءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ.[2]

---

[1] سنن النسائي، الاستعاذة، باب الاستعاذة من جار السوء، الرقم: ۵۵۰۴

[2] صحيح البخاري، القدر، باب من تعوذ بالله، الرقم: ٦٦١٦

ترجمہ: "اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں آزمائش کی سختی اور بدبختی کی گرفت سے اور اس بات سے کہ تقدیر کے فیصلوں سے میرے دل میں تنگی پیدا ہو اور دشمنوں کے ہنسی اڑانے سے۔"

زوالِ نعمت سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوالِ نعمت سے پناہ مانگنے کے لیے یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَ تَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَ فُجَاۗءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ.[1]

ترجمہ: "الٰہی! میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیری نعمت کے چھن جانے سے اور تیری عافیت کے پھر جانے سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور تیرے ہر طرح کے غصے سے۔"

یہ بہت ہی مبارک دعا ہے، اس دعا کو بہت ہی اہتمام سے مانگتے رہنا چاہیے، ہم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی بے شمار نعمتیں استعمال کرتے ہیں مگر اس کا احساس نہیں، اس کی قدر تب آتی ہے جب وہ نعمت چھن جاتی ہے اور بعض اوقات کسی ایسی نعمت کے چھن جانے سے بہت شدید افسوس ہوتا ہے، اس نعمت کی موجودگی میں اس کا احساس ہی نہیں ہوتا کہ اگر یہ نعمت نہ ہوتی تو کتنی تکلیف ہوتی، مثلاً ہم میں سے ہر ایک ..... دو منٹ کے لیے آنکھیں بند کر کے دیکھے کہ اللہ تعالیٰ نہ کرے یہ آنکھیں نہ ہوتیں تو کتنی تکلیف ہوتی،

---

[1] صحیح مسلم، الذکر و الدعاء، باب اکثر اھل الجنۃ، الرقم: ۲۷۳۹

ان آنکھوں کی نعمت پر میں نے شکر ادا کیا، جب سے میں پیدا ہوا ہوں اللہ تعالیٰ نے ان آنکھوں کو میری خدمت کے لیے چوبیس گھنٹے متعین کیا ہوا ہے۔

اسی طرح مثلاً شوہر کے لیے بیوی، یا بیوی کے لیے شوہر، یا کسی اچھی اور جائز جگہ ملازمت ملی ہوئی ہے یا کوئی امانت دار، ایمان دار خادم، ملازم ملا ہوا ہے، یہ ساری ایسی نعمتیں ہیں کہ اکثر اوقات ان نعمتوں کے شکر ادا کرنے کی طرف ہماری توجہ نہیں جاتی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی تمام دی ہوئی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور کوئی نعمت ہم سے نہ چھینے۔ ادائیگی شکر کے لیے "نعمتوں پر شکر ادا کرنے کے لیے سات دعائیں" والا مضمون مطالعہ کیجیے۔

آنکھ اور کان کی برائی سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت ابن حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں آکر عرض کیا: اے اللہ کے نبی! کوئی ایسی دعا مجھے بتائیں جس کو میں پڑھ لیا کروں تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِيْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِيْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِيْ وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ.[1]

ترجمہ: "اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے کان، آنکھ اور دل وزبان اور منی کی برائی سے۔"

---

[1] سنن ابی داؤد، الوتر، باب فی الاستعاذة، الرقم: ۱۵۵۱

انتہائی بڑھاپے سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذیل کی دعا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو سکھاتے اور خود بھی پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ.[1]

ترجمہ: "اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بخل سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں انتہائی بڑھاپے سے اور دنیا کے (مال واسباب) کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔"

ڈوبنے، جلنے اور گر جانے سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھ کر ڈوبنے اور گر کر مرنے وغیرہ سے پناہ مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ يَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّيْطَانُ

[1] جامع الترمذی، الدعوات، باب فی دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم و تعوذہ، الرقم: ٣٥٦٧

عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَّاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا.[1]

ترجمہ: "الٰہی! میں تیری پناہ چاہتا ہوں گر کر مرنے سے، دب کر مرنے سے، ڈوب کر اور جل کر مرنے سے اور بڑھاپے سے اور پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ شیطان موت کے وقت مجھ کو بدحواس کر دے اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ تیرے راستہ میں میدانِ جہاد سے پیٹھ پھیر کر مروں اور پناہ چاہتا ہوں کہ میں موذی جانوروں کے ڈسنے سے مروں۔"

دجال کے فتنے سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کو پڑھ کر مسیح الدجال کے فتنہ سے پناہ مانگتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ.[2]

---

[1] سنن ابی داؤد، الوتر، باب فی الاستعاذة، الرقم: ۱۵۵۲

[2] سنن النسائی، الاستعاذة، الاستعاذة من عذاب جهنم، الرقم: ۵۵۰۸

ترجمہ: "الٰہی! میں تیری پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں دجال کی شرارت سے۔"

نفاق اور بُری عادتوں سے پناہ مانگنے کی دو دعائیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذیل کی دعا کو پڑھ کر نفاق اور برے اخلاق سے پناہ مانگتے تھے:

❶ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْٓءِ الْاَخْلَاقِ۔[1]

ترجمہ: "اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بدبختی اور نفاق اور برے اخلاق سے۔"

❷ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُّنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَآءِ۔[2]

ترجمہ: "الٰہی! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بُری عادتوں اور برے کاموں اور بُری خواہشوں سے۔"

---

[1] سنن ابی داؤد، الوتر، باب فی الاستعاذۃ، الرقم: ۱۵۴۶

[2] جامع الترمذی، الدعوات، احادیث شتی من ابواب الدعوات، الرقم: ۳۵۹۱

گمراہی سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذیل کی دعا پڑھ کر گمراہی سے پناہ مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِيْ، اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ۔[1]

ترجمہ: ”پروردگار! میں تیرا فرماں بردار ہوں، تجھ پر ایمان لایا اور تیرے ہی اوپر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا اور تیری ہی مدد سے دشمنوں سے جھگڑا کیا۔ یا اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ میں تیری عزت کا دامن تھام کر پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ گمراہ کردے تو مجھ کو، تو ہی ہمیشہ زندہ رہے گا اور جن اور انسان سب مرجائیں گے۔“

کفر سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذیل کی دعا کو پڑھ کر کفر سے پناہ مانگتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ۔[2]

ترجمہ: ”یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کفر اور محتاجی سے۔“

---

[1] صحیح مسلم، الذکر والدعاء، باب فی الادعیۃ، الرقم: ۲۷۱۷
[2] سنن النسائی، الاستعاذۃ، الاستعاذۃ من شر الکفر، الرقم: ۵۴۸۷

طمع اور لالچ سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تم طمع اور لالچ کی برائی سے پناہ مانگا کرو۔ (یوں کہو):

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ طَمَعٍ یَّھْدِیْ اِلٰی طَبَعٍ۔[1]

ترجمہ: "الٰہی! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسی لالچ سے جو مہر لگنے تک پہنچا دے۔"

طمع اور لالچ بُری بلا ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پناہ مانگنے کا حکم فرمایا ہے۔ طمع اور لالچ سے معاشرے میں بہت سی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں، اس سے انسان خود غرض بن جاتا ہے، اسے دوسروں کی تکلیف اور پریشانی کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی، بل کہ حصولِ دولت کی فکر لگی ہوتی ہے، جس کی وجہ سے آپس کی محبت ختم ہو جاتی ہے۔

اس لیے والدین کو اور بڑے بہن بھائیوں کو چاہیے کہ خود بھی اس بیماری سے بچیں اور اپنے چھوٹوں کو بھی اس سے بچائیں، خصوصاً لڑکے کی شادی کے موقع پر جو جہیز وغیرہ کا مطالبہ کیا جاتا ہے یا طمع رکھی جاتی ہے وہ اسی لالچ کا نتیجہ ہے، لہٰذا بچپن سے ہی اپنے بچوں کا یہ ذہن بنائیں کہ مرد کو اللہ تعالیٰ نے عورت پر فضیلت دی ہے۔ اس وجہ سے کہ وہ اس کا خیال رکھتا ہے، اس کے نان ونفقہ کا ذمہ دار ہے، اس کے لیے محنت کر کے لاتا ہے، مرد کی شانِ امتیاز اسی میں ہے کہ وہ عورت کی جانب سے کسی چیز کی نہ امید رکھے اور نہ اس کا سوال کرے، مرد کے لیے یہ

[1] مأخذ: مسند احمد، حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، الرقم: ۲۲۳۷۱

شرمندگی کی بات ہے کہ عورت کے لائے ہوئے پلنگ پر سونے کی تمنا کرے۔

اسی طرح مائیں اور بہنیں بھی یہ سوچیں کہ گھر میں آنے والی بہو بھی کسی کی بچی ہے اور ہم اس سے جہیز کا مطالبہ کر رہے ہیں، جب کہ ہمارے گھروں میں بھی بچیاں ہیں۔ اگر اللہ نہ کرے ہم سے کوئی مطالبہ کرے اور ہم وہ جہیز نہ دے سکیں تو ہمارے دلوں پر کیا گزرے گی اور ان کے لیے ہمارے دلوں سے کیا کیا بددعائیں نکلیں گی، اس لیے اس بچی اور اس کے والدین کی بددعاؤں سے بچنے کے لیے ہرگز ہرگز نہ جہیز کا مطالبہ کریں اور نہ طمع رکھیں۔

ہاں! اگر لڑکی کے والدین خوشی سے کچھ دینا چاہیں تو اس کو قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن ان کو بھی چاہیے کہ فضول چیزیں دینے کے بجائے چھوٹا سا پلاٹ یا فلیٹ یا سونا اپنی گنجائش کے موافق ایسی چیز دیں جو بچی کو مستقبل میں کام آئے۔

نفس کی برائی سے پناہ مانگنے کی دعا

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے والد کو یہ دعا تعلیم فرمائی تھی:

اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ.[1]

تَرجَمہ: "اے اللہ! میرے دل میں بھلائی ڈال دے اور میرے نفس کی برائی سے مجھے بچا دے۔"

---

[1] جامع الترمذی، الدعوات، باب اللهم الهمني رشدي، الرقم: ٣٤٨٣

بے روزگاری سے پناہ مانگنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُؤْسِ وَالتَّبَاؤُسِ.[1]

ترجمہ: "اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں تنگ دستی کی مصیبت سے اور حد سے گزری ہوئی تنگ دستی سے۔"

بھوک سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت سرکار دو عالم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھوک ستاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کو مانگتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّہٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّھَا بِئْسَتِ الْبِطَانَۃُ.[2]

ترجمہ: "یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بھوک سے، برا ساتھی ہونے کی وجہ سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں خیانت سے کیوں کہ وہ بری عادت ہے۔"

---

۱ الحزب الاعظم، المنزل الخامس: ۹۷

۲ سنن ابی داؤد، الوتر، باب فی الاستعاذۃ، الرقم: ۱۵۴۷

دل کی صفائی اور آنکھوں کی خیانت سے بچنے کی دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذیل کی دعا کو مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِيْ مِنَ الرِّيَآءِ وَلِسَانِيْ مِنَ الْكِذْبِ وَعَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ.[1]

ترجمہ: "اے اللہ! تو میرے دل کو نفاق سے پاک صاف کر دے اور میرے کام کو دکھلاوے اور زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو چوری وخیانت سے (پاک صاف کردے) کیوں کہ تو آنکھ کی خیانت اور دل کی پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے۔"

وضاحت: یاد رکھیے! بدنظری کی بیماری بہت بری بیماری ہے اس کا جلد از جلد علاج کیجیے۔ یہ روح کی ایک ایسی بیماری ہے کہ بہت ساری نیکیوں کو بھی ضائع کر دیتی ہے، دل سے ایمان کی حلاوت دور ہو جاتی ہے، اعمالِ صالحہ کرنے کو دل نہیں چاہتا، اس سے اپنے آپ کو بچانے کے لیے ہم کچھ تدابیر لکھتے ہیں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی ان پر عمل کرنے سے فائدہ ہوگا۔

1. اپنی نگاہوں کو نیچے رکھ کر چلنے کی کوشش کیجیے، غلطی سے کسی نامحرم پر نگاہ پڑ جائے تو اس غلطی سے پڑی ہوئی نظر کو بھی باقی نہ رکھیں، آنکھ ہٹالیں اور دوبارہ اپنے ارادہ

---

[1] فیض القدیر، حرف الهمزة: ۲/۱۸۰، الرقم: ۱۵۲۹

سے نہ اٹھائیے اور نہ ہی قصداً اس کے چہرے یا وجود کا تصور ذہن میں دوبارہ لائیے۔ کیوں کہ بعض بزرگوں نے تنبیہ فرمائی ہے کہ بعض لوگ نگاہِ چشمی کی حفاظت کر بھی لیں تب بھی نگاہِ قلبی کے مرض میں مبتلا رہتے ہیں۔ یعنی دیکھے ہوئے منظر کے تصور سے لذت لیتے ہیں یا خیالات پکاتے ہیں۔ یہ سب بہت ہی گناہ کے کام ہیں، خوب سوچا جائے کہ میرا مالک جیسے میری نگاہوں کا اٹھنا دیکھ رہا ہے اسی طرح میرے دل میں، سینے میں جنم لینے والے اور پکنے والے خیالات اور ارادوں کو بھی جانتا ہے۔ کسی عارف بزرگ نے کیا خوب فرمایا ہے:

ے چوریاں آنکھوں کی اور سینوں کے راز
جانتا ہے سب کو تو اے بے نیاز!

۲ خواتین شرعی پردے کا اہتمام کریں، اپنی نگاہوں کو نامحرم پر پڑنے سے بچائیں اور اگر گھر میں پورا خاندان ساتھ رہتا ہو تو وہاں پردہ قائم رکھنے کی یہ صورت ہے کہ عورت گھونگٹ کر کے گھر کے سارے کام کر سکتی ہے اور ضرورت کے بقدر بات کرنے کی بھی گنجائش ہے، البتہ اس گنجائش سے ناجائز فائدہ اٹھا کر بلاضرورت گپ شپ لگانے یا بالکلیہ پردہ ترک کرنے کی گنجائش نہیں۔[1]

۳ صبح و شام تین تسبیحات کا اہتمام کیجیے۔ جو شخص قبلہ رو بیٹھ کر اہتمام سے درمیان میں بغیر کسی سے بات کیے ہوئے دھیان سے تین تسبیحات اہتمام سے کرتا ہے اس کے دل میں اللہ تعالیٰ گناہوں سے بچنے کی ایسی طاقت عطا فرما دیتے ہیں کہ اس کی نگاہ غلط جگہ اٹھتی ہی نہیں اور اگر غلطی سے اٹھ گئی تو دوبارہ حفاظت ہو جاتی ہے۔ تین تسبیحات یہ ہیں:

---

[1] ماخوذ از احسن الفتاوی: ۹/ ۳۷

① تیسرا کلمہ سو مرتبہ صبح وشام۔

② درود شریف سو مرتبہ صبح وشام۔

③ استغفار سو مرتبہ صبح وشام۔

④ اس کے لیے "روح کی بیماریاں اور اس کا علاج" (حضرت شاہ حکیم اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ)، "معرفت الٰہیہ" (مولانا عبدالغنی پھولپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ)، "نظر کی حفاظت" (حضرت شاہ حکیم اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ) اور مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کا وعظ "گناہوں کی لذت ایک دھوکہ" وغیرہ کتابوں کا مطالعہ بار بار کریں۔

⑤ اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو ماہر علمائے کرام وتجربہ کار بزرگوں سے مشورہ کرلیں کہ ان گناہوں سے بچنے کی کیا تدبیریں ہیں۔ جیسے ہم جسم کی بیماریوں سے نجات کے لیے ماہرِ فن اسپیشلسٹ کے یہاں جاتے ہیں، بالکل اسی طرح ان بزرگوں کے پاس روحانی امراض کے علاج کے لیے جائیں۔

نوٹ: بعض اوقات عورتیں مجموعہ وظائف پڑھتی ہیں، اپنے آپ کو دین دار بھی سمجھتی ہیں، لیکن ٹی وی بھی دیکھ لیتی ہیں، ان عورتوں کو بھی چاہیے کہ تمام چھوٹے بڑے گناہوں سے بچتے ہوئے خصوصاً ٹی وی، وی سی آر اور موبائل فون وغیرہ میں جان دار کی تصاویر دیکھنے سے بچیں اور اپنے معصوم بچوں کو بھی بچائیں پھر وظیفوں کے پڑھنے کا زیادہ فائدہ بھی اور گناہوں سے بچتے ہوئے دعائیں مانگی جائیں تو وہ قبولیت سے زیادہ قریب ہوتی ہیں اور یہ دعا خوب اہتمام سے مانگیں کہ اے اللہ! یہ آنکھیں آپ ہی نے عطا فرمائی ہیں، آپ نے استعمال کے لیے ہمیں دنیا میں کھلی چھوٹ دی ہے کہ جو چاہے اس سے دیکھ لیں، لیکن آخرت میں اس کا حساب دینا ہوگا تو اے اللہ! جن چیزوں کو

آپ نے دیکھنے سے منع کیا ہے ان سے بچنے کی توفیق عطا فرما دیجیے اور اے اللہ! پابندی شرع کا ایسا سرمہ مجھے اپنی آنکھوں میں لگانے والی بنا دے کہ جس کی برکت سے میں محشر جنت میں تیرے دیدارِ عالی سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرلوں۔

کاہلی، کنجوسی اور بزدلی سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کاہلی، بزدلی اور بخل وغیرہ سے پناہ مانگنے کے لیے یہ دعا سکھائی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْھَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔[1]

ترجمہ: "اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ناتوانی اور کاہلی سے اور بڑھاپے اور بزدلی اور بخل سے اور قبر کے عذاب سے۔

محتاجی اور ذلت سے پناہ مانگنے کی دعا

محتاجی اور ذلت سے پناہ مانگنے کے لیے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کو مانگا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ۔[2]

[1] صحیح مسلم، الذکر و الدعاء، باب التعوذ من العجز، الرقم:۲۷۰۶

[2] سنن ابی داؤد، الوتر، باب فی الاستعاذة، الرقم: ۱۵۴۴

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں محتاجی، مال کی کمی اور ذلت سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے۔“

مسلمانوں کے لیے محتاجی اور ذلت سے نکلنے کا ایک ہی راستہ ہے وہ یہ کہ دین پر چلیں اور اس کے ساتھ ساتھ پوری دنیا میں دین کو زندہ کرنے کے لیے محنت وکوشش کرتے رہیں۔

کوئی بات مرضی کے موافق پیش آئے تو یہ مانگیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ۔[1]

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اسی اللہ کے لیے ہیں جس کے انعام (کی مدد) سے تمام نیک کام پورے ہوتے ہیں۔“

کوئی کام مرضی کے خلاف ہوجائے

جس شخص کی پسند اور منشاء کے خلاف کوئی کام ہوجائے تو اس کو یوں نہ کہنا چاہیے کہ اگر میں ایسا اور ایسا کرتا تو ایسا نہ ہوتا بلکہ یوں کہنا چاہیے:

قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَآءَ فَعَلَ۔[2]

ترجمہ: ”اللہ نے مقدر فرمایا اور اس نے جو چاہا کیا۔“

فائدہ: عموماً گھروں میں لڑائی جھگڑوں کی بنیاد یہ ہوتی ہے کہ بیوی نے کوئی کام ایسا

[1] سنن ابن ماجہ، الادب، باب فضل الحامدین، الرقم: ۳۸۰۳

[2] صحیح مسلم، القدر، باب الایمان بالقدر، الرقم: ٦٦٤؟

کر دیا جو شوہر کی مرضی کے خلاف ہوا اور اس سے کچھ معمولی نقصان بھی ہوا تو شوہر صاحب ناراض ہو کر کہتے ہیں: "اگر تم یہ نہ کرتی تو یہ نہ ہوتا۔" یا گھر میں کام کرنے والی ملازمہ سے کوئی برتن ٹوٹ گیا تو مالکن ڈانٹ کر کہتی ہے: "اگر تم یوں نہ کرتی تو یوں نہ ہوتا۔"

اس طرح کی سینکڑوں مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں اور ان کی وجہ تقدیر پر ایمان کی کمزوری ہے۔ ظاہر ہے کہ جو کچھ ہوا اللہ تعالیٰ ہی کی مرضی سے ہوا تو اس میں بیوی یا ملازمہ کا کیا قصور، لیکن اس کا یہ بھی مطلب نہیں کہ تنبیہ نہ کی جائے بل کہ نرم الفاظ میں ضرور تنبیہ کی جائے اور احتیاطی تدابیر بھی ضرور اختیار کی جائیں، لیکن اگر کوئی نقصان ہو ہی گیا تو پھر اس پر بار بار طعنہ نہ دیا جائے اور "کیوں ہوا" پر زور نہ دیا جائے، البتہ آئندہ نہ ہونے کے مثبت اقدامات اختیار کیے جائیں اور ساتھ ساتھ یہ مذکورہ بالا دعا ہر قسم کے نقصان پر اور خلافِ طبع کوئی کام پیش آنے پر پڑھنی چاہیے اور اس دعا کے ترجمہ پر بھی غور کرنا چاہیے تا کہ دل کو زیادہ تقویت حاصل ہو۔

سخی بننے کے لیے دعا

اگر خرچ کرنے میں دل تنگی محسوس کرے تو یہ دعا مانگتے رہیے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ شَحِيْحٌ فَسَخِّنِیْ فِیْ نَوَآئِبِ الْمَعْرُوْفِ قَصْدًا مِّنْ غَيْرِ سَرَفٍ وَّلَا تَبْذِيْرٍ وَّلَا رِيَآءٍ وَّلَا سُمْعَةٍ. وَاجْعَلْنِیْ اَبْتَغِیْ بِذٰلِكَ وَجْهَكَ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ.[1]

---

[1] العقد الفرید، کتاب الواسطۃ فی الخطب، خطاب عمر بن خطاب، خطب اذ ولی الخلافۃ: ۱/۹۶

ترجمہ: ”اے اللہ! میں (دین کے کاموں میں) خرچ کرنے میں بخیل ہوں، تو مجھے سخی بنا اور کردے مجھے خرچ کرنے والا میانہ روی کے ساتھ بغیر اسراف اور فضول خرچی کے اور بغیر ریا و شہرت کے اور بنادے مجھے اس خرچ کرنے سے اپنی رضا اور آخرت کا طلب کرنے والا۔“

روزی کی کشادگی کے لیے تین دعائیں

تنگیٔ رزق کی شکایت پر ایک بار حکیم الامت اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے۔ رزق جتنا مقدر ہوتا ہے اتنا ہی ملتا ہے اس (کو بڑھانے) کا کوئی خاص وظیفہ نہیں۔ ہاں دعا کرنی چاہیے، (دعا کرنے سے) اللہ تعالیٰ سکون دیں گے۔ جب اللہ تبارک تعالیٰ سے تعلق بڑھ جاتا ہے پھر پریشانی نہیں ہوتی اور تعلق پیدا کرنے کی بڑی ترکیب یہ ہے کہ خوب مانگا کرے۔[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کشائشِ رزق کے لیے ذیل کی دعا مانگا کرتی تھیں:

❶ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّيْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِيْ.[2]

ترجمہ: ”اے اللہ! تو میری روزی کو کشادہ کردے، میرے بڑھاپے اور میری عمر کے ختم ہونے تک۔“

---

[1] ملفوظات حکیم الامت: ۱۷/ ۱۹۸

[2] فیض القدیر، حرف الهمزة: ۲/ ۱۵۷، الرقم: ۱٤۹۱

❷ اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَ رَحْمَتِكَ وَ فَضْلِكَ وَ رِزْقِكَ.[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! آپ ہم پر اپنی برکتوں، اپنی رحمتوں، اپنے فضل اور اپنے دیئے ہوئے رزق میں فراخی نصیب فرمائیے۔“

❸ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ فَضْلِكَ وَلَا تَحْرِمْنَا رِزْقَكَ وَ بَارِكْ لَنَا فِيْ مَا رَزَقْتَنَا، وَ اجْعَلْ غِنَآءَنَا فِيْٓ اَنْفُسِنَا وَ اجْعَلْ رَغْبَتَنَا فِيْمَا عِنْدَكَ.[2]

ترجمہ: ”اے اللہ! ہم کو اپنے فضل سے رزق عطا فرما اور اپنا رزق ہم سے مت روک اور جو رزق تو نے ہم کو عطا فرما دیا ہے اس میں ہمیں برکت دے اور ہم کو دل کی تونگری عطا فرما اور ہمارے دل میں ان نعمتوں کی رغبت ڈال دے جو تیرے ہاں ہے۔“

رزق کی تنگی سے حفاظت کا مجرّب عمل

حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص صبح کو ستر مرتبہ پابندی سے درجِ ذیل

[1] الحزب الاعظم، المنزل الثانی، الرقم: ۳۹

[2] کنز العمال، الاول، الاذکار، الاکمال، الرقم: ۳۷۹۸

آیت پڑھا کرے وہ رزق کی تنگی سے محفوظ رہے گا اور فرمایا کہ بہت مجرب عمل ہے۔

اَللّٰهُ لَطِیْفٌۢ بِعِبَادِهٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ۝ [1]

ترجمہ: ”اللہ نرمی رکھتا ہے اپنے بندوں پر اور روزی دیتا ہے جس کو چاہے اور وہی ہے زور آور زبردست۔“

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّ فِیْ رِضَاکَ ضُعْفِیْ وَخُذْ اِلَی الْخَیْرِ بِنَاصِیَتِیْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰی رِضَائِیْ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ وَاِنِّیْ ذَلِیْلٌ فَاَعِزَّنِیْ وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ فَارْزُقْنِیْ. [2]

ترجمہ: ”اے اللہ! میں کم زور ہوں، تو میری کم زوری کو اپنی رضا کے طلب میں قوت دے اور بھلائی کی توفیق عنایت فرما اور اسلام کو میری پسندیدگی کی انتہاء بنادے۔ اے اللہ! میں کم زور ہوں، مجھے قوت دے، میں ذلیل ہوں، مجھے عزت دے، میں فقیر ہوں، مجھے روزی دے۔“

---

[1] معارف القرآن: ۷ / ۶۸۷، الشوریٰ: ۱۹

[2] کنز العمال، الاول، الاذکار، الفصل السادس، الرقم: ۳۷۰۹

فقر دور کرنے کا ایک عمل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جس نے گھر میں داخل ہو کر سورۂ اخلاص پڑھی تو اس کے گھر والوں سے اور اس کے پڑوس والوں سے فقر دور ہو گیا۔" [1]

وضاحت

① طلبِ رزق اور برکت کے لیے یہ ضروری ہے کہ کوشش بھی کرے، بعض لوگ کچھ عرصہ تک ملازمت نہ ملنے کی بنا پر گھر میں مایوس ہو کر بیٹھ جاتے ہیں اور پھر طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں، لہٰذا مسلمان کو کسی حال میں بھی مایوس نہ ہونا چاہیے، اللہ تعالیٰ سے اچھی امید رکھے اور گھر پر ناامید بالکل نہ بیٹھے۔ صبح سے شام تک کوشش کرے، پانچ وقت کی نماز کا جماعت سے اہتمام کرے اور خود بھی یہ دعائیں مانگے اور بیوی بچوں سے بھی کہے کہ وہ بھی یہ دعائیں مانگیں۔

② اسی طرح گناہوں سے توبہ کرے، چھوٹے بڑے ہر گناہ سے بچنے کی پوری کوشش کرے، غفلت و لاپرواہی سے کوئی گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ و استغفار کرے، اس لیے کہ گناہ اور لوگوں کا دِل دکھانا، منیجر یا ذمہ داروں کو دوسروں کی غلط شکایات لگا کر ان کو روزگار سے نکلوانا وغیرہ بھی روزی میں رکاوٹ کا سبب بنتے ہیں اور توبہ و استغفار سے اور لوگوں کو جو دکھ پہنچایا معافی مانگنے سے روزی کے بند دروازے کھلتے ہیں۔

③ اسی طرح "یَا غَنِیُّ یَا مُغْنِیُ" بھی کثرت سے پڑھتا رہے۔

[1] مجمع الزوائد، الاذکار، باب مایقول اذا دخل منزلہ، الرقم: ۱۷۰۷۵

رزقِ حلال کے لیے دعا

ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے آپ کو، اپنی اولاد اور اپنے گھر والوں کو مشتبہ چیزوں اور مشتبہ کمائی سے بچائے رکھے۔ حلال روزی کی کوشش کرے، خود بھی حلال استعمال کرے اور بچوں کو بھی حلال کھلائے۔

حلال لقمے کا یہ اثر ہوتا ہے کہ دلوں میں نورانیت پیدا ہوتی ہے، عبادت اور اطاعت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، دل سے غیر اللہ کا خوف نکل جاتا ہے اور صرف ایک اللہ تعالیٰ کا خوف باقی رہتا ہے، ایسے ہی لوگوں سے اللہ تعالیٰ اپنے دین کا کام لیتے ہیں۔

حضرت حکیم الاسلام سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند قاری محمد طیب صاحب قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں امیر عبدالرحمن والی کابل کے دادا امیر دوست محمد کا واقعہ ہے کہ اس کے ملک پر کسی نے چڑھائی کی، اس کی سرکوبی کے لیے اس نے ایک فوج اپنے ولی عہد شہزادے کے ساتھ بھیجی۔ دو تین دن بعد اطلاع آئی کہ شہزادے کو شکست ہوئی اور وہ بھاگتا ہوا آرہا ہے اور دشمن اس کے پیچھے ہے۔ اس سے بادشاہ کو بہت صدمہ ہوا اور کئی غم سوار ہوئے، شکست کا غم، شہزادے کی کم زوری کا غم اور قوم کی ملامت کا۔ تو وہ اس غم کے اندر محو ہو کر گھر آیا اور بیگم کو تمام قصہ سنایا، بیگم نے کہا:

یہ سارا قصہ غلط ہے۔ امیر نے کہا: سی آئی ڈی کی رپورٹ ہے وہ کیسے غلط ہوسکتی ہے، مگر بیگم نہ مانی کہ شکست ہرگز نہیں ہوسکتی تو بادشاہ گھر سے نکل آیا کہ "یہ عورت ہے یہ مرغے کی ایک ٹانگ ہانکے گی"، دوسرے دن اطلاع آئی کہ وہ خبر غلط ہے، شہزادہ فتح پا کر واپس آرہا ہے، اس پر بیگم نے شہزادے کی سلامتی اور فتح یابی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ بادشاہ نے پوچھا: تجھے کیسے معلوم ہوا تھا کہ وہ شکست نہیں کھا سکتا، تیرے پاس کیا دلیل ہے کہ میری پوری حکومت کو تو نے جھٹلایا؟

اس نے کہا: کچھ نہیں، صرف اللہ تعالیٰ نے میری لاج رکھ لی، یہ میرا راز ہے میں اس کو فاش نہیں کرنا چاہتی، آخر اصرار کرنے پر بتایا کہ جب یہ شہزادہ میرے پیٹ میں تھا تو میں نے اس وقت سے عہد کرلیا تھا کہ میرے پیٹ میں مشتبہ لقمہ نہیں آنا چاہیے، اس لیے کہ حلال غذا سے اچھی طبیعت اور اچھے اخلاق بنتے ہیں اور حرام غذا سے طبیعت فاسد ہوتی ہے اور اخلاقِ رذیلہ پیدا ہوتے ہیں، یہ شہزادہ نو مہینے تک میرے پیٹ میں رہا اور ایک لقمہ غذا کا میں نے ایسا نہیں کھایا جو مشتبہ ہو، اس لیے اس کے اخلاق رذیل اور برے نہیں ہو سکتے، شہید ہونا اچھا خلق ہے اور پشت پھیرنا اچھا خلق نہیں، تو شہزادہ شہید تو ہو سکتا ہے اور کٹ کر مر سکتا ہے مگر پشت پھیر کر فرار نہیں ہو سکتا۔

پھر اس پر بس نہیں، بل کہ جب یہ شہزادہ پیدا ہوا، تب بھی مشتبہ غذا استعمال نہیں کی، تاکہ اس غذا سے دودھ بن کر اس کے اخلاق پر اثر انداز نہ ہو اور جب دودھ پلاتی تو وضو کر کے اور دو رکعت نفل ادا کر کے پلاتی، اس لیے ان چیزوں سے شہزادے کے اخلاق بہت بلند ہونے چاہئیں، لہٰذا میں نے تمھاری ساری فوج اور حکومت کی بات کو جھٹلایا مگر اپنے قول سے باز نہ آئی۔[1]

اس واقعہ سے اندازہ لگائیے کہ حلال لقمے کی کس قدر برکات ہیں، اس لیے پوری کوشش کیجیے کہ کوئی مشتبہ لقمہ پیٹ میں نہ جائے۔

اس کے لیے اپنے کاروبار کی تفصیلات علمائے کرام اور مفتی حضرات کو بتلا کر ان سے راہ نمائی حاصل کیجیے اور عورتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے شوہر اور بیٹوں کو سمجھائیں کہ ہم قناعت والی زندگی گزار لیں گے لیکن جھوٹ، رشوت، سود وغیرہ کی لعنت سے خود بھی

---

[1] ماخذہ: مجالس حکیم الاسلام، شاہ افغانستان کا ایک سبق آموز واقعہ: ۲/ ۱۶۱ تا ۱۶۵

بچیں گے اور بچوں کو بھی بچائیں گے۔ بسا اوقات انسان حلال کمار ہا ہوتا ہے لیکن حلال نہیں کھا رہا ہوتا، بازار سے ایسی اشیا خرید لیتا ہے جس میں حرام اجزاء شامل ہوتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حکومتِ پاکستان نے کچھ اشیا کو حرام قرار بھی دے دیا ہے، اس کے علاوہ بھی علمائے کرام سے تفصیلات معلوم کی جاسکتی ہیں، مستند دار الافتاؤں کے فون نمبر کتاب کے آخر میں درج ہیں۔

ملازمت کرتے ہوئے اوقاتِ معینہ میں پوری ڈیوٹی صحیح طور پر امانت کے ساتھ ادا کیجیے اور اس کے ساتھ ساتھ دعاؤں کا بھی اہتمام کیجیے اور یہ دعا خصوصاً مانگیے:

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ اَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ.[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! حرام کے بدلے تو مجھے میری ضرورت کے مناسب حلال روزی عطا فرما اور اپنے فضل سے اپنے ماسوا سے بے نیاز کر دے۔“

یہ بہت ہی پیاری دعا ہے حلال اور کشادہ روزی کے لیے شروع اور آخر میں دس دس مرتبہ درود شریف پڑھ کر ستر مرتبہ مذکورہ بالا دعا مانگنا بہت ہی مفید ہے۔

قرض سے نجات کے لیے تین دعائیں

ہر مسلمان کو چاہیے کہ اس زمانے میں قرض لینے سے بہت ہی زیادہ بچے۔ اگر کسی وقت قرض کی ضرورت پڑے تو پہلے پوری کوشش کر لے کہ جتنا اپنے پاس ہے

---

[1] جامع الترمذی، الدعوات، احادیث شتی من ابواب الدعوات، الرقم: ۳۵۶۳

اسی سے کام چل جائے اور "صلوۃ الحاجۃ" پڑھتا رہے اور دعا مانگتا رہے کہ اے اللہ! قرض سے بچا دے، پھر بھی بہت ہی مجبور ہو جائے تو قرضہ واپس کرنے کی پختہ نیت کے ساتھ قرض لے، کیوں کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو شخص قرضہ لے اور اس کی نیت واپس ادا کرنے کی ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن قرض خواہوں کو مقروض کی طرف سے خود ادا کر دیں گے یعنی ان کو راضی کر دیں گے۔[1]

اس کے علاوہ قرضہ لینے سے پہلے یہ سوچ لے کہ قرض کی ادائیگی کی صورت کیا ہوگی، قرضہ لینے کے بعد اس کو اپنی کاپی میں لکھ کر رکھے اور اپنے گھر والوں کو ضرور بتا دے، تاکہ انتقال کے بعد وارثین کو پتا رہے کہ اتنا قرض فلاں صاحب سے لیا ہے، ان کو واپس کرنا اور اتنا قرض فلاں صاحب کو دیا ہے ان سے لینا ہے۔

اور اس کے لیے ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہیے کہ کتاب "احکامِ میت" (مؤلفہ ڈاکٹر عبدالحیٔ صاحب رحمۃ اللہ علیہ) اور "وصیت لکھیے" (مکتبہ بیت العلم) ان دو کتابوں کا ضرور مطالعہ کرے۔

اسی طرح اگر کسی کو قرض دینا ہو تو اگر ہدیہ سمجھ کر دے سکتا ہے تو دے اور واپسی کی امید نہ رکھے کہ اس زمانے میں بزرگوں کا ارشاد ہے: قرض لے کر لوگ واپس دیتے نہیں ہیں، لہٰذا اگر ہدیہ سمجھ کر دے سکتا ہے تو ضرور دے ورنہ معذرت کر لے، کیوں کہ قرض دینے کے بعد واپس نہ ملنے پر جو باہمی ناچاقیاں و طرفین میں اختلاف ہوتا ہے، اس سے بہتر ہے کہ ابتداء ہی میں ایک مرتبہ انکار کر دے۔

اسی طرح اگر قرض دینے کے بعد معاف کرنے کی یا مدت بڑھا دینے کی گنجائش ہو تو ضرور معاف کر دے یا مدت بڑھا دے کہ اس میں بھی ثواب بہت زیادہ ہے،

---

[1] فیض القدیر، حرف المیم: ٦/ ٥٧، الرقم: ٨٣٦٢

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مالی گنجائش دی ہو تو کوشش کرے کہ دوستوں اور رشتہ داروں کی اس طرح مدد کرتا رہے کہ قرض مانگنے کی نوبت ہی نہ آئے۔

جس پر قرضہ ہو اور قرض کی وجہ سے پریشان رہتا ہو تو اسے چاہیے کہ یہ دعا اہتمام سے مانگے اور گناہوں سے بچتا رہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اللہ تعالیٰ قرض سے نجات دے دیں گے اور رزقِ حلال فراوانی کے ساتھ عطا فرمائیں گے۔

❶ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ،

وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ،

وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ،

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَ قَهْرِ الرِّجَالِ۔[1]

تَرجَمَہ: ”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں فکر اور غم سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں عاجزی سے اور سستی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی اور بخل سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے دباؤ سے۔“

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں ایک انصاری صحابی کو دیکھا جس کو ابو امامہ کہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: ابو امامہ کیا ہوا کہ آپ نماز کے وقت کے علاوہ مسجد میں بیٹھے ہیں؟

---

[1] سنن ابی داؤد، الوتر، باب فی الاستعاذة، الرقم: ۱۵۵۵

انھوں نے جواب دیا یارسول اللہ! مجھ پر فکروں اور قرضوں کا ہجوم ہوگیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: میں تجھے وہ کلمات سکھاؤں کہ جب تو اسے پڑھے تو تیرے غم دور ہوں اور تیرا قرضہ ادا ہو؟

انھوں نے کہا: ضرور یارسول اللہ!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو صبح و شام یہ (مذکورہ بالا) کلمات پڑھا کر۔ وہ صحابی ارشاد فرماتے ہیں: میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری پریشانیوں کو دور کردیا اور میرے قرضوں کو مجھ سے ادا کروادیا۔

❷ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ.[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! تاوان سے چھڑانے والا تو ہی ہے اور گناہ سے دور کرنے والا تو ہی ہے۔“

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن مجھے نہیں پایا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو میرے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: آپ جمعہ کے دن کیوں نہیں آئے؟

میں نے کہا: یارسول اللہ! میرے اوپر ایک یہودی کا ایک اوقیہ چاندی قرض تھا، میں آپ کے پاس آرہا تھا لیکن راستے میں مجھے اس نے روک دیا۔

پس آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے معاذ! کیا میں تجھے ایسی دعا نہ بتلاؤں کہ جس کو تو پڑھے، اگر تیرے اوپر (صبیر پہاڑ اور ایک روایت کی مطابق احد پہاڑ) کے برابر قرض ہو تو اللہ تعالیٰ اسے ادا فرمائے گا، پھر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ

[1] سنن ابی داؤد، الادب، باب مایقول عندا لنوم، الرقم: ۵۰۵۲

(مندرجہ ذیل) دعا تعلیم فرمائی:

❸ اَللّٰھُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِكَ الْخَیْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تُعْطِیْھِمَا مَنْ تَشَآءُ وَتَمْنَعُ مِنْھُمَا مَنْ تَشَآءُ، اِرْحَمْنِیْ رَحْمَةً تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ.[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! اے اقتدار کے مالک! تو جس کو چاہتا ہے اقتدار بخشتا ہے اور جس سے چاہتا ہے اقتدار چھین لیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے عزت بخشتا ہے اور جس کو چاہتا ہے رُسوا کر دیتا ہے، تمام تر بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اے دنیا و آخرت کے مہربان بادشاہ! آپ جسے چاہیں دونوں (دنیا و آخرت) عنایت فرمائیں اور جس سے چاہیں دونوں کو روک دیتے ہیں، میرے اوپر ایسی رحمت فرمائیں جس کے ذریعے سے آپ کے ماسوا کی رحمت سے مجھے مستغنی کر دیں۔“

---

[1] مجمع الزوائد، الادعیة، باب الدعاء لقضاء الدین، الرقم: ۱۷۴۴۳

روزانہ کا ایک عمل، چار عظیم فائدے

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص روزانہ سو مرتبہ:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ.[1]

پڑھے (تو یہ کلمات) اس کے لیے فقر وفاقہ سے حفاظت کا ذریعہ ہوں گے اور قبر کی وحشت وتنہائی میں انسیت کا باعث ہوں گے اور ان کلمات (کی برکت) سے پڑھنے والا غناء (ظاہری اور باطنی) حاصل کر لے گا اور (قیامت کے دن) ان کلمات کی برکت سے وہ جنت کے دروازہ پر دستک دے گا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا:

روزانہ سو بار پڑھنے والے کو چار بڑے بڑے فائدے حاصل ہوں گے۔ ان میں سے ہر فائدہ ایسا ہے جس کا ہر شخص محتاج ہے، لہٰذا ہر شخص کو ہر روز اس کی ایک تسبیح پڑھ لینی چاہیے وہ فوائد یہ ہیں:

1. فقر وفاقہ اور معاشی تنگی دور ہونا۔
2. قبر کی وحشت دور ہو کر راحت وانسیت حاصل ہونا۔
3. غناء ظاہری وباطنی نصیب ہونا۔
4. جنت کے دروازے پر دستک دینے اور جنت میں داخل ہونے کی سعادت ملنا۔

[1] کنز العمال، الاول، الاذکار: ۲/ ۱۰۳، الرقم: ۳۸۹۳

مشورہ کی اہمیت اور آداب

ہر اہم کام کرنے سے پہلے شریعت نے دو چیزوں کا حکم فرمایا ہے:

① استشارہ یعنی باہم مشورہ

② اللہ تعالیٰ سے استخارہ۔

شیطان ہر وقت مُسلمان کے پیچھے لگا رہتا ہے اور شریعت کے سیدھے سادے اور بالکل آسان کاموں کو بگاڑ کر پیش کرتا ہے۔ اس نے دوسرے بہت سے احکام کی طرح مشورہ و استخارہ کا حلیہ بگاڑ دیا۔ اولاً تو بہت سے لوگ استشارہ و استخارہ کرتے ہی نہیں اور اگر کسی نے کر بھی لیا تو اس میں بہت سی غلطیاں کرتے ہیں۔ استشارہ کی اہمیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پڑھیے:

❶ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۵۹﴾[1]

ترجمہ: ”ان واقعات کے بعد اللہ کی رحمت ہی تھی جس کی بنا پر

---

[1] سورۃ آل عمران: ۱۵۹

(اے پیغمبر!) تم نے ان لوگوں سے نرمی کا برتاؤ کیا۔ اگر تم سخت مزاج اور سخت دِل والے ہوتے تو یہ تمھارے آس پاس سے ہٹ کر تتر بتر ہوجاتے۔ لہٰذا اِن کو معاف کردو، اِس کے لیے مغفرت کی دُعا کرو اور ان سے (اہم) معاملات میں مشورہ لیتے رہو۔ پھر جب تم رائے پختہ کرکے کسی بات کا عزم کرلو تو اللہ پر بھروسہ کرو۔ اللہ یقیناً توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔"

رسول تو براہ راست اللہ تعالیٰ سے ہدایات لیتا ہے اور فہم وفراست میں بھی رسول سے بڑھ کر کون ہوسکتا ہے، اس کے باوجود مشورہ کی اہمیت بتانے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید میں ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾[1] کا حکم فرمایا۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ﴿۳۸﴾[2]

ترجمہ: "اور جنھوں نے اپنے پروردگار کی بات مانی ہے اور نماز قائم کی ہے اور اُن کے معاملات آپس کے مشورے سے طے ہوتے ہیں اور ہم نے اُنھیں جو رِزق دیا ہے، اُس میں سے وہ (نیکی کے کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنے کا سب سے اہم اور اعلیٰ شعبہ زکوۃ ہے، مشورہ کی اہمیت بتانے کے لیے نماز اور زکوۃ کے درمیان اسے ذکر فرمایا، اس سورۃ کا نام ہی "شوریٰ" رکھا یعنی مشورہ کے حکم والی سورۃ۔

---

[1] سورۃ آل عمران: ۱۵۹

[2] سورۃ الشوریٰ: ۳۸

نماز اور زکوٰۃ دو ایسی عبادتیں ہیں جنھیں قرآن وحدیث میں تقریباً ہر جگہ ایک ساتھ ذکر کیا گیا ہے، اس لیے ان دونوں عبادتوں کو "قَرِیْنَتَانِ" یعنی دو ساتھی بھی کہتے ہیں، لیکن قرآن مجید میں دو جگہ نماز اور زکوٰۃ کے درمیان تیسری چیز لاکر اس کی اہمیت بتائی گئی ہے، ایک جگہ تو سورۂ شوریٰ کی مذکورہ بالا آیت ہے کہ نماز اور زکوٰۃ کے درمیان مشورہ کا ذکر فرمایا۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَاسَعِدَ اَحَدٌ بِرَاْیِهٖ وَلَاشَقِیَ عَنْ مَّشْوَرَةٍ." [1]

ترجمہ: "اپنی انفرادی رائے سے کوئی کامیاب نہیں ہوا اور مشورہ کے بعد کوئی ناکام نہیں ہوا۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "یمن" کا قاضی بنا کر بھیجا تو آپ کو یہ نصیحت فرمائی:

"اِسْتَشِرْ فَاِنَّ الْمُسْتَشِیْرَ مُعَانٌ وَالْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ." [2]

ترجمہ: "مشورہ لیا کریں کیوں کہ مشورہ لینے والے کی (منجانب اللہ) مدد کی جاتی ہے اور جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے۔"

مشورہ ایسے شخص سے لینا ضروری ہے جو صالح اور دین دار ہو اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ جس کام کے بارے میں آپ مشورہ لینا چاہتے ہیں اس صالح شخص کو اس کام کا کچھ تجربہ بھی ہو۔ [3]

---

[1] تسهيل النظر و تعجيل الظفر، الباب الاول، الفصل الثانى عشر المشورة: ۳۰/۱

[2] جامع الاحاديث، حرف العين، مسند عبيد بن صخر: ۲۰۵/۹، الرقم: ۸۸۴۰

[3] مشورہ کی اہمیت وفضیلت، مشورہ لینے کا طریقہ، مشورہ دینے کا طریقہ اور مشیر کے صفات تفصیل سے جاننے کے لیے مکتبہ بیت العلم کی کتاب "مشورے کی برکتیں" کا مطالعہ کیجیے اور مشورہ کی دینی ودنیوی فوائد حاصل کیجیے۔

اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ ہر کام کو مشورے سے کیا کرے اور جس سے مشورہ طلب کیا جائے اس پر لازم ہے کہ وہ اخلاص کے ساتھ مشورہ دے، مشورے کا اہتمام ہر کام میں کریں، چاہے کوئی اجتماعی مسئلہ ہو یا انفرادی، مثلاً مکان خریدنا ہے، یا دکان خریدنی ہے یا رشتہ کرنا ہے یا رشتے کا جواب دینا ہے، الغرض کوئی بھی کام ہو تو گھر کے تمام افراد مل کر مشورہ کرلیں، اسی طرح کوئی انفرادی یا ذاتی مسئلہ ہو، کوئی پریشانی ہو، کسی بات میں کوئی راہ نہ دکھائی دے تو دین دار تجربہ کار، راز دار لوگوں سے مشورہ کرلیں، ایسا کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی ہر پریشانی کا حل بھی سمجھ میں آجائے گا اور غم بھی ہلکا ہوجائے گا۔

مشورہ کے فوائد

صلح حدیبیہ کے موقع پر جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے ساتھ عمرہ کرنے کے لیے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے، مقام ذوالحلیفہ سے احرام باندھا اور جب مکہ مکرمہ کے قریب حدیبیہ کے مقام پر پہنچے تو مشرکین مکہ نے آپ کو اور صحابہ کرام کو روک دیا اور کہا کہ ہم آپ کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔

اب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین عمرہ ادا کرنا چاہتے ہیں اور احرام باندھ کر آئے ہوئے ہیں، جب کفار مکہ نے عمرہ کرنے سے روک دیا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو غصہ آگیا کہ یہ لوگ عمرہ کی عبادت ادا کرنے میں رکاوٹ بن رہے ہیں، بالآخر مذاکرات ہوئے اور مذاکرات کے نتیجے میں صلح ہوگئی اور صلح اس بات پر ہوئی کہ اس مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام واپس مدینہ منورہ چلے جائیں، اس مرتبہ عمرہ نہیں کریں گے اور آئندہ سال اس عمرے کی قضا کریں گے۔

اب بظاہر کفار قریش کا یہ مطالبہ بالکل غلط تھا، کیوں کہ یہ حضرات حرم کے دروازے تک پہنچے ہوئے ہیں، پھر بھی ان سے یہ کہا جا رہا ہے کہ یہیں سے واپس چلے جائیں اور آئندہ سال عمرہ ادا کرنے کے لیے آئیں۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی شرائط تھیں جو بظاہر مسلمانوں کے لیے دبی ہوئی شرائط تھیں، لیکن چوں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہی حکم تھا کہ اس وقت ان کی یہ شرائط مان لی جائیں اگرچہ مسلمانوں کے لیے وہ دبی ہوئی شرائط ہیں۔ چناں چہ مسلمانوں نے وہ شرائط مان لیں، اس مان لینے میں بھی بہت سی حکمتیں تھیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حالتِ احرام میں تھے، اس لیے یہاں سے شریعت کا یہ مسئلہ سامنے آیا کہ جب کوئی احرام باندھ کر آئے اور پھر اس کے لیے عمرہ کرنا ممکن نہ رہے اور کوئی دشمن روک دے تو اس وقت اس کو کیا کرنا چاہیے اور کس طرح احرام کھولنا چاہیے؟ اس وقت قرآن کریم کے ذریعہ یہ حکم نازل ہوا کہ اگر یہ صورت پیش آئے تو ایک جانور قربان کرنے کے لیے حرم بھیج دو، جس وقت وہ جانور حرم میں ذبح ہو جائے اس وقت محرم اپنے سر کے بال منڈوا کر احرام کھول دے۔

چناں چہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ سب اپنے اپنے جانور حرم بھیج دیں اور جانور ذبح ہو جانے کے بعد احرام کھول دیں۔ صحابہ کرام نے جانور بھیج دیے اور ان کی قربانی ہوگئی۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ اپنے سر منڈوا دو اور احرام کھول دو، تا کہ پھر مدینہ منورہ واپس چلیں۔ لیکن صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں سے کوئی بھی اس کام کے لیے آگے نہیں بڑھے۔ وجہ اس کی یہ تھی کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی طبیعت میں یہ دینی غیرت غالب تھی کہ جب ہم حق پر ہیں

تو ناکام کیوں لوٹ جائیں۔ اس قسم کے جذبات کی وجہ سے احرام کھولنے اور سر منڈوانے کے لیے کوئی بھی آگے نہیں بڑھ رہا تھا۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خیمے کے اندر تشریف لے گئے، آپ کی زوجۂ مطہرہ اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس سفر میں آپ کے ساتھ تھیں، آپ نے جا کر ان سے فرمایا کہ آج میں نے عجیب معاملہ دیکھا جو اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا، یہ وہ لوگ ہیں جو میرے ایک اشارے پر جان چھڑکنے کے لیے تیار ہیں، لیکن آج میں نے احرام کھولنے کے لیے کہا لیکن کوئی بھی احرام کھولنے کے لیے تیار نہیں ہوا۔

گویا کہ آپ نے اس بارے میں حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مشورہ کیا اور حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مشورہ دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ باہر تشریف لے جائیں اور خود اپنا سر منڈوا کر اپنا احرام کھول دیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم نے بہت اچھا مشورہ دیا۔ چناں چہ آپ خیمے سے باہر تشریف لے گئے اور ایک صحابی کو بلا کر خود حلق کرانا شروع کر دیا، بس آپ کے حلق کرانے کی دیر تھی کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ایک دوسرے کے سر حلق کرنے شروع کر دیے اور احرام کھولنا شروع کر دیا اور یہ سوچا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کھول دیا تو ہم آپ سے زیادہ غیرت کرنے والے کون ہیں۔

بہر حال! حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کیا اور حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ذہن میں وہ بات آ گئی جو ابتدا میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ذہن میں نہیں آئی۔[1]

---

[1] حیاۃ الصحابۃ، باب اهتمام الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنهم باجتماع الکلمۃ: ۲۸۲

اسی طرح مشورے کے کئی فوائد ہیں، مثلاً:

① سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہے کہ گھروں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشورے کی سنت زندہ ہوگی اور جہاں سنت زندہ ہوگی وہاں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کو نازل فرمائیں گے۔

② اہم فائدہ یہ ہے کہ گھر کے افراد اور متعلقین اور دوست احباب میں آپس میں محبت قائم ہوگی، ہر ایک یہ سمجھے گا کہ میرا بھی ایک مقام واہمیت ہے، اس لیے تو مجھ سے مشورہ طلب کیا جاتا ہے اور سب کے دل آپس میں جُڑے ہوئے ہوں گے۔

③ یہ ہے کہ یہ فیصلہ کسی فردِ واحد کا فیصلہ نہیں ہوگا بل کہ ایک اجتماعی فیصلہ ہوگا، لہٰذا اگر اللہ نہ کرے کل کو وہ کام جس کے متعلق مشورہ کیا گیا ہے۔ باعثِ نقصان ہوا تو کسی کو یہ کہنے کا موقع نہیں ملے گا کہ ہم سے تو پوچھا ہی نہیں، پوچھ لیتے تو ایسے نہ ہوتا، وغیرہ وغیرہ۔

مشورہ کرتے وقت مندرجہ ذیل آداب کا خوب خیال رکھا جائے، بل کہ ہر مشورے سے پہلے اس کو بیان بھی کیا جائے تا کہ یاددہانی ہو۔

① مشورے کا ایک امیر مقرر ہو جو سب سے باری باری مشورہ لے اور آخر میں سب کی آراء کو سامنے رکھتے ہوئے کوئی فیصلہ کرے، جب امیر فیصلہ کر لے تو سب کو چاہیے کہ وہ اس پر راضی رہیں۔

② ہر شخص اپنی باری پر مشورہ دے جب تک اس سے مشورہ طلب نہ کیا جائے مشورہ نہ دے اور جب مشورہ طلب کیا جائے تو خوب سوچ سمجھ کر اور انتہائی وقار سے اپنی رائے پیش کرے اور پھر خاموش ہو کر دوسروں کی آراء خوب غور سے سنے اور اگر اس درمیان میں پھر کچھ بات یاد آ جائے یا کسی کی رائے کا

کوئی کم زور پہلو سامنے آجائے تو فوراً نہ بولے، بل کہ اجازت لے کر آخر میں جب سب اپنی اپنی رائے دے چکیں تو اپنی بات بیان کر دے۔

۳ کسی دوسرے کی رائے کو کاٹا نہ جائے، البتہ اپنی رائے کو مضبوط کرنے کے لیے اس کا فائدہ اور اس کی حکمت ضرور بیان کر لے، لیکن کسی کی رائے سامنے آنے کے بعد یہ نہ کہے کہ نہیں یہ صحیح نہیں، یا یہ نہیں ہوسکتا، یہ تو سمجھ نہیں آرہا، بل کہ یہ کہے کہ یہ اس کی رائے ہے، اللہ تعالیٰ اس میں خیر ڈالے، میری رائے یہ ہے۔

۴ ہر شخص رائے کو رائے سمجھ کر دے، فیصلہ سمجھ کر نہ دے کہ ایسا ہی ہوگا، بل کہ اگر کسی کی رائے پر فیصلہ ہو جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس کام کی اصلاح کے لیے دعائیں کرتا رہے اور استغفار کرتا رہے اور جس کی رائے پر فیصلہ نہ ہو وہ اسی میں بہتری سمجھے اور دوسرے کو مناسب نہیں کہ وہ اس شخص کی رائے پر طعن و تشنیع کرے۔

۵ اللہ نہ کرے اگر مشورہ کے بعد کوئی آزمائش آئے تو یہ نہ کہے کہ میں نے پہلے کہا تھا، دیکھو تم نے میری بات نہ مانی اگر میری بات مان لیتے تو یہ نہ ہوتا وغیرہ وغیرہ۔ کیوں کہ حدیث میں آیا ہے:

"لفظ "اگر" شیطان کا دروازہ کھولتا ہے۔" [1]

لہٰذا یہ نہ کہے اگر میری رائے پر فیصلہ ہو جاتا تو یہ نہ ہوتا، اگر یوں کر لیتے تو یوں نہ ہوتا بل کہ یوں کہے (قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَآءَ فَعَلَ) "جو کچھ اللہ نے مقدر کیا تھا وہی ہوا اور بہتر ہوا۔"

۶ جس بارے میں مشورہ ہو رہا ہو اُسی کے متعلق بات کرے، اِدھر اُدھر کی باتیں یا پچھلی باتیں بلاوجہ بیچ میں نہ لائے۔

---

[1] صحيح مسلم، القدر، باب الايمان بالقدر، الرقم: ٦٧٧٤

مشورے کے وقت کی تین دعائیں

اس کے ساتھ ساتھ ان مندرجہ ذیل دعاؤں کا اہتمام کرے تاکہ اللہ تعالیٰ اس مشورہ میں خیر و برکت ڈالے اور شیطان کے شر سے بچائے:

۱ اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ. [۱]

ترجمہ: "الٰہی! میرے مقدر کی بھلائی میرے دل میں ڈال دے اور مجھ کو میرے نفس کی بدی سے بچالے۔"

۲ اَللّٰهُمَّ اَسْتَهْدِیْكَ لِاَرْشَدِ اَمْرِیْ. [۲]

ترجمہ: "اے اللہ! میں تجھ سے اپنے معاملہ میں کامیابی کی راہوں کی ہدایت مانگتا ہوں۔"

۳ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاهْدِنِی السَّبِیْلَ الْاَقْوَمَ. [۳]

ترجمہ: "اے اللہ! بخش دے اور رحم فرمادے اور سب سے صحیح راستہ نصیب فرما۔"

نمازِ استخارہ کی فضیلت اور اس کی دعا

استخارہ کی فضیلت احادیث میں بہت آئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو استخارہ کرلیا کرے وہ کبھی شرمندہ نہ ہوگا اور نہ نقصان اٹھائے گا۔ [۴]

---

۱ جامع الترمذی، الدعوات، باب اللهم الهمنی رشدی، الرقم: ۳٤۸۳

۲ مسند احمد، حدیث عثمان بن ابی العاص، الرقم: ۱٦۳۷۷

۳ مسند احمد، حدیث ام سلمة زوج النبی صلی اللہ علیه وسلم، الرقم: ۲۷۲۲۰

۴ فیض القدیر، حرف المیم: ۵/ ٦٤، الرقم: ۷۸۹۵

اور استخارہ کرنا نیک نیتی کی علامت ہے، استخارہ نہ کرنا بدقسمتی ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اس طرح استخارہ سکھاتے جس طرح قرآن کریم کی سورتیں سکھاتے۔ [1]

مختصر استخارہ "اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ" ہے۔ [2] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کا ارادہ فرماتے تو "اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ" پڑھا کرتے۔

اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے انس! جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اپنے رب سے سات مرتبہ استخارہ (طلب خیر) کرلیا کرو۔ اس کے بعد غور کرو جو بات تمھارے دل میں آئے اسی میں بھلائی ہے۔ [3]

اور استخارہ کا مکمل یہ طریقہ ہے کہ دو رکعت نفل نماز پڑھ کر دعائے استخارہ مانگی جائے اور "ھٰذَا الْاَمْرَ" کی جگہ اس کام کا نام لیا جائے جس کے کرنے کا ارادہ ہو۔

دعائے استخارہ یہ ہے: اس کے بعد اپنی حاجت مانگیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ
بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ
فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ
وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۞ اَللّٰھُمَّ اِنْ كُنْتَ
تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ

---

[1] صحیح البخاری، الدعوات، باب الدعاء عند الاستخارۃ، الرقم: ۶۳۸۲

[2] جامع الترمذی، الدعوات، باب: اللھم خرلی، الرقم: ۳۵۱۶

[3] کنز العمال، الرابع، الصلاۃ، الفصل الثالث فی النوافل، الرقم: ۲۱۵۳۵

مَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَ
اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ
فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ
فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ
الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ[1]

ترجمہ: "اے اللہ! میں تیرے علم کے ساتھ بھلائی مانگتا ہوں اور قدرت چاہتا ہوں تیری قدرت کے ذریعے اور مانگتا ہوں تیرے فضل سے کیوں کہ تو ہی قادر ہے، میں قادر نہیں ہوں اور تو ہی جانتا ہے اور میں نہیں جانتا، تو غیب کی باتوں کا جاننے والا ہے،

اے میرے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے اچھا ہے، میرے دین اور دنیا اور میرے کام کے انجام میں تو، تو اس کا میرے لیے فیصلہ فرما دے اور اگر تو سمجھتا ہے کہ یہ کام میرے لیے اچھا نہیں، میرے دین و دنیا اور میرے کام کے انجام میں تو، تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھیر دے اور میرے لیے بھلائی مقرر کر دے، جس جگہ بھی ہو، پھر مجھے اس سے خوش کر دے۔"

جیسا کہ اس دعا کے مضمون سے ظاہر ہے کہ استخارہ کی حقیقت اور اس کی روح یہ ہے کہ بندہ اپنی عاجزی اور بے علمی کا احساس و اعتراف کرتے ہوئے اپنے علیمِ کل اور

---

[1] صحیح البخاری، الدعوات، باب الدعاء عند الاستخارۃ، الرقم: ٦٣٨٢

قادرِ مطلق مالک سے راہ نمائی اور مدد چاہتا ہے اور اپنے معاملہ کو اس کے حوالہ کردیتا ہے کہ جو اس کے نزدیک بہتر ہو بس وہی کردے، اس طرح گویا وہ اپنے مقصد کو اللہ تعالیٰ کی مرضی میں فنا کردیتا ہے اور جب اس کی یہ دعا دل سے ہو جیسے کہ ہونا چاہیے تو ہو نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کی راہ نمائی اور مدد نہ فرمائے۔

استخارہ کرنے میں چند اہم باتوں کی وضاحت

استخارہ کرنے میں علمائے حقانی اور بزرگانِ دین نے چند اہم باتوں کی وضاحت فرمائی ہے۔ان کا ضرور خیال رکھیں:

۱ بہت سی چیزیں ایسی ہیں جنہیں شریعت نے فرض یا واجب قرار دیا ہے۔ان کے کرنے یا نہ کرنے میں استخارہ نہیں ہوتا کیوں کہ ان کا کرنا ہی مطلوب ہے اور اسی کا حکم ہے۔اسی طرح جو چیزیں حرام اور گناہ ہیں تو ان میں استخارہ نہیں ہوتا۔

۲ استخارہ کے لیے نفل پڑھنے میں رات کی یا بعد عشاء کی کوئی قید حدیث پاک میں نہیں ہے، لہٰذا چوبیس گھنٹے میں سے کسی بھی وقت (جو وقت نوافل کی ادائیگی کے لیے ممنوع یا ناجائز نہ ہو) نوافل ادا کرکے دعا کرلیں۔[۱]

۳ استخارہ خود کریں، اکثر لوگ دوسروں سے استخارہ کرواتے ہیں اور عاجزی کے طور پر کہتے ہیں: ہم تو گناہ گار ہیں۔تو عرض یہ ہے کہ دنیا میں تو ہم سب گناہ گار ہیں، گناہوں سے بچنے کی کوشش کریں اور توبہ کریں، آیندہ گناہ نہ کرنے کا پکا ارادہ کریں، اگر پھر بھی ہوجائے تو دوبارہ توبہ کریں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی امید رکھیں، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک نام کریم ہے اور کریم کا معنی محدثین نے لکھا ہے:

---

[۱] ماخذہ: احسن الفتاویٰ، استخارہ کی حقیقت: ۳/۷۹ ٤

"وہ ذات جو بغیرِ استحقاق اور بلا قابلیت کے دے دے۔"[1]

لہٰذا اپنی نالائقی، نااہلیت اور گناہوں کے باوجود "یَا کَرِیْمُ یَا کَرِیْمُ" کہہ کہہ کر اللہ تعالیٰ سے مانگیں اور شیطان کے اس بہکاوے میں ہرگز نہ آئیں کہ "ارے تیری دعا کیا سنیں گے تیرا منہ اس قابل کہاں۔" وغیرہ وغیرہ...... اس لیے اپنا منہ اور اپنے گناہ نہ دیکھیں بل کہ اللہ تعالیٰ کی صفتِ کرم دیکھیں اور استخارہ خود ہی کریں۔

۴ کسی بھی حدیث سے ثابت نہیں کہ استخارے کا عمل کرنے کے بعد خواب میں جواب آئے گا یا حل معلوم ہوگا، بل کہ صرف اور صرف حالات پر نظر رکھیں کہ جس کام کے لیے استخارہ کیا ہے، اس کی موافقت میں حالات بن رہے ہیں یا کام میں کوئی رکاوٹ پڑ رہی ہے، پھر بڑوں سے مشورہ بھی کرلیں، پھر ان سب نوعیتوں کو سامنے رکھ کر دیکھیں کہ دل کس بات پر جم رہا ہے، اسی کے موافق عمل کریں۔ اگر ایک بار اس عمل سے کسی بھی صورت پر دل نہ کھلے تو بار بار استخارہ کرتے رہیں اور کام شروع کردیں، کام میں رکاوٹ آرہی ہے یا کام نہیں ہو رہا تو سمجھیں کہ کام میں خیر نہیں، مسنون طریقے سے استخارہ کریں، ان کے علاوہ جتنے طریقے لوگوں میں رائج ہیں وہ سب خلافِ سنت ہیں۔ مثلاً رخ مڑ جائے گا، پاؤں ہل جائے گا وغیرہ، لہٰذا سنت طریقے پر اکتفاء کریں۔

بعض حضرات کا کہنا یہ ہے کہ استخارہ کرنے کے بعد خود انسان کے دل کا رجحان ایک طرف ہو جاتا ہے، بس جس طرف رجحان ہو جائے وہ کام کرلے اور بکثرت ایسا رجحان ہو جاتا ہے، لیکن بالفرض اگر کسی ایک طرف دل میں رجحان نہ بھی ہو بل کہ دل میں کشمکش موجود ہو تو بھی استخارہ کا مقصد پھر بھی حاصل ہے، اس لیے کہ بندہ کے استخارہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ وہی کرتے ہیں جو اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے۔

---

[1] مرقاۃ المفاتیح، الدعوات، باب اسماء اللہ تعالیٰ، الفصل الاول: ۵/ ۸۸

اس کے بعد حالات ایسے پیدا ہو جاتے ہیں پھر وہی ہوتا ہے جس میں بندے کے لیے خیر ہوتی ہے اور اس کو پہلے سے پتا بھی نہیں ہوتا۔ بعض اوقات انسان ایک راستے کو بہت اچھا سمجھ رہا ہوتا ہے لیکن اچانک رکاوٹیں پیدا ہو جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کو اس بندے سے پھیر دیتے ہیں۔

اب جب وہ کام ہو گیا تو اب ظاہری اعتبار سے بعض اوقات ایسا لگتا ہے کہ جو کام ہوا وہ اچھا نظر نہیں آرہا ہے، دل کے مطابق نہیں ہے، تو اب بندہ اللہ تعالیٰ سے شکوہ کرتا ہے کہ یا اللہ! میں نے آپ سے مشورہ اور استخارہ کیا تھا مگر کام وہ ہو گیا جو میری مرضی اور طبیعت کے خلاف ہے اور بظاہر یہ کام اچھا معلوم نہیں ہو رہا ہے۔

اس پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرما رہے ہیں: ارے نادان! تو اپنی محدود عقل سے سوچ رہا ہے کہ یہ کام تیرے حق میں بہتر نہیں ہوا، لیکن جس کے علم میں ساری کائنات کا نظام ہے، وہ جانتا ہے کہ تیرے حق میں کیا بہتر تھا اور کیا بہتر نہیں تھا، اس نے جو کیا وہی تیرے حق میں بہتر تھا۔ بعض اوقات دنیا میں تجھے پتا چل جائے گا کہ تیرے حق میں کیا بہتر تھا اور بعض اوقات پوری زندگی میں کبھی پتا نہیں چلے گا، جب آخرت میں پہنچے گا تب وہاں جا کر پتا چلے گا کہ واقعۃً یہی میرے لیے بہتر تھا۔[1]

اسی طرح یہ بھی خیال رہے کہ استخارہ کے ساتھ مشورہ کا بھی اہتمام ہو، مشورہ استخارہ سے بھی زیادہ اہم ہے، دین دار، تجربہ کار، راز دار لوگوں سے مشورہ ضرور کیجیے، جس قسم کا کام ہو تو اس فن اور اس شعبہ کے ماہر لوگوں سے مشورہ کریں۔

---

[1] اصلاحی خطبات: ۱۰/ ۱۵۴

شادی سے پہلے اور شادی کے بعد مانگنے کی دعائیں اور اعمال

اچھا رشتہ ملنے کے لیے اہم دعائیں

ہم میں سے ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ ہماری زندگی خوش گوار ہو تو اس کے لیے دوسروں کی زندگی خوش گوار رہنے دیں، آپ کی زندگی بھی اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی خوش گوار ہو جائے گی۔ مثلاً: اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری شادی شدہ ازدواجی زندگی خوش گوار ہو تو ہم دوسروں کی ازدواجی زندگی اپنے بُرے اخلاق سے خراب نہ کریں، اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی ہماری زندگی بھی کوئی خراب نہیں کرے گا۔

ماں باپ، بڑے بھائی بہن کو چاہیے کہ بچوں اور چھوٹے بھائی بہنوں کو جوان ہونے کے بعد ایسی دعائیں یاد کروا دیں جن میں (اچھے رشتے کا ملنا اور عافیت کے ساتھ زندگی کا گزرنا) طلب کیا گیا ہے:

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝ [1]

---

[1] سورۃ الفرقان: ۷۴

ترجمہ: "ہمارے پروردگار! ہمیں اپنی بیوی بچوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا سربراہ بنادے۔"

یہ دعا ہر مرد و عورت کو زندگی بھر مانگتے ہی رہنا چاہیے، بہت ہی مبارک دعا ہے، اس میں شوہر، بیوی، بچے، خاندان سب کے لیے دنیا و آخرت دونوں کی دعائیں آگئیں۔

اسی طرح خواتین اپنے الفاظ میں نیک شوہر کے لیے بھی خوب دعا مانگیں۔

"مثلاً اے اللہ! مجھے ایسا نیک شوہر عطا فرما جو خود بھی پورے دین پر چلنے والا ہو اور میرے لیے بھی دین پر چلنے میں معاون اور مددگار ہو، نرم دل ہو، نیک بیوی کی قدر کرنے والا ہو، اس کے مقدر میں نیک اولاد ہو، دین کو دنیا میں پھیلانے اور اللہ کی راہ میں دین کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے کا شوق رکھنے والا ہو، اس کے دل میں آپ کی محبت گھر کر چکی ہو، ایمان اس کے دل کی تہہ میں بیٹھ چکا ہو، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی محبت اس کے دل میں سب سے زیادہ ہو، دنیا کی بے رغبتی اور آخرت کی محبت اس کے دل میں ہو اور اے اللہ! مجھے اس نیک شوہر کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک ذریعہ تسکین اور سرمایہ راحت بنا، آمین!"

اسی طرح شروع اور آخر میں درود شریف پڑھ کر یہ دعا مانگنی چاہیے: ﴿يَا وَهَّابُ هَبْ لِيْ زَوْجًا صَالِحًا﴾ "اے بہت عطا کرنے والے! مجھے نیک شوہر عطا فرما۔" خاص کر مندرجہ ذیل دعا اگرچہ قرآن و حدیث میں نہیں ہے لیکن کیوں کہ اس میں ہر بھلائی و خیر مانگنے کی ترغیب دی گئی ہے، لہٰذا مسلمان عورت یہ دعا بھی دل سے مانگے:

"اے اللہ! مجھے ایسا گھر عطا فرما کہ جو کچھ مقدر ہو شوہر کی حلال کمائی سے وہ سکون سے کھانے اور اس پر آپ کا شکر ادا کرنا آسان ہو...... اور ایسی زندگی سے جس میں پیسہ بہت ہو، چیزیں بہت ہوں، لیکن روز روز دیوانی،

جیٹھانی کے جھگڑے، ساس نند کے گلے شکوے ہوں...... ایسے برے گھر سے اور ایسے مال سے پناہ چاہتی ہوں۔"[1]

"اے اللہ! ایسی ساس ہو جو بہو کی خدمت کی قدر کرے، بہو کو بیٹی سمجھے، غیبت، جھوٹ اور تہمت سے بچنے اور بچانے والی ہو۔ اے اللہ! ایسی نیک ساس عطا فرما...... اے اللہ! ایسا گھر عطا فرما جس میں دیور، جیٹھ، نندوئی سے شرعی پردہ کرنا آسان ہو۔ جس گھر میں ٹی وی اور تصویر کی لعنت موجود نہ ہو۔ اے اللہ! آپ اپنی ہر چھوٹی سے چھوٹی نافرمانی سے بچنا آسان فرما دیں۔ گناہوں سے بچنے اور دوسروں کو حکمت کے ساتھ بچانے کی توفیق عطا فرما، دین پر عمل کرنے اور اس کو پھیلانے کی توفیق عطا فرما۔"

شوہر کے لیے بُری بیوی سے بچنے کے لیے تین دعائیں

❶ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنِ امْرَاَةٍ تُشَيِّبُنِیْ قَبْلَ الْمَشِيْبِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ مَّالٍ يَّكُوْنُ عَلَیَّ عَذَابًا.[2]

ترجمہ: "اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسی عورت سے کہ مجھے بوڑھا کر دے بڑھاپے سے پہلے اور تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے مال سے کہ مجھ پر عذاب جان ہو۔"

---

[1] نیک بیوی کی صفات، عورتوں کی بُری عادتیں اور ان کا علاج جاننے کے لیے اور شوہر کی سچی محبت حاصل کرنے کے لیے مکتبہ بیت العلم کی کتاب "تحفۂ دلہن" کا مطالعہ کیجیے اور مثالی بیوی بنیے۔

[2] مختصراً: الحزب الاعظم، المنزل السادس: ۱۱۹، الرقم: ۱۴

۲ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ فِتۡنَةِ النِّسَآءِ.[1]

ترجمہ: "اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں عورتوں کے فتنے سے۔"

۳ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ كُلِّ عَمَلٍ يُّخۡزِيۡنِيۡ وَاَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ صَاحِبٍ يُّؤۡذِيۡنِيۡ وَ اَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ كُلِّ اَمَلٍ يُّلۡهِيۡنِيۡ.[2]

ترجمہ: "یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس عمل سے کہ مجھ کو رسوا کردے اور تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس ساتھی سے جو مجھے تکلیف دے اور پناہ چاہتا ہوں ایسی امید سے کہ مجھے غافل کردے۔"

دعاؤں کے اوّل و آخر میں تین، تین مرتبہ درود شریف پڑھ لینا چاہیے۔

خاتون کے لیے بُرے رفیق سے پناہ چاہنے کی تین دعائیں

یہ دعا لڑکی خود بھی مانگے اور لڑکی کے ماں باپ بھی بچی کے لیے دعا مانگتے رہیں کہ اے اللہ! بُرے رفیق اور بُرے خاندان سے اس بچی کی حفاظت فرما، بل کہ ماں باپ کو تو چاہیے بچپن سے بچوں کے لیے دعائیں شروع کردیں۔ ہر بچے کا نام لے کر اس کی ہدایت و عافیت، دین پر استقامت، رزقِ حلال وطیب وافر مقدار میں ملنے اور اچھے جوڑے کے لیے دعائیں مانگتے رہیں۔

---

[1] كنز العمال: الاوّل، الاذكار، الفصل السادس: ۲/ ۸۳، الرقم: ۳۶۸٤

[2] مجمع الزوائد، الاذكار، باب الدعاء فى الصلاة وبعدها: ۱۰/ ۱۰۷، الرقم: ۱۶۹۷۳

① اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ خَلِيْلٍ مَّاكِرٍ عَيْنَاهُ تَرَيَانِیْ وَقَلْبُهٗ يَرْعَانِیْ . اِنْ رَاٰی حَسَنَةً دَفَنَهَا، وَاِنْ رَاٰی سَيِّئَةً اَذَاعَهَا .[1]

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیری پناہ لیتی ہوں ایسے مکار دوست سے جس کی آنکھیں مجھ کو دیکھیں اور اس کا دل میری ٹوہ میں لگا رہے (میرے عیب ڈھونڈنے کی ہر وقت فکر سوار ہو) اگر کوئی نیکی دیکھے تو اس کو چھپالے اور برائی دیکھ پائے تو اس کو پھیلاتا پھرے۔“

② اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ صَاحِبٍ يُّؤْذِيْنِیْ .[2]

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتی ہوں ایسے ساتھی (شوہر) سے جو مجھے تکلیف دے۔“

③ اَللّٰهُمَّ لَا تُسَلِّطْ عَلَیَّ بِذُنُوْبِیْ مَنْ لَّا يَخَافُكَ فِیَّ وَلَا يَرْحَمُنِیْ .[3]

---

[1] فیض القدیر، حرف الهمزة، الرقم: ۱۵۳۵

[2] مجمع الزوائد، الاذکار، باب الدعاء فی الصلاة وبعدها، الرقم: ۱۶۹۷۳

[3] مأخذه: جامع الترمذی، ابواب الدعوات، باب: دعاء اللهم اقسم لنامن خشيتك، الرقم: ۳۵۲۰

ترجمہ: ”اے اللہ! مجھ پر میرے گناہوں کی وجہ سے کوئی ایسا شخص مسلط نہ فرمائیں جو میرے بارے میں آپ سے نہ ڈرے اور نہ مجھ پر ترس کھائے (یعنی ایسے شخص سے میری حفاظت فرما)۔“

اسی طرح حدیث شریف میں اور بھی بہت سی پیاری دعائیں، نیک اولاد اور شوہر کے لیے وارد ہوئی ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عمدہ عادت اور اچھا طریقہ ایسا باقی نہیں چھوڑا جس کی دعا نہ فرمائی ہو اور کوئی برا کام اور خراب خصلت ایسی باقی نہیں رکھی جس سے پناہ نہ مانگی ہو، اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب بلند سے بلند تر فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بتلائی ہوئی دعائیں مانگنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کرنے والا اور اس کو ساری دنیا میں پھیلانے کے لیے ہمیں اور امتِ مسلمہ کے ہر فرد کو قبول فرمائے۔ آمین۔

یہ دعائیں قبولیت میں ایسی ہیں جیسے خود حاکمِ اعلیٰ کی بتائی ہوئی درخواست کا مضمون حاکمِ اعلیٰ کے روبرو پیش کرنا جس کی منظوری میں کوئی شک وتردد ہی نہیں ہوتا، لہٰذا ان دعاؤں کا خوب اہتمام رکھے اور اس کے لیے ہر مسلمان عورت کو چاہیے کہ ”مناجات مقبول“ یا ”الحزب الاعظم“ کتابوں میں سے روزانہ ایک منزل کی دعائیں مانگنے کا معمول بنا لے اور ”ذریعة الوصول الی جناب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم“ کتاب میں سے اور ”ستر استغفار“ جو اس کتاب میں شامل ہیں ان میں سے بھی ایک ایک منزل کی دعائیں مانگنے کا معمول بنا لے۔ اللہ تعالیٰ کرے ہماری مسلمان بہنیں ان کتابوں کی ایک ایک منزل کی دعائیں روزانہ مانگ لیں یا ہر نماز کے بعد ایک منزل کی دعا مانگ لیں تو ہمارے گھروں میں کتنی رحمتیں برسیں اور ہماری اولاد جو نیک ماؤں کی گودوں میں تربیت پائیں وہ ضرور اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی

عالمِ اسلام کی آنکھوں کے تارے بنیں گے اور بہت سی پریشانیاں، بلائیں اور مصیبتیں ان دعاؤں کی برکت سے دور ہوجائیں گی۔ آج ہی سے ان کتابوں میں لکھی ہوئی دعاؤں کو روزانہ مانگنا شروع کردیں۔

وصیت: ساس اور بہوؤں کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ جو عورتیں بیٹے اور ماں میں یا بیٹے اور بہو میں جھگڑا کرواتی ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ ان عورتوں پر دنیا ہی میں اللہ تعالیٰ کا عذاب مسلط ہوجائے اور آخر عمر میں ایسی بری بیماریوں میں مبتلا ہوجائیں کہ خود وہ اور ان کی اولاد ان کی موت کے لیے دعائیں کریں اور روح نکلتے ہوئے بہت ہی بری تکالیف میں مبتلا ہوں بزرگوں کا تجربہ ہے کہ ایسے مرد اور ایسی عورتیں جو دوسرں کو ناحق ستاتے ہیں یا میاں بیوی کے درمیان ایک دوسرے کے خلاف کان بھر کے جھگڑا کرواتے ہیں تو بسا اوقات آخر عمر میں کینسر، ٹی بی یا دوسری موذی بیماریوں اور پریشانیوں میں مبتلا ہوکر ان کا انتقال ہوتا ہے۔

شادی کے بعد کی دعائیں

دلہن کو چاہیے کہ منگنی و شادی کے بعد پچھلی دعاؤں کے ساتھ اکابر علما و مشائخ سے منقول یہ دعائیں بھی مانگے:

"اے اللہ! میرے اور میرے شوہر کے دلوں میں محبت اور الفت ایسے بھر دے اور ہمارے دلوں کو ایسے ملا دے جیسے آپ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دلوں کو ملا دیا تھا اور اے اللہ! میرے اور میرے شوہر کے دلوں کو ایسا ملا دے جیسے آپ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دلوں کو الفت و محبت سے ملا دیا تھا۔"

"اے اللہ! جس طرح آپ نے اپنے کرم سے ہمیں دنیا میں اکٹھا فرمادیا، جنت میں بھی ہم دونوں کو اکٹھا فرما۔"

"اے اللہ! مجھے اپنے شوہر کے لیے دنیا و آخرت دونوں میں آنکھوں کی ٹھنڈک بنا۔"

"اے اللہ! مجھے ایسی بیوی بنا جو شوہر کے نیک کاموں میں اس کی مدد کرنے والی ہو۔"

"اے اللہ! تو مجھے اپنی اطاعت اور اپنے شوہر کی جائز باتوں میں اطاعت کرنے والی بنا اور نیک بنا اور اے اللہ!...... مجھے شوہر کو خوش کرنے والی بنا، جب بھی وہ مجھے دیکھے تو خوش ہو اور شوہر کے مال، عزت اور راز کی حفاظت کرنے والی بنا، آمین یارب العالمین۔"

یہ دعائیں تہجد کی نماز کے بعد اور ہر فرض نماز کے بعد اسی طرح رمضان المبارک میں افطاری کے وقت، دورانِ حج وعمرہ، حجازِ مقدس کے مبارک مقامات پر اور چلتے پھرتے خوب مانگنی چاہئیں، اگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مسلمان بیوی کو یہ نعمتیں عطا فرمادیں تو پورے خاندان کو اور آنے والی نسلوں کو دنیا و آخرت کی بھلائی مل گئی۔

۱ ہر فرض نماز کے بعد دعا ضرور قبول ہوتی ہے اس لیے فرض نماز کے بعد اہتمام سے دعا مانگنی چاہیے۔

۲ دعا شروع کرنے سے پہلے اللہ میاں کی خوب خوب تعریف کرے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے، پھر اپنے لیے، گھر والوں کے لیے، محلہ والوں کے لیے اور سارے عالم کے مسلمانوں کے لیے دعا مانگے، پھر

کافروں کی ہدایت کے لیے دعا مانگے، جہاں مسلمان پریشانیوں، بلاؤں اور مصیبتوں میں ہیں ان کے لیے بھی خوب عافیت کی دعائیں مانگے۔

۴ کم از کم روزانہ بیس منٹ دعا مانگے، اگر ایک ساتھ نہ ہو سکے تو تقسیم کر لے، ایسے وقتوں پر جو زیادہ مصروفیت کے نہ ہوں مثلاً فجر و عصر کی نمازوں کے بعد پانچ پانچ منٹ، عشاء کی نماز کے بعد دس منٹ، تہجد میں اٹھنے کی توفیق ہو تو اس میں بھی خوب دعا مانگے، کتنے افسوس کی بات ہے کہ سہیلیوں، بہنوں سے فون پر بات کرتے ہوئے کتنا وقت لگ جاتا ہے، شادی، دعوتوں، محفلوں میں کتنا وقت ہم اپنا کھو دیتے ہیں، لیکن بیس منٹ دو ہاتھ پھیلائے ہوئے اپنے مالک رحیم و کریم آقا سے مانگتے ہوئے اکتاتے ہیں، حالاں کہ وہ آقا ایسا ہے کہ مانگنے والے تھک جائیں، لیکن وہ دیتے دیتے نہ تھکے۔

دنیا میں جس سے بھی مانگا جائے وہ ناراض ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے نہ مانگا جائے تو وہ ناراض ہوتا ہے۔

اس لیے شروع میں گھڑی دیکھ کر زبردستی اپنے آپ کو پندرہ، بیس منٹ بٹھائے رکھیں اور اللہ تعالیٰ سے مانگنے کی عادت ڈالیں۔

طے کر لیں کہ کبھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں مانگوں گی، کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو سب سے پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ ہی سے مانگے، انسان سارے کے سارے خود ہی محتاج اور فقیر ہیں وہ کسی کو کیا دیں گے، جس کے پاس جو کچھ ہے اسی اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے۔ اللہ کی ذات غنی ہے، اسی سے مانگنا چاہیے، یہاں تک کہ پانی کی پیاس لگے تو بھی پہلے اللہ تعالیٰ سے مانگے۔

بیوی رات کو اٹھ کر اللہ سے یہ دعا مانگے

میاں بیوی میں محبت پیدا کرنے کا آسان نسخہ یہ ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے لیے دعائیں کرتے رہیں، "اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی" چند دنوں میں ایسی عجیب محبت پیدا ہو جائے گی کہ جس کا دونوں کو وہم وگمان بھی نہیں ہوگا۔

یاد رکھیے! اینٹ کو اینٹ سے ملانے کے لیے سیمنٹ کی ضرورت ہے، لکڑی کو لکڑی سے ملانے کے لیے کیل کی ضرورت ہے، کاغذ کو کاغذ سے ملانے کے لیے گوند کی ضرورت ہے، لیکن دو دلوں کو ملانے کے لیے اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے ظاہری تدبیر بیوی کی طرف سے "اطاعت" شوہر کی ہر جائز بات پر "جی ہاں" "جی ہاں" "اچھا" "اچھا" "آئندہ نہیں ہوگا" "آئندہ نہیں ہوگا" "جیسے آپ کہیں گے ویسی ہی کروں گی" "جیسے آپ کہیں گے ویسے ہی کروں گی" اس طرح کہنا ہے۔

اور باطنی تدبیر دونوں میاں بیوی ایک دوسرے کے لیے دل سے دعائیں کریں، ایک دوسرے کو خوب معاف کر کے ایک دوسرے کو اپنے حالات سے مجبور سمجھ کر بے قصور سمجھیں، اس کی غلطیوں پر دل میں اس کے خلاف اٹھنے والے غم وغصہ کے جذبات کو پیار و محبت، شفقت اور رحمت کی تھپکی دے کر سلا دیں۔

اور اس کے لیے دعائیں مانگیں اور یہ سوچیں کہ "یہ بھی اللہ کا بندہ ہے۔" حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہے، اگر میں اس کو چھوڑ کر چلی بھی گئی تو کوئی اور مسلمان بہن اس کے نکاح میں آئے گی تو وہ پریشان ہوگی، کیوں نہ اللہ سے دعا کر کے اس کو نیک بنوالوں، اپنی طرف سے پوری کوشش کر کے اس کو نرم مزاج، صالح، دین دار شوہر بنالوں۔

لہٰذا فرض نماز کے بعد خوب لمبی لمبی دعائیں مانگیں اور رات کو اٹھ کر جب کہ سب سو رہے ہوں اللہ تعالیٰ کے سوا آپ کو کوئی نہ دیکھ رہا ہو، اس وقت دھیان سے دو رکعت نفل پڑھ کر اپنے شوہر اور تمام مسلمان بہنوں کے شوہروں کی ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں، ہم آپ کو تہجد میں اٹھ کر مانگنے کے لیے اللہ کی ایک ولیہ کی مانگی ہوئی دعا بتلاتے ہیں کہ اس طرح آپ بھی مانگ کر عاجزی و مسکنت اختیار کر کے اور اپنی آنکھوں سے آنسو بہا کر اللہ تعالیٰ کی رحمت کو متوجہ کر سکتی ہیں۔ وہ اللہ کی ولیہ رات کو اس وقت اٹھتی جب سب سوئے ہوئے ہوتے اور یوں کہتی:

اِلٰهِیْ اَغْلَقَتِ الْمُلُوْكُ اَبْوَابَهَا وَبَابُكَ مَفْتُوْحٌ لِلسَّآئِلِیْنَ، اِلٰهِیْ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَنَامَتِ الْعُیُوْنُ وَاَنْتَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الَّذِیْ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ. اِلٰهِیْ فُرِشَتِ الْفُرُشُ وَخَلَا كُلُّ حَبِیْبٍ بِحَبِیْبِهٖ وَاَنْتَ حَبِیْبُ الْمُتَهَجِّدِیْنَ وَاَنِیْسُ الْمُتَوَحِّشِیْنَ. اَللّٰهُمَّ اِنْ عَذَّبْتَنِیْ فَاِنِّیْ مُسْتَحِقُّ الْعَذَابِ وَالنِّقَمِ وَاِنْ عَفَوْتَ عَنِّیْ فَاَنْتَ اَهْلُ الْجُوْدِ وَ

الْكَرِيْمِ اِلٰهِيْٓ اِنْ طَرَدْتَّنِيْ عَنْ بَابِكَ فَاِلٰى بَابِ مَنْ اَلْتَجِيْ وَاِنْ قَطَعْتَنِيْ عَنْ خِدْمَتِكَ فَخِدْمَةُ مَنْ اَرْتَجِيْ، يَا جَمِيْلَ الْعَفْوِ اَذِقْنِيْ بَرْدَ عَفْوِكَ وَحَلَاوَةَ مَغْفِرَتِكَ وَاِنْ لَّمْ اَكُنْ اَهْلًا لِّذٰلِكَ وَاَنْتَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَالْمَغْفِرَةِ.[1]

ترجمہ: ”اے میرے اللہ! بادشاہوں نے اپنے دروازے بند کر لیے لیکن تیرا دروازہ مانگنے والوں کے لیے کھلا ہے۔

اے میرے پیارے اللہ! ستارے چھپ گئے اور دنیا والوں کی آنکھیں سو چکیں، لیکن تو ایسا ہمیشہ زندہ رہنے والا اور ساری مخلوق کی ہستی کو قائم رکھنے والا ہے، جس کو اونگھ اور نیند نہیں آتی۔ اے میرے اللہ! بستر ے بچھ گئے اور ہر محبوب اپنے دوست کے ساتھ خلوت میں چلا گیا لیکن تو عبادت کرنے والوں اور محنت کرنے والوں کا دوست ہے۔

اے میرے اللہ! اگر آپ نے مجھے عذاب دیا تو بے شک میں اپنے گناہوں کی وجہ سے عذاب اور بلاؤں کی مستحق ہوں اور اگر آپ نے مجھے معاف کر دیا تو آپ ہی بڑے سخی اور کرم والے ہیں۔

اے میرے اللہ! اگر آپ نے مجھے اپنے دروازہ سے دھتکار دیا تو میں کس کے دروازہ پر جا کر پناہ پکڑوں گی؟

---

[1] رہبان اللیل، دموع المتہجدین و مناجاتہم: ۲/۱۰۰، ۱۰۱

اے میرے اللہ! اگر آپ نے مجھے اپنے دین کی خدمت کے لیے قبول نہیں فرمایا تو میں کس دروازہ سے امید رکھوں گی۔

اے معافی کو پسند کرنے والے! مجھے اپنے گناہوں کی معافی دے کر ٹھنڈک عطا فرما اور معافی دینے کے بعد گناہوں کے بخش دینے کی حلاوت (مٹھاس) نصیب فرما۔

اگرچہ میں اس کی اہلیت نہیں رکھتی لیکن بے شک آپ ہی کی ذات ہے جس سے ڈرا جائے، آپ ہی سے معافی طلب کرنا آپ کے شایانِ شان ہے۔"

وضاحت: یہ ایک نیک خاتون کی دعا ہے، مسنون و ماثور نہیں ہے۔

اگر آپ عربی نہ سمجھ سکیں تو اردو کا ترجمہ دھیان سے سمجھ کر مانگیں۔ اس کے بعد جو جی چاہے اپنے لیے، شوہر کے لیے، اولاد کے لیے اور سارے عالم بھر کے مسلمانوں کے لیے مانگیں اور تجربہ ہے کہ جب یقین کے ساتھ مانگیں تو اس وقت دعائیں بہت زیادہ اور بہت ہی جلدی قبول ہوتی ہیں۔

میاں بیوی میں محبت پیدا کرنے کے سات وظیفے

میاں بیوی میں یا گھر میں کہیں بھی اختلاف ہو تو اس کے لیے آٹھ وظیفے لکھے جاتے ہیں۔ اہتمام سے ان پر عمل کریں اور پھر خوب عاجزی کے ساتھ دعا مانگیں کہ اے اللہ! ہم دو میں یا ان دو میں سچی محبت پیدا فرما۔

1. دو مسلمانوں میں اختلاف یا جھگڑا شیطان کی سب سے بڑی کامیابی ہے، جھگڑا نیکیوں کو ایسے ہی مونڈتا ہے جیسے استرا بالوں کو مونڈتا ہے، بڑے سے

بڑے سمندر اتفاق نہ ہونے کی وجہ سے خشک ہوجایا کرتے ہیں، اس لیے جھگڑے سے بچنے کے لیے شیطان مردود سے بچنے کی بہت زیادہ فکر کی جائے، جن چیزوں سے گھروں میں شیاطین آتے ہیں ان سے بچا جائے اور جن اعمال سے شیطان سے حفاظت ہوتی ہے ان اعمال کا اہتمام کیا جائے، اس لیے ایک عمل یہ کرے کہ گھر میں سورۂ بقرہ کا ختم کرے، جن میاں بیوی میں جھگڑا ہو تو شوہر یا بیوی کوئی بھی گھر میں سورۂ بقرہ پڑھ کر اپنے اوپر اور پورے کمرے پر دم کردے۔

حدیث میں آتا ہے:

"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے کہ شیطان اس گھر میں ٹھہر نہیں سکتا جس میں سورۂ بقرہ تلاوت کی جائے۔"[1]

اور اس کے ساتھ اس کا اہتمام کیا جائے کہ گھر میں کسی جان دار کی تصویر نہ ہو، یہاں تک کہ دوا کے ڈبے پر یا پوڈر کے ڈبے پر جو تصویریں بنی ہوئی ہوتی ہیں ان کو بھی کاٹ دے یا اسٹیکر چپکا دے۔

❷ گھر میں کثرت سے تلاوت کا اہتمام کریں، حدیث میں آتا ہے:

"جس گھر میں قرآنِ کریم کی تلاوت کی جاتی ہے اس میں خیر و برکت زیادہ ہوجاتی ہے، ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں اور شیطان نکل جاتا ہے اور جس گھر میں تلاوت نہ ہو وہ گھر لوگوں پر تنگ ہوجاتا ہے، اس میں

[1] الزهد والرقائق لابن المبارك، باب ما جاء في ذم التنعم في الدنيا، الرقم: ۷۹۱

خیر و برکت کم ہوتی ہے، شیطان اس گھر میں اپنا مسکن بنالیتے ہیں، فرشتے وہاں سے چلے جاتے ہیں۔"[1]

اس لیے ہر مسلمان مرد وعورت کو چاہیے کہ گھر میں روزانہ تلاوت کا خوب اہتمام کریں۔

۳ شوہر اس بات کا اہتمام کرے کہ گھر میں جب بھی داخل ہوتو پہلے دو رکعت پڑھے، اسی طرح گھر سے باہر جانا ہوتو دو رکعت پڑھ کر باہر نکلے، اس سے بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی بہت ہی فائدہ ہوگا، ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد اس کی بیوی سے نکاح کیا اور فرمایا: تم جانتی ہو میں نے تم سے نکاح کیوں کیا؟

پھر فرمایا: میں نے تم سے نکاح اس لیے کیا کہ تم مجھے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عمل کے بارے میں بتلاؤ کہ ان کے گھر میں کیا معمولات تھے، تو ان کی اہلیہ نے فرمایا:

"جب وہ گھر سے نکلنے کا ارادہ کرتے تو دو رکعت نماز پڑھتے اور جب گھر میں داخل ہوتے تو دو رکعت نماز پڑھتے اور جب سونے کے لیے جاتے تو دو رکعت نماز پڑھتے اور اس عمل پر ہمیشگی فرماتے تھے۔"[2]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی گھر سے نکلتے ہیں تو دو رکعت پڑھ کر نکلتے ہیں۔"[3]

---

[1] الزهد والرقائق لابن المبارك، باب ما جاء في ذم التنعم في الدنيا، الرقم: ۷۹۰

[2] الزهد والرقائق لابن المبارك، باب فضل ذكر الله عزوجل، الرقم: ۱۲۸۳

[3] الزهد والرقائق لابن المبارك، باب فضل ذكر الله عزوجل، الرقم: ۱۲۸۱

لہٰذا دو رکعت کا اہتمام ہر مرد و عورت کو کرنا چاہیے، فرضوں کے اہتمام کے ساتھ ساتھ ان نوافل کا اہتمام خیر و برکت کا سبب ہوگا اور گھروں سے جھگڑوں کے ختم ہونے کا ذریعہ ہوگا، شوہر اور والد کو چاہیے کہ گھر میں داخل ہوتے ہی سلام کر کے ممکن ہو تو پہلے دو رکعت نفل پڑھے، پھر کوئی بات وغیرہ کرے، اسی طرح گھر سے نکلتے ہوئے دو رکعت نفل پڑھ کر نکلے، "اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی" اس کے اہتمام سے گھروں کی بہت سی پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔

۴ منزل پڑھنے کا اہتمام کریں، منزل اسی کتاب میں موجود ہے۔ اس کو پڑھیں اور گھر میں دم کریں۔ "اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی" اس سے بھی بہت ہی فائدہ ہوگا۔

۵ آیتِ کریمہ سو مرتبہ پڑھ کر محبت کے لیے دعا مانگیں۔

۶ "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" ۴۰ مرتبہ پڑھ کر دعا مانگیں۔

۷ "يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ" پانچ سو مرتبہ یا ستر مرتبہ یا سات مرتبہ پڑھ کر دعا مانگے، اے اللہ! ہم دونوں میاں بیوی میں محبت پیدا فرما۔

اِن وظائف کے اہتمام سے بہت ہی فائدہ ہوگا۔ مستقل پابندی سے پڑھیں اور اہتمام سے گناہوں سے بچیں اور کوشش کریں کہ کسی طرح کوئی ایسا کام نہ ہونے پائے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائیں، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے ساتھ دنیا و آخرت کی کوئی نعمت حاصل نہیں ہو سکتی اور بشری تقاضے سے اگر کبھی گناہ ہو بھی جائے تو فوراً توبہ استغفار کرے، گناہوں کی معافی مانگنے کے لیے "ستر استغفار" اسی کتاب میں سے روزانہ مانگے۔

اللہ تعالیٰ سے اولاد مانگنے کی تین دعائیں

یہ دعائیں فرض نماز کے بعد بھی مانگیں، نوافل کے سجدہ میں بھی مانگ سکتے ہیں۔

① جس شخص کی اولاد نہ ہو یا نرینہ اولاد نہ ہو، وہ ذیل کی دعا کثرت سے مانگا کرے:

رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۝[1]

ترجمہ: ”یا ربّ! مجھے اکیلا نہ چھوڑیئے اور آپ سب سے بہتر وارث ہیں۔“

② حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے طلبِ اولاد کے لیے مندرجہ ذیل دعا مانگی تھی جس کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرما کر ان کو حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسا بیٹا عطا فرمایا۔ طلبِ اولاد کے لیے یہ دعا بھی مجرب ہے:

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝[2]

ترجمہ: ”یا ربّ! مجھے خاص اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرمادے۔ بے شک تو دُعا کا سننے والا ہے۔“

③ مندرجہ ذیل دعا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے جو انھوں نے طلب

---

[1] سورۃ الانبیاء: ۸۹

[2] سورۃ آل عمران: ۳۸

اولاد کے لیے کی تھی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے۔ اولادِ صالح کی طلب کے لیے یہ دعا بھی مجرب ہے:

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ [1]

ترجمہ: "میرے پروردگار! مجھے ایک ایسا بیٹا دیدے جو نیک لوگوں میں سے ہو۔"

بچے کی پیدائش کے بعد تحنیک اور اذان

جب بچہ پیدا ہو جائے یا کسی اور کا نومولود بچہ لایا جائے تو اس کی پیدائش کے فوراً بعد ہی اس کے کان میں اذان کہیں اور اپنی گود میں لٹا کر تحنیک کریں یعنی کھجور وغیرہ کوئی بھی میٹھی چیز اپنے منہ میں چبا کر یا گھلا کر انگلی سے اس کے منہ میں تالو سے لگا دیں (کہ وہ چاٹ لے) اس کے بعد اس کے لیے دعائے خیر و برکت کریں اور (غور و فکر اور مشورہ کے بعد) ساتویں دن بچہ کا (اچھا سا) نام رکھ دیں اور سر کے بال اتروا کر عقیقہ کریں۔

فائدہ: حدیث شریف میں آیا ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کے کان میں اذان کہنے، ساتویں دن نام رکھنے، بال اتروانے اور عقیقہ کرنے کا حکم دیا ہے۔" [2]

اور بچے کی تحنیک (میٹھی چیز چبا کر بچے کو کھانے) کا ذکر بخاری شریف کی حدیث میں آیا ہے۔ [3]

---

[1] سورۃ الصّٰفّٰت: ۱۰۰

[2] جامع الترمذی، الاضحی، باب ماجاء فی العقیقۃ، الرقم: ۱۶۰۶

[3] صحیح البخاری، العقیقۃ، باب تسمیۃ المولود غداۃ، الرقم: ۵۴۶۷

عقیقے کی دعا

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ (اس جگہ بچہ کا نام لے) دَمُهَا بِدَمِهٖ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَ جِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ (اور اگر لڑکی ہے تو) بِدَمِهَا اور بِلَحْمِهَا اور بِعَظْمِهَا اور بِجِلْدِهَا اور بِشَعْرِهَا کہے، اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ○ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ پھر بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

کہہ کر جانور (لڑکے کے لیے دو اور لڑکی کے لیے ایک بکرا) ذبح کرے۔[1]

---

[1] مالابدمنہ: ۱۷۴

بچے کی پیدائش پر اہلِ خانہ کو مبارک باد

حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ دعا منقول ہے:

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي الْمَوْهُوْبِ لَكَ، وَشَكَرْتَ الْوَاهِبَ، وَبَلَغَ اَشُدَّهٗ، وَرُزِقْتَ بِرَّهٗ. [1]

ترجمہ: "جو تم کو دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے، دینے والے کا تم شکر کرو، وہ جوانی کو پہنچے اور تو اس کی نیکی سے نوازا جائے۔"

مبارک باد دینے والے کو جواباً یوں کہے:

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا وَرَزَقَكَ اللّٰهُ مِثْلَهٗ. [2]

ترجمہ: "اللہ تم کو برکت دے اور تم پر برکتیں نازل فرمائے اور اللہ تم کو جزائے خیر دے اسی جیسا اللہ تعالیٰ آپ کو بھی دے۔"

بچے کو سب سے پہلے کیا سکھلائیں؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اپنے بچوں کو سب سے پہلے کلمہ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" سکھلاؤ۔" [3]

اس حکم کا راز یہ ہے کہ کلمہ توحید جو اسلام کا شعار اور اسلام کا کلمہ ہے سب سے پہلے

[1] الأذكار: ۲۸۹/۱

[2] الأذكار: ۲۸۹/۱

[3] كنز العمال، الثامن، النكاح، الفرع الثاني في الامر بالصلاة: ۱۸۳/۱٦، الرقم: ٤٥٣٢٤

بچے کے کان میں پڑے اور سب سے پہلے اس کی زبان سے یہی کلمہ جاری ہو اور سب سے پہلے جن کلمات اور الفاظ کو یہ بچہ سمجھے اور سیکھے وہ یہی کلمہ ہو اور بچے کو یہ دعا بھی سکھائیے:

اَللّٰھُمَّ اٰتِنِیْ اَفْضَلَ مَا تُؤْتِیْ عِبَادَكَ الصّٰلِحِیْنَ.[1]

ترجمہ: "اے اللہ! جو بڑے سے بڑے انعامات تو نے اپنے نیک بندوں پر فرمائے ہیں اس سے افضل مجھ کو بھی عطا فرما۔"

اور جب بنی عبد المطلب کا کوئی بچہ بولنے لگتا تھا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس کو یہ آیت سکھاتے تھے:

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا ۝[2]

ترجمہ: "اور یہ کہہ دیجیے کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے نہ اپنی بادشاہت میں کسی کو شریک وساجھی رکھتا ہے نہ اس سبب سے کہ وہ کم زور ہے، کوئی اس کا حمایتی ہے اور تو اُس کی پوری پوری بڑائی بیان کرتا رہ۔"

تشریح: اس آیت میں توحید خالص کا ذکر فرما کر سورت کو ختم کیا یعنی ساری خوبیاں اور تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو اپنی ہر صفت وکمال میں یگانہ ہے اور ہر قسم کے

---

[1] عمل الیوم واللیلة لابن السنی، باب مایقول اذا انتہی الی الصف: ٤٧، الرقم: ١٠٥

[2] سورة بنی اسرائیل: ١١١، عمل الیوم واللیلة لابن السنی، باب مایلقن الصبی اذا...: ١٤٥، الرقم: ٤٢٦

عیب وقصور اور نقص وفتور سے بالکل پاک ہے اُس کی ذات میں کسی طرح کم زوری نہیں جس کی تلافی کے لیے دوسرے کی حاجت پڑے۔ دوسرے سے مدد لینے میں تین احتمال ہو سکتے ہیں:

① چھوٹے سے مدد لی جائے جیسے باپ اولاد سے لیتا ہے۔

② یا برابر سے جیسے ایک شریک کو دوسرے شریک سے مدد پہنچتی ہے۔

③ یا بڑے سے، جس طرح کم زور آدمی ذلت ومصیبت کے وقت بڑے آدمیوں سے مدد لیتے ہیں۔

اس آیت میں تینوں کی نفی کردی، گویا ﴿لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا﴾ میں پہلے احتمال کی ﴿لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ﴾ میں دوسرے کی اور ﴿لَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ﴾ میں تیسرے کی نفی کرنے کے بعد ﴿كَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا﴾ میں اُس کی عظمت وکبریائی کی طرف متوجہ فرمادیا یعنی انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا زبان ودل سے اقرار کرے اور ہر طرح کی کم زوریوں سے رفیع وبرتر سمجھے۔[1]

بچے کے لیے تعویذ

بچے (کو نظرِ بد اور ہر طرح کی آفت وبلا، دکھ بیماری سے محفوظ رکھنے) کے لیے صبح وشام ذیل کی دعا پڑھ کر دم کردیں یا لکھ کر گلے میں ڈال دیں تاکہ بچہ اُسے دیکھ کر پڑھنا سیکھے:

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ وَّهَآمَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّآمَّةٍ.[2]

---

[1] تفسیر عثمانی: ۲/۲۵، بنی اسرائیل: ۱۱۱

[2] ابن ماجہ، الطب، باب ما عوّذ به النبي صلی اللہ علیه وسلم، الرقم: ۳۵۲۵

ترجمہ: "میں اللہ تعالیٰ کے کلماتِ تامہ کی پناہ لیتا ہوں ہر شیطان اور ہر زہریلی بلا کے شر سے اور ہر لگنے والی نظرِ بد کے شر سے۔"

اسی طرح صدقہ خیرات بھی کرتے رہیں۔

اپنے لیے اور اپنی اولاد کے لیے نماز کی پابندی کی دعا

اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو نماز کا پابند بنانے کے لیے یہ دعا کثرت سے مانگی جائے:

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝[1]

ترجمہ: "یا رَبّ! مجھے بھی نماز قائم کرنے والا بنا دیجیے اور میری اولاد میں سے بھی (ایسے لوگ پیدا فرمایئے جو نماز قائم کریں۔) اے ہمارے پروردگار! اور میری دُعا قبول فرما لیجیے۔"

والدین کے لیے ایک پیاری دعا

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَھَا لَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ.[2]

ترجمہ: "اے اللہ! مجھے اچھے اخلاق نصیب فرما (کیوں کہ بے شک) آپ کے سوا بھلائیاں کوئی نہیں دے سکتا اور برے اخلاق مجھ سے دور

---

[1] سورۃ ابراھیم: ۴۰

[2] جامع الترمذی، الدعوات، باب ماجاء عند افتتاح الصلاۃ باللیل، الرقم: ۳۴۲۱

کر دے (کیوں کہ بے شک) آپ کے سوا برے اخلاق کوئی دور نہیں کر سکتا۔"

یہ دعا خاص طور پر والدین اور اساتذہ و معلمات کو بھی خوب مانگنی چاہیے کہ ان دونوں کے اخلاق جتنے اچھے ہوں گے پورے معاشرے پر اس کا اثر اچھا ہوگا اور ہر مسلمان کو غور کرنا چاہیے کہ حسنِ خلق اور اچھی باتوں کا ڈھنگ اسلام میں اتنی اہمیت رکھتا ہے کہ اس کے لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگنا سکھلائی ہے اور اس دعا کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگائیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب تہجد کی نماز شروع فرمایا کرتے تھے اس وقت اس دعا کو مانگا کرتے تھے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تمام مؤمنوں میں ایمان کے اعتبار سے سب سے زیادہ کامل وہ شخص ہے جو اخلاق کے اعتبار سے ان میں سے اچھا ہو اور تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنی بیویوں اور اپنی عورتوں کے لیے بہتر ہوں، ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے ہوں۔" [1]

یعنی (جو شخص جتنا زیادہ خوش اخلاق ہوگا وہ اتنا ہی کامل ایمان والا ہوگا) اب ہر ایک کو چاہیے کہ اپنے اخلاق کے اعتبار سے دیکھ لے کہ وہ ایمان کی کس سطح پر ہے، اس لیے کہ کامل ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ انسان دوسروں کے ساتھ حسنِ اخلاق کا معاملہ کرے، حسنِ اخلاق کی دولت جسے مل گئی اسے بہت ہی بڑی دولت مل گئی، لہٰذا اپنی اولاد اور اپنے شاگردوں کے لیے بھی یہ دعا خوب مانگتے رہیں۔ [2]

جب تک یہ دعائیں عربی میں یاد نہ ہو تب تک اردو میں ہی مانگیں۔

---

[1] جامع الترمذی، الرضاع، باب ماجاء فی حق المرأۃ علی زوجھا، الرقم: ۱۱۶۲

[2] جیسے ہر ایک سے مسکرا کر ملنا، ان کے دکھ درد میں کام آنا قیامت کے دن رفعِ درجات کا ذریعہ ہے، اسی طرح کسی کو تکلیف دینا، کسی کی غیبت کرنا وغیرہ وغیرہ سے نیک اعمال میں کمی بھی آتی ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ حقوق العباد کی خاص طور سے فکر کریں اور مکتبہ بیت العلم کی کتاب "کسی کو تکلیف نہ دیجیے" کا مطالعہ کریں کہ کہیں ہم ناسمجھی میں کسی کو نقصان تو نہیں پہنچا رہے؟

ضروری گزارش

کم سن اور نو عمر بچوں میں دین کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے ماں باپ اور دوسرے سرپرستوں کو شروع ہی سے ان کی دینی حالت کی خبر گیری رکھنا ضروری ہے۔

کہتے ہیں بچپن میں جو عادت پڑ جاتی ہے وہ پچپن (سال) تک رہتی ہے۔ لہٰذا بچپن ہی سے اگر ہم نے اپنے بچوں کو نمازی بنایا تو اِنْ شَآءَ اللہُ تَعَالٰی وہ موت تک نمازی رہیں گے اور ہماری موت کے بعد بھی ہمیں ان کی نمازوں کا ثواب پہنچتا رہے گا۔ اس لیے والدین کو یہ دعا خوب اہتمام سے مانگنی چاہیے اور وقتاً فوقتاً بچوں کو یہ دعا دیتے رہیں، بیٹا...... اللہ تعالیٰ تم کو نمازی بنائے۔ بیٹی...... اللہ تعالیٰ تم کو نمازی بنائے۔

ماں کو چاہیے کہ بچہ یا بچی کی عمر سات سال کی ہو جائے تو اس کو پیار و محبت سے اپنے ساتھ نماز پڑھانے کی کوشش کرے اور لڑکے کو جب کہ وہ دس برس کا ہو جائے تو اس کے والد کے ساتھ مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھوانے کی کوشش کروائے، یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ:

صبح اسکول بھیجنے اور ناشتا کروانے سے پہلے فجر کی نماز پڑھوائیں، اسی طرح اسکول، مدرسہ سے آنے کے بعد ظہر کی نماز پڑھوائیں۔

بچوں کو بچپن ہی سے نماز کے فضائل...... فوائد...... پانچ وقت کی نماز اہتمام سے پڑھنے پر جو اجر و ثواب ملتا ہے وہ سب یاد کروائیں اور اس کے لیے سب سے بہترین اور مجرب نسخہ یہ ہے:

روزانہ کسی وقت بچوں کو بٹھا کر والدین "فضائل اعمال" سے کچھ حدیثیں پڑھ کر بچوں کو سنائیں، وہ حدیثیں ان کو یاد کروائیں، پھر ان سے کہلوائیں، اس طرح کرنے سے

بچے بہت جلد شوق سے نماز پڑھنے والے بن جائیں گے اور پھر والدین رات کو اُٹھ کر تہجد میں بچوں کے لیے دعائیں بھی کریں تو ان شآء اللہ تعالیٰ اس کا بہت جلد اثر ہوگا۔

اسی طرح ”آسان دینیات“ (حصہ اوّل، تا ہشتم) ”اسمائے حسنیٰ“ ”بچوں کے لیے مسنون دعائیں“ (حصہ اول، تا پنجم) (مرتبہ اساتذہ مدرسہ بیت العلم) یہ کتابیں بھی بچوں کو گھر میں پڑھائیں۔ اس سے إن شآء اللہ تعالیٰ بچوں کی دینی واخلاقی تربیت ہوگی اسی طرح کہانیوں اور لطیفوں پر مشتمل ذوق وشوق کی سیریز (حصہ اوّل تا پنجم) (مرتبہ اساتذہ بیت العلم) کا بھی بچوں سے مطالعہ کروائیں۔

وصیتا: گھر کی خوش حالی اور گھر والوں کی سعادت مندی کے لیے میاں بیوی کو چاہیے کہ وہ چند کتابوں کا مطالعہ کریں۔ امید ہے ان کتابوں میں درج شدہ ہدایات پر عمل کرنے سے گھر والوں میں لڑائی جھگڑے، گلے شکوے، اختلافات وفسادات ختم ہوجائیں گے۔[1]

شوہر کو چاہیے کہ وہ اپنے مطالعہ میں یہ کتابیں رکھے۔

تحفۂ زوجین .... حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

بیوی کے حقوق .... مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب

مسلمان خاوند .... مولانا محمد ادریس انصاری صاحب

تحفۂ دولہا .... محمد حنیف عبدالمجید صاحب

مثالی باپ .... محمد حنیف عبدالمجید صاحب

مثالی استاذ .... محمد حنیف عبدالمجید صاحب

---

[1] ازدواجی زندگی خوش گوار کیسے بنے؟ لوگوں کو راحت پہنچانے کے طریقے اور اسوۂ حسنہ کی روشنی میں زندگی میں پیش آمدہ مسائل سے نمٹنے کے نسخہ جاننے کے لیے مکتبہ بیت العلم کی کتاب ”پرسکون زندگی“ کا مطالعہ کیجیے اور اپنی زندگی پُرسکون بنائیے۔

بیوی کو چاہیے کہ وہ اپنے مطالعہ میں یہ کتابیں رکھے:

بہشتی زیور .... حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

شوہر کے حقوق .... مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب

اصلاحِ خواتین .... حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

تحفۂ خواتین .... مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی رحمۃ اللہ علیہ

مسلمان بیوی .... مولانا محمد ادریس انصاری صاحب

تحفۂ دلہن .... محمد حنیف عبد المجید صاحب

مثالی ماں .... محمد حنیف عبد المجید صاحب

خواتین کے فقہی مسائل .... مفتی محمد عثمان ارکانی صاحب

ھدیۂ خواتین .... مولانا محمد عثمان صاحب

اسی طرح والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں میں علم کا ذوق، عمل کا شوق بڑھانے کے لیے ماہ نامہ "ذوق وشوق" کا مطالعہ کروائیں۔

اولاد، والدین کے لیے یہ دعائیں کرے

قرآنِ کریم اور احادیث میں بعض ایسی دعائیں انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی زبانی ہمیں سکھلائی گئی ہیں جو خود انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے والدین کے لیے یا والد کے لیے مانگی ہیں ہم بھی ان دعاؤں کو مانگ کر اپنے والدین کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو متوجہ کر سکتے ہیں اور اپنی اولاد کو یہ دعائیں سکھلا کر اپنے معصوم بچوں اور بچیوں کی زبانی اپنے لیے بھی دعائیں کروا سکتے ہیں۔ مثلاً:

① رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ○[1]

[1] سورۃ ابراھیم: ۴۱

ترجمہ: "اے ہمارے رب! مجھ کو بخش دے اور میرے ماں باپ کو بخش اور سب ایمان والوں کو اس دن جب کہ حساب ہو۔"

یہ مبارک دعا اپنے لیے اور والدین کے لیے گناہوں کی معافی کی دعا ہے۔

اے اللہ! ہم سب کی مغفرت فرما، اپنی اولاد، نواسے، نواسیوں، پوتے، پوتیوں، سب کو وصیت کر جائیں کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا تین مرتبہ ضرور مانگ لیا کریں۔

۲ شکرِ نعمت کی پہلی دعا (صفحہ:۳۵۶) والدین کے لیے مانگنا بہت ہی مفید ہے۔

۳ علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح بخاری میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ یہ دعا مانگے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ لِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلَهُ الْعَظَمَةُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ هُوَ الْمَلِكُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلَهُ النُّوْرُ فِي السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۝[1]

ترجمہ: ”ساری تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو دونوں جہانوں کا پالنے والا ہے۔ آسمان کا رب اور زمین کا رب دونوں جہاں کا رب ہے اور اسی کے لیے بڑائی آسمان میں اور زمین میں، وہی زبردست حکمت والی ذات ہے۔ اللہ ہی کے لیے تعریف ہے، آسمان کا رب ہے اور زمین کا رب اور دونوں جہانوں کا رب ہے۔ اسی کے لیے بڑائی آسمان میں اور زمین میں، وہ زبردست حکمت والا ہے۔

وہی بادشاہ ہے، آسمان کا رب اور زمین کا رب اور دونوں جہانوں کا رب ہے۔ اسی کے لیے روشنی ہے آسمان میں اور زمین میں اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔“

اور اس کے بعد یہ دعا کرے کہ یا اللہ! اس کا ثواب میرے والدین کو پہنچا دے، تو اس نے والدین کا حق ادا کر دیا۔

۴ ارشاد الساری کے آخر میں یہ دعا ہے:

اَللّٰهُمَّ افْعَلْ بِيْ وَبِهِمْ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مَآ اَنْتَ لَهٗٓ اَهْلٌ، وَلَا تَفْعَلْ بِنَا يَا مَوْلَانَا مَا نَحْنُ لَهٗٓ اَهْلٌ،

[1] عمدة القاري، كتاب الوضوء، باب: ٣/ ١٧٦

اِنَّكَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ جَوَّادٌ كَرِيْمٌ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ.[1]

ترجمہ: "اے اللہ! میرے ساتھ اور میرے والدین کے ساتھ جلدی ہو یا دیر سے دین و دنیا اور آخرت کے تمام مراحل میں وہ معاملہ فرما جو آپ کی شایانِ شان ہو (اور میرے اور میرے والدین کے ساتھ جلدی ہو یا دیر سے دین و دنیا اور آخرت کے تمام مراحل میں) وہ معاملہ نہ فرما جس کے ہم اہل ہیں، اے میرے آقا! بے شک تو بخشنے والا! بردبار! بہت سخی! کرم کرنے والا! درگزر کرنے والا! اور رحم کرنے والا ہے! (یعنی اے اللہ! ہمارے ساتھ اپنے خاص فضل وکرم والا معاملہ فرما)۔"

۵ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ○[2]

ترجمہ: "اے رب! ان پر رحم فرما جیسا پالا انھوں نے مجھ کو چھوٹا سا۔"

یہ مبارک دعا والدین کے لیے رحمت کی دعا ہے، اولاد اللہ تعالیٰ سے یہ مانگے کہ اے اللہ! جیسے والدین نے بچپن میں مجھ پر رحم کیا ویسے آپ ان پر رحم فرمائیں۔ یہ حکم اللہ تعالیٰ نے "سورۃ الاسراء" میں اولاد کو والدین کے ادب کی رعایت کے بارے میں دیا ہے۔

حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اس حکم کا والدین کی خدمت و اطاعت والدین ہونے کی حیثیت سے کسی زمانے اور کسی عمر کے ساتھ مقید نہیں،

---

[1] ارشاد الساری الی مناسك ملا علی قاری کتاب الادعیة والحج والعمرة: ۸

[2] سورۃ الاسراء: ۲۴

ہر حال میں، ہر عمر میں والدین کے ساتھ اچھا سلوک واجب ہے۔ لیکن واجبات وفرائض کی ادائیگی میں جو حالات عادتاً رکاوٹ بنا کرتے ہیں ان حالات میں قرآن حکیم کا عام اسلوب یہ ہے کہ احکام پر عمل کو آسان کرنے کے لیے مختلف پہلوؤں سے ذہنوں کی تربیت بھی کرتا ہے اور ایسے حالات میں تعمیل احکام کی پابندی کی مزید تاکید بھی۔ والدین کے بڑھاپے کا زمانہ جب کہ وہ اولاد کی خدمت کے محتاج ہو جائیں، ان کی زندگی اولاد کے رحم وکرم پر رہ جائے، اس وقت اگر اولاد کی طرف سے ذرا سی بے رخی بھی محسوس ہو تو ان کے دل کا زخم بن جاتی ہے۔

دوسری طرف بڑھاپے کے آخری دور میں جب عقل وفہم بھی جواب دینے لگتے ہیں تو ان کی خواہشات ومطالبات کچھ ایسے بھی ہو جاتے ہیں جن کا پورا کرنا اولاد کے لیے مشکل ہوتا ہے۔ قرآن حکیم نے ان حالات میں والدین کی دلجوئی اور راحت رسانی کے احکام دینے کے ساتھ انسان کو اس کا زمانہ طفولیت یاد دلایا کہ کسی وقت تم بھی اپنے والدین کے اس سے زیادہ محتاج تھے، جس قدر آج وہ تمھارے محتاج ہیں، تو جس طرح انھوں نے اپنی راحت وخواہشات کو اس وقت تم پر قربان کیا اور تمھاری بے عقلی کی باتوں کو پیار کے ساتھ برداشت کیا اب جب کہ ان پر محتاجی کا یہ وقت آیا ہے تو عقل وشرافت کا تقاضا ہے کہ ان کے اس سابق احسان کا بدلہ ادا کرو۔ آیت میں ﴿كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا﴾ سے اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور آیاتِ مذکورہ میں والدین کے بڑھاپے کی حالت کو پہنچنے کے وقت چند تاکیدی احکام دیئے گئے ہیں:

① **پہلا حکم**: ان کو ''اف'' بھی نہ کہے، لفظ ''اف'' سے مراد ہر ایسا کلمہ ہے جس سے اپنی ناگواری کا اظہار ہو۔ یہاں تک کہ ان کی بات سن کر اس طرح لمبا سانس لینا جس سے ان پر ناگواری کا اظہار ہو وہ بھی اس کلمہ ''اف'' میں داخل ہے۔

ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ایذاء رسانی میں "اف" کہنے سے بھی کم کوئی درجہ ہوتا تو یقیناً وہ بھی ذکر کیا جاتا۔

حاصل یہ ہے کہ جس چیز سے ماں باپ کو کم سے کم بھی اذیت پہنچے وہ بھی ممنوع ہے۔

② **دوسرا حکم:** ﴿وَلَا تَنْهَرْهُمَا﴾ لفظ "نَهَر" کے معنی جھڑکنے، ڈانٹنے کے ہیں۔ اس کا سبب ایذا ہونا ظاہر ہے۔

③ **تیسرا حکم:** ﴿وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا﴾ ہے پہلے دو حکم منفی پہلو سے متعلق تھے، جن میں والدین کی ادنیٰ سے ادنیٰ دل کی گرانی سے روکا گیا ہے۔ اس تیسرے حکم میں مثبت انداز سے والدین کے ساتھ گفتگو کا ادب سکھلایا گیا ہے کہ ان سے محبت وشفقت کے ساتھ نرم لہجہ میں بات کی جائے۔ حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی کیفیت بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا: جس طرح کوئی غلام اپنے سخت مزاج آقا سے بات کرتا ہے۔

④ **چوتھا حکم:** ﴿وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ﴾ جس کا حاصل یہ ہے کہ ان کے سامنے اپنے آپ کو عاجز و ذلیل آدمی کی صورت میں پیش کرے، جیسے غلام آقا کے سامنے۔

"جناح" کے معنی بازو کے ہیں، لفظی معنی یہ ہیں کہ والدین کے لیے اپنے بازو عاجزی اور ذلت کے ساتھ جھکائے، آخر میں "مِنَ الرَّحْمَةِ" کے لفظ سے ایک تو اس پر متنبہ کیا کہ والدین کے ساتھ یہ معاملہ محض دکھاوے کا نہ ہو، رحمت وعزت کی بنیاد پر ہو، دوسرے شاید اشارہ اس طرف بھی ہے کہ والدین کے سامنے ذلت کے ساتھ

پیش آنا حقیقی عزت کا ذریعہ ہے کیوں کہ یہ واقعی ذلت نہیں بل کہ اس کی وجہ شفقت ورحمت ہے۔[1]

⑤ **پانچواں حکم:** ﴿وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا﴾ ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ والدین کی پوری راحت رسانی تو انسان کے بس کی بات نہیں، اپنی مقدور بھر راحت رسانی فکر کے ساتھ ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے بھی دعا کرتا رہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ان کی سب مشکلات کو آسان اور تکلیفوں کو دور فرمائے۔ یہ آخری حکم ایسا وسیع اور عام ہے کہ والدین کی وفات کے بعد بھی جاری ہے۔ جس کے ذریعہ وہ ہمیشہ والدین کی خدمت کرسکتا ہے۔[2]

ایک عجیب واقعہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے: ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکایت کی کہ میرے باپ نے میرا مال لے لیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے والد کو بلا کر لاؤ، اسی وقت حضرت جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: جب اس کا باپ آجائے تو آپ اس سے پوچھیں کہ وہ کلمات کیا ہیں جو اس نے دل میں کہے ہیں۔ خود اس کے کانوں نے بھی ان کو نہیں سنا۔ جب یہ شخص اپنے والد کو لے کر پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے والد سے کہا: کیا بات ہے، آپ کا بیٹا آپ کی شکایت کرتا ہے، کیا آپ چاہتے ہیں کہ اس کا مال چھین لیں؟

---

[1] مثالی اولاد بننے کی بہترین صفات جاننے کے لیے مکتبہ دار الہدیٰ کی کتاب "والدین کی قدر کیجیے" کا عمل کی نیت سے مطالعہ کیجیے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنیے۔

[2] معارف القرآن: ۵/ ۴۶۷، الاسراء: ۲۴، ۲۳

والد نے عرض کیا: آپ اسی سے یہ سوال فرمائیں کہ میں اس کی پھوپھی، خالہ یا اپنے نفس کے سوا کہاں خرچ کرتا ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اِیْہِ" (جس کا مطلب یہ تھا کہ بس حقیقت معلوم ہوگئی اب اور کچھ کہنے سننے کی ضرورت نہیں) اس کے بعد اس کے والد سے دریافت کیا کہ وہ کلمات کیا ہیں جن کو ابھی تک خود تمھارے کانوں نے بھی نہیں سنا؟

اس شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ آپ پر ہمارا ایمان اور یقین بڑھا دیتے ہیں (جو بات کسی نے نہیں سنی اس کی آپ کو اطلاع ہوگئی، جو ایک معجزہ ہے)

پھر اس نے عرض کیا: یہ ایک حقیقت ہے کہ میں نے چند اشعار دل میں کہے تھے، جن کو میرے کانوں نے بھی نہیں سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہمیں سناؤ۔ اس وقت اس نے یہ اشعار سنائے:

غَذَوْتُكَ مَوْلُوْدًا وَّ مُنْتُكَ يَافِعًا
تُعَلُّ بِمَا اَجْنِىْ عَلَيْكَ وَ تُنْهَلُ

ترجمہ: "میں نے تجھے بچپن میں غذا دی اور جوان ہونے کے بعد بھی تمھاری ذمہ داری اٹھائی، تمھارا سب کھانا پینا میری ہی کمائی سے تھا۔"

اِذَا لَيْلَةٌ ضَافَتْكَ بِالسُّقْمِ لَمْ اَبِتْ
لِسُقْمِكَ اِلَّا سَاهِرًا اَتَمَلْمَلُ

ترجمہ: "جب کسی رات میں تمھیں کوئی بیماری پیش آ گئی تو میں نے تمام رات تمھاری بیماری کے سبب بیداری اور بے قراری میں گزاری۔"

كَاَنِّیْ اَنَا الْمَطْرُوْقُ دُوْنَكَ بِالَّذِیْ

طُرِقْتَ بِهٖ دُوْنِیْ فَعَیْنِیْ تَهْمُلُ

ترجمہ: ”گویا کہ تمھاری بیماری مجھے ہی لگی ہے، تمھیں نہیں، جس کی وجہ سے میں تمام شب روتا رہا۔“

تَخَافُ الرَّدٰی نَفْسِیْ عَلَیْكَ وَاِنَّهَا

لَتَعْلَمُ اَنَّ الْمَوْتَ وَقْتٌ مُّؤَجَّلُ

ترجمہ: ”میرا دل تمھاری ہلاکت سے ڈرتا رہا، حالاں کہ میں جانتا تھا کہ موت کا ایک دن مقرر ہے، آگے پیچھے نہیں ہوسکتا۔“

فَلَمَّا بَلَغْتَ السِّنَّ وَالْغَایَةَ الَّتِیْ

اِلَیْهَا مَدٰی مَا كُنْتُ فِیْكَ اُؤَمِّلُ

ترجمہ: ”پھر جب تم اس عمر اور اس حد تک پہنچ گئے جس کی میں تمنا کیا کرتا تھا۔“

جَعَلْتَ جَزَائِیْ غِلْظَةً وَّ فَظَاظَةً

كَاَنَّكَ اَنْتَ الْمُنْعِمُ الْمُتَفَضِّلُ

ترجمہ: ”تو تم نے میرا بدلہ سختی اور سخت کلامی سے دیا گویا کہ تم ہی مجھ پر احسان وانعام کر رہے ہو۔“

فَلَیْتَكَ اِذْ لَمْ تَرْعَ حَقَّ اُبُـوَّتِیْ

فَعَلْتَ کَمَا الْجَارُ الْمُصَاقِبُ یَفْعَلُ

ترجمہ: ”کاش! اگر تم سے میرے باپ ہونے کا حق ادا نہیں ہوسکتا تو کم از کم ایسا ہی کرلیتے جیسا ایک شریف پڑوسی کیا کرتا ہے۔“

فَاَوْلَیْتَنِیْ حَقَّ الْجِوَارِ وَلَمْ تَکُنْ

عَلَیَّ بِمَالٍ دُوْنَ مَالِكَ تَبْخَـلُ.

ترجمہ: ”تو کم از کم مجھے پڑوسی کا حق تو دیا ہوتا اور خود میرے ہی مال میں میرے حق میں بخل سے کام نہ لیا ہوتا۔“

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اشعار سننے کے بعد بیٹے کا گریبان پکڑلیا اور فرمایا: ”اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِیْكَ“ یعنی جا تو بھی اور تیرا مال بھی سب تیرے باپ کا ہے۔[1]

یہ آپ کی بہت ہی بڑی خوش قسمتی اور سعادت ہوگی کہ آپ اور آپ کی اہلیہ ان کے لیے اعتماد اور ہمت پیدا کرنے کا ذریعہ بنیں کہ پیارے ابا! پیاری امی! آپ کسی قسم کی فکر نہ کریں اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں اور جس طرح آپ اپنے بچوں کی تربیت کررہے ہیں اور ان کی طرف سے ملنے والی تکلیفوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کررہے ہیں، اسی طرح ان کی ہر کڑوی کسیلی کو برداشت کریں، تو یہ آپ کی بہت بڑی سعادت ہوگی۔

---

[1] تفسیر قرطبی: ۵/۱۷۹، الاسراء: ۲۴

ایک جامع دعا جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ۲۳ سال کی دعائیں موجود ہیں

ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہیے کہ ہر فرض نماز کے بعد اس دعا کو ایک مرتبہ مانگ لے تو بہت ہی بہتر ہے۔ چھوٹے بچوں کو بھی بچپن سے یہ دعا یاد کروا دینی چاہیے۔

اس دعا میں تمام بھلائیاں اللہ تعالیٰ سے مانگی گئی ہیں اور تمام برائیوں، مصیبتوں سے حفاظت کی دعا مانگی گئی ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت زیادہ دعا مانگی لیکن ہمیں اس میں سے کچھ یاد نہ رہا ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے بہت زیادہ دعا مانگی لیکن ہمیں اس میں سے کچھ یاد نہ رہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمھیں ایسی جامع دعا نہ بتا دوں جس میں یہ سب کچھ آجائے؟ تم یہ دعا مانگا کرو:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.[1]

---

[1] جامع الترمذی، الدعوات، باب (دعاء: اللھم انی نسئلك..)، الرقم: ۳۵۲۱

ترجمہ: "اے اللہ! ہم آپ سے سوال کرتے ہیں ان تمام بھلائیوں کا جن کا سوال کیا آپ سے آپ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم آپ کی پناہ چاہتے ہیں ان تمام شرور سے جن سے پناہ چاہی آپ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تو ہی وہ ذات ہے جس سے مدد مانگی جاتی ہے اور تو ہی دعا قبول کرنے والا ہے۔ نہیں گناہوں سے بچنے کی طاقت مگر اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے اور نہیں ہے نیکی کی قوت مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے۔"

ماخذ ومراجع

اس کتاب "مستند مجموعۂ وظائف" میں جن کتابوں کے حوالے اور صفحات کے نمبرات دیئے گئے ہیں ان کی فہرست ذیل میں دی جاتی ہے تا کہ اصل ماخذ کی طرف رجوع کرنے والوں کو آسانی ہو اور ہر دعا مستند ہو۔

کتابوں کے نام	مصنفین	مطبع / ناشر
○ احکام القرآن	امام احمد بن علی الجصاص	سہیل اکیڈمی لاہور
○ اعلاء السنن	علامہ ظفر احمد عثمانی	ادارۃ القرآن کراچی
○ ارشاد الساری	ملا علی قاری	مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ
○ تفسیر قرطبی	امام محمد بن احمد الانصاری	دار الفکر بیروت
○ تفسیر در منثور	امام جلال الدین سیوطی	دار احیاء التراث العربی
○ تفسیر ابن کثیر	اسماعیل بن کثیر الدمشقی	دار السلام، الریاض
○ تفسیر روح المعانی	علامہ سید محمود آلوسی البغدادی	مکتبہ امدادیہ ملتان
○ تفسیر مظہری	قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی	مکتبہ الرشیدیہ کوئٹہ
○ تفسیر النسفی	عبد بن احمد بن محمود النسفی	دار المعرفۃ
○ تہذیب الکمال	الامام جمال الدین یوسف المزی	دار الکتب العلمیۃ
○ ترغیب و ترہیب	عبد العظیم ابن عبد القوی المنذری	طبع بیروت
○ جامع الصحیح	محمد ابو البشر رفیع الدین	مکۃ المکرمۃ
○ جامع الصغیر	امام جلال الدین سیوطی	مکتبہ اسلامیہ لائل پور

کتابوں کے نام	مصنفین	مطبع / ناشر
◌ الحزب الاعظم	العلامۃ المحدث علی القاری	مجلس الدعوۃ والتحقیق الاسلامی
◌ حلیۃ الاولیاء	ابونعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی	دار الکتب العلمیہ
◌ الدعا للسیوطی	امام جلال الدین سیوطی	
◌ رھبان اللیل	دکتور سید حسین العفانی	مکتبہ معاذ بن جبل
◌ سنن ابی داؤد	ابوداؤد سلیمان بن الاشعث	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی
◌ سنن ترمذی	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی
◌ سنن نسائی	ابوعبدالرحمن بن شعیب النسائی	قدیمی کتب خانہ کراچی
◌ سنن ابن ماجہ	ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی
◌ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	محمد ناصر الدین البانی	مکتبہ المعارف للنشر والتوزیع
◌ السنن الکبریٰ	امام ابوبکر احمد بن حسین البیہقی	ادارۃ تالیفات اشرفیہ ملتان
◌ سنن الدار قطنی	امام ابوالحسن علی بن عمر	طبع مکہ مکرمہ
◌ شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین البیہقی	مکتبۃ الرشد ریاض
◌ صحیح البخاری	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی
◌ صحیح مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن الحجاج القشیری	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی
◌ صحیح ابن حبان	امام ابن حبان	دار الکتب العلمیہ بیروت
◌ شرح الطیبی	امام شرف الدین حسین بن محمد الطیبی	ادارۃ القرآن کراچی
◌ طحطاوی	علامہ احمد بن محمد الطحطاوی	قدیمی کتب خانہ
◌ عمدۃ القاری	علامہ بدرالدین العینی	دار الکتب العلمیۃ
◌ عمل الیوم واللیلۃ	ابوعبدالرحمن بن شعیب النسائی	موسسۃ الکتب الثقافیۃ
◌ عمل الیوم واللیلۃ	حافظ احمد بن محمد ابن سنی	موسسۃ مکتبہ الثقافیہ بیروت

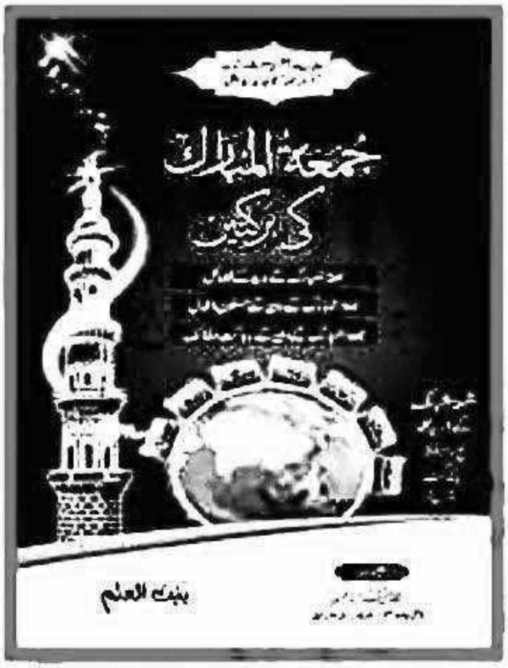
کتابوں کے نام مصنّفین مطبع/ناشر

○ فتح الباری .... حافظ ابن حجر العسقلانی .... دار السلام الریاض
○ فیض القدیر .... العلامہ عبد الرؤف المناوی .... دار الکتب العلمیہ
○ القول البدیع .... امام سخاوی .... بیروت
○ القول الجمیل .... امام شاہ ولی اللہ محدث الدہلوی .... سندھ ساگر اکادمی، لاہور
○ کنز العمال .... علامہ علی المتقی بن حسام الدین ہندی .... طبع بیروت
○ کتاب الزہد والرقائق .... امام حسن بصری .... بیروت
○ مؤطا امام مالک .... امام مالک فقیہ الحجاز .... نور محمد کارخانہ کتب خانہ کراچی
○ مسند احمد .... امام احمد بن حنبل .... دار احیاء التراث العربی
○ مستدرک حاکم .... حافظ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری .... مکتبہ دار الباز مکہ
○ مصنف ابن ابی شیبہ .... حافظ عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ .... ادارۃ القرآن کراچی
○ مجمع الزوائد .... امام نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی .... دار الفکر بیروت
○ مشکوٰۃ المصابیح .... امام ابو عبد الرحمن محمد بن عبد اللہ الخطیب .... ایچ ایم سعید کمپنی
○ معجم الکبیر .... علامہ سلیمان بن احمد الطبرانی .... دار احیاء التراث العربی
○ معجم الاوسط .... علامہ سلیمان بن احمد الطبرانی .... دار الفکر عمان
○ مرقات شرح مشکوٰۃ .... امام علی بن سلطان محمد القاری .... مکتبہ امدادیہ ملتان
○ مسند ابی یعلی .... امام ابو یعلی احمد بن علی الموصلی .... دار القبلہ للثقافۃ الاسلامیہ
○ موسوعۃ الحدیث الشریف .... صالح بن عبد العزیز .... دار السلام ریاض
○ نزل الابرار .... صدیق حسن بھوپالی ....
○ الورد المصفی المختار .... عبد العزیز .... الریاض
○ احسن الفتاویٰ .... مفتی رشید احمد لدھیانوی .... ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

کتابوں کے نام	مصنّفین	مطبع/ناشر
○ اصلاحی خطبات	مفتی محمد تقی عثمانی	میمن اسلامک پبلشرز
○ تفسیر عثمانی	علامہ شبیر احمد عثمانی	دار التصنیف لمیٹڈ کراچی
○ حِصن حصین	علامہ شمس الدین ابن الجزری	میر محمد کتب خانہ
○ خیر الفتاوی	علامہ خیر محمد جالندھری	مکتبہ امدادیہ ملتان
○ خطباتِ فقیر	پیر ذوالفقار احمد نقشبندی	مکتبہ الفقیر فیصل آباد
○ دل کی دنیا	مفتی محمد شفیع صاحب	ادارہ المعارف، کراچی
○ سوانح یوسفی		
○ شریعت یا جہالت	محمد پالن حقانی گجراتی	بیت العلم
○ فضائلِ اعمال	شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی	فیضی کتب خانہ لاہور
○ فضائلِ صدقات	شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی	فیضی کتب خانہ لاہور
○ کتاب الدعا	حافظ عبد الباسط	حلقہ دروس قرآن وحدیث کراچی
○ گناہوں کے پہاڑ		
○ معارف القرآن	علامہ مفتی محمد شفیع صاحب	ادارۃ المعارف
○ معارف الحدیث	علامہ منظور احمد نعمانی	دار الاشاعت
○ مجالس حکیم الاسلام	علامہ قاری محمد طیب	تالیفات اشرفیہ
○ نجات المسلمین	مفتی محمد شفیع صاحب	ادارہ المعارف
○ ہم سے عہد لیا گیا	علامہ ظفر احمد عثمانی تھانوی	ادارہ اسلامیات

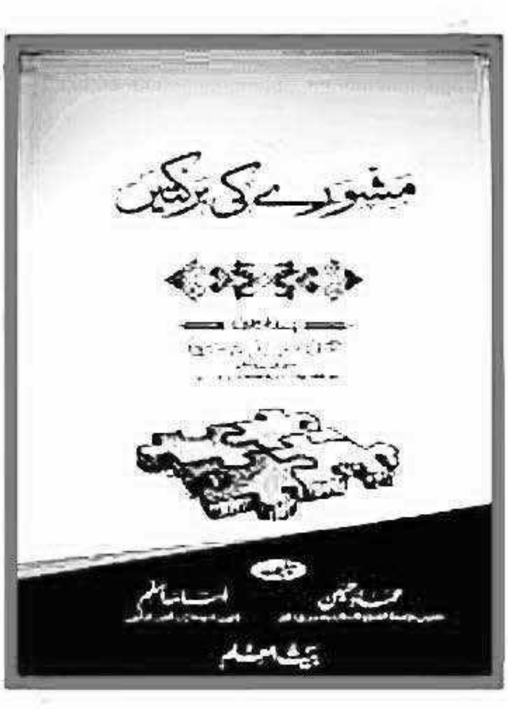
مکتبہ بیت العلم کی چند مطبوعات

جمعۃ المبارک کی برکتیں



جمعۃ المبارک کے فضائل اور جمعۃ المبارک کے دن کے مسنون اعمال واذکار اور دعائیں جاننے کے لیے مکتبہ بیت العلم کی کتاب "جمعۃ المبارک کی برکتیں" کا مطالعہ کیجیے اور جمعۃ المبارک کے دن کو قیمتی بنائیے۔

مشورے کی برکتیں



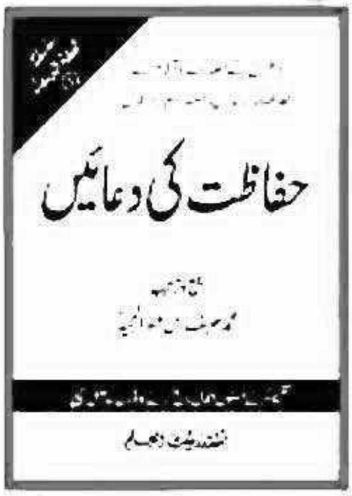
مشورہ کی اہمیت وفضیلت، مشورہ لینے کا طریقہ، مشورہ دینے کا طریقہ اور مشیر کے صفات تفصیل سے جاننے کے لیے مکتبہ بیت العلم کی کتاب "مشورے کی برکتیں" کا مطالعہ کیجیے اور مشورہ کی دینی ودنیوی فوائد حاصل کیجیے۔

تحفۃ الدعا سیریز

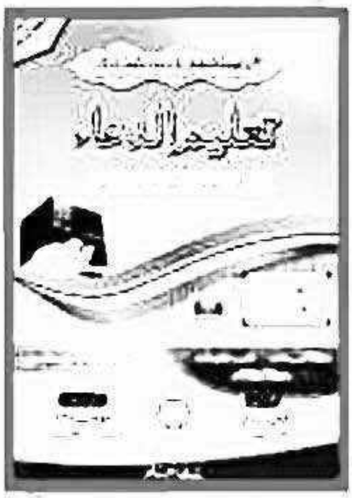
دعا عظیم نعمت اور انمول تحفہ ہے، دعا اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس سے راز و نیاز کا ذریعہ ہے، دعا مایوسی میں امید کی کرن ہے، دعا کے ذریعے ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے تمام مسائل حل کروا سکتے ہیں، اس دنیا میں کوئی بھی انسان کسی بھی حال میں دعا سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔

اسی فکر کے پیشِ نظر "مکتبہ بیت العلم" نے تحفۃ الدعا سیریز کے نام سے ایک سلسلہ شروع کیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اس سیریز کے چھ حصے شائع ہو چکے ہیں:

1. حفاظت کی دعائیں
2. آپ کی مرادیں کیسے پوری ہوں؟
3. پریشانیوں کا حل نماز کے ذریعے
4. تعلیم الدعا
5. قرض کی پریشانی سے نجات پایئے
6. برکت کیسے ملے؟"



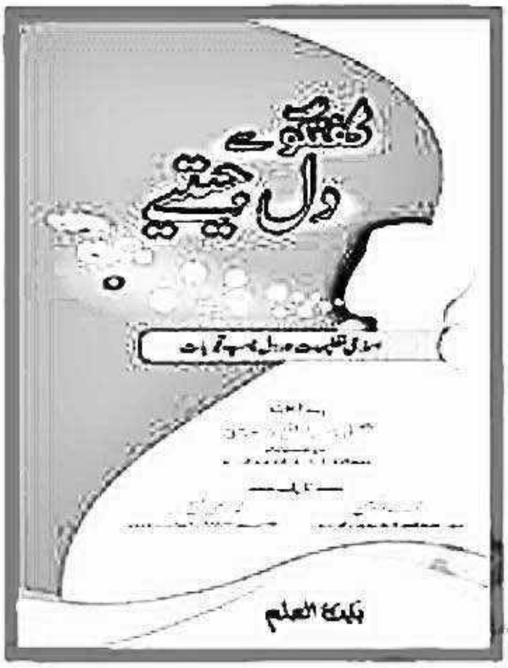






گفتگو سے دل جیتیے

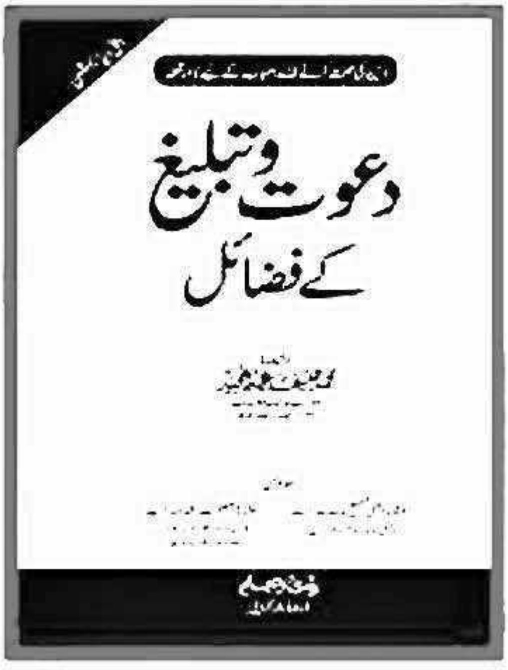
★ اچھی گفتگو...... گھر میں مسرت وسکون...... کاروبار میں اعتماد...... ادارے کے ماحول میں اچھی فضا پیدا کرتی ہے۔



★ اچھی گفتگو تھکے ماندے کے لیے آرام...... بددل کے لیے دن کی روشنی...... مایوس کے لیے امید کی کرن...... اور مصیبت زدہ کے لیے بہترین قدرتی تریاق ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ کیجیے اور اپنی بات چیت کے ذریعے لوگوں کا دل جیتیے۔

دعوت و تبلیغ کے فضائل

دعوت و تبلیغ کے مقاصد، فضائل، شرعی اور منہجِ نبوت پر اس کا طریقۂ کار، قرآن کریم، احادیثِ مبارکہ اور مستند واقعات و حکایات کے روشنی میں جاننے کے لیے مکتبہ بیت العلم کی کتاب "دعوت و تبلیغ کے فضائل" کا عمل اور سارے عالم میں دین پھیلانے کی نیت اور جذبہ سے مطالعہ کرنا اِنْ شَآءَ اللہُ تَعَالٰی بہت مفید ہوگا۔



آیئے ہم ایک دوسرے کے مددگار بنیں......

گرامی قدر محترم جناب

السلامُ علیکُم ورحمۃُ اللہ و برکاتہ،

اُمید ہے کہ مزاج بخیر وعافیت ہوں گے......

آپ اور آپ کی آراء ہمارے لئے بہت اہم ہیں۔ بہت خوشی ہوگی کہ آپ ہمیں اس کتاب سے متعلق اپنی کوئی قیمتی رائے......اصلاحی تجویز......اور مفید بات بتائیں۔

یقیناً آپ اس سلسلے میں ہمارے ساتھ تعاون فرما کران شاء اللہ تعالی ادارے کی کتب کے معیار کو بہتر سے بہتر بنانے میں مددگار بنیں گے۔

اُمید ہے جس جذبہ سے یہ گزارش کی گئی ہے اسی جذبہ کے تحت اس کا عملی استقبال بھی کیا جائے گا اور آپ ضرور ہمیں جواب لکھیں گے۔

◎ ٹرسٹ کی کس کس کتاب کا آپ نے مطالعہ فرمایا مثلاً ☆تحفہ دلہن......☆تحفہ دلہا......☆ مثالی ماں......☆مثالی باپ......☆ طریقہ وصیت......☆اسمائے حسنیٰ......☆مثالی اُستاذ کسی کو تکلیف نہ دیجیے وغیرہ؟ ____________________

◎ کتاب کا تعارف کیسے ہوا؟____________________

◎ کیا آپ نے اپنے محلہ کی مسجد......لائبریری......یا مدرسہ/اسکول......میں اس کتاب کو وقف کر کے یا کسی رشتہ دار وغیرہ کو تحفہ میں دے کر علم پھیلانے میں حصہ لیا؟__________ اگر نہیں تو آج ہی یہ نیک کام شروع فرمائیں۔

◎ کتاب پڑھ کر آپ نے کیا فائدہ محسوس کیا؟____________________

◎ کتاب کی کمپوزنگ، جلد اور کاغذ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

معمولی ہے ☐ بہتر ہے ☐ اعلیٰ ہے ☐

◎ کتاب کی قیمت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

سستی ہے ☐ مناسب ہے ☐ مہنگی ہے ☐

◎ کتاب کی تیاری میں مدد کرنے والے ناشر اور پڑھنے والوں کے لئے دعائیں تو کرتے ہوں گے ....

کتاب میں اگر کوئی غلطی آپ کی نظر سے گزری ہو تو مندرجہ ذیل چارٹ میں تحریر فرمادیں، عنایت ہوگی۔

صفحہ نمبر	سطر نمبر	غلطی کی نوعیت

◎ ڈاک پتہ

تاریخ: ____________

نام: پتہ:

____

____

اس پتے پر خط پوسٹ فرما کر آپ بھی نیکی اور علم کے پھیلانے میں معاون بن سکتے ہیں۔

ہمت کیجیے اور اپنے مفید مشورہ اور دعا سے ادارہ کا تعاون کیجیے۔

مکتبہ بیت العلم کی اب تمام کتابیں آپ بذریعہ VP بھی منگوا سکتے ہیں۔

Bait-ul-Ilm

St-9E, Block-8, Gulshan-e-Iqbal, Karachi.

Ph+92-21-34976339, Fax: +92-21-34972636

E-Mail: mbikhi.pk@gmail.com

بیت العلم ST-9E، متصل اقصیٰ مسجد، بلاک 8، گلشن اقبال کراچی۔